مُطالعہ

اِمداد باہمی یورپ

جلد دوم

مصنفہ عالیجناب سی۔ ایف۔ سٹر کلینڈ صاحب بہادر
انڈین سول سروس
رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی پنجاب
مترجمہ سید ظہور حسین قائمقام اسسٹنٹ رجسٹرار

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین

دیباچہ مترجم

ہندوستان اور بالخصوص پنجاب میں امداد باہمی پر اردو زبان میں کتب لکھے ہونے کی ضرورت کو سخت محسوس کیا جا رہا ہے۔ اس مضمون پر غیر زبانوں میں اگرچہ کافی کتابیں ہیں مگر اُن سے یہاں کے لوگ چنداں مستفید نہیں ہو سکتے۔ لوگوں کو امداد باہمی کے صحیح اصولات پر چلانے اور اُن کی مالی اور اخلاقی ترقی کو جاری رکھنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اُن کو اس تحریک کی پوری پوری تعلیم دی جاتی رہے۔ اس ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے بہت سے ممدان باہمی کا تقاضا تھا۔ کہ صاحب سٹرکلینڈ بہادر ایسے فاضل اکمل اور نکتہ رس کی اس تصنیف کا جس میں بنک رہن۔ مویشی اشتمال تعلیم باغبان وغیرہ کے متعلق بیش بہا جدید ترین اور دلچسپ معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ اردو میں ترجمہ کیا جائے۔ باوجود اپنی کم علمی کے میں نے اس کے ترجمہ کرنے کی درخواست کی۔ جو گورنمنٹ نے بکمال شفقت منظور فرمائی۔

اس ترجمہ کو میں نے آسان سے آسان اردو میں لکھنے کی کوشش کی ہے۔ تاکہ عامی بھی سمجھ سکیں۔ میں اس کوشش میں اُس بلاغت اور زور کلام کو قائم نہیں رکھ سکا۔ جو صاحب سٹرکلینڈ بہادر کا ہی حصہ ہے۔ امداد باہمی پر اردو میں کتب لکھے کی قلت ہونے کی وجہ سے مجھے الفاظ کی تلاش میں بہت دقت ہوئی ہے۔ کئی ایک جگہ مجھے ثقیل الفاظ بھی استعمال کرنے پڑے ہیں کیونکہ بغیر اُن کے عبارت اس قدر بے ڈھنگی ہو جاتی تھی کہ اصل مطلب

کے فوت ہوجانے کا اندیشہ تھا۔ اکثر اصطلاحات کا ترجمہ فرہنگ اصطلاحات علمیہ مرتبہ انجمن ترقی اردو سے لیا گیا ہے۔ لفظ کواپریشن کے مشتق الفاظ کواپریٹر اور کواپریٹران کے لئے مَیں نے لفظ امداد باہمی کا اشتقاق کیا ہے۔ اور اس طرح اُن کی بجائے الفاظ مُمد باہمی اور ممدان باہمی استعمال کئے ہیں ایسے بہت سے الفاظ غیر مانوس معلوم ہونگے۔ مگر اُن کے استعمال کئے بغیر چارہ نہ تھا۔ قارئین کی سہولت کے لئے اخیر پر ایسے تمام الفاظ کی فہرست بمع اُن کے انگریزی ہم معنی الفاظ کے دیدی گئی ہے ۔

اس ترجمہ میں کئی نقائص ہونگے۔ مَیں اپنے ہمعصروں اور دیگر قارئین سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کی اصلاح کے لئے اپنا مناسب مشورہ دیتے رہیں گے۔ تاکہ طبع ثانی میں اُن کو رفع کیا جاسکے ۔

میں اپنے محسن و مربی صاحب سٹرکلینڈ بہادر کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ کہ اُنھوں نے ازراہ کرم بہت تکلیف فرما کر میری اس ترجمہ کرنے میں ہر ممکن امداد فرمائی ۔

ظہور حسین

راولپنڈی

۱۲۔ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء

دیباچہ

یورپ کی سیاحت سے میری غرض یہ دریافت کرنا تھا۔ کہ یورپین ممالک میں اُن مشکلات کو جن سے چھوٹے زمینداران کو سابقہ پڑتا ہے۔ کس طرح سر کیا گیا ہے۔ اور اُن کو رہنی قرضہ بہم پہنچانے کے لئے کیا تدابیر عمل میں لائی گئی ہیں۔ یورپی حالات سے ہندوستانی حالات کا براہِ راست موازنہ کرنا ممکن نہیں۔ کیونکہ یورپ میں لوگ تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے نیک و بد میں بخوبی تمیز کر سکتے ہیں۔ برعکس اس کے ہندوستان میں آبادی زیادہ تر ناخواندہ ہے۔ اس لئے نہ صرف نقائص سے چشم پوشی کی جاتی ہے۔ بلکہ لوگ اکثر بعض عیوب کی حمایت کرنے پر بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ اندریں حالات یہ غیر اغلب ہے۔ کہ جو طریقے وہاں استعمال ہوتے ہوں۔ اُن کو بغیر ردّ و بدل کئے ہندوستان کے حسب حال بنایا جا سکے۔ چنانچہ میں نے دوران تحقیقات میں ہندوستان اور پنجاب کی ضروریات کو ہمیشہ پیش نظر رکھا۔ اور ان کے مناسب حال نتائج مرتب کرنے کی کوشش کی۔ میرے عہدہ باہمی ہونے کی وجہ سے لازم تھا۔ کہ نتائج بھی امداد باہمی نمونہ کے ہوں۔ یورپی اور ہندوستانی طرزِ معاشرت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے میری رائے اس امر میں اور بھی پختہ ہو گئی ہے۔ کہ ہندوستان کے دیہاتی طبقہ کی نجات کے لئے امداد باہمی سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ میرے خیالات کا ماخذ صرف وہی مشاہدات نہیں ہیں۔ جو کہ میں نے سنہ ۱۹۲۴ء میں جزائر برطانیہ ہرسہ ممالک سکنڈ نیویا اور مصر میں کئے۔ بلکہ اُن میں وافر حصّہ اس سیاحت کے تجربات کا بھی ہے۔ جو کہ سنہ ۱۹۲۷ء میں بالکل اسی طریقہ پر میں نے بحیثیت مہتمِ باہمی اور فرستادہ حکومت پنجاب کے بلجیم۔ ہالینڈ اور اٹلی میں کی تھی۔ مجھے سکینڈ نیویا کے برطانوی سفارت خانہ کے عملہ۔ مصر کے ہائی کمشنر۔ اور

تمام ممالک متذکرہ کے بے شمار سرکاری اور غیر سرکاری اشخاص کا شکریہ ادا کرنا ہے۔ جو مجھ سے بہت اخلاق سے پیش آئے۔ اور میری ہر طرح کی امداد کی۔ مَیں نے اپنی رپورٹ میں نام عمداً نہیں لکھے ہیں۔ کیونکہ جو حالات مجھے بتائے گئے۔ وہ اکثر خفیہ اور ذاتیات کے متعلق ہوتے تھے۔ اور مجھ سے بے حجابانہ کئے گئے تھے۔ جو آرا ظاہر کی گئی ہیں۔ وہ میری اپنی ہیں۔ آسانی کی خاطر میں نے اعداد و شمار بالکل صحیح درج نہیں کئے ہیں۔ بلکہ اکثر گول رقوم لکھ دی ہیں اور مختلف ممالک کے سکوں کے چھوٹے موٹے فرق کو نظرانداز کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ ممکن ہے۔ کہ کئی واقعات بھی غلط درج ہو گئے ہوں۔ اُن کے اس طرح درج ہو جانے کا مجھے افسوس ہے۔ ایسے ملک میں جہاں کی زبان غیر ہو۔ اور بسا اوقات کئی زبانوں سے مخلوط ہو۔ تو واقعات کی صحت دریافت کرنا آسان کام نہیں ہوتا۔ اور غلطی سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ میں نے بھی بلا ردو رعایت تنقید کی ہے۔ کیونکہ جہاں کوئی طریقِ عمل یا طریقۂ کار غلط معلوم ہؤا۔ تو اس کو ہندوستانی قارئین کے سامنے پیش کرنا ضروری تھا۔ امید واثق ہے۔ کہ وہ حضرات جن کے اداروں پر میں نے آزادانہ رائے زنی کی ہے۔ مجھے معاف فرمائیں گے۔ ان کے دوستانہ سلوک ہی کی وجہ سے مجھے ایسا کرنے کی جرأت ہوئی +

گو یہ رپورٹ دراصل پنجاب کے لئے لکھی گئی تھی۔ مگر ممکن ہے کہ یورپ کے لئے بھی کچھ مفید ثابت ہو + یورپین تحریکِ امداد باہمی پر انگریزی زبان میں بہت تھوڑی کتابیں ہیں۔ کیونکہ جب ۱۹۲۴ء میں لنڈن کے ایک کتب فروش سے میں نے ایسی کتابیں طلب کیں۔ تو سوائے میری رپورٹ مرقومہ ۱۹۲۰ء اور میرے رفیق مسٹر ایم۔ ایل ڈارلنگ کی کتاب کے اور کوئی کتاب دستیاب نہ ہو سکی +

سی۔ ایف۔ سٹرک لینڈ

لاہور

یکم جنوری ۱۹۲۵ء

باب اوّل

بنک رہن اراضیات

اغراض و اصُول

تجارتی بنک رہن اراضیات کی غرض زمینداران کو اُن کی اراضی کی ضمانت پر سودی قرضہ دینا ہوتا ہے - یہ بنک اپنا سرمایہ کچھ تو اپنے حصّہ داران سے حاصل کرتے ہیں - مگر بیشتر حصّہ عوام سے امانتیں لے کر یا تمسکات فروخت کر کے جمع کرتے ہیں - بنک کے منتظمین کا نصب العین حصّہ داران بنک کو زیادہ سے زیادہ مقسوم (ڈیویڈنڈ) کما کر دینا ہوتا ہے - بشرطیکہ اُس سے بنک کی خوش معاملگی اور محفوظ ہونے میں فرق نہ آئے - اس مُدعا کے حصول کے لیئے منتظمین زیادہ سے زیادہ منافعہ حاصل کرنے کی خاطر یہ کوشش کرتے ہیں - کہ روپیہ جس قدر سستی شرح سود پر ممکن ہو حاصل کیا جاوے - اور بازاری نرخ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جس قدر گراں شرح سود پر ہو سکے - قرضہ پر چڑھایا جاوے - مگر اس امر کا لحاظ رکھ لیتے ہیں - کہ شرح سود اس قدر گراں نہ ہو جاوے - کہ اس کی وجہ سے بنک کے گاہکوں کی تعداد گھٹنا شروع ہو جائے - جس سے بالآخر بنک کو نقصان ہو - بنک کی استقامت کے لیئے یہ بھی ازبس ضروری ہے کہ مقروض کو اتنا قرضہ دیا جاوے - جو بنک کو ضمانت میں دی ہوئی اراضی - سے

آسانی سے وصول ہو سکے۔ نیز اتنی رقم اپنے زیر دست رکھ لی جاوے۔
جس سے امانت داران اور اُن تمسک داران کی مانگ جن کی میعاد
ختم ہو رہی ہو۔ پوری ہو سکے۔ تجارتی بنک۔ رہن الاراضی کی غرض و
غایت کھلے الفاظ میں یہ واضح کرنے کے لئے بیان کردی گئی ہے۔ کہ
منتظمین یا ڈائرکٹران کا نصب العین مقروضانِ بنک کی بہتری نہیں ہوتی
اگر کسی نالائق یا فضول خرچ زمیندار کو قرضہ نہیں دیا جاتا۔ یا اگر رقم
قرضہ مطلوبہ یا غرض قرضہ کی چھان بین کی جاتی ہے تو وہ صرف اس
لئے کہ قرضہ اگر حد سے زیادہ دے دیا جاوے۔ یا اگر کسی خراب آدمی
کو دے دیا جائے۔ تو بنک کے لئے باعث تکلیف ہوتا ہے۔ کیونکہ
ایسی صورتوں میں قرضہ میعاد ختم ہونے سے پہلے طلب کرنا پڑتا ہے۔
بعض اوقات مقروض دیوالیہ ہو جاتے ہیں۔ جس سے بنک کے دیگر
اسامیوں پر بھی بُرا اثر پڑتا ہے۔ اور اکثر یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ بنک
اپنی ساکھ کھو بیٹھتا ہے۔ اور بالآخر اُسے بند ہو جانا پڑتا ہے۔ میعاد
سے پہلے قرضہ کا طلب کیا جانا یا اراضی کا بذریعہ عدالت فروخت
کرانا بنک اور قرض لینے والوں ہر دو کے لئے غیر پسندیدہ ہے۔ بنک
کو تو اس لئے کہ ممکن ہے ایسی اراضی کا انتظام اُس کو اپنے سر لینا
پڑے۔ اور قرض لینے والوں کو اس لئے کہ انہیں بنک کے تشدّد
سے بدگمانی ہو جاتی ہے۔ کاروباری نکتۂ خیال سے ایسے قرضہ جات
جو بنک اور اسامیوں میں تعلقات کشیدہ ہونے کا موجب ہوں۔
نہیں دئے جاتے ہیں۔ بنک کو اصولاً اس امر سے کوئی سروکار نہیں کہ
بنک کا قرضہ کسی مقروض کی ذات کے لئے مفید بھی ہے یا نہیں۔
تجارتی بنک رہن الاراضیات اپنے مقصد کی بجا آوری میں پورا اُترتا
ہے۔ اگر وہ معقول ضمانت پر قرضہ دے۔ اور تمام پیش نظر ذمہ داریوں

کے بیباق کرنے کے لئے کافی روپیہ زیر دست رکھے ۔

امداد باہمی بنک رہن الاراضیات

بنک ہائے امدادی باہمی رہن الاراضیات کو محفوظ اور خوش معاملہ ہونے کے لئے مندرجہ بالا دو اصولوں پر کار بند ہونے کے علاوہ ایک تیسرے اصول پر بھی عمل پیرا ہونا پڑتا ہے ۔

بنکہائے امداد باہمی میں مقروض کا ذاتی فائدہ ہونا اُن کے مقاصد کا اہم ترین حصتہ ہے۔ ان میں مقروض کا فائدہ ہونا بنک کی سلامتی اور خوش معاملگی کے ساتھ اتفاقیہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ ان کے امداد باہمی ہونے کے لئے یہ ایک جزو لائینفک ہے۔ امداد باہمی کا بنیادی اصول یہ ہے۔ کہ چند اشخاص جن کی ضرورت یکساں ہو۔ اس ضرورت کے پورا کرنے کے لئے شریفانہ اور جائز طور پر متفقہ کوشش کریں ۔

امداد باہمی بنک رہن میں سرمایہ یا سرمایہ حاصل کرنے کے لئے ضمانت اور ذمتہ واری مقروضان بہم پہنچاتے ہیں۔ اور اس کے طریقہ کار کو اس طرح رکھتے ہیں۔ جس میں خود ان کو سہولت ہو۔ اور اس کا تمام انتظام اندرونی یا تقسیم منافعہ وغیرہ اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں امداد باہمی نظام میں یہ ضروری ہے۔ کہ کار و بار کسی قدر علانیہ ہو۔ ہر ایک ممبر بذات خود کچھ نہ کچھ انتظام میں مدد دے۔ اور چند خاص حالات میں یہ بھی ممکن ہے۔ کہ مقروض کو قدرے گراں شرح سود ادا کرنی پڑے۔ یا روپیہ کی بازار میں تنگی ہونے کی وجہ سے اُس کو مشترکہ سرمایہ کے بنکوں کی نسبت کڑی شرائط پر روپیہ ملے۔ اس لئے یہ خیال نہیں کرلینا چاہیئے۔ کہ امداد باہمی بنک رہن ہی مقروض کے نکتۂ خیال سے بہترین ذریعہ رہنی قرضہ کے لینے

کا ہیں - کیونکہ جس قدر مقروض زیادہ تعلیم یافتہ ہو یا اُس کو کار و بار میں ملکہ ہو - اور جس قدر اس کی مالی حالت اچھی ہو - اسی قدر کم اس کو قانونی ضوابط اور بنک کے کلرک کی بے لحاظی سے پریشانی ہوگی - اسی قدر زیادہ وہ اپنے کار و بار کے علانیہ ہونے پر معترض ہوگا - نیز ایسا مقروض قرضہ جات کی بر وقت ادائیگی کرنے میں زیادہ پابند ہوگا - تاکہ اُس کی ساکھ قائم رہے +

ایسے بنک جو کار و بار علانیہ کرنے پر مُصِر ہوں - اور اپنے مقروضان کو جلسوں میں شامل ہونے پر مجبور کریں - ایسے سمجھدار زمینداروں کے لئے نہ صرف غیر ضروری بلکہ نقصان دہ ہونگے - کیونکہ وہ اس وقت کو جو ایسے بنک کے اجلاس وغیرہ میں شامل ہونے میں صرف کرینگے - زیادہ مفید طور پر زراعت کو نئے طریقوں پر کرنے - اور اس سے اس طرح زیادہ فائدہ حاصل کرنے میں صرف کر سکتے ہیں - برعکس اس کے جہاں زمیندار میں تعلیم اور وسعت خیال کی کمی ہو - جہاں وہ آسان سے آسان تحریر اور طریقہ کار سے شش و پنج میں پڑ جائیں - اور جہاں دقیانوسی طریقہ زراعت ہونے کے ساتھ ساتھ ان پر پشت ہا پشت سے قرضہ کا بھی بار گراں ہو - جہاں قرضہ کے لین دین کا طریقہ تباہ کن ہو - اور جہاں زمیندار بجائے اس کے کہ آج اپنے قرضہ کی ادائیگی کرے - اُس کو سود در سود پر ایک غیر معیّن عرصہ کے لئے چھوڑ دینے پر جھٹ تیار ہو جائے - وہاں ظاہر ہے - کہ کوئی تجارتی بنک ان سے بلا خطر لین دین نہیں کر سکتا - اور نہ ہی وہ بنک سے بے دھڑک سابقہ رکھ سکتے ہیں ایسے اشخاص کے لئے لازمی ہے - کہ اُن کو مجبور کیا جاوے کہ وہ اپنے ہمسایوں سے اپنے راز مخفی نہ رکھیں - وہ اُن کے ساتھ ایسی تمام مشکلات

کے سر کرنے کے لئے شامل ہوں۔ جو ان کے خاص حالات اور اطوار کی وجہ سے ان کے راہ میں حائل ہو گئی ہوں۔ اگر ان وجوہات کی بنا پر ایسا بنک جو ان کی ان خاص ضروریات کو پورا کرنے کے لیئے قائم کیا جائے۔ ایسی شرائط پیش کرے۔ جو بظاہر ان شرائط سے جو ایک دولتمند کو ایک تجارتی بنک پیش کرتا ہے۔ سخت معلوم ہوں۔ تو انہیں اُن شرائط کے فرق کو تجارتی بنکوں کی ذمہ واریوں سے بچنے کا کفارہ سمجھنا چاہیئے یہ زمینداران کی دو انتہائی صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ ان کے درمیان کئی قسم کے زمیندار ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ایک فضول خرچ امیر۔ ایک ضدی اور بخیل دہقان۔ تیز فہم درمیانہ طبقہ کا زمیندار وغیرہ وغیرہ ان سب کے لیئے علٰحدہ علٰحدہ ان کی حیثیت عادت و اطوار کے مطابق رہنی قرضہ کے طریقے اختراع کرنے پڑینگے۔ اور ہر ایک قوم یا فرقہ کے زمینداروں کے موزون حال بنک جو ایک خالص تجارتی اور ایک خالص امداد باہمی بنک کے بین بین ہونگے۔ تجویز کرنے پڑیں گے +

پنجاب میں دیہاتی قرضہ

اس تحقیقات کا مقصد یہ دریافت کرنا ہے۔ کہ پنجاب کے زمینداران کے لئے کس قسم کا رہن کا بنک موزون ہوگا۔ اس صوبہ کی آبادی دو کروڑ ہے جس میں سے چالیس لاکھ زمیندار ہیں۔ جن کی اوسط اراضی ۷ ایکڑ اور جو فی ایکڑ مزروعہ پر اوسطاً ۱۲ مالگذاری ادا کرتے ہیں۔ ان کا بیشتر حصہ ایسے زمینداران پر مشتمل ہے۔ جو صرف امداد باہمی بنک رہن ہی سے لین دین کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ ان کا طریقہ کاشت دقیانوسی ہے۔ وہ تنگ خیال اور پرانی لکیر کے فقیر ہیں۔ ان کے ذمے اپنا اپنا برداشت کیا ہوا یا باپ دادا کے وقت کا قرضہ چلا آتا ہے۔ جو گو باقی ممالک کے قرضہ

کی نسبت کم ہے۔ مگر چونکہ غیر منفعت بخش اغراض کے لئے لیا گیا تھا۔ اسکا بار زیادہ گراں ہے۔ ساہوکاروں نے جو اس صوبہ میں بکثرت ہیں اور خوب ہوشیار ہیں۔ زمینداران کے خیالات کو اس طرح موڑ دیا ہے کہ وہ اس قرضہ کو ایک مرض لاعلاج بلکہ ضروری سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اور جب تک سخت مجبور نہ کئے جاویں۔ اُن کو اس کی ادائیگی کا خیال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ وقت پر ادائیگی نہ کرنے والے اور فضول خرچ مقروض سے قرضخواہ معقول اور مستقل ضمانت طلب کرتا ہے۔ اور پنجاب میں ایسی ضمانت زمینداران کی زمین ہی ہے + مقروض زمینداران کی زرعی زمین کو جلدی سے غیر کاشتکار ساہوکاروں کے ہاتھ میں منتقل ہو جانے سے بچانے کے لئے ۱۹۰۰ء میں ایکٹ انتقال اراضی وضع کیا گیا۔ اس کی وجہ سے زراعت پیشہ اقوام کی زمین عام طور پر غیر زراعت پیشہ اقوام کے ہاتھ نیلام ہونے سے بچ گئی۔ ساہوکاروں کو اس اصل ضمانت سے محروم کر دینے سے جو کمی زمینداران کی ساکھ میں واقع ہوئی۔ اسکو پورا کرنے کے لئے انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ و دیگر اقسام کی انجمنیں صوبہ کے ہر حصہ میں قائم کی گئیں اور اُن کی ترویج کی تحریک کی گئی ابتدا میں گورنمنٹ سے چھوٹے چھوٹے قرضہ جات بطور اعانت حاصل کئے گئے تھے۔ مگر اب ان انجمن ہائے نے اپنے ممبران کی بچت کو جمع کر کے اور پبلک سے امانت ہائے حاصل کر کے اس قدر سرمایہ جمع کر لیا ہے۔ کہ گورنمنٹ کی امداد نہایت ہی قلیل ہے۔ اور زیادہ تر اس سے وہی انجمن ہائے مستفید ہو رہی ہیں۔ جو یا بطور تجربہ یا پست حال اور نیچ قوموں میں کھولی جا رہی ہیں۔ اس وقت پنجاب میں گیارہ ہزار[۵]

---

۵ بہ تخمینہ یکم جنوری ۱۹۲۵ء کا ہے +

انجمن ہائے امداد باہمی ہیں - جن میں تین لاکھ ممبران ہیں - اور اگر اُن کے گھر کے آدمیوں کو بھی شمار میں لایا جاوے - تو یہ تمام صوبہ کی آبادی کے ۵ء۰ - اور دیہاتی آبادی کے ۳ء۸ فیصدی بنتے ہیں - ان اشخاص میں وہ انتہائی کمزوریاں جن کا ذکر کیا جا چکا ہے بہت حد تک معدوم ہو چکی ہیں - ان کی اپنی تمام ضروریات کے لئے معقول مگر منضبط قرضہ ہر وقت میسر ہے - اور ایسی انجمن ہائے کا ہر ایک ممبر بشرطیکہ وہ کفایت شعار اور دیانت دار ہو - ساہوکار سے اپنی جان چھڑا سکتا ہے - ان انجمن ہائے کی اشاعت نہایت احتیاط سے کیجارہی ہے - اور امید ہے کہ عنقریب تمام دیہاتی آبادی ان انجمن ہائے سے فائدہ اٹھا سکنے کے قابل ہو جائے گی - دیہاتی انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ جو تھوڑی میعاد کے لئے قرضہ لیتی ہیں - اس قابل نہیں کہ لمبی میعاد کے لئے بڑے بڑے قرضہ جات دیں - ایسی انجمن ہائے کے لئے لازمی ہے کہ وہ ایسی اغراض مثلاً ترقی کاشت - فک الرہن اراضیات یا پرانے قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے اگر قرضہ دیں - تو چھوٹی رقموں میں تھوڑی میعاد کے لئے دیں لیکن اگر یہ انجمن ہائے زمین رہن رکھ کر اور اُس کی ضمانت پر بڑی رقمیں دینا شروع کریں - تو گاؤں کا سرمایہ ایک مخدوش لمبی میعاد کے لئے جکڑا جائے گا - جس سے تمام ممبران کو نقصان پہنچے گا - اس لئے رہن الاراضیات بنک کا ہونا از بس ضروری ہے - تاکہ چھوٹی میعاد کے قرضوں کی انجمن کے ساتھ بطور تتمہ کے کام کرے - اس کا سرمایہ لمبی میعاد کے قرضہ جات کے لئے دیا جا سکے - اور یہ دیہاتی آبادی کے ان افراد کو قرضہ دے سکے جو بوجہ اپنی مالی حالت اور رسوخ کے گاؤں کی چھوٹی انجمن سے قرضہ لینا پسند نہیں کرتے - یا انجمن اُن کی ضروریات پورا کرنے کے ناقابل ہے ؎

بنک رہن کے موٹے موٹے لوازمات

قبل اس کے کہ میں ان ملکوں کے جن کا میں نے دورہ کیا ہے مختلف مروج طریق رہن اراضی بیان کروں۔ مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ وہ چند امور بیان کر دوں جو رہن کے بنکوں کی ترتیب اور طریق کار میں اختلاف کا موجب ہیں +

۱۔ اغراض جن کے لئے مقروض قرضہ جات لیں۔

(۱) ترقی حیثیت اراضی یا دیگر جائداد +

(۲) زر رہن کو زراعت یا دیگر کاروبار میں بطور سرمایہ کے استعمال کرنا +

(۳) ایسی غرض جو براہ راست منفعت بخش نہ ہو۔ مثلاً فضول خرچی۔ فک الرہن اراضی پرانے قرضہ جات کی ادائیگی یا ایسے ناگزیر اخراجات جو بوجہ بیماری۔ شادی وغیرہ کے کرنے پڑیں۔ وغیرہ وغیرہ

۲۔ سرمایہ مختلف نسبت میں مندرجہ ذیل ذرائع سے حاصل کیا جا سکتا ہے :-

(۱) حصص یا ایک مشترکہ بنیادی سرمایہ جمع کرنا۔ یہ سرمایہ داروں سے بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اور مقروض خود بھی جمع کر سکتے ہیں +

(۲) ڈبنچر یا تمسکات رہن جو کہ پبلک خرید کرے۔ ایسے تمسکات کی قیمت پیش کنندگان کو واجب الادا ہوتی ہے اور ایسے ڈبنچر یا تمسکات کے مالک یا تو بنک رہن سے براہ راست اس کا روپیہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یا اوّلاً بنک رہن سے اور بعد ازاں اس راہن[۱] سے روپیہ وصول کر سکتے ہیں جس کی

[۱] یہ قاعدہ پرانے جرمنی کے لینڈ شیفٹوں میں تھا +

ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایسا ڈبنچر یا تمسک جاری کیا گیا ہو +

(۳) لمبی میعاد کے لئے امانت ہائے مثلاً دس سال کے لئے جو ان اشخاص سے حاصل کئے جائیں۔ جو خود فائدہ دیکھ کر روپیہ کو بنک میں جمع کرائیں۔ ان کے عوض میں اگر ضرورت ہو۔ تو ناقابل انتقال تمسکات جاری کئے جاتے ہیں +

(۴) دوسرے بنکوں سے بھی روپیہ حاصل کیا جاتا ہے اور یہ بالعموم اس وقت لیا جاتا ہے۔ جب بازار میں روپیہ کی قلت ہونے کی وجہ سے تمسکات جاری نہ کئے جا سکیں +

(۵) جمع کردہ سرمایہ محفوظ۔ مشترکہ سرمایہ کے بنکوں میں یہ سرمایہ قرضخواہ کو محفوظ کرتا ہے۔ مگر بنک امداد باہمی میں اس سے مقروض محفوظ ہوتا ہے۔ کیونکہ امداد باہمی بنکوں میں بنک کے قرضہ جات کی تمام تر ذمہ واری مقروضوں پر عاید ہوتی ہے +

۳۔ بنک جو قرضہ جات دیتا ہے۔ اُن کے لئے مادی ضمانت تو مرہونہ زمین ہوتی ہے۔ مگر قرضخواہ کو (عام اس سے کہ وہ بنک خود ہو۔ یا تمسک کا خریدار ہو) اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ مقروض کی تمام ایسی جائداد سے اپنا روپیہ وصول کر لے۔ جو اُس کے ہاتھ لگ سکے۔ جیسا کہ کھلے قرض کی صورت میں اسے حق حاصل ہے۔ اس حق کو بعض قانون دان جائز نہیں قرار دیتے۔ یہ ظاہر ہے کہ جس حد تک زمین

(یعنی اُس مادی ضمانت کو جو قرضہ کے عوض پیش کی گئی ہو) قرضخواہ کی دست بُرد سے محفوظ ہو۔ خواہ بذریعہ قانون یا مفاد عامہ کے خیال سے یا بنک چلانے والوں کی ہمدردانہ روش سے اسی حد تک یہ ضروری ہے۔ کہ اس کمی کو کسی اور طرح کی ضمانت سے پورا کر دیا جائے۔ خواہ وہ ضمانت مادی ہو۔ یا اخلاقی۔ یہ سوال مصر اور پنجاب میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ پنجاب میں ایکٹ انتقال اراضی اور مصر میں قانون "پانچ فدن" مرتہن کی راہ میں حائل ہوتے ہیں +

۴۔ رہن کے بنکوں کو اکثر نیم سرکاری سمجھا جاتا ہے۔ ان کو چند خاص قانونی مراعات دی جاتی ہیں۔ مگر ان کے معاوضہ میں ان کی خاص حد تک سرکاری نگہداشت کی جاتی ہے۔ تاکہ بنک کے استحکام اور زراعت پیشہ طبقہ کے حقوق کی حفاظت کی جا سکے۔ مشترکہ سرمایہ کے بنک ہیں جن کو قابل بیوپاری آدمی چلانے والے ہوں۔ حکومت کو صرف زراعت پیشہ طبقہ کے حقوق کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ مگر بنک امداد باہمی ہیں جن کو مقروض خود چلانے والے ہوں۔ گورنمنٹ کو اس کے استحکام کا خیال بھی رکھنا پڑتا ہے۔ اگر قانوناً تمام انجمن ہائے امداد باہمی کے مناسب انتظام اور حساب کتاب کی پڑتال کا کافی انتظام کر دیا جاوے۔ تو غالباً ایسے بنک رہن کو جو صحیح امداد باہمی کے اصولوں پر بنایا گیا ہو۔ کسی مزید نگہداشت کا محتاج نہ ہونا پڑے گا +

۵۔ بنک اشخاص کو قرضہ جات یا تو براہ راست دے یا بذریعہ انجمن ہائے دے۔ جنوبی ہالینڈ اور بلجیم کے امداد باہمی بنک ہائے رہن الاراضیات میں ان اشخاص کی نگرانی بہت

سخت کی جاتی ہے۔ مگر نیم امداد باہمی بنک سکنڈ ینیویا میں یہ نگرانی اس قدر سخت نہیں ہوتی۔ بلکہ جزوی ہوتی ہے۔ جہاں قرضہ جات براہ راست اشخاص کو دیئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ مصر میں یا غیر امداد باہمی بنک ہائے ناروے میں کیا جاتا ہے۔ وہاں اشخاص کے چال چلن وغیرہ کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ قرضہ جات کی منظوری میعاد قرضہ اور اقساط ادائیگی کا تصفیہ محض آمدنی پر کیا جاتا ہے۔ کسی بنک رہن الاراضیات کے امداد باہمی ہونے کا معیار اس کے مقروضان کے ایک دوسرے کی نگہداشت سے کیا جاتا ہے۔ جو یا تو براہ راست ہو یا کسی ملازم کے ذریعہ سے ہو۔ تمام حالات میں نہایت سنگین نگہداشت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مگر جب ضمانت زمین مرہونہ کسی طرح ناقص ہو۔ تو ایسا کرنا لازمی ہو جاتا ہے +

مصر

مصر کا زراعتی بنک۔ مصر کا زراعتی بنک ۱۹۰۲ء میں ایک خاص رعایت نامہ (چند شرائط پر کچھ رعایتیں دی گئی تھیں) کی رو سے جو مصر کے نیشنل بنک اور سر ارنسٹ کیبل کو عطا کیا گیا تھا۔ قائم کیا گیا تھا +

مصر کا نیشنل بنک۔ یہ بنک ۱۸۹۸ء میں صرف نوٹ جاری کرنے کی غرض سے قائم کیا گیا تھا۔ اس کی اغراض میں ایک یہ بھی تھی۔ کہ کاشتکاران کو رہن پر یا بلا رہن زراعت کے سالانہ مصارف کے لئے قرضہ جات دے۔ ۱۹۰۲ء میں چار لاکھ پونڈ

یعنی بنک کے سرمایہ کا ۲/۵[۱] حصہ اس غرض میں صرف ہو چکا تھا۔ ما بعد تمام زراعتی قرضہ جات جن میں یہ رقم صرف ہو چکی تھی۔ زراعتی بنک کو منتقل کر دئے گئے۔ اور یہ رقم نیشنل بنک نے زراعتی بنک کے سرمایۂ حصص کی شکل میں دکھا دی۔ نیشنل بنک کا گورنر بحیثیت اپنے عہدہ زراعتی بنک کا پریذیڈنٹ مقرر کیا گیا۔ اور باقی پانچ ڈائرکٹران میں دو ڈائرکٹران بھی نیشنل[۲] بنک کے ڈائرکٹران میں سے لئے جانے قرار پائے۔ اس وقت اُن کی تعداد تین ہے۔ کیونکہ نیشنل بنک کے ڈائرکٹر اب سات ہیں۔ نیشنل بنک جس کے پاس حکومت مصر اور عوام کی امانتیں چلت حساب میں رہتی ہیں۔ اب اپنا سرمایہ زیادہ تر سرکاری تمسکات میں لگاتا ہے۔ اور جائداد غیر منقولہ کی ضمانت پر یا زراعتی اغراض کے لئے قرضہ جات نہایت قلیل تعداد میں دیتا ہے ÷

---

[۱] یہ نسبت گورنمنٹ سے معاہدہ کر کے بطور اقل حد کے مقرر کی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اس کا اب قانونی مجالس اور نیشنل بنک کے قواعد میں تذکرہ کر دیا گیا ہے ÷

[۲] گورنر کی غیر حاضری کے وقت نیشنل بنک کا سب گورنر جلسوں کی صدارت کرتا ہے۔ ویسے تو سب گورنر زراعتی بنک کا ڈائرکٹر بھی نہیں ہے ÷

زراعتی بنک

علاوہ سرائی کیل — اور نیشنل بنک کے

اس بنک کے معمولی حصہ جات چند مقامی سرمایہ داروں نے خرید کئے تھے۔ رعایت نامہ جو بنک کو دیا گیا تھا۔ وہ مندرجہ ذیل شرائط پر تھا:۔

قرضہ جات دو قسم کے ہونگے۔ الف و ب *

الف۔ قسم کے قرضہ جات چھوٹے زمینداروں کو بلا ضمانت رہن بیس پونڈ تک پندرہ ہفتہ کے عرصہ کے لئے دئے جاویں گے *

ب۔ قسم کے قرضہ جات چھوٹے زمینداروں کو زمین کی ضمانت پر ۳۰۰ پونڈ تک۔ زیادہ سے زیادہ ساڑھے پانچ سال کے عرصہ کے لئے دئے جاوینگے *

یہ قرضہ جات زمین مرہونہ کی قیمت کے نصف سے متجاوز نہ ہونگے۔ شرح سود ۹ فیصدی تک محدود ہوگی۔ اور وصولیات صراف[1] مالگذاری زمین کے ساتھ کر سکیں گے۔ اور بنک ان کو ۱/۲ فی صدی بطور کمیشن وصولی پر دے گا۔ نقشہ نفع نقصان میں بنک صرف وہی اصل اور سود شمار میں لائے گا۔ جو در اصل وصول ہوا ہو۔ غیر وصول شدہ سود حذف کر دیا جاوے گا۔ اور اصل بقایا

---

[1] یہ پٹواری کی قسم کا عہدہ دار ہوتا ہے۔ مترجم *

زایدُ الافراد عارضی طور پر ڈوبے ہوئے قرضہ کی طرح شمار ہوگا۔
حکومت مصر نے یہ وعدہ کیا۔کہ اگر تمام موجودہ واجبات کو ادا
کرنے اور تمام سرمایہ محفوظ کے بھی استعمال کر لینے کے بعد
اس رقم پر جو چھوٹے زمینداران کو بطور قرضہ دی گئی ہو۔منافع
تین فی صدی کے حساب سے حاصل نہ ہوسکے۔تو اس کمی کو حکومت
خود پورا کر دے گی۔جو رقم بطور اس قسم کی کمی کے پورا کرنے کے
لیئے دی جائے گی۔وہ حکومت کو بنک پھر واپس کر دیگا۔چونکہ
یہ رقم جس قدر جلد ممکن ہو۔قابل واپسی ہوگی۔اس۔لیئے اسے
بلا سود عارضی قرضہ ہی تعبیر کیا جانا چاہیئے۔مگر گورنمنٹ نے
بنک کی ایک اور مستقل اعانت کی۔وہ یہ تھی کہ پانچ کروڑ کے
تمسکات جو بنک جاری کرے۔ان پر گورنمنٹ نے ۳½ فی صدی
شرح سود دئے جانے کی ذمہ داری اپنے سر پر لے لی۔

بنک نے اپنا کام شروع کر دیا۔اور چھوٹے چھوٹے کاشتکاران
سے درخواست ہائے قرضہ طلب کیں۔کاشتکاران پہلے تو مشتبہ
نظروں سے تامل کرتے رہے۔مگر بعد میں انہوں نے قرضہ جات
لینے شروع کئے۔روپیہ اپنے گھروں میں لے گئے۔مگر سوائے
چند ایک کے تمام نے روپیہ کو ناجائز طور پر خرچ کر دیا۔یہ
واضح کر دینا ضروری ہے۔کہ اس نقص کی ذمہ داری زراعتی بنک
پر نہیں پڑتی۔کیونکہ یہ بنک کا فرض نہیں تھا۔کہ مقروض کے
چال چلن اور اس کے روپیہ کے جائز استعمال کی نگہداشت کرتا۔
قانوناً بھی کوئی مقامی یا شخصی تحقیقات کرنے کی شرط بنک پر عاید
نہیں کی گئی۔زمینداروں کو جب ایسی سستی شرح سود پر آسانی
سے روپیہ ملنے کا علم ہو گیا۔تو وہ جوک در جوک اس روپیہ کو

لینے کے لئے آئے۔ اور چار سال کے عرصہ میں رقم قرضہ جو اس طرح بنک نے اُن کو دی۔ ایک کروڑ پونڈ تک پہنچ گئی + مصر کے زمیندار زیادہ تعلیم یافتہ اور بیرونی دُنیا کے حالات کے زیادہ واقف ہونے کے باوجود پنجاب کے زمینداروں سے بہت کچھ ملتے جُلتے ہیں۔ اُن کے مکان دور افتادہ گاؤں میں کچی اینٹوں کے بنے ہوئے ہیں۔ شہروں سے باہر پکی سڑکیں شاذ و نادر پائی جاتی ہیں۔ ریلیں بہت کم ہیں۔ اگر آبپاشی ہو جائے۔ تو زمین کثرت سے پیداوار دیتی ہے۔ مگر جب آبپاشی نہ ہو۔ تو کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے زمیندار کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وُہ مسلسل کوشش اور محنت زمین کے ساتھ کرتا رہے۔ اپنی جدّی زمین کے ٹکڑے سے اُسے بہت اُنس ہوتا ہے۔ اُسے ہر وقت یہ فکر دامنگیر رہتی ہے۔ کہ اس کے ہمسایہ زمیندار نے اس کی زمین کی حدود شکنی کر لی ہے۔ اگر یہ نہ ہو۔ تو اسے خود دوسروں کی حدود شکنی کرنے کی سوجھتی ہے۔ جب اسے زراعت کا خسارہ پورا کرنے کے لئے یا شادی وغیرہ کرنے کے لئے یا اپنے ہمسایہ کی شرارت کی مدافعت کے لئے قرضہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو وہ ۳ یا ۴ فیصدی سود پر کاپٹ[۱] ۔ یہودی شامیوں یا ۔ ارمنوں سے قرضہ لیتا ہے۔ یہ سب لوگ مصر میں ساہوکارہ کرکے زمینداروں کی کمائی پر پلتے رہتے ہیں۔ جاہل زمیندار اُن کے حساب کتاب اور تمسکات وغیرہ سے عہدہ برا نہیں ہو سکتا۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وُہ بُری طرح سے اُن کے ہاتھوں میں پھنس جاتا ہے۔ مصر کی تمام آبادی ۱۹۲۵ء میں ایک کروڑ بیس لاکھ

---

[۱] مصری عیسائیوں کو کاپٹ کہا جاتا ہے۔ مترجم +

نفوس کی تھی - ان میں سے پانچ سال سے کم عمر کے لڑکوں کی تعداد
تخمیناً ۱۰ لاکھ کو اگر وضع کر دیا جاوے - تو صرف ۸ فیصدی آبادی تعلیم
یافتہ ہے - اور اس تعلیم یافتہ جماعت میں سے کم از کم ایک چوتھائی
شہروں میں آباد ہے - جو کئی طرح کے پیشے از قسم صنعت و حرفت
اختیار کئے ہوئے ہیں - تجارت پیشہ لوگ صنعت و حرفت کرنے
والے اور ساہوکار جو گاؤں میں آباد ہیں - اور تقریباً ۳۰ فیصدی
خواندہ لوگوں کی آبادی جو غیر ملکی یا غیر مسلم مصریوں پر مشتمل ہے
کو اگر وضع کر دیا جائے - تو باقی زمیندار طبقہ سے صرف چار فیصدی
کے قریب خواندہ آدمی نکلیں گے - جب تعلیم کی یہ حالت ہو - تو
میری رائے میں کسی دلیل کے پیش کرنے کی ضرورت نہیں - کہ ایسے
زمینداروں سے یہ توقع نہیں ہو سکتی تھی - کہ وہ آسانی سے مل
جانے اور سستے قرضہ کا جائز استعمال کرنے کے قابل ہوں -
ساہوکاروں کے پنجہ میں پھنسے ہوئے ہونے کی وجہ سے اُنہوں
نے فوراً ہی زراعتی بنک کی طرف رُخ کیا - مگر چونکہ انہیں چالاک
اور بکثرت سود لینے والے ساہوکاروں سے سابقہ تھا جس سے
بچنے کی تدبیر سوائے حیلہ جوئی اور ٹال مٹول کے اور کوئی نہیں
ہوتی - اس لئے انہیں بنک کے آسان اور کھرے لین دین کے
سمجھنے کی تمیز نہ تھی - اور نہ ہی ان میں وقت پر ادائیگی کرنے
کی عادت پڑی ہوئی تھی - نتیجہ یہ ہؤا - کہ زمیندار خواہ اُنہوں
نے روپیہ بجا طور پر صرف کیا یا بیجا بنک کو وقت پر ادائیگی
نہ کر سکے - اور ۱۹۱۲ء میں سالانہ قسط زاید الاقرار بقایا ۳۲۷۰۰۰
پونڈ یعنی کل رقم قرضہ کا ۲۲ فی صدی ہو گئی - اور ۱۹۱۳ء میں
۳۶۸۰۰۰ پونڈ یعنی کل قرضہ کا ۲۶½ فیصدی ہو گئی - سال آیندہ

میں بقایا میں سے تقریباً دو تہائی کے قریب وصول تو ہو گیا۔ مگر جو باقی داران رہ گئے۔ اُن کے خلاف ڈائرکٹران قانونی کارروائی کرنے پر مجبور تھے۔ اس لئے بعض حالتوں میں اُن کی زمین کو نیلام یا فروخت کرانا پڑا۔ یہ کارروائی نہایت سختی سے ۱۹۱۰ء سے ۱۹۱۳ء تک کرنی پڑی۔ اور ملازمین گورنمنٹ (جو ہندوستان میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا افسران پولیس کے ہم عہدہ ہیں) کی مدد سے بقایا جات وصول کرنے پڑے۔ بنک کی رپورٹوں سے سال بسال زیادہ تعداد بقایا مقدمات کا عدالتہائے میں ہونا مقروضوں پر خرچہ وغیرہ کا پڑنا اور گورنمنٹ کی امداد کا ذکر ہوتا چلا آیا ہے۔ عدالت ہائے کی معرفت زمین فروخت ہونے کے علاوہ بنک کو خود کئی قرضداران کی اراضی پر قبضہ حاصل کرنا پڑا۔ ایسے رقبہ کی تعداد شروع ۱۹۱۸ء میں ۱۱۸۵۔ ایکڑ تھی۔ ۱۹۱۲ء میں ۱۴۸۲۔ ایکڑ ۱۹۱۳ء میں ۱۶۴۲۔ اور جنوری ۱۹۱۴ء میں ۲۲۵۶۔ ایکڑ تھی۔ چونکہ سابقہ اراضی دورانِ سال میں فروخت ہو جاتی تھی۔ اس لئے یہ اعداد تقریباً وہ زمین ظاہر کرتے ہیں۔ جس پر ہر سال نئے سرے سے قبضہ حاصل کیا گیا۔ اس کے علاوہ جو رقبہ عدالتوں کی معرفت نیلام ہو کر دیگر اشخاص نے لیا وہ ۱۹۱۲ء میں ۸۸۶۔ ایکڑ ۱۹۱۳ء میں ۶۳۹۔ ایکڑ اور ۱۹۱۴ء میں ۸۹۰۔ ایکڑ تھا۔ یہ رقبہ اس کل زمین کا جو بنک کے پاس رہن تھی۔ تقریباً ایک فی صدی تھا ۔

قانون پانچ فدان[1]

ظاہر تھا کہ واقعات نے نہایت نازک صورت اختیار کر لی تھی

[1] فدان مصر میں زمین کا پیمانہ ہے۔ جو تقریباً ایک ایکڑ کے برابر ہوتا ہے (مترجم)

جس سے بنک کی سلامتی اور زمینداران کی بہبودی دونو معرضِ خطر میں پڑگئے تھے۔ وہ اوزار جو زمیندار کو ساہوکار سے نجات حاصل کرنے کے لئے دیا گیا تھا۔ اس کے اپنے ہی خلاف اس لئے چلا۔ کیونکہ اس میں اس کے درست طور پر چلانے کی قابلیت نہ تھی +

یہ عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ بنک رہن الاراضیات اس کے مقابلہ میں کھل گیا تھا۔ اس وجہ سے بازار میں رہنی قرضے اور دوسرے قرضوں پر شرح سود گر گئی تھی۔ ہمدان باہمی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ سستا قرضہ اسی صورت میں مفید ہے۔ جب اس کا لینے والا اس کے صحیح طور پر استعمال کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ لیکن کمزور آدمی کے لئے جو قرض لے۔ اور بے احتیاطی سے خرچ کرے۔ ایسا قرضہ وبالِ جان ثابت ہوتا ہے۔ مصر ایک لحاظ سے ہندوستان کی نسبت خوش قسمت ہے۔ کیونکہ اس کے بنک ہائے رہن الاراضیات ایسی زمین کو جو اُن کے ہاتھ لگے جلد از جلد بیچ دینے کی فکر میں رہتے ہیں بلکہ ساہوکاران بھی زمین کو اپنے پاس رکھنے کے خواہشمند نہیں۔ وہ بھی جونہی کوئی خریدار پاتے ہیں۔ ایسی زمین کو فروخت کر دیتے ہیں اس لئے وہاں یہ خطرہ نہیں ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے زمیندار آہستہ آہستہ ایک غیر نسل۔ غیر مذہب اور غیر کاشتکار مالکِ زمین کے مزارعان کی شکل میں مبتدل ہو جائینگے۔ اس وقت حالت یہ تھی۔ کہ ایک مفلس مُسلمان کی زمین اس سے دولتمند مسلمان کے پاس منتقل ہو رہی[۱] تھی۔ مگر اس انتقال زمین کی رفتار بہت تیز

[۱] مسلمان زمیندار سود پر قرضہ نہیں دیتے۔ وُہ غلہ قرضہ پر دیتے ہیں۔ اور اس کی وصولی بالعموم سختی سے نہیں کرتے +

تھی - جس سے دیہات میں بدامنی پیدا ہو جانے کا امکان تھا - اور زمین کا بڑے بڑے چند ایک ٹکڑوں میں مجتمع ہو جانے کا احتمال تھا - ان ٹکڑوں کے مالک گو ابتداءً دیہاتی تھے - اور اُن کو زراعت سے دلچسپی بھی تھی - مگر اب نہیں زمینداری سے وہ گہرا تعلق نہیں رہا تھا - مصر میں ایسی تبدیلی زراعتی انقلاب کے نام سے تعبیر کی جاتی +

۱۹۲۲ء میں ۱۹۳۰۰۰ زمیندار مالگذاری ادا کرتے تھے - ان کی زمین کل ۵۵۹۵۰۰۰ ایکڑ تھی - اور اوسط اراضی فی مالک ۲۲۹۰ ایکڑ تھی اور مالگذاری جس میں آبیانہ بھی شامل ہے -

(پنس ۵ — شلنگ ۱۸) یعنی پائی ۷ — آنہ ۱۳ — روپے ۱۲ فی ایکڑ تھی[۵۱] - لیکن ان میں سے ۱۳۵۸۰۰۰ - اشخاص کی اراضی صرف ½ ایکڑ تھی - اور ۱۷۷۸۰۰۰ اشخاص کی اراضی پانچ ایکڑ یا اس سے کم تھی - اور اُن کی اوسط ۹/۱۰ ایکڑ فی کس تھی[۵۲] -

۱۹۱۷ء میں بھی صورت حالات بہت کچھ ایسی ہی تھی - یعنی چھوٹے چھوٹے کھیتوں کی تعداد نسبتاً زیادہ تھی - اس خطہ کی اراضیات معمولاً ایک سال میں تین فصل دیتی ہیں - کیونکہ دریا کی طغیانی کی وجہ سے

---

[۵۱] پنجاب میں مالگذاری پائی ۸ — آنہ — روپیہ ۱ فی مزروعہ ایکڑ ہے - اور گندم اور کپاس (جو مصر میں بہت پیدا ہوتی ہیں) پر آبیانہ پائی — آنہ ۴ — روپیہ ۵ ہے - آبپاشی شدہ رقبہ پر اوسط مالگذاری تین ۳ روپیہ فی ایکڑ ہے - لائل پور میں پانچ روپیہ فی ایکڑ ہے +

[۵۲] پنجاب میں کھیتوں کا اوسط رقبہ ۵۸ء۲ ایکڑ ہے - اور رقبہ جو مالکان خود کاشت کرتے ہیں اس کی اوسط ۲۰ء۳ ہے +

ہر سال نئی مٹی کی تہ پڑ جاتی ہے۔ جس سے زمین کو کھاد مفت مل جاتی ہے۔ اس زرخیز زمین کے چھوٹے چھوٹے مالکان کے بچاؤ کی خاطر ۱۹۱۲ء میں قانون پانچ فدّن[1] بنایا گیا۔ اس قانون کے رو سے ایسے کاشتکاروں کی جن کی اراضیات پانچ ایکڑ سے کم ہوں۔ زمین۔ رہائشی مکان۔ مال مویشی یا آلات زراعت کی فروخت یا ضبطی بذریعہ دیوانی کارروائی ممنوع قرار دی گئی۔ لارڈ کچنر کا اس قانون کو نافذ کرنا کوئی جدّت نہیں تھی۔ بلکہ وہ قانون انتقال اراضی پنجاب اور دیگر ممالک مثلاً فرانس۔ ممالک متحدہ امریکہ وغیرہ جہاں اس قسم کے قانون رائج ہیں۔ کی مثال کی تقلید کر رہے تھے۔ قانون بناتے وقت مصری زمینداروں کی مختلف مراسم پر فضول خرچی۔ آپس کی مقدمہ بازی۔ اور ساہوکاروں کے گراں شرح سود لینے کا حوالہ دیا گیا تھا۔ اور چونکہ اس قانون کا بدیہی نتیجہ یہ ہونا تھا۔ کہ زراعتی بنک کا چھوٹے چھوٹے زمینداروں سے لین دین کم ہوتا۔ اس لئے اُن کو سرمایہ بہم پہنچانے کے لئے انجمن ہائے امداد باہمی کی ترویج کی تجویز کی گئی۔ منتظمین بنک نے اندازہ لگایا کہ اُن کی آسامیوں کا بیشتر حصہ پانچ ایکڑ سے کم کے مالکان پر مشتمل ہے۔ اس لئے اُن کا کاروبار پہلے کی نسبت دو تہائی رہ جائے گا۔ چنانچہ اُنہوں نے درخواست کی۔ کہ اُن کو اس قانون سے مستثنےٰ گردانا جائے۔ مگر اُن کی یہ درخواست نامنظور ہوئی۔ لیکن قرضہ جات (رہنی) قسم ب کی انتہائی حد ۳۰۰ پونڈ سے ۱۰۰۰ پونڈ کر دی گئی۔ گاؤں کے خیرات سوائے قرضہ جات قسم الف کے جو ۱۰۰ پونڈ سے زاید ہوں۔ بلا تقرر سابق قرضہ جات کی وصولی کے ذمہ دار رہے۔ قواعد میں یہ ترمیم کر دی گئی۔ کہ گورنمنٹ کی منظوری سے بنک اپنا فاضلہ روپیہ

---

[1] دیکھو تتمہ الف ٭

تمسکات یا رہنوں میں صرف کر سکے گا۔ ایسا کرنے کے لئے قواعد میں پہلے
گنجائش نہ تھی۔ ان تبدیلیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۱۳ء میں نئے قرضہ جات
(قسم الف و ب) صرف ۳۰ ہزار پونڈ کے دئے گئے۔ حالانکہ ۱۹۱۲ء میں
ان کی مقدار بارہ لاکھ چوبیس ہزار پونڈ تھی۔ نیز رقم جو قرضہ پر تھی سابقہ
چند سال میں سختی سے وصولی کرنے کی وجہ سے دن بدن کم ہو رہی تھی
اور اب صرف ساٹھ لاکھ پونڈ سے کچھ زیادہ رہ گئی۔ چھ انجمن ہائے
رجسٹری شدہ امداد باہمی اور چالیس غیر رجسٹری شدہ کاشتکاروں
کی انجمنوں کو قرضہ جات دئے گئے۔ اپنے فاضل سرمایہ کو استعمال
میں لانے کی غرض سے بنک نے ایگریکلچرل کمپنی آف ایجپٹ لمیٹڈ
(جس کا کام بڑے بڑے قرضہ جات دینا ہے) کے بہت سے حصص
خرید کئے۔ نیز ساٹھ لاکھ پونڈ کے حصص خرید کرنے کے علاوہ اس
کمپنی کو سات لاکھ پونڈ قرضہ میں دیا گیا۔

موجودہ حالت

ان تغیرات کی وجہ سے بنک کی کیفیت دگرگوں ہو گئی تجربہ
نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ مصری کسان قرضہ کو درست طور پر صرف
کرنے اور اس کو وقت پر ادا کرنے کے ناقابل ہے۔ گو پانچ فدان
یا اس سے کم کے مالک کو قرضہ جات قسم الف بلا رہن اب بھی دئے
جا سکتے تھے۔ مگر اس کی زمین جو پہلے ایسے تمام قرضہ جات میں بطور
ضمانت کے کام دیتی تھی۔ اب اجراء ڈگری میں قرق نہیں کرائی جا
سکتی تھی۔ نیز قرضہ جات قسم ب میں رہن اراضی کو ناجائز قرار
نہیں دیا گیا تھا۔ مگر چونکہ ان کی قانوناً کوئی وقعت نہیں تھی۔
اس لئے ان کا ہونا نہ ہونا برابر تھا۔ اس کا بدیہی نتیجہ یہ ہوا کہ بنک کا

لین دین پانچ فدن کے مالکان سے گھٹنا شروع ہو گیا۔ ۱۹۲۳ء میں قرضہ جات قسم الف کی مقدار ۹۶۰۰ پونڈ سے زیادہ نہ تھی۔ ان میں ایسے قرضہ جات بھی شامل تھے۔ جو پانچ فدن سے زاید کے مالکان کو بھی دئے گئے تھے ۔

اسی سال قرضہ جات قسم ب ۹۴۰۰۰ پونڈ کے دئے گئے یعنی ہر دو قسم کے قرضہ جات کی کل مقدار ۱۹۱۳ء کی نسبت ایک تہائی۔ اور ۱۹۱۲ء میں جو قرضہ جات دئے گئے تھے۔ ان کا بارھواں حصہ رہ گئی۔ کل رقم قرضہ جنوری ۱۹۱۲ء میں ۲۰ لاکھ پونڈ سے قدرے کم تھی (۱۹۱۰ء میں ایک کروڑ پونڈ تھی) دس لاکھ پونڈ مارگیج کمپنی آف مصر کے ذمہ تھا۔ اور چالیس لاکھ پونڈ گورنمنٹ کے تمسکات اور بنک کے اپنے تمسکات کے خرید میں صرف کیا ہوا تھا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ مارگیج کمپنی کا تمام روپیہ رہنوں میں لگایا ہوا ہے۔ مگر چونکہ ۹۴۰۰۰ زمینداران میں صرف ۱۵۰۰۰۔ ایسے ہیں۔ جن کی اراضی پانچ فدن سے زیادہ ہے۔ اس لئے بنک اسی نسبت سے ایک محدود اور مرفع الحال جماعت سے لین دین کر رہا ہے۔ جو تجارتی مارگیج بنکوں سے بھی مستفید ہو سکتی ہے۔ اس وقت چھوٹے چھوٹے زمینداروں سے لین دین نہایت ہی قلیل ہے۔ پرانے مقروضوں کے خلاف کارروائی وصولی بذریعہ عدالت جاری ہے۔ رقبہ جو ہر سال کارروائی اجرا میں بنک کے پاس یا دیگر اشخاص کے پاس فروخت ہوتا ہے۔ ۳۰۰۔ اور ۵۰۰۔ ایکڑ کے درمیان ہوتا ہے[له] ۔

له میرا اندازہ ہے۔ کہ یہ زمین مرہونہ نزد بنک کا ½ فیصدی ہے۔ گو چونکہ بنک اپنی رپورٹ میں قرضہ جات کی رقوم ہی درج کرتا ہے۔ اس لئے میرا اندازہ شاید درست نہ ہو ۔

بدقسمتی سے انجمن ہائے امداد باہمی کی جو قانون پانچ فدن کے نفاذ
کے بعد چند سالوں میں پھیلیں۔ اچھّی طرح سے نگہداشت اور رہنمائی
نہ ہو سکی۔ اور جنگ کی وجہ سے جو اُتار چڑھاؤ اور صدمات پہنچے۔
یہ انجمن ہائے اُن سے جان بر نہ ہو سکیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ بنک
کی یہ شاخ جیسا کہ توقع کی جا سکتی تھی۔ ترقی نہ کر سکی۔ اور اب انجمن
ہائے یا غیر رجسٹری شدہ مجالس کے ذمّہ اوّل تو کوئی قرضہ نہیں۔ اور
اگر ہے۔ تو بہت ہی قلیل ہے۔ اس طرح بنک قانون پنج فدن کی
وجہ سے یہ کام کرنے سے قاصر رہا ہے۔ یہ کارروائی اس لئے ضروری
تھی۔ کہ جاہل اور قرضہ سے دبے ہوئے کسان اس قابل نہ تھے۔ کہ
سستے اور غیر منضبط قرضہ کا صحیح استعمال کر سکیں۔ ڈائرکٹران کا یہ
فرض نہیں تھا۔ کہ مقروضوں کی نگہداشت کریں۔ یہ نقص انتظام کی وجہ
سے نہیں تھا۔ بلکہ بنک کے اصول کی وجہ سے تھا۔ تمام ہندوستان
اور قانون انتقال اراضی کو مدّ نظر رکھتے ہوئے بالخصوص پنجاب کو
جو سبق اس سے حاصل کرنا چاہئے۔ وہ ظاہر ہے۔ کسانوں کو قرضہ
اسی وقت مفید ہے جب وہ منضبط ہو ٭

بنک کی خصوصیات

صفحہ نمبر ۸ پر جن لوازمات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اب زراعتی بنک
کی خصوصیات کو اُن کی تحت میں علی الترتیب بیان کیا جائے گا۔

۱۔ کاشتکار جو پانچ ایکڑ یا اُس سے کم رقبہ کاشت کرتا ہو اُس کو
ترقی حیثیت اراضی کے لئے اخراجات کی اکثر ضرورت نہیں ہوتی۔
وہ اپنی زمین کو مسلسل کاشت اور قلبہ رانی سے درست رکھتا ہے۔ زمین
کی آبپاشی کوؤں سے ڈھینگلی کے ذریعہ کرتا ہے (ڈھینگلی دو لکڑی

بلٹیں اور بھاری پتھر پر مشتمل ہوتی ہے) وہ خرید بیج اور خرید مویشی اور شادی اور غمی کے لئے قرضہ جات برداشت کرتا ہے۔ اوّل الذّکر کے لئے زراعتی بنک سے قرضہ جات رہنی قسم ب لئے جاتے ہیں۔ مگر اُس کو قانون پنج فدان سے پہلے یا غالباً اب بھی مراسم کی ادائیگی کیلئے بہت قرضہ برداشت کرنے اور اپنی زمین رہن کرنے کی کوئی ممانعت نہیں یہ امر بحث طلب ہے۔ کہ غیر منفعت بخش کاموں کے لئے قرضہ جات کا برداشت کرنا کس حد تک کاشتکاروں کی نادہندگی اور اُن کے بالآخر زمین سے بیدخل ہو جانے کا موجب ہوا ہے۔ تجربہ کار سرمایہ داروں کی رائے ہے۔ کہ بعض مصری کسان سمجھدار ہیں۔ وہ خراب سالوں کے لئے کچھ نہ کچھ پس انداز کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ اُن کو ایسے سخت سالوں میں گراں شرح سود پر قرضہ جات لینے کی ضرورت نہ پڑے۔ اور وہ وقت پر ادائیگی نہ کرنے سے باقیداروں میں شمار نہ ہوں *

بعض کی رائے ہے۔ کہ فلاحین[1] مراسم کی ادائیگی میں بھی فضولخرچی نہیں کرتے ہیں۔ مگر انگریزی افسران جنہوں نے مصری دیہات میں کام کیا ہے۔ ۱۹۱۲ء میں اور اب بھی زیادہ تر مندرجہ بالا رائے سے اتّفاق نہیں کرتے *

یہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ زراعتی بنک اور دیگر بنک رہن مقروضان کی امداد کا بہت مقبول ذریعہ تھے۔ اُن کی وجہ سے انہوں نے سستے شرح پر قرضہ جات حاصل کر کے۔ اپنے پُرانے قرضہ جات کو ادا کر دیا۔ اور رہن اراضی کو چھڑا لیا۔ مگر اگر مقروض پھر اپنی آمدنی کے اندر اپنے اخراجات محدود رکھنے کی کوشش نہ کرتے۔ تو ایسی امداد محض عارضی ہی ہو سکتی تھی *

---

[1] مصری کاشتکاروں کو فلاحین کہا جاتا ہے۔ مترجم *

بعض اراضیات کی کمپنیوں نے پرانی بنجر زمینوں کو درست کر کے ان
ہیں آباد کاران کو بسا دیا ہے۔ اور ان سے زمین کی قیمت اقساط میں
وصول کر رہی ہیں۔ رہن کے بنکوں نے ابتک اس معاملہ میں امداد صرف
اسی حد تک کی ہے۔ کہ اُنہوں نے ان کمپنیوں کو قرضہ جات دئے ہیں
ان بنکوں کا لین دین آباد کاران سے نہیں ہے۔ البتہ روزمرہ کی ضروریات
پورا کرنے کے لئے وہ ان سے قرضہ جات لے سکتے ہیں۔ خرید زمین کے
لئے اکثر قرضہ جات لئے گئے ہیں۔ مگر زمین کے سودے مالی طور پر
کسی طرح بھی فائدہ مند نہیں ہیں۔ کیونکہ حال ہی میں زمین کی قیمت
حیرت انگیز طور پر زیادہ ہو گئی تھی۔ اعلےٰ قسم کی روئی کی کاشت کی
زمین کی قیمت ۳۰۰ پونڈ فی ایکڑ تک چڑھ گئی تھی +

۲۔ بنک کے حصص غیر زراعت پیشہ لوگوں نے خرید کئے تھے۔ اور
کاروبار کے لئے روپیہ پبلک سے تمسکات جن کے بیشتر حصّہ کی گورنمنٹ
کی گارنٹی ہے۔ فروخت کر کے حاصل کیا گیا ہے۔ حالانکہ سر اے کیل
کے بنک میں حصص جو بہت بڑی مقدار میں تھے۔ اس کی وفات کے
بعد تقسیم کر دئے گئے تھے۔ اور نیشنل بنک تمام تر حصّوں کا مالک جیسا
کہ وہ شروع میں تھا۔ نہیں رہا تھا۔ مگر پھر بھی مندرجہ ذیل امور
صاف ظاہر کرتے ہیں۔ کہ بنک کا انتظام بالآخر کن ہاتھوں میں ہے۔
نیشنل بنک اور اس بنک کا صدر مقام ایک ہی جگہ ہے۔ عوضیوں
کے آنے کی اجازت ہے۔ اور تمام ممبران جب کبھی بھی ہو سکے۔ اپنے
عوضی یا نمائندے ہی بنک کے جلسوں میں بھیجتے ہیں۔ اگر کوئی شخص
اجلاس عام میں شامل ہونا چاہے۔ تو وہ اجلاس سے پہلے حصص کی قیمت
بنک کے دفتر میں امانت رکھ کر اپنے آپ کو اجلاس میں شامل ہونیکا حقدار
بنا سکتا ہے۔ نیز یہ کہ بنک کا پریذیڈنٹ اور نصف تعداد ڈائرکٹران

نیشنل بنک کے کارکنان سے ہیں +

یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ زراعتی بنک کے قابلانہ انتظام کی وجہ سے کبھی مداخلت کرنے کی عملی طور پر ضرورت لاحق نہیں ہوئی اور نیشنل بنک نے اپنے حقوق کی بحث تمحیص میں ہمیشہ اعتدال سے کام لیا ہے۔ نیشنل بنک کے حصہ لینے کی وجہ سے گورنمنٹ خریداران ڈبنچر اور مقروضان ہرسہ کے دل میں اس بنک کا اعتبار قائم ہوگیا ہے +

حصہ داران میں منافع کی تقسیم تسلی بخش رہی ہے۔ معمولی حصوں پہ مقسوم (ڈیویڈنڈ) جس کو قانوناً محدود نہیں کیا گیا ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء سے سنہ ۱۹۱۲ء تک اوسطاً ۱۱ فیصدی تھا۔ اور سنہ ۱۹۲۰ء سے سنہ ۱۹۲۳ء تک ۱۳½[۱] فیصدی تھا۔ گو حصص ممتاز (ڈیفرڈ) کی مقدار قلیل ہے۔ مگر ان پر اس عرصہ میں مقسوم ۱۷ فیصدی سے ۵۲½ فیصدی تک بڑھ گیا تھا۔ اتنے زیادہ مقسوم کے دینے پر کسی طرح کا اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ سالانہ چٹھہ حساب کتاب کے رو سے اُن کا دیا جانا بالکل حق بجانب تھا۔ مگر اس سے مقروض اور قرضخواہ کے حقوق کا ایک دوسرے سے متجاور ہونا بخوبی عیاں ہو جاتا ہے۔ اگر یہ بنک امداد باہمی ہوتا۔ تو مقسوم کی شرح کم رکھی جاتی + بنک کے سرمایہ محفوظ اور غیر تقسیم شدہ منافعہ کی رقوم کافی جمع ہوگئی ہیں۔ سنہ ۱۹۱۳ء کے ترمیم شدہ قانون کے مطابق فاضلہ رقوم کے صرف کرنے کے لئے جو تمسکات خرید کرنے پڑے۔ اور اُن کے لئے جو خاص سرمایہ محفوظ قائم کرنا پڑا ان سب کو ملا کر سنہ ۱۹۲۳ء میں ان کا میزان بیس لاکھ تھا۔ اور تمام سرمایہ زیر کار ایک کروڑ پچیس لاکھ تھا۔ اس وقت چونکہ بنک نے جو قرضہ جات دے ئے تھے۔ ان کی

---

[۱] مصری قصبات میں شرح سود ہندوستان کی نسبت کم ہے۔ ہندوستان کے بنکوں میں یہ اعداد ۱۶۔ اور ۲۰ فیصدی کے برابر ہونگے +

تعداد کم تھی - (۳۲۵۰۰۰ پونڈ) - اس لئے تمسکات کی تعداد ۷۰ لاکھ پونڈ تھی - ان میں سے ۲۲۵۰۰۰ کے بنک کے اپنے تمسکات بھی شامل تھے - ان تمسکات کی قیمت جنگ کی وجہ سے گر گئی تھی - اس لئے بنک کے لئے روپیہ لگانے کا یہ ذریعہ نہایت فائدہ مند تھا - ۱۹۲۳ء میں تمام وہ تمسکات جو بنک کے پاس تھے - منسوخ کر دئے گئے تھے - اب بنک کے پاس ۲۰۰۰۰ پونڈ سرمایہ محفوظ ایک کروڑ پونڈ کے سالانہ چھٹے میں ہے - یہ سرمایہ محفوظ اگر بنک بند ہو جائے - تو حصہ داران میں تقسیم ہو جاوے گا - یہ حقوق اس بنک کے حصہ داران کے لئے تو بالکل جائز ہیں - مگر انجمن ہائے امداد باہمی کے ممبران کو ان سے گریز کرنا لازم ہے *

۳ - بنک کے قرضہ جات کی ضمانت کے متعلق چھوٹے چھوٹے زمینداران کا جہاں تک تعلق ہے - کافی بحث ہو چکی ہے - یہ بتانا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا - کہ مصر میں مقامی اور قوم وار فرقہ بندی زمین سے بیدخل کرنے میں حائل نہیں - یہ مشہور ہے - کہ بنک رہن اور ساہوکار جو زمین خریدتے ہیں - اُس کو اپنے پاس رکھنے کے متمنی نہیں ہوتے - اور دوسرے گاؤں یا ضلع کا کاشتکار اگر زمین خرید کرنا چاہے - تو اس کے خرید کرنے میں کوئی مزاحم نہیں ہوتا - بشرطیکہ وہ کافی مہمان نواز اور مخیّر ہو - نہ ہی وہاں بنک کے نمائندے یا افسران سرکاری کی جب وہ کسی جائداد کی قُرقی وغیرہ کرنے کے لئے آئیں - کوئی سازش کر کے مزاحمت کی جاتی ہے - بقایا قرضہ گاؤں کے صرّاف کی معرفت جمع نہیں کیا جاتا - اگر کوئی باقیدار کسی بنک کی شاخ کے منیجر کے کہنے سے یا مطالبہ پر ادائیگی نہ کرے - تو اسکے خلاف پھر قانونی کارروائی کی جاتی ہے - مقدمہ کر دینے کا نوٹس

ہی اکثر کافی ہوتا ہے۔ نیز زمین کے فروخت ہونے پر کوئی بڑا نقصان نہیں ہوتا ۔

۴۔ گورنمنٹ مصر جس نے ابتدا میں بنک کے قیام کی اجازت دی تھی۔ حسب قواعد بنک دو کمشنر مقرر کرتی ہے۔ جو بنک کے اجلاس ہائے میں شامل ہوتے ہیں۔ یہ بنک کے تمام کاغذات کا ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ اور قواعد کے مطابق بنک کی کارروائی کے ہوتے رہنے کی نگہداشت کرتے ہیں۔ اس انتظام سے کسی طرح کی گڑبڑ پیدا نہیں ہوئی ہے۔ قواعد کے مطابق صراف اور اُن سے بڑے سرکاری ملازمان نیم سرکاری طور پر جو امداد بنک کی وصولی میں دیتے ہیں۔ وہ خاص اہمیت رکھتی ہے۔ یہ غیر اغلب ہے۔ کہ بغیر اس امداد کے ایک غیر امداد باہمی بنک ایسے جاہل اور نادہند طبقہ زمینداران میں مؤثر طور پر عمل پیرا ہو سکے ۔

۵۔ بنک کی بنیاد اور آئین تمام یورپی طرز کی ہے۔ اور اس کے ڈائرکٹر اور شاخوں کے مینجر تمام غیر مصری ہیں۔ صوبجاتی شہروں میں چھ شاخیں ہیں۔ اُن کے یورپین مینجروں کے تعلّقات دیہاتیوں سے دوستانہ ہیں۔ وہ موقع بموقع دیہات میں آزادانہ طور پر جاتے آتے رہتے ہیں۔ قرضہ جات قسم ب میں مقروض کی حیثیّت کے متعلّق تحقیقات کرنے کی تمام ذمّہ واری انہیں کے سر ہے۔ مگر قرضہ جات قسم الف میں کسی درخواست دہندہ کی ملکیّت کے متعلق صرّاف کا بیان کافی سمجھا جاتا ہے۔ مقامی مینجر خواہ کتنا ہی پھرتیلا اور چوکنّا کیوں نہ ہو۔ ممکن ہی نہیں۔ کہ وہ گاؤں والوں کی طرح ان کے چال چلن اور حالات سے واقفیّت رکھے۔ اور ادائیگی کے لئے برادرانہ دباؤ اُس پر ڈال سکے۔ بنک نے انجمن ہائے امداد باہمی کو قرضہ جات دینے کی آمادگی

ظاہر کی ہے۔ اور چند ایک کو سر برآوردہ ممبران کی ضمانت پر قرضہ دے بھی دیا ہے۔ بنک اپنے کاروبار کو وسیع کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ اور منیجر انجمن ہائے کے کھولنے میں تندہی سے امداد کر رہے ہیں۔ اُن کو ناکامیابی ہوئی ہے۔ تو اس لئے کہ امداد باہمی کے اصولات سے جیسا کہ عام طور پر کاروباری آدمی ناواقف ہوتے ہیں۔ اُن کو بھی پوری واقفیت نہ تھی۔ اُن کی باقاعدہ نگرانی نہ ہوسکی اور زراعتی بنک نے جب کبھی انجمن ہائے کو قرضہ دیا۔ تو شخصی ضمانت پر زور دیا۔ بنک اُس زور دینے کے متعلق دو دلائل پیش کرتا ہے۔ اوّل یہ کہ انجمن ہائے نئی ہیں۔ اور ان کا اس کو کافی تجربہ نہیں۔ دوسرے اُن کی ذمہ داری محدود ہے ؂

آخر میں میں اپنی ذاتی رائے پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ زراعتی بنک کی طرح کا بنک رہن گو نیک نیتی سے قائم کیا گیا ہے۔ اور قابلانہ طور پر اُس کا انتظام ہو رہا ہے۔ مگر ملک مصر کے ہرگز موزون حال نہیں ہے۔ ایسا بنک ہندوستان کے ہر حصہ کے لئے خطرناک ثابت ہوتا۔ اور پنجاب کیلئے تو ایک بلائے بے درمان ہوتا ؂

دُوسرے بنکہائے رہن

مصر کے دیگر تجارتی رہنوں کے بنک کریڈٹ فانسئے ایجپشن (Credit Foncier Egyptian)، لینڈ بنک آف ایجپٹ (Land Bank of Egypt) اور مارگیج کمپنی آف ایجپٹ (Mortgage Company of Egypt) ہیں۔ ان کے علاوہ کئی ایک اور مشہور اور چھوٹے بنک بھی ہیں۔ جن میں سے کم از کم ایک تو اس وقت بند کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ ملک کی ظاہری آسودگی اور روئی کا نرخ چڑھ جانے اور

سنہ ۱۹۲۰ء میں زمین کی قیمت بڑھنے کی وجہ سے قرضہ جات کی مانگ کم ہو گئی تھی +

کریڈٹ فانسئے

کریڈٹ فانسئے سنہ ۱۸۸۰ء میں قائم ہوا۔ اس وقت اس کا سرمایہ چار کروڑ پونڈ ہے۔ قرضہ جات رہنی پر ایک کروڑ اسی لاکھ پونڈ کی رقم دی ہوئی ہے۔ اور سرمایہ محفوظ چالیس لاکھ ہے۔ اس کا اوسط قرضہ ۱۰۰ فدان (۱۰۰۔ایکڑ) زمین پر ۴۰۰۰ پونڈ فی کس ہے۔ اس میں سے ایک چوتھائی رقم شہری یا نیم شہری مقروضان کے ذمہ ہے۔ سنہ ۱۹۲۳ء کے اخیر پر اس کے قرضہ جات زاید الاقرار آٹھ لاکھ پونڈ تھے جن کا ⅘ حصہ اسی سال کا تھا۔ اور باقی ⅕ حصہ سالہائے سابقہ کا تھا۔ مقسوم (ڈیویڈنڈ) بحساب دس فیصدی دیا گیا تھا +

دی لینڈ بنک

(بنک اراضی)

دی لینڈ بنک آف ایجپٹ کا صدر مقام اسکندریہ ہے۔ سنہ ۱۹۰۴ء میں قائم ہوا تھا۔ اور یہ کریڈٹ فانسئے کے مشابہ ہے۔ مگر اس سے چھوٹے پیمانے پر ہے۔ ساٹھ لاکھ پونڈ سرمایہ میں سے چالیس لاکھ پونڈ قرضہ پر ہے۔ اور دس لاکھ سرمایہ محفوظ ہے۔ اپنے کاروبار کے لئے باقی روپیہ یہ بنک حصص و تمسکات پبلک کو فروخت کرنے سے حاصل کرتا ہے۔ ایک دفعہ روپیہ کی قلت ہو جانے کی وجہ سے کریڈیٹ فانسئے نے اپنا روپیہ اس میں رکھ دیا تھا۔ سنہ ۱۹۲۳ء میں بقایا زاید الاقرار ۲۵۰۰۰ پونڈ تھا۔ اور اس کا تقریباً نصف سالہائے گزشتہ

سے تھا۔ مقسوم (ڈیویڈنڈ) بحساب ½ ۱۲ فیصدی تقسیم ہؤا تھا ✤

دی مارگیج کمپنی

(کمپنی رہن)

دی مارگیج کمپنی آف ایجپٹ ۱۹۰۹ء میں جاری ہوئی۔ قرضہ پر لینڈ بنک کی نسبت اس کا روپیہ قدرے کم ہے۔ زراعتی بنک کی طرح چونکہ اُس نے اپنے تمسکات واپس لے لئے ہیں۔ اس لئے سالانہ چٹھا میں سرمایہ ۳۵ لاکھ پونڈ رہ گیا ہے۔ قرضہ جات زاید الافراد ½ ۳ لاکھ پونڈ ہیں۔ اور مقسوم (ڈیویڈنڈ) ۱۲ فیصدی تقسیم ہؤا ہے۔ ۱۹۱۴ء سے اس کمپنی کا انتظام زراعتی بنک کے ہاتھ میں آگیا ہے۔ اور فاضلہ روپیہ کا استعمال بڑے بڑے زمینداران کو قرضہ پر دینے میں ہو رہا ہے ✤

یہ ہرسہ بنک ہائے تجارتی ہیں۔ ان کا انتظام اچھا ہے۔ یہ حصہ داران اور خریدارانِ تمسکات کا روپیہ اچھی شرح سود پر اور معقول رہنی ضمانت پر قرضہ دینے کے مقصد میں کامیاب ہیں۔ جیسا کہ اُن کے لئے مناسب ہے۔ وہ مقروض کے مفاد کی نگہداشت نہیں کرتے۔ مگر ذی شعور ساہوکار کی طرح اس امر کا ضرور خیال کرتے ہیں۔ کہ روپیہ غیر محفوظ نہ ہو۔ مثلاً ایسے تعمیر مکان یا خرید اراضی کے کام میں مزید روپیہ قرضہ نہیں دیتے۔ جب کہ اُس کی ضمانت پر اس قدر روپیہ لیا جا چکا ہو۔ کہ اس سے زیادہ روپیہ دیا جانا خطرہ سے خالی نہ ہو۔ جائداد کی تشخیص شدہ قیمت کے ۵۰ یا ۶۰ فیصدی سے زیادہ قرضہ نہیں دیا جاتا۔ اور عام طور پر قرضہ جات ۴۰ فیصدی سے متجاوز نہیں ہوتے ✤

یہ تمام بنک ہائے ایک دوسرے سے بذریعہ ڈائرکٹران اور لین دین کے تعلقات سے منسلک ہیں۔ اور ان سب کا طرز عمل ایک ہی ہے۔ لڑائی کی وجہ سے جو آسودگی ملک میں ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ سے ان کے کاروبار کی اہمیت پہلے کی نسبت کچھ کم ہو گئی ہے۔ اور ملکی حالات کے غیر یقینی ہونے کی وجہ سے اُن کو اور بھی زیادہ احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے۔ گو ان کے سالانہ چٹھوں سے ان کے سرمایہ میں کوئی کمی نظر نہیں آتی۔ مگر تعداد قرضہ جات اور زمین متعلقہ ہیں نمایاں کمی واقع ہو گئی ہے۔ کیونکہ روپیہ کی قیمت گر جانے کی وجہ سے زمین میں فی ایکڑ پہلے کی نسبت زیادہ روپیہ لگانا پڑتا ہے ÷

قاہرہ کے ایک تجربہ کار سرمایہ دار کی رائے ہے۔ کہ تمام ملک مصر کا رہنی قرضہ ۳ کروڑ پونڈ یا اس سے کچھ زاید ہے۔ اور ان تین بنکوں نے بشمول زراعتی بنک دو کروڑ اسّی لاکھ پونڈ قرضہ پر دیا ہوا ہے۔ باقی شخصی رہن ہیں۔ جن کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے ÷

قرضہ کے لئے جس شخص نے درخواست دی ہو۔ وہ جانتا ہے۔ کہ اس کے خرچ پر مقامی تحقیقات اس کے حالات کے متعلق کی جاویگی۔ اس غرض کے لئے بنک کے پاس سرویروں کا ایک مستقل عملہ[۱] ہے "جن میں سے ضروری تحقیقاتوں پر وہ ملکر اکٹھے جاتے ہیں۔ اور اگر ضرورت پڑے تو عارضی طور پر ماہرین کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیتے ہیں۔ سرویر درخواست دہندہ کی زمین اور عمارات کے ملاحظہ کرنے کے علاوہ اس کے قرب و جوار میں جو اراضیات فروخت ہوئی ہوں۔

[۱] کریڈٹ فانسئے کے پاس چھ سرویر ہیں۔ ان میں سے ایک فرانسیسی ۲ سیرین اور ۳ یہودی ہیں۔ لینڈ بنک کے پاس چار ہیں۔ جن میں سے ایک مصری ہے۔ مارگیج کمپنی کچھ زراعتی بنک کی شاخوں کے ذریعہ اور کچھ اپنے خاص عملہ کے ذریعہ کام کرتی ہے۔

ان کے متعلق بھی معلومات حاصل کرتے ہیں۔ ان کی رپورٹ بڑے دفتر میں بحفاظت رکھی جاتی ہے۔ گو بنک کی غرض قرضہ دریافت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مگر اس کا تذکرہ مقروض سے کسی نہ کسی ضمن میں یا تو دوران تحقیقات میں یا جس وقت وہ خود دفتر بنک میں آتا ہے۔ ہو ہی جاتا ہے۔ جائداد کے متعلق تحقیقات اور اُس کی قیمت کی تشخیص کا خرچ اکثر اتنا ہوتا ہے جس کی کہ چھوٹے زمیندار کی زمین بآسانی متحمل نہیں ہو سکتی۔ عملی طور پر کریڈٹ فانسیئر ۶۰۰ پونڈ سے کم اور لینڈ بنک ۴۰۰ پونڈ سے کم قرضہ نہیں دیتا۔ اور کم از کم رقبہ اراضی ہر دو صورتوں میں ۱۰ اور ۸ فدان علی الترتیب ہوتا ہے۔ قرضہ کی رقم فی ایکڑ ۴۰ پونڈ سے ۵۰ پونڈ[1] ہے۔ جو زمین کی حیثیت کے مطابق کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ صوبہ اسوان میں یہ رقم ۱۵ پونڈ ہے۔ اور منوفیہ کے زرخیز خطہ میں ۶۰ پونڈ ہے میعاد قرضہ ایک یا دو سال سے لے کر پچاس سال تک ہے۔ اوسط میعاد ۲۰ سال آتی ہے۔ مگر رہن کے بنکوں اور محکمہ پیمائش اراضی (جس کے کام کا تذکرہ بعد میں آئے گا۔) ہر دو کا تجربہ یہ بتاتا ہے۔ کہ ہر ایک معاہدہ عام اس سے کہ اس کی میعاد کیا ہو۔ زیادہ سے زیادہ ہر دسویں سال برائے ترمیم یا تجدید پیش[2] ہوتا ہے۔

قانون مصر کے مطابق ہر ایک رہن نامہ اراضی کی جس میں کسی غیر ملکی کا تعلق ہو۔ ہر دسویں سال مخلوط عدالت میں آکر از سر نو رجسٹری ہونی چاہیئے۔ اس کے علاوہ ان تمام موقعوں پر جبکہ کوئی موت واقع ہو جاوے

---

[1] اگر قرضہ بالعموم قیمت کے ۴۰ فیصدی تک ہو۔ تو مصر میں رہن شدہ زمین کی اوسط قیمت ۱۰۰ پونڈ فی ایکڑ نکلتی ہے۔

[2] ڈنمارک کی ایک بڑی مجلس رہن نے بھی یہی اندازہ لگایا تھا۔

یا ادائیگی باقی رہ جاوے۔ یا مزید زر رہن کے لئے درخواست ہو تو کاغذات اور بعض اوقات زمین کی بھی دوبارہ پڑتال ہوتی ہے۔

رہنی قرضہ کے علاوہ تھوڑی میعاد کے لئے قرضہ جات بلا رہن یا بطور نقد ادھار کے بھی دئے جاتے ہیں۔ مگر چونکہ یہ فضول ثابت ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کی تعداد دن بدن کم ہو رہی ہے۔ مقروضان اُن کے رہنی قرضہ میں شامل کر دینے کی فوراً ہی یا کچھ دیر بعد درخواست کر دیتے ہیں۔ رہن زیادہ تر دیہاتی جائداد کے ہیں۔ ⅓ یا ¼ حصہ رہنوں کا ایسی جائداد کا ہے۔ جس کا کچھ حصہ یا تمام کی تمام شہری ہے ۱۸۵۲ء سے لیکر ۱۹۲۳ء تک کریڈٹ فانسیئے نے ۱۵۸۴۹ قرضہ جات دئے۔ جن میں کم و بیش ۹۷۴۸ قرضہ جات شہری جائداد سے متعلق ہیں چونکہ شہری قرضہ جات اکثر تھوڑی تھوڑی میعادوں کے لئے ہوتے ہیں اس لئے اگر کسی وقت اُن قرضہ جات کی مقدار کا اندازہ لگایا جاتے تو یہ تمام رقم قرضہ کے دسواں یا بارھواں حصہ نکلیں گے۔ یہ قرضہ جات دیہاتی قرضہ جات سے اوسطاً زیادہ رقم کے ہوتے ہیں۔ جنگ کے تھوڑے سے عرصہ کو اگر نظر انداز کیا جاوے۔ تو انگلینڈ۔ فرانس۔ اور مصر کی پبلک کا اِن ہر سہ بنکوں پر پورا اعتبار رہا ہے۔ کیونکہ وہ بنکوں کے تمسکات کو فی الفور خرید کرتے رہے ہیں۔ کریڈٹ فانسیئے اور لینڈ بنک سال بسال اپنے تمسکات کو واپس لینے کے لئے بذریعہ قرعہ اندازی انتخاب کرتے ہیں۔ اور اُن کی پوری قیمت ادا کر دیتے ہیں۔ مارگیج کمپنی ایسا نہیں کرتی۔ مگر اس نے اپنے بہت سے تمسکات کو کم قیمت پر خرید کرکے اُن کو منسوخ کر دیا ہے۔ برخلاف اس کے کریڈٹ فانسئے کے پاس اپنے تمسکات کا اب بھی کافی ذخیرہ ہے۔ لینڈ بنک کے ڈائرکٹروں کی ایک سب کمیٹی پیرس میں کام کرتی ہے۔ مارگیج کمپنی کی (اور اسی

طرح زراعتی بنک کی) ایک سب کمیٹی لنڈن میں کام کرتی ہے۔ مگر کریڈٹ فانسئے کی مصر سے باہر کوئی ایسی انتظامی جماعت نہیں ہے مصری گورنمنٹ کی طرف سے ایک کمشنر اور دو ایڈیٹر اس کے لئے مقرر ہیں۔ حصہ داران اجلاس عام میں زیادہ تعداد میں حاضر نہیں ہوتے۔ لینڈ بنک کے گذشتہ جلسے میں صرف دس حصہ داران[1] بذات خود آئے۔ گو عوضیوں کی تعداد بہت بڑی تھی +

شرح سود جو قرضہ جات پر لی جاتی ہے ۶۔ اور ۸ فیصدی کے درمیان ہے۔ جب ان بنکوں یا کمپنیوں کو مقروض کی نقطہ نگاہ سے دیکھا جاوے۔ تو یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ پانچ فدن والے زمیندار کے موزون حال نہیں ہیں۔ اور اس کا شروع ہی سے محسوس کیا جانا اس سے ظاہر ہے۔ کہ قانون پنج فدن کے نافذ ہو جانے کا ان میں سے کسی ایک کی رپورٹ میں بھی ذکر نہیں ہے۔ جو اس بات پر دال ہے کہ اس قانون کا کوئی بڑا اثر ان پر نہیں پڑا +

بڑے زمیندار جن کی اراضی آٹھ ایکڑ یا اس سے زیادہ ہو۔ اس قابل سمجھے جاتے ہیں۔ کہ وہ قرضہ جات لے کر ضبط سے استعمال کر سکتے ہیں۔ گو کریڈٹ فانسئے قواعد کی رُو سے انجمن ہائے امداد باہمی کو قرضہ جات دے سکتا ہے۔ مگر اب تک کوئی ایسا قرضہ نہیں دیا گیا۔ اگر اس تعداد مقروضان کو پیش نظر رکھا جاوے جن کی اراضیات کو قرق کرا لیا گیا ہے۔ یا جن کو تبدیل کرایا گیا ہے۔ تو یہ بات پایۂ یقین کو پہنچتی ہے۔ کہ زمیندار اپنے نفع نقصان کو بخوبی سمجھنے سے قاصر ہیں

[1] زراعتی بنک کا بیان ہے کہ اس کے اجلاس عام میں ۸۰ حصہ دار تھے۔ جو سب زیادہ مقسوم کے طالب تھے۔ قواعد کی رو سے بورڈ کے تجویز کردہ مقسوم کو بڑھانے کا اختیار اجلاس عام کو نہیں ہے +

ایک بنک نے یہ تعداد اندازاً ۱۰ یا بیس[2] فیصدی بتائی تھی۔ اور اس کی وجہ اس کا اپنا قصور نہیں بلکہ اس کی بدقسمتی ظاہر کی تھی۔ انجمن ہائے امداد باہمی کے کارکنان کے لئے یہ باور کرنا مشکل ہوگا۔ کہ راہن کاشتکاروں کی تعداد دس فیصدی یا اس سے بھی زیادہ ہو۔ جو باوجود محنت اور کفایت شعاری کے اس قدر تنگ دست ہو گئے ہوں۔ کہ تقاضا شدید پر بھی اپنے قرضہ جات ادا نہ کر سکیں۔ موجودہ وقت میں مصر کی زمین پنجاب کی نسبت زیادہ زرخیز ہے۔ مگر ایسے پنجابی جو باوجود محنتی اور کفایت شعار ہونے کے تنگدست ہو گئے ہوں۔ شاذ و نادر ہی پائے جاتے ہیں ؛

مصر میں قانون رہن فدن کے دفعہ نمبر ۱[5] کے رو سے بیدخل کرنا نہایت آسان ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس کی رو سے مسدودی حق انفکاک کا نوٹس جب عدالت سے جاری ہو۔ تو جو فصل اس زمین پر موجود ہو۔ اسے بھی جائداد غیر منقولہ گردانا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے مصر میں ضمانت رہن نہایت ہی اچھی ہو گئی ہے۔ اکثر قرضخواہ کو ہی زمین لے لینی پڑتی ہے۔ کیونکہ جب نیلام کی بولی ختم ہو۔ تو روپیہ داخل کرنے کے لئے میعاد بہت تھوڑی دیجاتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ لوگ جو محض سودے سے منافعہ جوئی کے خیال سے زمین خریدتے ہیں۔ بولی دینے سے باز رہتے ہیں۔ بالعموم ایک سال کے عرصہ کے اندر ہی زمین کسی اور خریدار کے ہاتھوں فروخت کر دی جاتی ہے۔ جو بجائے فی الفور قیمت ادا کرنے کے زمین از سر نو رہن کر دیتا ہے۔ جنوری ۱۹۲۳ء میں لینڈ بنک ۔۔۔ کے پاس ایسی ۲۴ - اراضیات مشتمل بہ ۱۰۴۱ - ایکڑ قیمتی ۵۰۰۰

---

[5] ایک ۔۔ (۱) فقرہ طریقہ ترمیم کرنے کا ہے۔ یہ تتمۂ الف میں درج نہیں کیا گیا ؛

پونڈ تھیں۔ ۱۹۲۳ء کے دوران میں اُس نے ۳۱ - اراضیات قیمتی ایک لاکھ پونڈ خریدیں - اور ۱۱ قیمتی پچاس ہزار پونڈ فروخت کیں۔ جنوری ۱۹۲۴ء میں اس کے پاس ۱۴۰ - اراضیات قیمتی ایک لاکھ پونڈ کی تھیں - مارگیج کمپنی کے پاس مارچ ۱۹۲۴ء میں ایسی اراضیات کی قیمت جن میں سے مالکان بے دخل کئے جا چکے تھے ۱½ لاکھ پونڈ تھی - اور کریڈٹ فانسئے کے پاس ۱۹۱۴ء میں ۴۰۰۰ فدن اراضی تھی - جنوری ۱۹۲۴ء میں اس کے پاس ۲۱۷ - ایسی اراضیات قیمتی ۲۵ ہزار پونڈ تھیں - ان تین کمپنی ہائے کو ایک ایسا ذریعہ خیال کرنا چاہیئے - جس کے طفیل ۵۰۰ - ایکڑ اراضی کی ملکیت ہر سال بباعث بے دخلی تبدیل ہوتی ہے - اگر زراعتی بنک اور چھوٹی موٹی رہن کی کمپنی ہائے کو شامل کر لیا جائے - تو یہ تعداد غالباً ۱۰۰۰ - ایکڑ تک پہنچ جائے گی +

وہ اشخاص جو اس سے اثر پذیر ہوتے ہیں (ملاحظہ ہو اعداد لینڈ بنک ۲۴ - اراضیات ۱۰۴۱ فدن) اگر ان قرضہ جات کو ضبط سے استعمال کیا جاتا - تو نہ معلوم کتنے زمیندار اس مصیبت سے بچ جاتے - یہ رہن کے بنکوں کا فرض نہیں ہے - کہ وہ قرضہ جات ضبط سے استعمال کرانے کی ذمہ واری بھی خود لیں - ہندوستان کو چاہیئے کہ وہ اس خامی کو امداد باہمی کے نظام پر عمل پیرا ہونے سے پورا کرے +

رجسٹری اور غیر رجسٹری شدہ رہن

گو کسی خاص نتیجہ پر نہیں پہنچا جا سکتا - مگر مصر کے کل رہنی قرضہ کا اندازہ لگانا خالی از دلچسپی نہ ہوگا - ہر ایک رہن جس میں ایک فریق کوئی

غیر ملکی ہو۔ یا جس میں کسی وقت کسی غیر ملکی کے استحقاق کے سوال پیدا ہونے کا امکان ہو۔ ضروری ہے۔ کہ مخلوط عدالت میں رجسٹری ہو۔ اخراجات رجسٹری سے بچنے کی غرض سے اکثر اشخاص ایسے معاہدہ جات کو صرف عدالت میں فرانسیسی طریقہ ڈیٹ سرٹین (Date Certaine) پر ہی پیش کر دینے پر کفایت کرتے ہیں۔ اس کی رو سے عدالت ہائے ایسے معاہدہ کے صرف اس تاریخ پر ہونے کی تصدیق کر دیتی ہیں۔ اور پھر یہ معاہدہ قانونی کارروائی میں جائز متصوّر ہوتا ہے۔ رجسٹری کے ہر دسویں سال رجسٹری کی تجدید ہونی چاہیئے۔ رہنوں کے ہونے۔ معاہدہ جات کے پیش ہونے یا اُن کی تجدید وغیرہ کی کوئی اطلاع افسران مال کو نہیں بھیجی جاتی۔ اور عدالت ہائے میں ان کا غذات کے متعلق کوئی یادداشت نہیں رکھی جاتی۔ معاہدہ جات کی رجسٹری ملکی عدالتہائے میں بھی ہو سکتی ہے۔ وہ بھی کوئی اطلاع افسران مال کو نہیں بھیجتے۔ اور نہ ہی کوئی مثل حقیت فراہم شدہ ہے۔ ایسے دستاویز مخلوط عدالتہائے میں کسی غیر ملکی کے خلاف بطور شہادت پیش نہیں کی جا سکتیں +

اس ملک میں مثل حقیت کی طرح کا جیسا کہ اس کا مفہوم پنجاب یا ہندوستان کے بعض دیگر صوبجات میں لیا جاتا ہے۔ کوئی رجسٹر نہیں جس سے کسی کے حق ملکیت کا پتہ چل سکے۔ جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ اور غالباً دیگر ممالک میں اندراج مثل حقیت حق ملکیت کا قطعی ثبوت ہے۔ اور اگر کوئی اندراج غلط ثابت ہو۔ تو گورنمنٹ ایسے نقصان کا جو اس سے ہو پورا معاوضہ ادا کرتی ہے۔ صوبہ منوفیہ میں اب پیمائش زمین شروع کر دی گئی ہے۔ اور ممکن ہے کہ اس سے مثل حقیت مرتب کر لی جائے۔ مگر ایسے جاہل اور حساب کتاب سے ناآشنا زمینداروں میں مثل حقیت کو اگر حق ملکیت ظاہر کرنے سے زاید وقعت دی گئی۔ تو غالباً

مفید نہ ہو گا +

محکمہ پیمائش اراضی نے تمام صوبجات میں دفاتر رجسٹری کھول دئے ہیں - ان میں دستاویزات کی رجسٹری ہوتی ہے - اور ان کو ان تمام دستاویزات کی نقول جو مخلوط عدالتہائے میں رجسٹری ہوں - بھیجی جاتی ہیں - صوبہ منوفیہ میں عملہ پیمائش کی غرض بجائے مالکان کے حقوق قائم کرنے کے اپنی تشہیر کرنا ہے - وہ سرسری تحقیقات کرنے کے بعد اس اراضی کی نشاندہی جو کسی دستاویز کے متعلق ہو - اس کے کونوں پر لوہے کے کھونٹے گاڑ دینے سے کر دیتا ہے - اور اگر کسی کو اس سے شکایت ہو - تو اس کو اپنی دادرسی محکمہ دیوانی سے کرا لینے کی ہدایت کر دیجاتی ہے +

اب تک ایسی کوئی مکمل حد براری نہیں کی گئی ہے - ۱۹۰۹ء میں جب تیس سال کے لئے معاملہ زمین کی تشخیص ہوئی تو مثل حقیت اور نقشہ طیار کیا گیا تھا - مگر وہ اب متروک ہو گئے ہیں - کیونکہ زمین کے تبادلے اور حدود میں ردّ و بدل ہونے سے کاشت اور ملکیت ہر دو میں ہندوستان کی نسبت زیادہ تیزی سے تغیر رونما ہوا ہے - مالگذاری اراضی مزارعان سے وصول ہوتی ہے - مگر مجسٹریٹ حلقہ کے دفتر میں جو مثل حقیت ہے ممکن ہے - کہ اس میں ایسے مالکان کے نام بھی ابتک درج ہوں - جو مر کھپ چکے ہوں - صرّافوں[۱] کا یہ فرض ہے - کہ وہ تمام انتقالات کا اندراج کریں - مگر ان کی اس فرض کی بخوبی سرانجام دہی بھی مشکوک ہے - جب کوئی انتقال نہ ہو - تو سابقہ اندراج ہی قائم رکھے جاتے

---

[۱] صراف اب تک ضلع کے صدر مقام میں مالگذاری کے مطالبہ کا نقشہ بنانے کے لئے بلائے جاتے تھے - اب تجویز ہے کہ صدر مقام کے عملہ سے یہ کام لیا جائے - مگر رجسٹری کی حالت کو مدّنظر رکھتے ہوئے یہ مشکل دکھائی دیتا ہے +

ہیں۔ کاشتکاران اپنے قرضہ جات اور انتقالات کو خفیہ رکھنے کی انتہائی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بسا اوقات دستاویزات میں کھیت کے نمبران بھی ارادتاً غلط درج کر دئے جاتے ہیں۔ جس سے مقصد یا صرف رجسٹر اراضی میں اندراج ہو جانے کی خفت سے بچنا ہوتا ہے۔ یا بالآخر مرتہن کو دھوکا دینا ہوتا ہے۔ بہر حال زمین مرہونہ کی شناخت اور نشان دہی ہمیشہ مشکل ہوتی ہے۔ منوفیہ میں جہاں خاص پیمائش کا کام جاری ہے۔ ہر ایک کھیت کی موقعہ پر نشان دہی کرائی جاتی ہے۔ اور یہ اغلب ہے۔ کہ دس سال کے عرصہ میں تمام اراضیات کی جن کا کسی دستاویز سے تعلق ہوگا۔ پڑتال ہو چکی ہوگی۔ پھر صرف وہ اراضیات رہ جائیں گی۔ جن کے متعلق کسی قسم کا کوئی قانونی معاہدہ نہیں ہوا۔ ان کے لئے ممکن ہے کہ کوئی خاص حکم یا قانون جاری کرنا پڑے۔ لوگوں میں یا کم از کم منوفیہ میں اب یہ عادت پڑ گئی ہے۔ کہ کسی جائداد کے متعلق جب کوئی دستاویز تحریر کرنا ہو۔ تو محکمہ پیمائش اراضی کو پہلے اطلاع دیجاتی ہے۔ ۱۹۲۴ء میں عرصہ نو ماہ میں لوگوں نے ۴۵۰۰ ایسی اطلاعات محکمہ پیمائش کو دیں اور ان میں سے ۳۰۰۰ معاہدہ جات کی رجسٹری دفتر محکمہ پیمائش یا مخلوط عدالت ہائے میں ہوئی محکمہ پیمائش کے ایک دفتر کا اندازہ ہے۔ کہ بقایا ۱۵۰۰ میں سے ممکن ہے۔ کہ ۱۰۰۰ پر تو کوئی کارروائی ہی نہ ہوئی ہو۔ اور ۵۰۰ ایسے معاہدہ جات ہوں۔ جو صرف مصریوں کے درمیان ہوئے ہوں۔ جنہیں نہ تو پیش کیا گیا ہو۔ اور نہ ہی رجسٹری کرایا گیا ہو۔ ایک اور محکمہ پیمائش کے افسر کا اپنے تجربہ اور منوفیہ میں کام کرنے کی بنا پر یہ خیال ہے۔ کہ ۲۵ سے ۵۰ فیصدی تک دیہاتی رہن غیر رجسٹری شدہ ہوتے ہیں۔ یہ بالعموم چھوٹے ٹکڑوں کے متعلق ہوتے ہیں۔ اگر اندازہ لگایا

جائے کہ رہن کے بنک اور کمپنیوں نے ۲۸۰ لاکھ پونڈ قرضہ دیا ہو۔ اور لوگوں نے شخصی طور پر ۲۰ لاکھ پونڈ رجسٹری شدہ دستاویزات پر دیا ہو۔ اور اگر ۳۳ فیصدی رہن نامہ جات کی بوجہ چھوٹے چھوٹے رہن ہونے کے رجسٹری نہ ہوئی ہو۔ تو کل رہنی قرضہ ۴ کروڑ پونڈ شمار میں آتا ہے۔ اس میں کچھ شہری قرضہ بھی شامل ہوگا جس کے صحیح اعداد تو نہیں مل سکتے۔ مگر اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ تمام مصر میں ۲۷۶۰ نئے رہنوں میں سے قاہرہ اور اسکندریہ کے شہروں میں ۹۰۰ رہن ہوئے۔ شہری رہن دیہاتی رہنوں کی نسبت زیادہ رقم کے ہوتے ہیں۔ مگر دیہاتی رہن زیادہ عرصہ کے لئے ہوتے ہیں۔ ان ہردو کو ایک دوسرے کے برابر اگر تصور کر لیا جاوے۔ تو شہری قرضہ ۴ کروڑ پونڈ کا ایک تہائی اور دیہاتی قرضہ دو تہائی سمجھا جا سکتا ہے۔ مجمل طور پر اگر دیہاتی قرضہ کو ۳ کروڑ فرض کر لیا جائے۔ تو یہ رقم ۵۷۵۰۰۰۰ ایکڑوں پر ہوگی۔ اسے اگر پھیلایا جائے۔ تو ایک ایکڑ پر ۵ پونڈ ۴ شلنگ ۴ پنس یعنی ۷۸ روپیہ فی ایکڑ نکلے گا۔ اسورن میں ایک کروڑ ایکڑ زمین کی قیمت ۸۰ پونڈ ہے۔ جس پر ۹ شلنگ یا ۶ روپیہ ۱۲۔ آنے مالگذاری ہے۔ منوفیہ میں ایک ایکڑ کی قیمت ۲۵۰ پونڈ بلکہ ۳۰۰ پونڈ ہے۔ جس پر ا پونڈ ۱۱ شلنگ ۵ پنس یا ۲۳ روپیہ ۸۔ آنے مالگذاری ہے +

۱۹۱۳ء میں لارڈ کچنر کے حکم کے ماتحت تمام صوبوں میں جو تحقیقات ہوئی اس سے یہ معلوم ہؤا۔ کہ ۱۶۶۷۰۰۰ پانچ فدن کے زمیندار ان میں سے ۱۳۲۳۰۰۰۔ ایکڑ اراضی کاشت کرتے تھے۔ ۶۱۹۰۰۰ اشخاص جو ۱۶۰۰۰۰۰ روپیہ کے مقروض تھے۔ جن میں سے ۳۸۶۷۰۰۰ پونڈ زراعتی بنک کا محض رہنی قرضہ تھا۔ اوسط

قرضہ فی مقروض زمیندار ۲۶ پونڈ تھا۔ اور اوسط رہنی قرضہ فی مقروض ۶ پونڈ سے کچھ زاید (۹۰ روپیہ) تھا ✣
۱۳۲۷۰۰۰۔ ایکڑوں پر اوسط قرضہ ۳ پونڈ یعنی ۴۵ روپیہ[۵۱] تھا۔
سنہ ۱۹۱۳ء میں زراعتی بنک اور دوسرے تین رہن کے بنکوں کا قرضہ جن کا ذکر کیا جاچکا ہے۔ ۳۹۰۰۰۰۰۰ سے کچھ کم تھا۔ اور اگر اس میں سے ⅔ قرضہ دیہاتی تصور کیا جائے۔ اور اس کو رقبہ زمین پر جو اس وقت ۵۵ لاکھ ایکڑ تھا اور جس پر معاملہ لگایا گیا تھا تقسیم کیا جائے۔ تو مصر کے لئے تمام دیہاتی قرضہ ۴ پونڈ ۱۴ شلنگ ۶ پنس یعنی ۷۱ روپیہ فی ایکڑ نکلتا ہے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے۔ کہ چھوٹے زمیندار کا رہنی قرضہ بڑے زمیندار کی نسبت بہت کم تھا۔ یہ اعداد و شمار بہت قابل اعتبار نہیں۔ البتہ یہ اُمید کی جاتی ہے۔ کہ کاغذات مال مرتب ہوجانے کے بعد صحیح اندازہ لگانا ممکن ہوجاوے گا[۵۲] ✣

---

[۵۱] ۶۱۹۰۰۰۔ اشخاص کی تمام زمین (۶۱۸۰۰۰۰۔ ایکڑ) سب کی سب رہن نہ تھی۔ اس لئے ان کا قرضہ فی ایکڑ رہن شدہ کے حساب سے نہیں دیا جاسکتا۔ لارڈ کچنر کی اس تحقیقات سے صرف زراعتی بنک کے متعلق اعداد معلوم ہوسکتے ہیں۔ باقی رہنوں کے لئے ایزادی کرنی پڑے گی۔ رہن کے بنکوں اور کمپنیوں نے چھوٹے زمینداروں سے زیادہ لین دین نہیں کیا۔ مگر ساہوکار اب کی نسبت پہلے زیادہ لین دین کیا کرتے تھے ✣

[۵۲] سنہ ۱۹۲۱ء میں محکمہ مال نے پنجاب کے رہنی قرضہ کا اندازہ ۳۶ کروڑ ۸۴ لاکھ روپیہ (تینس لاکھ[۳]) ایکڑ زمین مرہونہ پر لگایا تھا۔ یعنی فی ایکڑ مزروعہ مرہونہ پر ۱۲۰ روپیہ بار رہن تھا۔ تمام مرہونہ رقبہ ۴۰ لاکھ ایکڑ پر بار رہن ۹۰ روپیہ فی ایکڑ آتا ہے۔ اور اگر پنجاب کی تمام مزروعہ زمین پر اوسط پھیلائی جاوے (کل رقبہ ۲۸۷۱۶۰۰۰۔ ایکڑ) تو وہ فی ایکڑ ۱۲½ روپیہ آتی ہے۔ (باقی نوٹ دیکھو صفحہ ۴۳ پر)

ڈنمارک

مصر اور ڈنمارک کے حالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ڈنمارک کے باشندے سوائے معدودے چند کے صرف حروف شناس ہی نہیں۔ بلکہ خوب تعلیم یافتہ ہیں۔ پانچ یا دس ایکڑ کے کھیتوں میں بھی ایسے آدمی پائے جاتے ہیں۔ جو تمام دُنیا کے مختلف حصّوں کے ضروری امور کے متعلّق معقولیت سے بات چیت کر سکتے ہیں وہ جانتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں کس طرح کی حکومت ہے۔ اور ٹیگور اور غالباً گاندھی کے متعلّق بھی کچھ نہ کچھ بتا سکتے ہیں۔ کل رقبہ ایک کروڑ چھ لاکھ ایکڑ کے قریب ہے۔ جس میں سے ۸۰ فیصدی[۱] مزروعہ ہے۔ مگر کل آبادی تقریباً ۳۲ لاکھ میں صرف چالیس[۴] فیصدی کا گزارہ براہ راست زمین پر ہے۔ یہاں کی زمین مصر کی نسبت ہلکی قسم کی ہے۔ اور بحیثیت مجموعی پنجاب سے بھی نسبتاً کمزور ہے۔ بالخصوص جٹیلنڈ کی زمین پنجاب کے تھل کی طرح ریتلی اور خراب ہے۔ اور بارانی اور آبپاشی سے ہر دو صورتوں میں پیدا وار نسبتاً کم دیتی ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ڈنمارک خشک سالی سے تو محفوظ ہے۔ مگر اُسے طوفانات اور سخت سردی سے فصلوں کے جل جانے کا

(بقیہ نوٹ صـ۴۲)۔ مقابلہ زمین مزروعہ سے ہونا چاہیئے۔ نہ کہ تمام پنجاب کی زمین سے کیونکہ مصر کا غیر آباد وسیع ٹکڑا ابھی شمار میں نہیں لایا گیا۔ اس سے زیادہ صحیح مقابلہ پنجاب کی آبپاش شدہ زمین مرہونہ سے ہو سکتا تھا۔ مگر اس کے اعداد نہیں مل سکے +

[۱] پنجاب کا رقبہ ۵ کروڑ ۶۰ لاکھ ایکڑ ہے۔ اس میں سے نصف زیر کاشت ہے +

اُتنا ہی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے - اس کا نتیجہ یہ ہے - کہ سال بسال نصف کے قریب زمیندار تو اپنی فصلوں کا بیمہ - طوفان سے نقصان ہو جانے کا کراتے ہیں - اور تقریباً ایک تہائی ژالہ باری کا کراتے ہیں - کھیت اوسطاً تیس ایکڑ کے ہیں - ۲۰۶۰۰۰ کاشتکاران میں سے (جن میں سے ۹۰ فیصدی خود مالک ہیں) ۵۲ فیصدی کے زمین ۲۵ - ایکڑ سے زیادہ نہیں - زمین اوسطاً ۳۲ - ایکڑ فی کس ہے - ان چھوٹے چھوٹے کھیتوں میں کاشت عمیق کی جاتی ہے جس کی وجہ سے سائنس - سرمایہ اور محنت ہر سہ کی مسلسل ضرورت رہتی ہے - ڈنمارک والے مصنوعی کھاد - کلّی اور کھلی خود پیدا کر کے یا غیر ملکوں سے منگا کر اس قابل ہو گئے ہیں - کہ ہر سو باشندگان پر ۱۴ دودھ دینے والی گائیں[1] اور اسی نسبت سے گھوڑے - سؤر اور مُرغیاں رکھ سکیں - انکے مویشی چراگاہوں میں زیادہ تر نہیں لے جائے جاتے - انہیں یا تو مکان پر ہی چارہ کھلایا جاتا ہے - اور یا گھاس کے کھیت میں یا کسی اور چارہ کے کھیت کے ایک کنارے اُن کو احتیاط سے اس طرح باندھ دیا جاتا ہے - کہ ہر ایک جانور اپنے رسے کے مطابق حلقے کے اندر چر سکے نہ ساتھ والے مویشی کے حصّہ کے گھاس کو کھا سکے - اور نہ ہی باقیماندہ گھاس کو روند کر خراب کر سکے ۔

[1] سویڈن ناروے گائیں اور بھینسیں ۲۷

ہالینڈ	"	۱۸
بلجیئم	"	۱۰
انگلستان	"	۸
پنجاب	"	۲۶

مگر پنجاب کی گائیں دُودھ نسبتاً بہت کم دیتی ہیں -

گندم کی اوسط پیدا وار ۳۶ ۵۱ من فی ایکڑ ہے۔ اور جَو کی ۲۵ من فی ایکڑ ہے۔ گو ڈنمارک کی تمام گائیوں کے دودھ کی اوسط نہیں بتائی جا ۵۲ سکتی۔ مگر جزیرہ فیونن میں ۵۲۰۰۰ گائیں جو اعلےٰ قسم کی ہیں۔ اور جن کے دودھ کا حساب کتاب رکھا گیا تھا۔ ۱۹۲۳ء میں سال بھر میں اُنہوں نے فی گائے ۳۷۵۰ کلو گرام یعنی ۳۳۰۰ پنجابی سیر اوسطاً دودھ دیا۔ ایسے نتائج پر پہنچنا سست اور بے ہنر زمیندار کا کام نہیں ہے۔ جو پُرانی لکیر کا فقیر ہو جیسے نئے خیالات اور طریقہ ہائے کاشت سے گریز اور گورنمنٹ کے گراں ٹیکس لگانے کی شکایت کے سوا اور کوئی کام نہ ہو۔ ڈنمارک کا کاشتکار محنت کش۔ آزاد خیال اور نئے طریقوں پر کاربند ہونے کے لئے ہر وقت طیار رہے۔ ٹیکس ادا کر کے ۵۳ نہایت مستعدی سے اپنی آمدنی کو بڑھانے اور اخراجات کو کم کرنیکی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ ہندوستان کے ایک وہاں سے وہ قانوناً محفوظ ہے یعنی ۵ سے لے کر ۱۴۰ ایکڑ کے کھیت (جو زمین کی قیمت کے مطابق مقرر ہوتے ہیں) منقسم نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اگر کوئی وصیت میں دیگر خارج شدہ وارثان کا حق زمین پہ چھوڑ جائے۔ تو وہ وارث جسکو یہ زمین ملے۔ اُن کو اُس کی آمدنی حصہ رسدی دیتا ہے۔ مگر زمین کا خارج شدہ وارثان کو کوئی حصہ نہیں ملتا۔ اور نہ ہی وہ ان میں تقسیم ہو سکتی ہے +

---

۵۱ پنجاب میں آبپاش شدہ رقبہ میں ۱۲½ من اور غیر آبپاش شدہ رقبہ میں ۸ من فی ایکڑ اوسط ہے +

۵۲ ۱۸۸۰ء میں یہ ۱۵۰۰ کلو گرام یعنی ۱۳۲۰ پنجابی سیر تھی۔ یہ اب بہت زیادہ ہے تقریباً دوگنی ہے۔ پنجاب میں بہت تھوڑی گائیں ایسی ہونگی جو تمام سال اوسطاً ۹ سیر دودھ دیتی ہوں۔ اور وہ وقت کب آئیگا۔ جب پنجاب کی سب گائیوں کی اوسط یہ ہوگی +

۵۳ پنجاب کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ یہ اپنی غیر درست شدہ زمین اور درست شدہ زمین۔ اور ساتھ ہی اس کی آمدنی پر بھی ٹیکس ادا کرتا ہے +

ایسی عمیق زراعت اور شریک میراث وارثان کے حق کی ادائیگی کیلئے
زمینداران ڈنمارک کو قرضہ برداشت کرنے کے لئے منضبط اور عمدہ ذریعہ
کی ضرورت ہے۔ وہ اپنی پیداوار از قسم دُودھ مکھن وغیرہ امداد باہمی
ڈیریوں میں یکجا کر فروخت کرتے ہیں۔ سؤر گوشت کے کارخانوں میں
اور انڈے انڈوں کی انجمن ہائے میں لے جائے جاتے ہیں۔ یہ کارخانے
اور انجمن ہائے ہمیشہ اعلےٰ قسم کا مال لیتے ہیں۔ اور بصورت دیگر اسکے
لینے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اگر مال مناسب پایہ کا نہ ہو۔ تو جرمانہ بھی
کر دیتے ہیں۔ یہاں کے زمینداروں کو اچھّی قسم کے جانور خرید کر اچھّی
عمارت میں رکھنے پڑتے ہیں۔ جانوروں کا اور کھیتوں کا بیمہ کرانا پڑتا
ہے۔ اور ماہرین سے اپنے طریقہ کار و پیداوار کا امتحان (دُودھ کی
انجمن کی معرفت یا اور کسی طرح سے) کرانا پڑتا ہے +
خوش قسمتی سے یا بدقسمتی سے انجمن ہائے امداد باہمی جیسا کہ ان کا عام طور
پر یہ مفہوم لیا جاتا ہے۔ ڈنمارک میں گزشتہ دس سال سے قبل رائج نہیں
ہوئی تھیں + اٹھارویں صدی کے شروع میں ڈنمارک کے کسان بطور
مزارعان کے زمین کاشت کرتے تھے۔ مگر بعد میں بادشاہ کے فیاضانہ
فرمان سے اُن کو اس غلامی سے نجات ملی۔ اور بڑی بڑی ریاستوں
کے چھوٹے چھوٹے[۱] کھیت کرکے ان کو قسطوں پر فروخت کر دیا گیا۔
۱۸۲۵ء کے اختتام پر زمین کا بیشتر حصّہ جہاں تک کہ موجودہ
کسانوں کا اس سے تعلّق تھا۔ اس طرح منتقل ہو چکا تھا۔ مگر دیہاتی
آبادی کے بڑھ جانے کی وجہ سے ان کھیتوں کو پھر منقسم کرنا پڑا۔[۲]

۱ تمام بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو یکجا کرنے کے بعد یہ کارروائی کی گئی تھی +
۲ یہ جرمنی کی طرح نہیں کیا گیا۔ وہاں تو مقروض زمیندار کی جان چھڑانے
کے لئے ایسا کیا گیا تھا +

اور نئے زمین کے منتقل کرانے کے خواہشمند لوگوں کے لئے آسانی بہم پہنچانے کے لئے ڈنمارک میں مجالس ہائے رہن الاراضیات قائم کی گئیں۔ ان میں سب سے پہلی ۱۸۵۱ء میں قائم ہوئی۔ اب ان مجالس کی تعداد ۱۴ ہے جن میں سے ۹ میں دیہاتی عنصر زیادہ ہے۔ ان کی ابتدا در اصل بڑے بڑے زمینداروں کو ترقی حیثیت اراضی کے لئے روپیہ مہیا کرنیکے لئے ہوئی۔ (ڈنمارک میں دورِ ترقی ۱۸۵۰ تا ۶۰ء سے شروع ہوا) نیز آزاد خیال مُدبران اور سیاسی رہنماؤں کا یہ خیال تھا۔ کہ چھوٹے چھوٹے زمینداروں کی معرفت زمین کی آبادی کرائی جاوے۔ چنانچہ حاکمان وقت نے اختیارات عطا کئے اور ساتھ ہی ایسی پابندیاں (ملاحظہ ہو تتمہ ب۔ قانون مجریہ ۱۸۵۰ء) عاید کیں۔ جن کا ہونا ایسی اہم مجالس کے لئے لازمی تھا۔ اور لوگوں نے جنکا ارادہ زمین خریدنے کا تھا۔ اپنے قانون پیشہ دوستوں سے مشورہ کرکے ایسی مجالس قائم کیں۔ اور ان کی مشترکہ اور بدیہی محدود ذمہ واری پر تمسکات جاری کئے گئے +

جرمنی کی مجالس رہن الاراضیات

جرمنی کی مجالس رہن الاراضیات یا لینڈ شیفٹن کا تفصیل کے ساتھ ذکر کرنا فضول ہوگا۔ ان کی ابتدا ۱۷۶۹ء میں ہوئی سکینڈینیویا اور دیگر ممالک کی بہت سی مجالس انہی کے نمونہ پر قائم کی گئیں ہیں۔ یہ صرف دیہاتی جائداد کی ضمانت پر قرضہ دیتی ہیں اور ان میں سے اکثر نے جو تمسکات جاری کئے ہیں۔ وہ ممبران کی جائداد کی مشترکہ محدود ذمہ واری کی ضمانت پر ہیں۔ چند ایک نے تمسکات ممبران کی ضمانتِ غیر محدود پر بھی جاری کئے

ہیں۔ اور بعض نے ایسی کسی ضمانت پر بھی جاری نہیں کئے۔ لینڈ شیفٹ کی مشہوری اور مالی حالت کے ساتھ ساتھ اس ضمانت کا بھی تغیر ہوتا رہتا ہے۔ قرضہ جات اقساط سے ادا کئے جاتے ہیں۔ اور ان کے علاوہ ایک قلیل رقم بطور خرچ انتظام کے ادا کی جاتی ہے۔ اقساط ادا شدہ سرمایہ ادائیگی میں جمع کیجاتی ہیں جس کے ذریعہ سے تمسکات جب ان کی میعاد ختم ہو۔ یا جب قرعہ اندازی سے انتخاب میں آئیں۔ واپس لئے جاتے ہیں۔ درخواست دہندگان کی جائداد کی قیمت کے ۵۰ سے ۶۰ فی صدی کی حد تک قرضہ جات دئے جاتے ہیں۔ مگر مالگذاری زمین کے ۱۵ یا ۲۵ گنا کے اندر قرضہ بغیر جائداد کی قیمت تشخیص کرنے کے دے دیا جاتا ہے۔ لینڈ شیفٹ اپنے قرضہ جات اراضی مرہونہ سے سرسری کارروائی کرنے کے بعد وصول کر سکتا ہے۔ اور جرمنی کے ایک خاص قانون کے مطابق اس جائداد کو اپنے مفاد کی خاطر قبضے میں لے سکتا ہے۔ لینڈ شیفٹ سرکاری ہوتا ہے۔ اس کے ملازمین بھی سرکاری ہیں۔ اسے سرکار کی طرف سے امداد ملتی ہے۔ اور ایک سرکاری کمشنر اس کے جلسوں کی صدارت کرتا ہے۔ اور اس کی تمام کارروائی کی نگہداشت کرتا رہتا ہے۔ بہت سی تقرریاں اور کاروبار ایسے ہیں جن کے لئے سرکاری منظوری لینی پڑتی ہے۔ اجلاس عام میں انتظامیہ کمیٹی اور ہر ایک ضلع کے ممبران کے منتخب شدہ نمایندگان ہوتے ہیں۔ اجلاس عام بہت کچھ یونانیوں کے جلسوں کے مشابہ ہوتا ہے۔ کیونکہ صرف اُن امور کے متعلق اظہار رائے کر سکتا ہے۔ جو ڈائرکٹران ان کے پیش کریں۔ امداد باہمی نکتۂ نگاہ سے ممبران کی حقیقی شمولیت بہت خفیف[۵۱] ہے ✢

[۵۱] میں نے کسی لینڈ شیفٹن کا معائنہ کرنا مناسب نہ سمجھا۔ کیونکہ زر (کرنسی) کی رقم تبدیل ہو جانے سے تمام قرضہ دینے والے ادارات کا کام درہم برہم شدہ ہے ✢

ڈنمارک میں مجالس رہن الاراضیات

ڈنمارک میں مجالسِ رہن الاراضیات کی نگرانی گو سرکاری ہے مگر اس قدر سخت نہیں جیسی کہ جرمنی میں ہوتی ہے۔ ۱۸۶۱ء[۱] سے قبل وہ ایک عام قانون کے تابع تھیں۔ مگر اس سال کے بعد ہر ایک ایسی مجلس کے لئے ایک علیحدہ قانون کی ضرورت ہے۔ ان کے ممبران صرف مقروض ہیں۔ ان میں حصص نہیں ہوتے۔ تمام منافع سرمایہ محفوظ میں منتقل ہو جاتا ہے۔ جب سرمایہ محفوظ کل رقم قرضہ کی کسی مقررہ نسبت سے بڑھ جاتا ہے۔ تو اس میں سے کچھ رقم مقروضاں کے حساب میں بطور بونس (انعام) کے حصہ رسدی جمع کر دی جاتی ہے قرضہ جات بالعموم جزواً شہری جائداد کی ضمانت پر دیئے جاتے ہیں۔ مگر پانچ مجالس میں زیادہ تر ایسی ہی ضمانت پر دیئے جاتے ہیں۔ ہر ایک مقروض کی ذمہ واری اپنے قرضہ کے رقم کی ۶۰ فیصدی تک محدود ہوتی ہے۔ مگر قلیل رقموں کی صورت میں یہ ذمہ واری اور بھی کم ہوتی ہے۔ ان حدود کے اندر ذمہ واری مشترک ہے۔ قانون پیشہ اصحاب کا اس امر پہ اختلاف رائے ہے۔ کہ آیا اس صورت میں جب کوئی مجلس اس ذمہ داری کا استفادہ اٹھانے کے بعد بھی اپنے قرضہ جات ادا نہ کر سکے تو کیا وہ اپنے شخصی ممبراں کے خلاف ان کو بلا ضمانت مقروض گردان کر قانونی کارروائی کر سکتی ہے یا نہیں۔ قرضہ جات نقدی میں نہیں دیئے جاتے۔ بلکہ قرضہ کے رقم کی قیمت کے تمسکات

[۱] ملاحظہ ہو تمتہ ب۔

دیئے جاتے ہیں - ان تمسکات کا سنٹرل مارگیج بنک (یا ہیپوٹیک بنک) کے تمسکات سے تبادلہ نہیں کیا جا سکتا - مگر مجالس مقروض کی خاطر تمسکات فروخت کرنے کا انتظام کر دیتی ہیں - یہ طریقہ جرمنی کسانوں کی نسبت[۵۱] ڈنمارک کے زمینداران کے لئے زیادہ مفید ہے - تمسکات پہلے جرمنی اور فرانسیسی منڈیوں میں جاری کئے جاتے تھے - ان دو ممالک میں اور دیگر ممالک میں بھی وہ بلا تاخیر فروخت ہو جایا کرتے تھے - مگر جنگ کے دوران اور بعد کے مالی انقلابات کی وجہ سے ان کی فروخت اب زیادہ تر ڈنمارک میں ہی ہوتی ہے جہاں بنک پبلک اور پرائیویٹ کمپنیاں شہری لوگ اور آسودہ حال زمیندار سب اُن کو خریدتے ہیں جائداد کی ایک تہائی قیمت تک کے قرضہ جات ایسے بھی دیئے جاتے ہیں - جن کی ادائیگی بالاقساط نہ ہو - اور اس کے علاوہ مزید رقم قرضہ بھی دی جا سکتی ہے - جو بالاقساط ادا کی جاتی ہے - مگر ایسے یکمشت ادا ہونے والے قرضہ جات جو تجربتاً جاری کئے گئے تھے - مقروض اور قرضخواہ ہر دو پسند نہیں کرتے - براہ راست کفالت (رہن) پر جائداد کی قیمت کے ۶۰ یا ۶۶ فیصدی تک[۵۲] قرضہ جات دیئے جاتے ہیں - مگر جب رہن در رہن ہو - تو جرمنی

---

۵۱ (۱) جرمنی کسان پہلے کسی لینڈ شیفیٹ کا ممبر نہیں ہو سکتا - اس لئے اس کی ضروریات کا قواعد میں چنداں خیال نہیں رکھا گیا - اسے قرضہ کے بنک (Loan Bank) کے ساتھ لین دین رکھنا پڑتا ہے +

۵۲ مجالس قرضہ دراصل جائداد کی قیمت کے ۵۰ فیصدی تک قرضہ دیتی ہیں - مگر ہیپوٹیک یا مجالس رہن ۷۵ فیصدی تک دے دیتی ہیں +

کی طرح ہیپوٹیک مجالس (Hypotek Association) ان کی کفالت پر قرضہ جات دیتی ہیں ۔ اقساط جو ادا ہوں مقروض کے حساب ہیں جمع کی جاتی ہیں ۔ مگر چونکہ یہاں یہ عام قاعدہ ہے ۔ کہ جتنی ادائیگی ہو ۔ اسی قیمت کے تمسکات قرعہ اندازی سے واپس لے لئے جاتے ہیں ۔ تو میعاد ختم ہونے پر جرمنی کے مقابلہ میں ان مجالس میں باقیماندہ تمسکات کی تعداد بہت کم رہ جاتی ہے ۔ جب تمسکات کی قیمت بازار میں گری ہوئی ہو ۔ تو دونو ملکوں میں فاضلہ روپیہ تمسکات کی خرید پر صرف کر دیا جاتا ہے ۔ اس طرح پوری قیمت پر خریدنے کے زائد خرچ سے بچت ہو جاتی ہے ۔ قرضہ جات جائداد کی قیمت تشخیص ہونے کے بعد دیئے جاتے ہیں ۔ تشخیص کنندہ کو معاملہ زمین اور دیگر اخراجات جو جائداد پر ہوں ۔ سب تحریر کرنے پڑتے ہیں ۔ مگر ڈنمارک میں ان کو اس قدر درست اور مکمل نہیں سمجھا جاتا ۔ کہ ان کی بنا پر قرضہ جات دیئے جاویں ۔ کوئی سرکاری امداد نہیں لی جاتی اور مجالس کے ملازمان کو سرکاری نہیں سمجھا جاتا ۔ دستاویزات کے لئے رسوم اسٹامپ معاف ہیں ۔ مجالس کے تمسکات ضمانت مستند (ٹیرسٹی سیکوریٹی) قرار دئے گئے ہیں ۔ باقیداراں سے بذریعہ سرسری کارروائی وصول کرنے کی اجازت[1] ہے ۔ کوئی سرکاری کمشنر مقرر نہیں ہوتا ۔ مگر دو اڈیٹروں میں سے ایک کو سرکار نامزد کرتی ہے ۔ اس نامزدہ ایڈیٹر کے پاس حسابات ہر سہ ماہی بھیجنے پڑتے ہیں ۔ وزارت امور داخلہ (Ministry of Interior) جس وقت چاہے ۔ مجالس کے خرچ پر

---

[1] جرمنی ۔ بلجیم اور ہالینڈ میں بھی یہی قاعدہ ہے ۔

ان کے کاروبار کی تحقیقات کر سکتی ہے اگر مجلس اپنے نظام میں گورنمنٹ کے حسب خواہش ترمیم یا تبدیلی نہ کرے - تو گورنمنٹ یا تو اس کے انتظام کو اپنے ہاتھ میں لے لیتی ہے - یا اُسے بند کر دیتی ہے - مجالس کے اجلاس عام سوائے سرکاری کمشنر کی غیر موجودگی کے دیگر امور میں جرمنی کے لینڈ شیفٹ کے مشابہ ہوتے ہیں

مالکان جزائر کی مجالس قرضہ

اب ایک اور طرح کے رہن پر قرضہ دینے والے نظام اکریڈٹ فرینگ اف گروندیٹیرہ ای ڈے ڈنسکہ اوسٹفٹر (Kredit Foreuing of Grandjere i de Donske Ostifter) یعنی مالکان جائداد جزائر ڈنمارک کی مجلس قرضہ کا ذکر کیا جاتا ہے - ڈنمارک میں یہ اپنی قسم کی سب سے بڑی مجلس ہے - ۱۸۵۱ء میں قائم ہوئی - اس کا صدر مقام کوپن ہیگن ہے - اس کا دائرہ عمل جزائر ڈنمارک ہے (یہ جزائر ملک کے ⅓ حصہ پر مشتمل ہیں) مگر جزیرہ فیونن میں اس کا لین دین بہت کم ہے - کیونکہ وہاں ایک علیحدہ مجلس اس غرض کے لئے کھولی گئی ہے - ۱۹۲۴ء میں سالانہ چٹھا کے ایک طرف رہن پر قرضہ جات کی رقم اور دوسری طرف تمسکات جاری کردہ کی رقم سات کروڑ ۱۵ لاکھ کرون[۱] تھی - سرمایہ محفوظ - اور سرمایہ خرچ انتظام

---

[۱] ۱۹۲۴ء کے شرح تبادلہ کے حساب سے ہندوستان کا ایک روپیہ ڈنمارک کے ۱½ کرون کے برابر ہے - اب (یعنی دسمبر ۱۹۲۶ء) ڈنمارک کے کرون کی قیمت چڑھ گئی ہے - اس واسطے ایک روپیہ ایک کرون کے برابر ہو گیا ہے - مترجم

۲ کروڑ ۲۵ لاکھ کرون تھا ۔جس میں سے ۲ کروڑ کرون مجلس کے اپنے تمسکات کی خرید میں صرف کیا گیا (یہ تمسکات بازار میں سے خرید کئے گئے تھے) باقی یا تو نقد تھا ۔ یا جائداد منقولہ وغیر منقولہ کی شکل میں تھا۔ مجالس کا یہ طریقہ ہے ۔کہ وہ اپنی سالانہ رپورٹ میں قرضہ جات۔ تمسکات ۔ سرمایہ محفوظ وغیرہ سب کی نقل وحرکت کی تفصیل درج کرتے ہیں ۔ مگر اس میں معمولی سالانہ چٹھا درج نہیں کرتے ۔چنانچہ اس سے مجالس کی حالت کا خلاصہ طیار کرنا مشکل ہو جاتا ہے ۔ قرضہ جات شہری اور دیہاتی جائداد ہر دو کی کفالت پر دئے جاتے ہیں ۔ غیر جائندار لوگ کہتے ہیں ۔کہ یہ مجلس زیادہ تر چھوٹے یا درمیانی درجہ کے آدمیوں کی نسبت دولتمند زمینداراں اور شہری آدمیوں کی طرف زیادہ مائل ہے ۔ یا اس کا طریقہ ایسا ہے جس سے ایسے لوگوں کو ہی قرضہ لینے میں زیادہ سہولت ہوتی ہے ۔ قرضہ جات جائداد کی قیمت کے ۶۰ فیصدی سے زیادہ نہیں دئے جا سکتے ۔ مگر عملی طور پر ۴۰ یا ۵۰ فیصدی[1] تک قرضہ جات دئے جاتے ہیں ۔ اور منتظمین کا خیال ہے کہ قرضہ جات کی کفالت کا بہ نسبت ایک ہی قسم کی جائداد کے دو قسم کی جائداد پر تقسیم کر دینا زیادہ محفوظ طریقہ ہے ۲۳-۱۹۲۲ء میں ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ کے ۴۷۲۷ قرضہ جات دئے گئے تھے اور ا قرضہ ۳۰ ہزار کرون تھا ۔ (یعنی ۲۹۰۰ روپیہ) ۵ قرضہ جات دس لاکھ سے زیادہ رقم کے تھے ۔چھوٹے سے چھوٹا قرضہ ۲۰۰ کرون کا دیا جا سکتا ہے ۔ اس بنک کا اتنے بڑے بڑے قرضے دینا اور اُس کی شہری لوگوں سے پاسدارانہ روش ۱۸۶۶ء میں بنک قرضہ

[1] ایک اور طرح حساب لگانے سے یہ ۴۰ – ۴۲ فیصدی نکلتے ہیں ۔ مگر اس میں سے اگر جائداد پر پہلے کوئی بار نہ ہو تو منہا کرنا پڑے گا۔

زمینداران جزائر کے قائم ہونے کا موجب ہوئے - قرضہ جات سلسلہ وار جاری کئے جاتے ہیں - یعنی جب کل قرضہ ایک خاص حدتک پہنچتا ہے - تو وہ سلسلہ بند کر دیا جاتا ہے - اور تمام مقروضان جنہوں نے اس سلسلہ میں قرضہ جات لئے ہوں مشترکاً ومنفرداً اس سلسلہ کے تمسکات کی ادائیگی کے ذمہ وار ہوتے ہیں - ہر ایک سلسلہ کم از کم دو کروڑ کرون کا ہوتا ہے - مگر اکثر اوقات اسے پھر چھوٹے چھوٹے سلسلوں میں منقسم کر دیا جاتا ہے ؎

ہر ایک سلسلہ کا سرمایہ محفوظ علیحدہ ہوتا ہے - دوسرے سلسلوں کے سرمایہ محفوظ کو ایسی صورت میں ہاتھ لگایا جا سکتا ہے جب اس سلسلہ کا اپنا سرمایہ محفوظ ختم ہو جائے - یکمشت ادا ہونے والے قرضہ جات جائداد کی نصف قیمت تک دیئے جا سکتے ہیں - اس قسم کے چند ایک قرضہ جات حال ہی میں دیئے گئے ہیں - معمولاً قرضہ جات ششماہی اقساط میں ادا کئے جاتے ہیں - اگر کوئی مقروض ۴ فیصدی سود والے تمسکات کی شکل میں قرضہ[۱] لے تو اول اسے اس کی نامبردہ قیمت پر ½۱ فیصدی کے حساب سے سرمایہ محفوظ ادا کرنا پڑتا ہے - اس کے بعد وہ تمام تمسکات کو بازار میں فروخت کرتا ہے - اور ہر سال دو برابر قسطوں میں ۴۶۲ فیصدی ادائیگی کرتا ہے - جس میں سے ۴ فیصدی سود ۲ فیصدی خرچ عملہ ۲۱۴ ادائیگی اصل میں وضع ہوتی ہے - چونکہ ادائیگی

---

[۱] یعنی اگر وہ ۱۰۰۰ کرون قرضہ جات فیصدی والے تمسکات کی شکل میں لے تو اسے ۱۵۰ کرون سرمایہ محفوظ میں ادا کرنا ہوگا - اور اسے چار اقساط میں ادا کرنا ہوگا فرض کرو کہ تمسکات ۸۰ کی شرح سے فروخت ہوتے ہوں اس طرح اسے ۸۰۰ کرون ملینگے اسے اب اپنے ۸۵۰ کرون پر ۶۲ کرون سالانہ ادا کرنا پڑیگا جسکی نسبت ۸۶ نکلتی ہے - مگر اسکو سرمایہ محفوظ سے واپس مل جاویگی ؎

آہستہ آہستہ ہوتی ہے - اس لیئے سود کی رقم رفتہ رفتہ کم ہوتی جاتی ہے اور اصل میں ادائیگی ہر ششماہی بڑھتی جاتی ہے - اگر کسی سلسلہ کا سرمایہ محفوظ اس سلسلہ کے مجریہ تمسکات کے ایک فیصدی سے کم ہو جائے - تو متعلقہ مقروضاں سے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مطالبہ کیا جا سکتا ہے - اگر وہ کسی خاص مقررہ حد سے زیادہ ہو جائے (۳ - ۵ فیصدی کے درمیاں) تو فاضلہ رقم مقروضاں میں تقسیم کردی جاتی ہے - جب کوئی مقروض اپنا قرضہ بیباق کردے - تو اس کے حصہ کا سرمایہ محفوظ اس کو واپس کر دیا جاتا ہے - بشرطیکہ حساب کی رُو سے جیسا کہ گورنمنٹ ایڈیٹر نے پاس کیا ہو - ایسا کیا جا سکے - قرضہ جات بالعموم ساٹھ سال کے عرصہ کے لئے دیئے جاتے ہیں تمسکات $\frac{1}{2}$ ۳ سے[1] ۵ فیصدی کی شرح پر جاری ہوتے رہتے ہیں - مقروض جس وقت چاہے مجلس کی شرح رائج الوقت پر تمسکات لے سکتا ہے - مجلس کا انتظام تین ڈائرکٹران کے ہاتھ میں ہے - جن کا انتخاب ۲۱ نمایندگاں کی کمیٹی کرتی ہے - اجلاس عام سالانہ ہوا کرتا ہے - مگر ۱۹۲۲ء اور ۱۹۲۳ء میں جب اجلاس عام شروع ہوئے - تو حاضری تقریباً

---

[1] اگر میرا کھیت ۵۰۰۰ کرون کی مالیت کا ہو - اور مجلس مجھ کو زیادہ سے زیادہ ۲۲۰۰۰ کرون دینا تجویز کرے تو اس سے مراد ۲۲۰۰۰ کرون کے تمسکوں کی ہے اگر میں پوری رقم لینا چاہوں تو مجھ کو ۵ فیصدی والے تمسکات لینے چاہیں جو ۲۱۰۰۰ کرون پر فروخت ہو سکیں اگر میرے لئے ۲۰۰۰۰ کرون کافی ہوں تو مجھے $\frac{1}{2}$ ۴ فیصدی والے لینے چاہئیں - علےٰ ہذا القیاس کم شرح سود والے تمسکات مقروض کو ذرا سستے پڑتے ہیں - کیونکہ شرح سود کی زیادتی سے انکی بازاری قیمت اس نسبت سے نہیں چڑھتی ٭

۱۰۰ تھی - جس میں اجلاس کے بند ہونے تک کچھ اضافہ بھی ہو گیا تھا۔ ان میں حاضری غالباً زیادہ تر شہری لوگوں کی تھی - ممبران اپنی جائداد اور قرضہ جات کی نسبت سے رائے (ووٹ) دے سکتے ہیں - ایک ممبر کی پانچ رائیں بھی ہو سکتی ہیں - اور ممبران ایک دوسرے کے عوضی بھی بن سکتے ہیں - کسی معاملہ کے فیصل کرنے کے لئے کم از کم ایک سو آرا (یعنی ووٹوں) کا موجود ہونا لازمی ہے - بحث وتحیص کی خاطر محکمہ کے نمایندگان اپنے مقامی اجلاس کر لیا کرتے ہیں - مگر ان کو بجز تشخیص کنندگان کی تقرری کے اور کوئی اختیار نہیں - ہر ایک حلقہ کے سب ڈویژن میں چند ایک تشخیص کنندگان ہوتے ہیں (اکثر تین ہوتے ہیں) تشخیص کنندگان درخواست دہندگان کی جائداد کی تشخیص کرتے ہیں اور ان کی جائداد منقولہ اور فصل کو بھی اپنے اندازہ میں شامل کر دیتے ہیں - مگر زمین اور عمارات کی طرح ان کی قیمت اس اندازہ میں نہیں لگاتے ہیں[1] - اغراض قرضہ اور استعمال قرضہ کے متعلق کوئی تحقیقات نہیں کیجاتی - مگر تشخیص کنندہ ہر تیسرے سال اس جائداد کا ملاحظہ کرتا ہے - تاکہ یہ معلوم ہو کہ اس کی قیمت گر تو نہیں گئی - تشخیص کنندہ کو بطور معاوضہ ۱ سے لے کر ۱۲ کرون تک روزانہ سفر خرچ دیا جاتا ہے - اور قیمت تشخیص کردہ پر بھی کچھ فیصدی کے حساب سے اسے دیا جاتا ہے یہ رقم اس کو درخواست دہندہ براہ راست ادا کرتا ہے - مگر سفر خرچ اور خرچ باربرداری اس کو مجلس سے ملتا ہے - وقت پر

---

[1] ڈنمارک کے قانون کے رو سے جائداد منقولہ بھی رہن کا جزو تصور ہوتی ہے اس میں مرتہن کو اطلاع دیئے بغیر کوئی کمی نہیں کی جا سکتی ۔

ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں جائداد مرہونہ ضبط ہو کر نیلام
ہوسکتی ہے۔ (ملاحظہ ہو تتمہ ب۔ فقرہ ۲ و ۶ قانون ۱۸۵۰ء)
۱۹۱۹ء میں قرضہ زائد از اقرار ۲ لاکھ کروڑ تھا۔ اور ۱۹۲۳ء
کے اخیر میں یہ رقم ۱۳ لاکھ تھی۔ یہ زیادتی غالباً جنگ کے بعد
کے واقعات کی وجہ سے ہوئی۔ اس وقت ایک جائداد ڈائرکٹران
کے قبضہ میں برائے فروخت آئی ہوئی تھی۔ اور کئی اس سے پہلے
بغیر کسی نقصان کے فروخت کیجا چکی تھیں۔ مگر ایک مقروض کے
کے دیوالیہ ہوجانے اور اس کی جائداد کے طوفان سے غارت
ہوجانے کی وجہ سے ۵ ہزار کروڑ کا نقصان برداشت کرنا
پڑا تھا۔

جب جزائر کی مجلس قرضہ ۱۵ سال تک کام کر چکی۔ تو اس
کے مقابل میں ایک اور مجلس ۱۸۶۶ء میں موسوم بہ بنک قرضہ
مالکانِ اراضیاتِ جزائر (کریڈٹ کسن فورلینڈ ہیڈ وصہ ای اوسٹفٹرنہ)
قائم کیا گیا یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۸۶۴ء کی دوسری سیلسروگ
کی جنگ کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں شہری جائداد کی کفالت
کا محاصرے یا گولہ باری ہونے کی صورت میں خطرناک ہونے کا
خیال پیدا ہوگیا تھا۔ انہیں دنوں میں زمینداروں میں جمہوریت
کی لہر زوروں پر تھی۔ اور وہ اپنے لئے ایک علیحدہ مجلس کا مطالبہ
کر رہے تھے۔ چونکہ ان ہر دو مجالس میں آپس کے مقابلہ کرنے
کا امکان تھا۔ اور اب بھی ہے۔ اس لئے گورنمنٹ بھی دوسری
مجلس کے قیام کو بہ نظر استحسان نہ دیکھتی تھی۔ آپس کے مقابلہ کا
سوال اب بھی حل طلب ہے۔ ممدان باہمی کی رائے ہوگی کہ
اگر حقیقی معنوں میں انتظام ممبران کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ تو ان کے

حقوق کی نگہداشت نہ ہونے کا سوال سرے سے ہی اُٹھ جاتا ہے مقابلہ اسی صورت میں مقروضاں کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ جب کاروبار کسی خاص طبقہ ممبراں کے ہاتھ میں ہو۔ یا خود غرضی پر مبنی ہو۔ اس معاملہ پر بہت بحث رہی۔ کہ آیا ہر دو مجالس کا دائرہ عمل علاقہ کی بنا پر۔ یا مقروضاں کی حیثیت کی بنا پر محدود کیا جائے۔ مگر اب تک کچھ طے نہیں ہو سکا۔ مجلس فیونن (Funen Association) جس کا ۱۸۹۰ء میں آغاز ہوا۔ اس رقبہ کے جہاں دو حریف مجالس قائم ہیں سب سے زیادہ حصہ میں کام کر رہی ہے اور جٹ لینڈ (Jutland) میں تو پانچ ایسی مجالس قائم رہی ہیں۔ ان کے دائرہ عمل کی تقسیم اول تو ہے نہیں۔ اور اگر ہے بھی تو نہایت ناقص طریقہ پر ہے ۱۸۶۰ء میں شمالی جٹ لینڈ میں ایک شہری مجلس کے ناکامیاب ہو جانے سے (حالانکہ اسے خسارہ کچھ نہیں ہوا تھا) اور ایک شخصی بنک رہن الاراضیات کے مالی مشکلات میں پڑ جانے کی وجہ سے لوگوں میں بےچینی پیدا ہو گئی تھی۔ اس لئے ۱۸۶۱ء میں ایک قانون بنا دیا گیا[۱] جس کا منشا زیادہ تر سلسلہ ہائے کا طریق جاری کرنا تھا۔ اس کی وجہ سے تمام مجالس ہائے رہن الاراضیات کو، جو ۱۸۵۰ء کے قانون کی تحت میں قائم ہوئی تھیں۔ خاص منظوری حاصل کرنی پڑتی۔ چنانچہ بنک قرضہ کی منظوری جب ۱۸۶۶ء کے قانون کے تحت لی گئی۔ تو اس پر سرکاری تحقیقات اور بند کر دینے اڈیٹروں اور آڈٹ کے قواعد کی سرکاری منظوری

---

[۱] تتمہ ب ملاحظہ ہو۔

لیئے - ریزرو فنڈ کے قائم کرنے کے لئے سخت قواعد کا پابند ہونے
اور باقیداروں سے حاصل کردہ جائداد کو ایک سال کے اندر فروخت
کر دینے یا اس کی قیمت میں بہت کمی کر دینے کی شرائط عائد کی
گئیں - مجلس کے نام میں (Kredit Kasse) کریڈٹ کاسی کا لفظ
ارادتاً رکھا گیا تھا - تاکہ یہ واضح ہو کہ بنک چھوٹے چھوٹے
زمینداروں کے قرضہ کے یونینوں کے لئے استعمال ہوتا تھا -
کاسی (Kasse) کا عام طریقہ کاروبار وہی ہے - جو کہ مجالس قرضہ
کا ہے - مگر یہ عمارات کی کفالت پر قرضہ دیتا ہے تھوڑی رقموں
کے قرضہ جات دینے اور چھوٹے چھوٹے زمینداروں کی خدمت
کرنے کا مدعی ہے اس کا سالانہ چٹھا ۱۹ کروڑ پچاس لاکھ کرون
کا ہے جس میں ۱۸ کروڑ پچانوے لاکھ کرون کے تمسکات اور رہنی
قرضے ہیں - باقی سرمایہ محفوظ نقدی کی شکل میں یا بنک میں اپنے
تمسکات کی شکل میں ہے اس کے ۹ حلقے ہیں - جو ۱۸ نمائندگان
کی کمیٹی منتخب کرتے ہیں - اس کمیٹی میں سے تین ڈائرکٹر
منتخب کئے جاتے ہیں - جن میں سے ایک کا قانون دان اور
ایک کا زراعت پیشہ ہونا ضروری ہے - اس بنک میں تشخیص
کنندگان کو اجلاس حلقہ میں منتخب نہیں کیا جاتا[1] - بلکہ ڈائرکٹران
ان فہرستوں سے جو نمائندگان بھیجیں منتخب کرتے ہیں اجلاس
عام برائے نام ہی ہیں - صرف ایک مرتبہ ہی کمیٹی کے ممبران
کے علاوہ ایک شخص نے اجلاس عام میں شکل دکھائی - قرضہ
دینے کا طریقہ بھی مجلس قرضہ کی طرح کا ہے - مگر ۲۳-۱۹۲۲ء

---

[1] (۱) ملاحظہ ہو تتمہ ب ایکٹ مجریہ ۲۴ - اپریل ۱۸۹۶ء فقرہ ۲(۲۶)

میں اوسط قرضہ نسبتاً کم ۰۰ ۵ ۲۲ کرون یعنی (۱۵۰۰) روپیہ تھا - دوران سال میں ۶۸۰ قرضہ جات میں سے ۱۵ قرضے ایک ہزار کرون سے کم - اور ۵۵ قرضہ جات دو ہزار کرون سے کم تھے - قرضہ جات کی حد عملی طور پر جائداد کی قیمت کے ۴۰ اور ۷۴ فیصدی کے درمیان بتائی جاتی ہے ۱۸۶۹ء[1] کے قانون کے مطابق ابتداً سرمایہ محفوظ میں ½ ۱ فیصدی کی بجائے ۲ فیصدی ادا کیا جاتا تھا - مجالس قرضہ کی نسبت واپسی سرمایہ محفوظ بہت کم کیجاتی ہے - جوں جوں کاسی (Kasse) قوت پکڑتا جاتا ہے - اس قاعدے کی ترمیم ہوتی چلی جاتی ہے - مقروضاں کی جائداد جو بذریعہ قرقی وغیرہ کاسی (Kasse) کے ہاتھ میں آئے - اس کو جلد فروخت کرنے کی پابندی لگا دی گئی ہے - اس پابندی کا ۱۸۶۶ء[2] میں نفاذ ہوا - اور ۱۸۹۶ء کے قانون کے مطابق تمام مجالس کو اس کے تسلیم کرنے کی سفارش کی گئی - اب جزائر کی مجالس قرضہ اور دیگر تمام ایسی جماعت ہائے نے یہ پابندی اپنے پر عائد کر لی ہے - کاسی (Kasse) چونکہ مجالس ہائے جزائر کے بعد ظہور پذیر ہوئیں - اس لئے انہوں نے زیادہ ترقی یافتہ اور دلیرانہ طرز عمل اختیار کیا ۱۸۷۵ء سے ۱۸۹۴ء تک انہوں نے اضلاع میں مقامی ایجنٹ مقرر کئے - جو ان کے کام کے بڑھانے کی کوشش میں لگے رہتے تھے ایجنٹوں کو ۱ فیصدی کمیشن دیا جاتا تھا +

---

[1] ملاحظہ ہو تتمہ ب قانون مجریہ ۱۸۶۶ء فقرہ ۱۳
[2] ملاحظہ ہو تتمہ ب قانون مجریہ ۱۸۸۶ء فقرہ ۱۷ +

سنہ ۱۸۹۲ء میں بجز ایک دور افتادہ جزیرہ کے ایجنٹ کے باقی تمام
کو برخاست کر دیا گیا - بازار کو موافق دیکھ کر تمسکات کی تھوڑی
شرح سود میں تبدیلی سب سے پہلے اس بنک نے کی - اور جیسا کہ
خیال کیا جاتا تھا - کوئی مقابلہ یا مشکلات ایسا کرنے میں پیش نہ
آئیں - یہ بنک تمسکات کو جب ان کی قیمت برابر ہو - جاری
کر دیا کرتا ہے - حالانکہ باقی مجالس گران سود کو مدنظر رکھتے
ہوئے اس طریقہ کو دانشمندانہ خیال نہیں کرتے - کاسی (Kasse)
نے پانچ فیصدی شرح سود کے تمسکات کا جاری کرنا تھوڑے
عرصہ تک ہی رکھا؂

اوڈینسے کی مجلس فون

فون کے زمینداروں کے مجلس قرضہ کو چھوٹا سا کاسی
(Kasse) سمجھنا چاہئے یہ سنہ ۱۸۶۱ء میں قائم ہوئی - اور زیادہ تر
زراعتی کاروبار کرنے اور ڈائرکٹراں کے نمائندگاں کی بھیجی
ہوئی فہرستوں سے تشخیص کنندگاں کے منتخب کرنے میں کاسی
سے مشابہ ہے - مگر مندرجہ ذیل امور میں اس سے مختلف ہے یہ
کوئی یک مشت ادا ہو جانے والے قرضہ جات نہیں دیتی -
مقروضاں کے لئے تمسکات کے فروخت کرنے کی آسانیاں بہم
پہنچاتی ہے - جو اگر اس آسانی کا فائدہ اٹھائیں - تو قرضہ نقدی
کی شکل میں ہی حاصل کر لیتے ہیں - مجلس کو اس غرض کے
لئے اور دیگر ضروریات کے لئے مشترکہ سرمایہ کے بنکوں سے
قرضہ جات تھوڑی میعاد کے لئے حاصل کرنے پڑتے ہیں - یہ

مجلس لوگوں کے لئے آرام دہ ہے اور اس کا رویہ دوستانہ ہے۔[1]

جنوبی جٹلینڈ کی مجلس قرضہ بمقام ہیڈرسلو

۱۹۲۰ء میں سلیزوگ (Slesvig) میں ایک نئی مجلس قائم کی گئی تھی۔ یہ خطہ زمین جرمنی سے صلح ہونے پر لیا گیا تھا۔ سیلزوگ میں پہلے دو جرمن لینڈ شیفٹ تھے۔ ان ہر دو کا صدر مقام کیل تھا۔ ان میں سے ایک کا الحاق برلن کی مرکزی فینٹ شیفٹ سے تھا۔ دوسری خود مختار تھی۔ اول الذکر لینڈ شیفٹ ۱۸۹۵ء میں قائم ہوئی۔ اور جرمنی کے لینڈ شیفٹوں کی طرح اس پر بھی سرکاری نگرانی سخت تھی۔ قرضہ جات ان اراضیات کی ضمانت پر دئے جاتے تھے۔ جو یا تو ۱۲½ ایکڑ رقبہ سے کم کی نہ ہوں۔ یا کم از کم ۵۰ مارک (لڑائی سے پہلے ۳۷½ روپیہ) مالگذاری ادا کرتی ہوں۔ اگر قرضہ مالگذاری کے پندرہ گنا (بعض اوقات بیس گنا) سے زیادہ ہو۔ تو زمین کی خاص طور پر تحقیقات کرا کر تشخیص قیمت کی جاتی ہے۔

قرضہ دیتے وقت لینڈ شیفٹ مرکزی لینڈ شیفٹ کے تمسکات دیتا ہے۔ اور اس کی ذمہ واری کا تعلق جیسا کہ ظاہر ہے تمسک داراں سے نہیں بلکہ براہ راست مرکزی لینڈ شیفٹ سے ہے جرمنی سکہ کی موجودہ سالوں میں قیمت گھٹ جانے کی وجہ سے رہنی قرضہ جات

---

[1] اوڈنیسے ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہنس اینڈرسن کی تصنیف کردہ پریوں کی کہانیوں میں جس قصبہ کا ذکر ہے اسی کے نمونے پر اوڈنیسے کی تعمیر ہوئی ہے۔ اینڈرسن اسی قصبہ میں پیدا ہوا تھا۔

تقریباً کالعدم ہو گئے تھے - اس لئے ایک خاص جرمن قانون جاری کیا گیا - جس کی رو سے قرار دیا گیا - کہ رہنی قرضہ جات جنگ سے پہلے نرخ کی 15 فیصدی کے حساب سے سکہ طلائی میں ادا کئے جائیں مگر بہت سے مقروض ایسا کرنے سے قاصر رہے ہیں - شمالی سلزوگ کے ڈنمارک میں منتقل ہو جانے پر ڈنمارک کے راہناں نے جرمنی کے قرضہ جات ادا کرنے کے لئے ڈنمارکی کرون قرضہ پر لئے مگر چونکہ ڈنمارکی کرون کی قیمت بعد میں گر گئی - اور ان بنکوں کو جہاں سے انہوں نے یہ قرضہ جات حاصل کئے تھے - نہایت گراں شرح سود ادا کرنی پڑی - اس لئے ان میں بہت لوگ مالی مشکلات میں پڑ گئے - ۱۹۲۰ء میں مجلس جنوبی جٹلینڈ (South Jutland Association) نارک کے ایک خاص قانون کے ماتحت قائم کی گئی - جس کے رو سے ۲ فیصدی ادائیگی سرمایہ محفوظ میں کرنی پڑتی تھی - صرف بالا اقساط ادا ہو جانے والے قرضہ دیئے جا سکتے تھے - (جن کی میعاد ۷۰ سال تک تھی) اور اگر کسی باقیدار کی جائداد حاصل کیجائے تو اسے تین سال کے اندر اندر فروخت کر دینا پڑتا تھا - جنوبی جٹلینڈ میں ۵ اور مجالس قرضہ کو بھی کام کرنے کی اجازت دیگئی - ان میں بعض یا تو شہری ہیں یا کوئی خاص کام کرتی ہیں - لیکن باقی معمولی دیہاتی قسم کی مجالس ہیں - یہ مفید ہوتا - اگر یہ تمام مجالس بجائے اس کے کہ ایک دوسرے کا مقابلہ کرتیں - صرف نئی مجلس کو روپیہ بہم پہنچانے کے لئے آمادہ کی جاتیں - نئی مجلس نے اب تک صرف ۴½ فیصدی والے تمسکات جاری کئے ہیں - اس کو جرمنی سرحد کے قریب ہونے اور نئے ہونے کی وجہ سے تمسکات کی فروخت پر دیگر مجالس ہا ے کی نسبت بٹہ زیادہ دینا پڑتا ہے - ایک مرتبہ تمسکات

کو فروخت کرنے کے لئے اس کو بنک رہن الاراضیات ڈنمارک کی امداد خاص طور پر لینی پڑی تھی - ستمبر ۱۹۲۴ء میں کل تمسکات فروخت شدہ کی مقدار ۹ کروڑ ۹۰ لاکھ کروون تھی - اوسط قرضہ ۲۰ ہزار کروون ہے اور چھوٹے سے چھوٹا قرضہ ۵۰۰ کروون کا ہے - مجلس جٹلینڈ جنوبی کے دیکھنے سے جرمنی اور ڈنمارک کے طریقوں میں دلچسپ اختلافات نظر آتے ہیں - ابتداء میں چند ایک قرضہ جات مالگذاری کے تیس گنا کے حساب سے دیئے گئے تھے - مگر اب ڈنمارک کی طرح تشخیص کرنے کے بعد قرضہ جات دیئے جاتے ہیں - جرمنی گروند بوخ (German Grandbuch) یعنی مثل حقیت کے اندراجات کو زمینداران کی ملکیت کا قطعی ثبوت تصور کیا جاتا تھا - اگر کسی شخص کی ملکیت کا اندراج درست طور پر نہ ہوا ہو - تو گورنمنٹ اس کے ہرجانہ کی ذمہ وار ہوتی ہے - ڈنمارک کی مثل حقیت کے اندراجات کو یہ وقعت نہیں دی گئی - مگر سیلزوگ (Slesvig) کے منتقلہ علاقہ میں گورنمنٹ ڈنمارک کو جرمن مثل حقیت کو وہی وقعت دینی پڑی ہے - اور مثل حقیت کے اندراجات کی ذمہ واری ایک اور طرح پر لے لی گئی ہے - غالباً تمام ملک میں اسے قانوناً تسلیم کر لیا جاویگا - جرمنی میں رہن ایک مصدقہ رہن نامہ (ہیپوٹیک بریف) کے ذریعہ سے مستند کر دیا جاتا ہے - جس میں مثل کی حقیت کی نقل شامل ہوتی ہے - چونکہ جرمنی اور سیلزوگ میں مثل حقیت کے اندراج کو قانونی وقعت حاصل ہے - اس لئے مصدقہ رہن نامہ تمام ملک میں کافی تصور ہوتا ہے - اور بطور ضمانت کے دست بدست چلتا ہے - برعکس اس کے ڈنمارک میں رہن کی قانونی بنیاد اس کا عدالت میں جج کے روبرو پڑھا جانا ہے - مگر عدالت میں

پڑھے جانے کے سرٹیفکیٹ سے یہ یقین نہیں ہو سکتا - کہ اس کے خلاف یا اس سے برتر حقوق بعد میں قائم نہیں ہو گئے - نیز جرمن لینڈ شیفٹن مقروضاں کے نقصانات کو جو انہیں تمسکات کے بٹہ پر فروخت کرنے سے ہوں سرمایہ محفوظ ہیں سے مزید قرضہ جات دینے سے پورا کر دیتے ہیں - اس سے نام نہاد رقم قرضہ منظور شدہ رقم سے بڑھ جاتی ہے - اور حساب میں پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہے - مگر مجلس جٹلینڈ جنوبی نے یہ طریقہ چھوڑ دیا ہے - جب تمسکات کی قیمت بڑھ جاویگی - تو وہ انہیں زیادہ شرح سود پر جاری کر کے بٹے کو کم کر دیگی ✦

یہ مجلس خاص طور پر قابل اور سرگرم منتظمین کے ہاتھ میں ہے اپنے ہمعصروں کی نسبت اسے زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے - چونکہ میدان میں سب سے آخری ہے - اس لئے اس نے موجودہ سب مجالس کے تجربہ سے سبق حاصل کیا ہے ✦

چھوٹے زمینداروں کی مجلس قرضہ

اس ملک میں چھوٹے چھوٹے زمینداروں کی تعداد گذشتہ سو سالوں میں نسبتاً زیادہ رہی ہے - ۱۸۶۹ء میں ان کی تعداد ستر ہزار تھی - اور اب ۱۳۳۰۰۰ ہو گی - ان کی زمین ½ ۱۲ ایکڑ سے زائد نہیں - اور ان میں سے ۶۷۰۰۰ کی زمین ½ ۱ ایکڑ سے زیادہ ہے اس لئے یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ ۶۷۰۰۰ کا انحصار بالکل یا زیادہ تر زراعتی آمدنی پر ہے ان چھوٹے زمینداروں نے محسوس کیا - کہ ان مجالس سے جو ۱۸۵۰ء کے قانون کی رو سے قائم ہوئی

تھیں۔ ان کو چنداں فائدہ نہیں۔ درمیانہ طبقہ کے زمیندار (جن کی اوسط اراضی ۶۰ ایکڑ تھی)[1] کو ان سے کوئی ہمدردی نہ تھی چھوٹی سی چھوٹی رقم قرضہ جو یہ مجالس دیتی تھیں۔ ان زمینداراں کے کے لئے اس قدر بڑی رقم تھی۔ جس کی انہیں معمولاً ضرورت نہ پڑتی تھی۔ اس لئے ان کی خاطر ۱۸۸۰ء سے ایک خاص قانون کے ماتحت دو مجالس ایک جزائر میں اور دوسری فنلینڈ میں قائم کی گئی۔ ان مراعات کے علاوہ جو دوسری مجالس کو بھی دی گئی تھیں یعنی رسوم اشٹامپ سے استثنا اور رقوم اوقاف کا انہیں دیا جانا۔ انہیں مزید برآں ۱۰۰۰۰ کرون کا عطیہ قیام کے اخراجات ادا کرنے کے لئے دیا گیا۔ اور ان کے ۴ فیصدی تمسکات پر جو بعد میں ½۴ فیصدی کر دیئے گئے تھے۔ سود کی ادائیگی کی گورنمنٹ نے ذمہ واری لے لی۔ اگر کسی کی درخواست قرضہ منظور ہو جاتی تو تشخیص کرنے کا خرچ گورنمنٹ ادا کر دیتی تھی۔ ورنہ درخواست دہندہ کو ہی برداشت کرنا پڑتا تھا۔ ان مراعات کے معاوضہ میں گورنمنٹ نے یہ قیود لگائیں کہ کسی مقروض کی جائداد کی قیمت ۴۰۰۰ کرون سے متجاوز نہ ہو[2]۔ قرضہ کی رقم جائداد کی قیمت کی ۵۰ فیصدی (بعد میں ساٹھ فیصدی کر دی گئی تھی) سے زیادہ نہ ہو۔ تمام مقروض مجلس کے مشترکہ قرضے کیلئے اپنی جائداد مرہونہ کی پوری قیمت تک کے ذمہ وار ہوں۔

---

[1] ڈنمارک میں بڑا زمیندار وہ ہے۔ جس کی زمین ایک سو پچاس ایکڑ یا اس سے زائد ہو۔ ایسے زمینداروں کی تعداد پانچ چھ ہزار کے درمیان ہے۔ [2] پنجاب میں ۱۵ ایکڑ نہری زمین کے برابر۔

(چھوٹے زمینداروں کے لئے یہ ذمہ واری عملی طور پر غیر محدود ذمہ واری تھی) اور صدر گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہو۔ قرضہ جات کی میعاد ۵۴ سال (بعد میں ساٹھ سال) ہو۔ اگر قرضہ جات ایک فیصدی بقایا رہ جاویں تو گورنمنٹ اگر چاہے تو مجلس کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لے گی یا اس کو بند کردیگی لیکن اگر بقایا ۱ فیصدی یا اس سے زائد متواتر تین سال رہے[1]۔ تو گورنمنٹ کو ایسا کرنا لازمی ہوگا۔ ۱۹۱۵ء میں قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے مقروضاں کی جائداد کی قیمت کی حد بھی بڑھادی گئی تھی۔ اور اسی طرح ۱۹۱۸ء و ۱۹۲۰ء میں اضافہ کیا گیا۔ چنانچہ ۱۹۲۴ء میں اگر جائداد ½ ۱۲ ایکڑ تک ہو تو یہ حد ۱۶۰۰۰ تھی۔ اور اگر اس سے جائداد زیادہ ہو۔ تو حد ۲۰۰۰۰ تھی۔ تشخیص قیمت کا خرچ گورنمنٹ نے صرف اس جائداد پر ادا کرنا اپنے ذمہ لیا۔ جس کی قیمت ۸۰۰۰ کرون یا اس سے کم ہو۔

عملی طور پر چھوٹے زمیندار جن کے متعلق مندرجہ بالا اعداد ہیں ایسے ہوتے ہیں۔ جن کی زمین ½ ۱۲ ایکڑ تو نہایت عمدہ قسم کی اور ۲۵ ایکڑ کے قریب ناقص قسم کی ہوتی ہے۔ ڈائرکٹراں۔ نمایندگاں اور تشخیص کنندگان کا طریقہ کار کم و بیش دوسری مجالس قرضہ کی طرح ہی ہے مگر چھوٹے زمیندار ہمیشہ اپنے تمسکات کو مجلس ہی کے ذریعہ سے فروخت کرنے کی خواہش کرتے ہیں اور انہیں ہمیشہ مجالس فروخت کردیتی ہیں۔ جزائر کی دو مجالس میں اوسط قرضہ

---

[1] اس سخت پابندی کی طرف ممدان باہمی کو توجہ کرنی چاہئیے۔ رہن کے بنک میں وقت پر ادائیگی نہ کرنا۔ چھوٹی میعاد کے قرضوں کی انجمن کی نسبت بہت بھاری تصور ہے۔

تیس ہزار اور پچیس ہزار کرون تھا۔ ۱۹۲۳ء میں چھوٹے زمینداروں کی مجلس جزائر میں اوسط ۳۰۰۰ کرون سے کم تھی۔ غرض قرضہ اور استعمال قرضہ کی کوئی تحقیقات نہیں کیجاتی۔ مگر چونکہ نہایت احتیاط سے نگرانی کیجاتی ہے۔ اس لئے مجلس جزائر کو شروع سے لے کر اب تک صرف ۴۰۰۰ کرون کی قیمت کی جائداد فروخت کرنی پڑی ہے۔ باقیداراں کو نوٹس دیا جاتا ہے۔ اور تھوڑے عرصہ کے لئے اقساط کا التوا بھی کردیا جاتا ہے۔ اور چونکہ وہ بالعموم قصبہ کے قریب ہوتے ہیں اس لئے ان سے بازپرس اور تعمیل آسانی سے ہوجاتی ہے۔ نہایت چھوٹی جائدادوں کی صورت میں عمارت وغیرہ (مثلاً کارخانہ وشبینہ گھر) چونکہ علیحدہ نوعیت رکھتے ہیں۔ اس لئے تشخیص میں ان کی پوری قیمت شمار میں لائی جاتی ہے۔ مگر بڑی جائدادوں کی صورت میں ان کی قیمت اتنی لگائی جاتی ہے جتنا کہ زراعت کو ان کی وجہ سے فائدہ ہو۔ گورنمنٹ کی ذمہ داری کی وجہ سے بازار میں دیگر مجالس قرضہ کی نسبت ان کے تمسکات کی قیمت قدرے زیادہ ہوتی ہے[1]۔

چھوٹے چھوٹے جرمن لینڈشیفٹن مثلاً نساؤ (Nassau) کو گورنمنٹ کی ذمہ داری کی رعایت ملی ہوئی ہے۔

---

[1] ۱۳ ستمبر ۱۹۲۴ء کو ۴½ فیصدی والے تمسکات کی قیمتیں حسب ذیل تھیں

مجلس قرضہ جزائر ۸۴ کرون

بنک قرضہ جزائر ۸۴ کرون

جزائر کے چھوٹے زمینداران ۸۶ کرون
کی مجلس قرضہ

گورنمنٹ ڈنمارک کو چھوٹے زمینداروں کی مجالس قرضہ کے ساتھ تعلق ہونے کی وجہ سے چند ایک معاملات کرنے پڑے - جن پر مختلف طور پر رائے زنی کیجاتی ہے لڑائی سے پہلے چھوٹے زمینداروں کی مجالس کے تمسکات پر سود مختلف غیر ممالک میں اور غیر ملکوں کے سکہ میں شرح تبادلہ مروجہ کی پوری قیمت پر ادا ہو سکتا تھا - اور تمام تمسکات بھی انگریزی - جرمنی اور ڈنمارکی ہر سہ زبانوں میں تحریر شدہ ہوتے تھے ۵۰۰ کرون کا تمسک ½۵۶ جرمن مارک اور ½۵ ۲ پونڈ کا تمسک بھی ہؤا کرتا تھا - چنانچہ غیر ملکی تمسک دار جس سکہ اور جس ملک میں چاہے سود بشرح ½ ۴ فیصدی وصول کرسکتا تھا - مگر جب ڈنمارک کے کرون کی قیمت مساوات (۱۸ کرون = ۱ پونڈ) گر کر ۲۷ کرون بلکہ اس سے بھی کم ہوگئی - تو انگریزی سکہ میں سود کی ادائیگی برباد کن ہوگئی - انگلینڈ اور امریکہ میں بہت سے غیر ملکی اور ڈنمارکی لوگوں کے پاس یہ تمسکات تھے - جنہوں نے اپنے روپیہ کو اس لئے ان پر لگا دیا تھا - کہ وہ ڈنمارک میں بالآخر واپسی پر ات کا فائدہ اٹھا سکینگے - انیسویں صدی کے اخیری سالوں اور بیسویں صدی کے آغاز میں تجارت میں ڈنمارک کی درآمد - برآمد - میں دس کرون کا خسارہ تھا - درآمدہ مال کی گراں قیمت ڈنمارک نے مجلس قرضہ کے تمسکات کے ذریعہ سے ادا کی - اس طریقہ سے ڈنمارک کو فائدہ پہنچا - کیونکہ مال اور روپیہ جو اس طرح سے حاصل ہؤا اس کو زراعتی پیداوار کی برآمد بڑھانے کے لئے استعمال کیا گیا شرح تبادلہ کے گر جانے کی وجہ سے چھوٹے زمینداروں کی مجالس کو سود کی ادائیگی کرنے کی وجہ سے سخت نقصان پہنچنا شروع ہوگیا (جٹلینڈ کے زمینداروں کی چھوٹی مجالس کو پہلے بھی دس لاکھ کرون کا نقصان

ہوا تھا کیونکہ لوگ شرح تبادلہ کا فائدہ اٹھاتے تھے اور سود انگریزی سکہ میں غیر ممالک میں وصول کرتے تھے - تمسکات کی برآمد میں اس تیزی سے اضافہ ہوتا شروع ہوگیا - کہ گورنمنٹ ڈنمارک نے لوگوں کی بہبودی کی خاطر اور اپنے ۴½ فیصدی سود کی ادائیگی کی گارنٹی کو مد نظر رکھتے ہوئے گھبراکر ان تمسکات کی برآمد بند کردی اس طرح چھوٹے زمینداراں کی دو مجالس قرضہ اور چھوٹے زمینداراں کی رہن در رہن کی مجلس سخت نقصانات سے بچ گئیں - مگر اس سے غیر ممالک میں ڈنمارک کی ساکھ کو بہت نقصان پہنچا نیز اس سے بازار میں تمام مجالس قرضہ کے تمسکات پر بُرا اثر پڑا - اس سے ان کے تمسکات کی برآمد تو بند ہوگئی - مگر تجارت کی درآمد - برآمد میں خسارہ اب تک پڑتا رہتا ہے - ۱۹۱۳ء میں یہ خسارہ پینتیس کروڑ ستر لاکھ کا تھا - اور ساتھ ہی کرون کے تبادلے دن بدن کم ہو رہے ہیں - کیونکہ تمسکات کی برآمد کی وجہ سے جو پہلے امداد ملتی تھی وہ اب مفقود ہوگئی ہے - مجلس قرضہ جٹلینڈ جنوبی اب کچھ تمسکات امریکہ کے ڈنمارکی لوگوں میں فروخت کر رہی ہے - جن پر سود بشرح مروجہ ڈنمارک ہر دو سکوں میں ادا کیا جاتا ہے - ممکن ہے کہ صورت حالات اس طرح رفتہ رفتہ پہلے کی طرح ہو جائے[1] - غیر ملکوں میں جو تمسکات پہلے سے ہیں - ان پر ادائیگی سود کرنے میں جو نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے اس کے پورا کرنے کے لئے اگر

---

[1] یہ قصہ ہندوستان کے لئے ایک طرح کا سبق اور تنبیہہ بھی ہے - میں نے کئی ہوشیار سکاٹ لینڈ کے رہنے والوں کو ہندوستانی تمسکات سکاٹ لینڈ میں لاکر فروخت کرنے کی تجویز کرتے سنا ہے ؟

ممبران اپنے قرضہ جات پر زیادہ شرح سود ادا کرنے پر رضامند ہوجائیں تو چھوٹے زمینداروں کی مجالس اپنے قواعد کے مطابق ممبران سے سرمایہ محفوظ پورا کرنے کے لئے سالانہ مطالبہ کرنے پر مجبور ہوجاتی تھی۔

مجالس قرضہ کے علاوہ مجالس رہن یا ہیپوٹیک فیرنینگر (Hypotek Foreninger) ہیں۔ جو جائداد کی قیمت کے ۷۵ فی صدی تک رہن در رہن لیتی ہیں۔ ان کے تمسکات مجالس قرضہ کی طرح جاری اور فروخت ہوتے ہیں۔ مگر رہن در رہن کی ضمانت اسقدر محفوظ نہ ہونے کی وجہ سے بازار میں ان کی قیمت نسبتاً کم ہوتی ہے۔ اُن میں صرف شہری جائداد ہی ضمانت میں لی جاتی ہے۔ ایک مجلس چھوٹے زمینداروں کے لئے بھی ہے۔ ان کا طریقہ تشخیص مجالس قرضہ کی نسبت زیادہ صحیح اور معتبر خیال جاتا ہے۔ رہن در رہن میں پہلے رہن کی نسبت جائداد کی قیمت کی تشخیص فی الواقعہ زیادہ صحت سے ہونا ضروری ہے۔ مجالس قرضہ کی نسبت ان کا انتظام کم جمہوری اور مرکزیت کی طرف زیادہ مائل ہے۔ مثلاً تشخیص کنندگان کا انتخاب ان میں ممبران نہیں کرتے۔ بلکہ اکثر حالتوں میں ڈائرکٹران جائداد کا موقعہ پر جاکر خود ملاحظہ کرتے ہیں اور تشخیص کو اُن کے معائنہ کے بعد تسلیم کیا جاتا ہے۔ مقروضان ۲ فیصدی سرمایہ محفوظ میں ادا کرتے ہیں۔ اور اگر یہ رقم قرضہ جاتِ مجلس کے ۵ فیصدی سے بڑھ جائے۔ تو اس میں سے ممبران کو واپس مل جاتی ہے۔

ڈنمارک کا شاہی بنک رہن الاراضیات

پرشین سنٹرل لینڈ شیفٹ کو جو ۱۸۷۳ء میں قائم ہوئی پرشیا کے صرف آدھے لینڈ شیفٹوں سے امداد ملتی ہے - جن لینڈ شیفٹوں کا اس سے الحاق ہو جاتا ہے - ان کو اختیار ہے کہ وہ خواہ اپنے تمسکات جاری کریں یا مرکزی لینڈ شیفٹ سے تمسکات حاصل کریں - اس کا نصب العین تمام ملحقہ لینڈ شیفٹوں کی ذمہ داری کو متحد کرتے ہوئے اپنے تمسکات جاری کر کے کمزور لینڈ شیفٹوں کی امداد کرنا ہے - چونکہ اس کو اس معاملہ میں امداد بہت کم ملتی ہے - اس لئے اس مدعا کے حصول میں وہ پوری طرح سے کامیاب نہیں ہوئی - اس کا انتظام ملحقہ لینڈ شیفٹوں کے پریذیڈنٹوں کی ایک کمیٹی کے ہاتھ میں ہے - ناروے کا شاہی بنک رہن الاراضیات ۱۸۵۰ء میں قائم ہوا تھا - یہ نیم سرکاری بنک ہے - اور اس میں امداد باہمی کا کوئی رنگ ڈھنگ نہیں ہے سویڈن کا بنک رہن الاراضیات ۱۸۶۱ء میں قائم ہوا - یہ پرشین سنٹرل لینڈ شیفیٹ سے اس امر میں مشابہ ہے - کہ اس نے بھی امداد باہمی اور سرکاری عناصر دونوں کو ملا دیا ہے۔

ڈنمارک کا شاہی بنک رہن الاراضیات چونکہ ۱۹۱۶ء میں ہی جاری ہوا - اس حیثیت میں تھا - کہ اپنے سے پہلے بنکوں کے طریقہ کار کا مقابلہ کر سکے یہ غیر امداد باہمی بنک ہے - یہ معلوم ہونا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ یہ بنک اپنے مقصد میں بہت حد تک کامیاب نہیں ہوا - اور سویڈن کے بنک کی نسبت کم مفید ثابت ہوا ہے حالانکہ ہر دو بنکوں کے اغراض یکساں تھے - قانون مجریہ ۱۹۰۶ء و مرممہ سالہائے ۱۹۱۷ء

وسالہ ۱۹۲۱ کے مطابق گورنمنٹ ڈنمارک اس بنک کو ۲ کروڑ کمروون سرمایہ اپنی ذمہ واری پر دے سکتی ہے - یہ سرمایہ ایک دم ادا نہیں کر دیا جاتا - بلکہ بنک کو جب کبھی ضرورت ہو اسے برآمد کرا سکتا ہے - سود اس پر تاریخ برآمدگی سے واجب الادا ہوتا ہے - مگر اب تک اس کے برآمد کرانے کی ضرورت پیدا نہیں ہوئی بنک کے تمسکات حسب معمول رسوم اسٹامپ سے مستثنیٰ ہیں - اور کفالت مستند قرار دئے جا چکے ہیں - ان کی تعداد گارنٹی کردہ سرمایہ سے بڑھ نہیں سکتی - البتہ گورنمنٹ کی اجازت سے سرمایہ محفوظ منتقل کر کے سرمایہ کو بڑھایا جا سکتا ہے - تمسکات کو وقتاً فوقتاً کھلے بازار میں فروخت کیا جاتا ہے یا انہیں ڈنمارک کے یا غیر ملکی کسی بنک سے بڑے قرضہ کے لینے کے معاوضہ میں دیدیا جاتا ہے - ان تمسکات کو حسب ذیل طریقوں سے واپس لے لیا جاتا ہے - یا تو بازار سے براہ راست خریدنے سے یا قرعہ اندازی سے انتخاب کر کے اور یا واپس طلب کرنے سے - موخر الذکر ہر دو صورتوں میں اُن کی پوری قیمت ادا کرنی پڑتی ہے - جو روپیہ تمسکات کے جاری کرنے سے حاصل ہو - اس کو مندرجہ ذیل تمسکات کی خرید پر صرف کیا جاتا ہے:-

(۱) مجالس قرضہ کے تمسکات[1]

(۲) ٹیتھ بنک (بنک جس کے ذریعہ سے ٹیکس عشر ادا کیا جاتا ہے)

---

[1] بنک میں اور کئی لوگوں میں یہ خیال جاگزین ہے کہ مجالس رہن کے تمسکات خرید کر کے رکھے جا سکتے ہیں - اور ایسا کیا بھی گیا ہے - مگر قانون میں ایسے تمسکات کا ذکر نہیں اور میرے معائنہ کے وقت تک کوئی ایسا تمسک نہیں خریدا گیا تھا۔

کے تمسکات +

(۳) تمسکات جن پر سرکاری گارنٹی ہو۔ (یعنی چھوٹے زمینداروں کی مجالس کے تمسکات)

۴ تمسکات جو ڈنمارک کی مقامی جماعت ہائے نے بنک ہائے رہن الاراضیات کو قرضہ جات کے عوض میں دیئے ہوں +

ایڈیٹروں کا انتخاب پارلیمنٹ کرتی ہے اور کاروبار کے قواعد وزیر مال تجویز کرتے ہیں۔ تین ڈائرکٹران سرکار نامزد کرتی ہے۔ اور ان کی رہنمائی گورنمنٹ اور پارلیمنٹ کے سات منتخب شدہ ممبران کی ایک انتظامیہ کونسل کرتی ہے +

تمام ضروری سوالات کونسل کے روبرو پیش ہونے لازمی ہیں اور اسی وجہ سے یہ بیان کیا گیا تھا۔ کہ بنک کا کوئی ضابطہ یا قواعد نہیں ہیں۔ بنک ایک متفقہ تین ممبران کی پارلیمنٹی کمیشن کی تحت میں بھی ہے دارالعوام اور پارلیمنٹ نے ۱۹۰۶ء میں ایک خالص سرکاری بنک کے قیام کی تجویز کی تھی۔ مگر دارالامرا نے سیاسی نقطہ خیال سے یہ ضروری قرار دیا کہ بنک بعد میں آنے والی تمام گورنمنٹوں اور کونسلوں سے جن کے ممبران آٹھ سال کے لئے مقرر ہوتے ہیں۔ مبرا رہے۔ اسی غرض کے لئے مندرجہ بالا تجاویز اختیار کی گئیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی شخص یا جماعت نے سویڈن کے نمونہ پر بنک امداد باہمی بنانے کی تجویز پیش نہ کی بنک پہلے پہل فرانس کی منڈیوں سے قرضہ جات حاصل کیا کرتا تھا۔ مگر جنگ کے بعد سے ڈنمارک میں ہی اس کا دائرہ عمل محدود ہوگیا۔ اب اس کے ذمہ فرانسیسی بورس کا کوئی قرضہ نہیں ہے۔ مگر غیر ممالک میں اس کے تمسکات اب تک ہیں۔ اور ڈیڑھ لاکھ کرون کا نقصان

اس سود کے ادا کرنے کی وجہ سے برداشت کیا جاچکا ہے۔ جو سکہ طلائی میں ادا کرنا پڑا تھا ۱۹۲۳ء[1] میں سالانہ چٹھا ۱۱ کروڑ کرون کا تھا۔ جس میں ۲ کروڑ کرون گارنٹی شدہ سرمایہ بھی شامل تھا بنک کے ۸ کروڑ نوے لاکھ کے تمسکات فروخت ہو چکے ہیں۔ جن کے معاوضہ میں بنک کے پاس حسب قانون سات کروڑ کی قیمت کے تمسکات مجالس قرضہ ٹیتھ بنک اور مقامی جماعت ہائے کے ہیں (مگر مجالس رہن الاراضیات کا کوئی تمسک نہیں ہے۔) ۵۳ لاکھ کرون کے اپنے تمسکات ہیں ۷۰ لاکھ کرون نقد ہے۔ اور ۶۰ لاکھ کرون کی رقم واجبات میں وہ خسارہ پورا کرنے کے لئے شامل کی گئی ہے۔ جو بنک کو تمسکات کو کم قیمت پر فروخت کرنے سے ہوا۔ یہ رقم آہستہ آہستہ گھٹائی جا رہی ہے۔ سرمایہ محفوظ تقریباً ۶ لاکھ کرون ہے۔ صرف مجالس قرضہ کے تمسکات کی کل تعداد کا ۳ ارب ہونا یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ بنک ہائے رہن الاراضیات کا ان کی قیمت کے کم و بیش ہونے پر کوئی خاص اثر نہیں۔

اب میں ڈنمارک کے مجالس رہن الاراضیات کی خصوصیات کا لوازمات متذکرہ صفحات ۹ لغایت ۱۱ کے مطابق مختصراً بیان کرتا ہوں:۔

(۱) ڈنمارک کی لوگ بالعموم ترقی حیثیت یا خرید اراضی کے لئے قرضہ جات لیتے ہیں انہی اغراض کے لئے مجالس ابتداً قائم ہوئی تھیں۔ اور اپنے اس مدعا میں بخیر و خوبی کامیاب ہو کر نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ ڈنمارک

[1] مجھے ۱۹۲۴ء کے اعداد نہیں مل سکے۔

کے ۵۴ یا ۵۰ فیصدی زمینداران نے اپنی اراضیات ان کے پاس[۵۷] رہن کردی ہیں۔ مصر اور آئرلینڈ کی طرح یہاں زمینداران کو زمین رہن کرنے میں کوئی حجاب نہیں ہے۔ قرضہ کی ادائیگی کے لئے کوئی سخت کوشش نہیں کرنی پڑتی۔ کیونکہ کاشت عمیق کرنے کے لئے فی ایکڑ نسبتاً زیادہ سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیز راہن اس طرح روپیہ حاصل کرکے اپنی زراعت کو بھی ترقی دے سکتا ہے۔ اور بڑا کھیت بھی خرید کرسکتا ہے جو بغیر بیرونی امداد حاصل کئے اس کے لئے کرلینا ممکن نہیں نیز ایک مرہونہ کھیت غیر مرہونہ کی نسبت بآسانی فروخت ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اس کی قیمت کا صحیح اندراج مجلس رہن الاراضیات کے لئے کیا ہؤا ہوتا ہے۔ اور وہ نئے مالک کو بھی قرضہ دینے میں کوئی تامل نہیں کرتی۔ نیز یہ بھی احتمال ہوتا ہے کہ زمین اچھی طرح سے درست شدہ ہوگی۔ اس کے علاوہ جب کسی زمیندار نے اپنی اراضی کو اس کے ۷۵ فیصدی قیمت تک رہن کردیا ہؤا ہو۔ تو وہ بآسانی معاملہ زمین تشخیص کرنے والے افسران کو اپنے غریب ہونے کے متعلق مطمئن کرنے کی امید کرسکتا ہے۔ دیگر اغراض مثلاً فک الرہن شخصی

---

[۵۷] یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ جرمنی میں ۶۷ فیصدی بڑی جائدادیں اور ۱۲ فیصدی چھوٹی لینڈ شیفٹس میں رہن ہیں ڈنمارک کا تخمینہ شاید کم لگایا گیا ہو۔ کیونکہ ۱۹۱۳ء کو مجالس قرضہ کے دیئے ہوئے قرضہ جات کی تعداد تین لاکھ تھی اور تمام کھیت کل ۲ لاکھ چھ ہزار ہیں +

یا خرچ بیماری وغیرہ کے لئے قرضہ جات دئے جاتے ہیں۔ مگر بہت کم۔ لیکن چونکہ قرضہ کے استعمال کے متعلق کوئی تحقیقات نہیں کیجاتی۔ اس لئے مقروض قرضہ لے کر اسے فضول خرچی یا کسی غیر منفعت بخش کام میں صرف کرسکتا ہے اور ایسی چند ایک مثالیں مجھ کو بتائی گئی تھیں ٭

پنجابی زمیندار پر اگر ضبط قائم کردیا جائے۔ تو وہ بنک سے قرض لے کر شخصی رہن کو چھڑا لیگا۔ اور پھر اپنی زمین کو بنک سے جلد از جلد فک کرانے کے لئے بنک کے قرضہ کو ادا کرنے کی کوشش کریگا۔ چند قرضے ترقی حیثیت اراضی کے لئے بھی طلب کریگا۔ مگر ان کی تعداد وقت گزرنے پر زیادہ ہونے کی امید ہے اگر درخواست ہائے قرضہ پر ضبط نہ ہو۔ تو پنجابی بھی جیسا کہ مصر والوں نے پہلے کیا تھا۔ بہت زیادہ قرضہ جات فضول اغراض کے لئے لیں گے ٭

(۲) روپیہ پبلک سے تمسکات جاری کرنے سے حاصل کیا جاتا ہے امانتیں اور حصص نہیں ہیں۔ امانت ہائے لینا تو اس لئے مناسب نہیں۔ کہ قرضہ جات ساٹھ سال کے لئے ہوتے ہیں۔ اور حصص اس لئے کہ مقروضان اُن کو زیادہ تعداد میں ادا نہیں کرسکتے۔ تمسکات آسانی سے فروخت ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ جو سٹہ بازی نہیں کرتے۔ وہ اس ذریعہ کو محفوظ سمجھ کر اپنا روپیہ ان کی خرید میں لگا دیتے ہیں۔ امانت ہائے کے ذریعہ روپیہ حاصل کرنے کا طریقہ بلجیم اور ہالینڈ میں رائج ہے۔ ہندوستان کی ضروریات کو مد نظر رکھ کر روپیہ حاصل کرنے کے ان دونو طریقوں کا موازنہ بعد میں کیا جائیگا ٭

روپیہ دینے والوں کیلئے ضمانت تمام مرہونہ اراضیات اور اس کے علاوہ ہر ایک مقروض کی ۲۰ فیصدی تک ذمہ واری ہے سرمایہ محفوظہ اور سرمایہ انتظام بھی بطور ضمانت کے ہوتے ہیں انتقال اراضی پر کوئی پابندیاں نہیں - بلکہ خاص قانون کے ذریعہ سے اس کے انتقال میں آسانیاں پیدا کر دی گئی ہیں +

یہ ضمانت کافی تصور کیجاتی ہے - کیونکہ ڈنمارک کے زمینداران کے اراضیات پر مال مویشی کافی ہوتا ہے - اور عام لوگ کی ادائیگی کی ادائیگی کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں - برخلاف اسکے ہندوستان میں لئے عام قرضہ کی ادائیگی کیلئے اسقدر نہیں ہوتی مزید جائداد رہن کرنے کے علاوہ مقروض پر کوئی اور ذمہ واری عائد کرنا شائد مبہم ہوگا - اس لئے جب کوئی مزید مادی ضمانت نہ مل سکے یا ناکافی ہو شخصی ضمانت لے کا لینا زیادہ مناسب ہوگا +

یہ تسلیم کرنا پڑیگا - کہ ڈنمارک میں زمین کے اسقدر آسانی سے رہن ہو جانے کی وجہ سے غریب آدمی بھی زمین خریدنے کے قابل ہو جاتے ہیں - جس سے خریداران زمین کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے - اور اس لئے زمین کی قیمت بھی اسی قدر زیادہ ہونے کا احتمال ہے - چنانچہ ضمانت لیتے وقت اگر زمین کی قیمت کو شمار میں لایا جاوے - تو اس کی ضمانت گمراہ کن اور نقصان دہ ثابت ہوتی ہے ۱۹۱۴-۱۵ء میں زراعت کی وجہ سے منافعہ بالمقطع ۴½ ۵ فیصدی نکلا تھا - جنگ کے دنوں میں یہ منافعہ ۱۰ سے ۱۱ فیصدی تک ہوگیا تھا مگر ۱۹۲۰-۲۱ء میں پھر ۸ فیصدی رہ گیا اور ۱۹۲۱-۲۲ء میں کاروبار سست

ملاحظہ ہو - برٹش ایگریکلچرل ٹریبونل آف انوسٹیگیشن کی آخری رپورٹ صفحہ ۲۲۶

بڑھ جانے کی وجہ سے ایک فیصدی کی اور کمی ہوگئی - گو ان اعداد
میں اب کچھ اضافہ ہوگیا ہے - مگر ڈنمارک کے زمینداروں
کا خیال ہے کہ موجودہ وقت میں چونکہ زمین کی قیمت بڑھی
ہوئی ہے - اس لئے اس پر روپیہ لگانا غیر محفوظ ہے ؛

(۴) مجالس کو وہ تمام مراعات سرکار کی طرف[ا] سے حاصل ہیں - جو
عام طور پر زمینداران کی مجالس کو ملی ہوئی ہیں - ان کے معاوضہ
میں سرکار نے انتظام میں اور بالخصوص آڈٹ میں اپنا دخل رکھا ہوا
ہے - ماسوائے ڈنمارک کے شاہی بنک رہن الاراضیات
اور چھوٹے زمینداران کی مجالس کے جو نیم سرکاری ہیں -
باقی تمام مجالس میں گورنمنٹ کی مداخلت اس سے زیادہ نہیں -
جتنی کہ ہندوستان میں ہے - اور اس لئے قابل اعتراض نہیں ؛

(۵) مجالس کی ساخت بظاہر امداد باہمی طریقہ پر ہے - مگر عملی طور پر وہ
نیم امداد باہمی ہیں - ان کے ممبران کی تعداد کثیر اور وسیع رقبہ پر
پھیلی ہوئی ہے - نمایندگاں چونکہ ایسے اجلاسوں میں منتخب ہوتے
ہیں جو دیر پا نہیں ہوتے - اس لئے ان کا ممبران سے زیادہ واسطہ
نہیں رہتا صرف نمایندگاں اور تشخیص کنندگان کو ہی قرضہ کے
استعمال اور ادائیگی سے دلچسپی رہتی ہے اور وہ بھی اس لئے کہ
انہیں معلوم ہوتا ہے کہ کہیں ضمانت میں کمی تو نہیں واقع ہوگئی
امداد باہمی طریقہ پر انتظام کرنا آپس کے مقابلہ کی وجہ سے اور
بھی مشکل ہوگیا ہے - مجالس کا دائرہ عمل ایک دوسرے سے مخلوط
ہوتا ہے اور ایک دوسرے کی رقابت کی وجہ سے بسا اوقات خطرے

[ا] ملاحظہ ہو تتمہ ب

والے کام بھی کر گذرتی ہیں - ان کے اخراجات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔
ممبران کا باہمی میل جول بھی گھٹ جاتا ہے - ڈنمارک میں آزادی کے
اصول کی انتہائی حدود تک کھینچ تان کرنے کی وجہ سے یہ نقائص رونما
ہوئے ہیں دیگر ممالک میں ان کو کبھی روا نہیں رکھا جاویگا - با ایں ہمہ
امداد باہمی طریقہ کار کا نہ ہونا ڈنمارک میں اتنا مضرت رساں نہیں
جتنا کہ ہندوستان میں ثابت ہو سکتا ہے - ڈنمارک میں خشکی
اور تری کے ذرائع آمدورفت ہر دو نہایت اچھے ہیں زمیندار
تعلیم یافتہ آزاد خیال - کفایت شعار اور نئے علوم کے مطابق مشورہ
لینے پر ہر وقت مستعد ہیں - ان کے لئے زراعت سکھانے کے
لئے سکول اور اسی غرض کے لئے مشیر بھی مقرر ہیں - ان کے طریقے
اور ان کا ملک انہی کے موزوں حال ہیں ایسے زمینداروں کے لئے
تو یہ تباہ کن ثابت ہوں - جو علم سے بے بہرہ - فضول خرچ - نئی
اصلاحات سے ہمیشہ بدگمان اور رہنماؤں سے دور افتادہ ہوں ٭

ناروے

ناروے کا رقبہ ڈنمارک سے آٹھ گنا زیادہ ہے زمین نسبتاً
کمزور ہے - زراعت اور سرد رفتی صرف ملک کے ایک تہائی حصہ
میں کی جاتی ہے - باقی رقبہ تمام پہاڑوں دریاؤں اور موٹے
گھاس سے ڈھکا ہؤا ہے - کاشت - سبزہ زار اور چراگاہیں تمام
رقبہ کے تقریباً تین فیصدی پر مشتمل ہیں - حالانکہ ڈنمارک میں
اس قسم کا رقبہ ۷۵ فیصدی کے قریب ہے (دونو صورتوں میں جنگل

---

[1] یعنی ۱۹ من - پنجاب میں نہری زمین کی پیداوار [2] ۱۲ من ہے ٭

کوشمار میں نہیں لایا گیا) آبادی تقریباً ۲۷ لاکھ کی ہے - جن میں
سے دس لاکھ کا گذارہ زمین پر رہی ہے کھیتوں کی تعداد ۲۰۵۰۰۰
ہے (ڈنمارک میں ۲۰۶۰۰۰ ہے) جن میں سے ۹۴ فیصدی
کاشتکاران کی اپنی ملکیت ہے اور ۹۲ فیصدی کھیت ۲۵ ایکڑ
کے یا اس سے کم رقبہ کے ہیں - اوسطاً کھیت ۱۲ ایکڑ کے ہیں -
اور اوسط ملکیت ½ ۸ ایکڑ ہے - زراعت اتنی ترقی یافتہ نہیں ہے
گندم کی اوسط پیداوار فی ایکڑ ۲۶[1] بشل ہے اور گائیں[2] ڈنمارک
کی نسبت کم دودھ دیتی ہیں تجارت کی درآمد برآمد میں ہمیشہ
خسارہ[3] رہتا ہے +

انگلستان میں بھی یہی حالت ہے - مگر وہاں یہ کمی جہازرانی
کے کرایہ کی آمدنی سے پوری ہو جاتی ہے - نتیجہ یہ ہوا - کہ ناروے
کا کرون قیمت میں ڈنمارک کے کرون سے گھٹ گیا ہے - اس
سے تجارت میں گڑبڑ ہونے کا کم امکان ہے - کیونکہ جہازرانی کے

---

[1] یعنی ۱۹ من - پنجاب میں نہری زمین کی پیداوار اور ½ ۱۲ من ہے +

[2] ڈنمارک جزیرہ فونن میں ۵۲۰۰ گائیوں میں سے ہر ایک
نے جن کی نگہداشت کی جا رہی تھی ۳۷۵۰۰ کلوگرام
دودھ دیا - دیہات کے گایوں کی اوسط ۳۰۰۰ کلوگرام
سمجھنی چاہیئے - ناروے میں ۳۳۰۰ گائیوں نے جنکی نگہداشت
کی جا رہی تھی - اوسطاً ۲۳۴۱ کلوگرام دودھ دیا - اور تمام
گایوں کی اوسط ۲۰۰۰ کلوگرام یعنی ۱۷۶۰ سیر دوران
سال کی آسکے گی +

[3] ۱۹۱۶ سے ۱۹۳۰ تک سالانہ اوسط ایک ارب کرون رہی ہے +

کاروبار کا انحصار کسی ایک ملک کے سکہ پر نہیں ہے[1]۔ اس کے علاوہ ناروے کی گورنمنٹ نے اپنا میزانیہ جنگ کے بعد برابر کر لیا ہے[2]۔
ناروے کی اس پستی کی وجہ غالباً یہ ہے۔ کہ یہ ملک صرف ۱۹۰۵ء سے خودمختار ہوا ہے۔ اس سے پہلے ممکن ہے۔ کہ اس کے حقوق کی ہمسایہ ملک نے مناسب نگہداشت نہ کی ہو۔ موجودہ حالت میں اس ملک کی نسبت اور کوئی ملک زراعت کے نقطہ نگاہ سے چھوٹے زمینداروں کے بسنے کے لئے بہتر نہیں۔ اس ملک کی سیاسی تحریکات بھی خواہ ان کا طریقہ کار صحیح ہو یا غلط مسلسل ان کی بہتری کے لئے کوشاں ہیں۔
ڈنمارک کے زمینداروں کے پاس جو سامان ہے۔ وہ اب تک ناروے والوں کے پاس نہیں ہیں اور انہیں اب بھی ان مشکلات کا سامنا ہے جن کو ڈنمارک سر کر چکا ہے۔ اس لئے ہمیں تعجب نہیں ہونا چاہئے۔ اگر اس ملک میں ڈنمارک کی نسبت اس کے رہنی قرضہ کے ذرائع اور زراعت کم ترقی یافتہ ہوں۔

مجلس قرضہ ناروے

رہنی قرضہ دینے کے لئے ایک شہری اور ایک دیہاتی مجلس ہے موخر الذکر کا نام مجلس قرضہ اراضی و جنگلات ناروے (Credit Association of Land & Forests) ہے یہ ۱۹۱۵ء میں قائم

---

[1] ۲ ناروے کے کرون ایک روپیہ کے برابر ہیں (ناروے کے کرون کی قیمت اب بڑھ گئی ہے اور وہ تقریباً ایک روپیہ کے برابر ہو گیا ہے۔ ترجمہ)

[2] ڈنمارک ۳۵-۱۹۲۴ء میں ایسا کرنے کا ارادہ کر رہا ہے۔

ہوئی۔ اور قانون مجریہ ۱۹۰۷ء کے ماتحت کام کر رہی ہے جس کی رو سے اس کے تمسکات ضمانت مستند قرار دیئے گئے ہیں۔ اس کا سرمایہ اب تک ۲ کروڑ کرون تک پہنچا ہے۔ جس میں سے ایک کروڑ نوے لاکھ کرون تمسکات جاری کرنے سے حاصل کیا گیا ہے۔ موجودہ تمسکات پر سود ۵ فیصدی ہے۔ اور وہ نوّے پر فروخت ہوتے ہیں۔ اصل مقدار قرضہ جات ۶۰۰ کرون ہے۔ اور اوسط قرضہ ۱۳۵۰۰ کرون ہے تمسکات ابھی پورے طور پر مقبول عام نہیں ہوئے ہیں۔ اور ان کو زیادہ تر بنکوں اور بیمہ کی انجمن ہائے نے خرید کیا ہوا ہے۔ اکثر اوقات مقروضان ان کو سیونگ بنکوں میں بطور ضمانت رکھ کر ان پر تھوڑی تھوڑی میعاد کے قرضہ جات حاصل کرتے ہیں۔ ایک سلسلہ کے مقروض اپنے قرضہ جات کے علاوہ ½ مزید رقم تک مشترکہ ذمہ دار ہیں۔ مجلس کی باقی ترکیب مجالس ہائے قرضہ ڈنمارک کے مطابق ہے مگر اس مجلس کی ۶ صوبہ دار شاخیں ہیں۔ اور اسے تمام ملک میں اپنا کاروبار پھیلا دینے کی توقع ہے ۱۹۲۳ء میں ۳۵۴۱ قرضہ جات میں سے ۸۴ کی صورت میں اراضی مرہونہ کو قرق کرا لینا پڑا۔ مگر سابقہ سالوں میں یہ تعداد کم تھی۔ مجلس کو کبھی نیلام شدہ جائداد خود نہیں لینی پڑی۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ بعض مقروض سست اور مفلس ہیں۔ مگر ڈنمارک میں مجالس

سلہ ۳۰۰ روپیہ (اب ۶۰۰ روپیہ مترجم)

اس طرح تسلیم کرنے سے گریزاں تھیں - اس شک نہیں کہ ڈنمارک کے کسان نہ صرف کفایت شعار اور محنتی ہیں - بلکہ روپیہ کو بھی ہوشیاری سے استعمال کرنا جانتے ہیں - وہ اپنی ہمسایہ اقوام کے تجربہ سے سبق سیکھ سکتے ہیں - جو دودھ کا کام نہایت خوش اسلوبی سے کر رہی ہیں - ان کے مقابلے میں ناروے کا کسان مبتدی ہی ہے - مقروضاں کا بیشتر حصہ آباد کاران ہیں - جو نئی اراضیات میں جا کر آباد ہوئے ہیں - مجلس ایسے اشخاص کو قرضہ جات نقدی کی صورت میں دیتی ہے - اور تمسکات کو ان کی خاطر خود فروخت کر دیتی ہے - چونکہ بنک رہن الاراضیات بازار کی حالت دگرگوں ہونے کی وجہ سے آج کل کوئی قرضہ جات نہیں دے رہا اس لئے مجلس کے سامنے میدان صاف ہے مگر اسے اپنے کام کو وسعت دینے کے لئے وقت چاہیئے ؁

ناروے کا شاہی بنک رہن الاراضیات

رہن پر قرضہ دینے میں سب سے زیادہ مقتدر ناروے کا شاہی بنک رہن الاراضیات ہے یہ ۱۸۵۰ء میں جاری ہوا - اس کے نمونہ پر ڈنمارک کا شاہی بنک قائم کیا گیا تھا - مگر اب دونو کے طریقہ کار میں بہت کچھ اختلاف ہے - یہ نیم سرکاری اور غیر امداد باہمی ہے - اس کا سرکاری اداشدہ سرمایہ ۲ کروڑ ۷۵ لاکھ کرون ہے (ڈنمارک کی طرح صرف گارنٹی ہی نہیں) ایک کروڑ پانچ لاکھ کی رقم اب اس نے اپنے سرمایہ محفوظ میں سے اسی مد میں منتقل کی ہے - تمسکات کے اجرا کی اس رقم کے آٹھ گنا تک اجازت ہے - بازار میں تمسکات ۲ کروڑ

۷۰ لاکھ کرون کے ہیں ۔ ؤرسالانہ ۔چھٹا ۱۹۲۳ء میں ۳۸ کروڑ تیس لاکھ کا تھا ۔ کمیٹی قرضہ جات (Loan Committee) کے تین ممبر ہیں ۔ اور ڈائرکٹر بھی تین ہیں ۔ ان ہردو میں ایک ممبر اور ایک ڈائرکٹر گورنمنٹ اور باقی دو ممبران اور ڈائرکٹران کو پارلیمنٹ مقرر کرتی ہے ۔ پانچ اشخاص کی کونسل نگران بھی پارلیمنٹ مقرر کرتی ہے ۔ تمام ضروری سوالات محکمہ مال کے پیش کئے جاتے ہیں ۔ یہ بیان کیا گیا ہے ۔ کہ کوئی قرضہ ۲۵۰۰۰ کرون سے زیادہ نہیں دیا جاتا ہے ۔ مگر قانون میں اس طرح کی کوئی پابندی نہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی محکمانہ حکم ہے ۔ قرضہ جات جائداد کی تشخیص شدہ رقم کے ۶۰ فیصدی تک دئے جا سکتے ہیں ۔ مگر عملی طور پر قرضہ جات اس حد سے کم دئے جاتے ہیں ۔ تمسکات ۳۰ سے لیکر ۶۰ سال کی میعاد کے لئے جاری کئے جاتے ہیں اور ان کو بذریعہ قرعہ اندازی یا براہ راست خرید سے واپس لیا جاتا ہے ۔ قرضہ جات کم از کم چالیس سال کے عرصہ کے لئے بالعموم نقدی کی شکل میں دئے جاتے ہیں ؀

۱۹۲۳ء میں قرضہ جات کی تعداد ۹۴۰۰۰ تھی[1] اور اس سال ۴۳ جائدادیں قرق ہونے کے بعد فروخت کرانی پڑیں ۔ بنک کا یہ دستور

---

[1] اوسط ۱۳ ۱۹۰۹ء میں ۸۳ جائدادیں

۱۶	۱۹۱۳ء میں	۴۶	"
۲۰	۱۹۱۷ء میں	۵	"
۲۳	۱۹۲۱ء میں	۳۰	"

۱۹۰۹ء میں قرضہ جات کی کل تعداد ۸۰۰۰۰ تھی ۔

نہیں ہے - کہ تمسکات مقروضاں کی منظور شدہ درخواست ہائے قرضہ
کے مطابق روز بروز جاری کرے - بلکہ جب کبھی بازار کی حالت موزون
نظر آئے تو تمسکات کو کثیر مقدار میں جاری کر دیتا ہے - اور حاصل شدہ
رقم عارضی طور پر کسی مصرف میں لگا دیتا ہے - پھر قرضہ جات حسب
ضرورت اس رقم میں سے دیتا رہتا ہے - اور ان پر شرح سود
تمسکات کی شرح سود اور اس میں کچھ شامل کر کے لگا دیتا ہے -
اس میں شک نہیں کہ اس طریقہ سے بنک بہت تکلیف سے بچ
جاتا ہے ؛

مگر جب بازار تمسکات کے جاری کرنے کے موافق نہ ہو اور نہ
بنک کے پاس نقدی ہو - تو اسے اپنا کاروبار اس عرصہ کے لئے
بند کرنا پڑتا ہے - ایسی بندش ممکن ہے - کہ کئی سالوں تک رہے
اور اسی وجہ سے بعض اوقات بنک لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے
سے قاصر رہتا ہے ؛

چھوٹے مالکان کا بنک

چھوٹے مالکان کا تعمیر مکانات کا بنک بھی سرکاری ہے - اس
کا انتظام بھی بنک رہن الاراضیات کے منتظمین کے ہاتھ میں ہے -
دفتر بھی وہیں ہے - یہ قرضہ جات جیسا کہ اس کا نام ظاہر کرتا ہے
چھوٹے زمینداروں کو انکے تعمیر مکانات کے لئے دیتا ہے - اس کا
تذکرہ بعد میں آبادی کے سلسلہ میں کیا جاویگا ؛

بنک رہن میں اصلاح

بنک رہن کی اصلاح کی کئی تجاویز پیش کی جا چکی ہیں ۔
شکایت یہ ہے کہ بنک ضرورت سے زیادہ محتاط ہے اور اس کا کام
مسلسل نہیں ہوتا ۔ بنک کا جواب یہ ہے ۔ کہ وہ مجلس کی نسبت
قرضہ جات زیادہ ارزاں شرح پر دیتا ہے اور مقروضاں کو تکلیف
سے بچاتا ہے ۔ یہ غالباً درست ہے کہ جب کبھی یہ بنک قرضہ دیتا
ہے تو مجالس کی نسبت سستی شرح سود پر دیتا ہے ۔ مگر جیسا کہ بنک
رہن کو چاہئے ۔ اگر یہ بروقت قرضہ دے تو ممکن ہے کہ سستا
نہ دے سکے ؁

مقروضاں کو تکلیف سے بچانا اس صورت میں مناسب نہیں
ہے ۔ جبکہ بعد میں ان کی جائداد کی قرقیاں اور نیلامیاں کرنی پڑیں
ایک اور اعتراض یہ کیا جاتا ہے ۔ کہ سرکار سرمایہ کی گارنٹی کرنے
سے ایک طرح پر امداد باہمی مجالس کا مقابلہ کرتی ہے ؁

یہ اعتراض اس صورت میں جائز ہوگا اگر بنک اشخاص کو براہ
راست قرضہ جات دے ۔ گو موجودہ صورت میں بھی لوگوں کا فائدہ
ہے ۔ مگر سرکار کے لئے ثانوی (Secondry) بنکوں کو گارنٹی دینا زیادہ
موزوں ہوگا ۔ ناروے کے معترضین کا خیال ہے ۔ کہ بنک کو مجالس

لے دو نہایت معتبر ماہرین نے مجھے بتلایا کہ سرکار تمسکات
کی گارنٹی کرتی ہے ۔ مگر قانون میں مجھے کوئی ایسا قاعدہ نہیں
ملا ؁

قرضہ کی طرز پر کام کرنا چاہیئے - قرضہ جات ہر وقت تمسکات یا نقدی کی شکل میں دینے چاہئیں - یا یہ کہ موجودہ بنک جس طرح بھی ہے - اُسی طرح رہے - مگر اُس کو ایک نیا شعبہ (جس میں ۲۵۰۰ کرون کی حد نہ ہو) کھول دینا چاہیئے - سرکار ڈائرکٹر وغیرہ جس طرح کہ اب مقرر کرتی ہے مقرر کرتی رہے - مگر اس پر بھی پھر وہی اعتراض کیا جاتا ہے کہ سرکار کو کسی ابتدائی انجمن کی گارنٹی (یا افسران کی تقرری) نہیں کرنی چاہیئے - اور یہ کہ اس صورت میں بغیر جبر کے بنک میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکیگی - دباؤ تو کسی سیاسی کارروائی یا مالی مقابلہ سے ڈالا جا سکتا ہے - مگر ہر دو صورتوں سے آسان طریقہ یہی ہوگا - کہ رہن کے بنک کو سویڈن کے بنک رہن کی طرح ایک مرکزی بنک کی شکل دے دی جاوے - جو صرف تمسکات جاری کرے - اور قرضہ جات کی منظوری مقامی مجالس کے سپرد کر دے ٭

مجالس ڈنمارک کے متعلق میں نے اخیر میں جو رائے زنی کی ہے وہ سوائے چند ایک کے باقی تمام ناروے کی مجالس پر صادق آتی ہے اور کسی قدر ناروے کے بنک پر بھی - ناروے میں اب تک اکثر قرضہ جات سابقہ نجی رہناں کے فک کرانے کے لئے دئے جاتے ہیں مگر ڈنمارک میں نجی بھاری رہن بہت کم ہیں - طریقہ ہائے زراعت غیر ترقی یافتہ ہونے اور ارا ضیات پر کافی سامان نہ ہونے کی وجہ سے زمیندار رہن کے ذریعہ روپیہ حاصل شدہ کو اپنے سرمایہ زیر کار کا جزو نہیں سمجھتے بلکہ وہ اسے جلد از جلد ادا کر دینے کی فکر میں رہتے ہیں ٭

مجالس کا سرمایہ ڈنمارک کی طرح پیدا کیا جاتا ہے - مگر اس کے تمسکات غیر ممالک میں فروخت نہیں ہوتے - بنک حسب ضرورت غیر ممالک سے قرضہ جات تو حاصل کرتا ہے - مگر کبھی کبھی گورنمنٹ ناروے

سے بھی روپیہ لے لینا ہے - امانتیں نہیں لی جاتی ہیں - یہ بنک چونکہ
کاروبار نہیں کرتا - بلکہ وقفوں سے روپیہ حاصل کرتا اور دیتا ہے -
اس لئے یہ اتنا فائدہ مند ثابت نہیں ہو رہا - حالانکہ ڈنمارک اور
اس ملک کے کمپنیوں کی تعداد ایک ہے - مگر بنک اور مجلس ہر دو کے
قرضہ جات کی تعداد مجالس قرضہ ڈنمارک کے قرضہ جات کی تعداد کی ایک
تہائی سے بھی کم ہے - میرے خیال میں بنک کا کثیر رقم کے تمسکات کو
ایک وقت جاری کرنا ہی اس کی بدنامی کا باعث ہو رہا ہے - اور
ایسا کرنا اصولاً بھی غلط ہے - مقروض ہمیشہ وقت پر قرضہ مل جانے
کو اس کے سستا ملنے پر ترجیح دیتے ہیں ؂

ڈنمارک کی طرح مجلس میں تمسک داراں کے لئے ضمانت - زمین -
مزید ذمہ واری اور سرمایہ محفوظ ہیں - مگر بنک میں صرف زمین اور سرمایہ
ہی ہیں - زمین کی مانگ کی وجہ یا مستقل طور پر مزہوتہ زمین کو کاشت کرنے
کی خواہش کی وجہ سے زمین کی قیمت بیجا طور پر بڑھ نہیں گئی اور تمسکات
کے لئے اس زمین کی ذمہ واری کا کافی ہونا مشتبہ نہیں ہے - بنک کو
سرکار سے بھی ہر وقت مدد مل سکتی ہے - مگر سوائے سرکاری سرمایہ کے
استعمال کے اس کو کبھی اور کسی امداد کی ضرورت نہیں پڑی ؂

ڈنمارک کی طرح مجالس کا انتظام نیم امداد باہمی ہے ؂

بنک گو نیم سرکاری اور غیر امداد باہمی ہے - مگر اُسے تجارتی بنک نہیں
کہا جا سکتا - کیونکہ حصہ داراں کو مقروضاں کے مفاد سے پوری ہمدردی
ہے اور چونکہ اس کی غرض رفاہ عام ہے - اس لئے عموماً ایسے بنک کو
پسندیدہ نگاہ سے دیکھنا چاہئے - یہ بنک نہ ہی (ڈیویڈنڈ) مقسوم زیادہ
حاصل کرنے کی خاطر زیادہ سختی کرتا ہے - اور نہ ہی اس قدر نرمی کرتا
ہے - کہ بداحتیاطی پر محمول ہو - عملی طور پر ممکن ہے کہ یہ بنک ایک نیم

امداد باہمی مجلس کی نسبت غرض اور استعمال قرضہ کی زیادہ تحقیقات کرتا ہو۔ گو نیم امداد باہمی انتظام بھی نہ ہونے کی وجہ سے یہ بھی ممکن ہے۔ کہ مقروضان اپنی ضروریات کے مطابق قرضہ جات نہ لیں۔ جیسا کہ ان کو مجالس میں کرنا پڑتا ہے ٭

سویڈن

سویڈن کا رقبہ ناروے کے تین گنا اور ڈنمارک کے دس گنا ہے۔ دو تہائی حصہ مزروعہ ہے (۲۱ فیصدی میں سرد رختی ۹ فیصدی میں قلبہ رانی اور ۳ فیصدی میں سبزہ زار ہیں) باقی ایک تہائی پہاڑ بنجر یا غیر ممکن ہے جنوبی ضلع سکانیا (Scania) اور ڈنمارک کے ضلع فونن کو نکال کر باقی درمیانی حصہ میں پیداوار کم ہوتی ہے۔ شمالی حصہ میں آفات ارضی سماوی سے بہت کشمکش کرنی پڑتی ہے۔ زمین چھ مہینے سے زائد عرصہ تک برف سے ڈھکی رہتی ہے۔ آبادی ۶۰ لاکھ نفوس کی ہے۔ ان میں ۴۰ فیصدی کا گذارہ زمین پر ہے۔ ان کے سر پر ۱½ ارب کرون ملکی قرضہ کا بھی بوجھ[۱] ہے۔ اور باوجود اس کے میزانیہ برابر ہے۔ لڑائی کا اثر باقی ملکوں کی نسبت سویڈن پر کم پڑا ہے اس کی مالی حالت اچھی ہے تجارت کی درآمد اور برآمد میں خسارہ بہت کم ہے اور اصل میں ظاہری ہی ہے۔ کیونکہ جہاز رانی کی آمدنی سے اس خسارہ کی نسبت آمدنی زیادہ ہو جاتی ہے۔ قدرتی

---

[۱] سویڈنی کرون کی قیمت چڑھی ہوئی ہے۔ اس کو ایک روپے کے برابر سمجھنا چاہئے ٭

زرخیزی اندرونی ترقی اور ملکی بہبودی کے لحاظ سے یہ ڈنمارک اور ناروے کے بین بین ہے - اس کی زراعتی امداد باہمی اصلاح بھی ڈنمارک سے کم اور ناروے سے زیادہ ہے - اس ملک میں ۴۳۰۰۰ مالک ہیں - جن میں سے ۱۴ فی صدی نے زمین لگان پر دی ہوئی ہے - اور ۸۶ فی صدی خود کاشت کرتے ہیں - ڈنمارک کی نسبت کھیت چھوٹے ہیں - مگر ناروے کی نسبت بڑے ہیں ایک کھیت کا رقبہ جس میں قلبہ رانی سبزہ زار اور چراگاہ ہو اوسطاً ۳۵ ایکڑ ہے اوسطاً ملکیت ۳۰ ایکڑ ہے افزونی زراعت میں بھی سویڈن متوسط درجہ پر ہے - گندم کی پیداوار ۳۲ بشل[1] فی ایکڑ ہے اور گائے اوسطاً[2] ۲۷۰۰ کلوگرام دودھ سال میں دیتی ہے - تمام ممالک میں رہنی قرضہ کے دو ہی اسباب ہیں - اول بے اعتدالانہ زندگی بسر کرنا اور دوسرے زراعتی ترقی - یورپ میں جہاں کہیں زمین غیر زراعت پیشہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے وہاں وجہ زیادہ تر اول الذکر ہے - مگر جہاں لوگ خود کاشت کرتے ہیں وہاں وہ اسقدر کفایت شعار ہیں کہ انکی کفایت

---

[1] بسل ½ ۲۳ من کے برابر ہوتا ہے -

[2] ۲۳۶۷ سیر - ۳۵۰۰۰ زیر نگرانی گائیوں نے ۳۸۷۰ کلوگرام دیا (ڈنمارک ۳۷۵۰ اور ناروے ۲۳۴۱) لیکن سویڈن میں اختلاف بہت زیادہ ہے - شمال میں اوسط ۲۴۷۵ کلوگرام ہے اس قدر کم اوسط والی گائے کو ڈنمارک کا کوئی سمجھدار باشندہ اپنے پاس نہیں رکھے گا - مگر شمالی سویڈنی باشندے پست حالت میں ہیں اور اور ان کی آب و ہوا بھی مخالف ہے - میرے خیال میں ۲۷۰۰ کلوگرام وہاں کے لئے بہت زیادہ تخمینہ ہوگا -

شعاری بحالت کی حد تک پہنچتی ہے۔ موخر الذکر وجہ ان ممالک میں پائی جاتی ہے جہاں لوگ زراعتی پیداوار کو غیر ممالک میں فروخت کرتے ہیں اور انہیں اس طرح دیگر ممالک سے مقابلہ میں آنا پڑتا ہے۔ اس لئے میرے خیال کے مطابق سویڈن میں جہاں زمین پورے طور پر درست شدہ ہے رہنی قرضہ ڈنمارک کی نسبت کہ اور ناروے کی نسبت زیادہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ سویڈن کی طرح وہاں خود کاشت نہ کرنے والے بڑے بڑے زمیندار ہیں ؎

جرنیلی رہنی بنک

سویڈن میں دس مجالس رہن ہیں وہ یہاں ہیپوٹیک فرینگر کے کے نام سے موسوم ہیں۔ یہ نام ڈنمارک میں صرف رہن در رہن والی مجالس کے لئے استعمال ہوتا ہے یہ ملک کے ایک یا ایک سے زیادہ صوبے میں کام کرتی ہیں۔ مگر ان سب کا الحاق سویڈن کے جرنیلی رہن کے بنک سے ہے۔ جو اکیلا اُن سب کی خاطر تمسکات جاری کرتا ہے۔ اس لئے سب سے اول بنک کا تذکرہ کرنا مناسب ہے۔ اس کے قیام سے پہلے اراضیات کو رہن پر لینے کا کام سویڈن بنک جو ۱۶۶۸ء میں قائم ہوا تھا۔ کیا کرتا تھا۔ بنک کے روپیہ کے ہمیشہ بند رہنے سے بچاؤ کی خاطر اٹھارہویں صدی کی وسط میں قرضہ کی سالانہ اقساط سے ادائیگی کا طریقہ نافذ کیا گیا۔ قرضہ جات جائداد کی قیمت کے ۵۰ سے ۷۵ فی صدی تک دئے جاتے تھے۔ اس وقت شرح سود گرتے گرتے ۸ سے ۴ فی صدی تک پہنچ چکی تھی بدیں وجہ ایسے قرضہ جات کی مانگ اس قدر بڑھ گئی کہ بنک کے پاس

لمبی میعاد کے لئے قرضہ جات دینے کے لئے روپیہ نہ رہا۔ اٹھارویں
صدی کے اخیر اور انیسویں صدی کے شروع میں ملکی ہلچل اور روپیہ
کی تنگی کی وجہ سے یہ دقت اور بھی زیادہ ہوگئی اور بنک ۱۷۷۱ء
سے لے کر ۱۸۱۵ء تک کوئی قرضہ نہ دے سکا - ضروریات عامۃ الناس
کو مدنظر رکھ کر زمینداران نے ۱۸۳۶ء اور ۱۸۵۳ء کے درمیان
مختلف طور پر مجالس رہن قائم کیں - جو بالاقساط ادا ہونے والے
قرضہ جات رہن کی ضمانت پر دیتی تھیں - اور جرمنی کے طریقہ
پر تمسکات جاری کرتی تھیں - جرمنی اور سویڈن کی منڈیوں میں ان
مجالس کا آپس میں مقابلہ ان کے اپنے لئے اس قدر ضرر رساں
ثابت ہوا کہ ۱۸۶۱ء میں ان سب کی نمایندگی کرنے کیلئے جرنیلی
رہن کا بنک قائم کرنا پڑا - سویڈن کے بنک سے راہناں کا ۶۰
لاکھ کراؤن قرضہ اور سرکاری گارنٹی کا سرمایہ جو سرکاری تمسکات
کی شکل میں تھا - ہردو اس نئے بنک میں منتقل کر دئے گئے سرکاری
سرمایہ کی تعداد اب ۳ کروڑ کراؤن ہے - اگر اس کے استعمال کا اب
تک کوئی موقع نہیں آیا - پرانی اور مضبوط مجالس قرضہ نے شروع
میں اپنے تمسکات جاری کرنے کے اختیار کو اس بنک کے حوالے کردینے
کی بہت مخالفت کی - اور سکانیا کی مجلس نے تو عدول حکمی کرکے اپنے
پرانے تمسکات کی بجائے ان کی میعاد ختم ہونے پر نئے تمسکات جاری
کر بھی دئے - مگر اب یہ سوال اُٹھ گیا ہے - اور ۱۹۰۷ء میں مجالس کے
آخری تمسکات ختم ہو لئے ہیں - رہن کے بنک کا انتظام گو سرکاری ہے
اور وہ سرکاری اجارہ دار بھی ہے - مگر اس کی ساخت ڈنمارک اور
ناروے کے مرکزی مجالس کی نسبت امداد باہمی کی طرف مائل ہے -
صدر کو گورنمنٹ مقرر کرتی ہے - اور نائب صدر کو محکمہ مالیات مقرر

کرتا ہے - مگر یہ افسران بالعموم انتظام میں زیادہ مداخلت نہیں کرتے
تین اور ڈائرکٹر جن میں ایک چیف ڈائرکٹر بھی ہے وہ دس ملحقہ مجالس
کے تیس مختار ان (Delegate) منتخب کرتے ہیں - تین ڈائرکٹران منیجر
مقرر کرتے ہیں - چیف ڈائرکٹر کو ہر وقت حاضر رہنا پڑتا ہے - محکمہ
مالیات پانچ میں سے ایک اڈیٹر مقرر کرتا ہے - بنک کے قواعد اور
مجالس کے قواعد کی منظوری گورنمنٹ سے لینی پڑتی ہے - مجالس کی
ذمہ داری بنک کے قرضہ جات کے لئے غیر محدود ہے - مگر وہ اسی
نسبت سے ہے - جس نسبت سے انہوں نے بنک سے قرضہ جات لئے
ہوئے ہوں - اس سے یہ ظاہر ہے کہ منتخب شدہ ڈائرکٹران اور منیجر
بنک کے انتظام میں بشرط حسن کارکردگی بہت کچھ آزاد ہیں - مستقل
نگران رجسٹرار اور اس کے عملے کی غیر موجودگی میں اس سے بہتر انتظام
امداد باہمی اصول پر وضع نہیں کیا جا سکتا - کوئی گورنمنٹ خواہ
کس قدر جمہوری کیوں نہ ہو - تمسکات کے جاری کرنے کا کام کسی
ایسے بنک کے سپرد نہیں کر سکتی جس پر کوئی نگرانی نہ ہو - اور اگر بیرونی
نگرانی کا تدارک یا انتظام نہ کیا جائے - تو بنک کی ساخت میں اس کا
رکھ دینا لازمی ہوتا ہے - ۱۹۲۳ء میں سالانہ چٹھا ۳۳ کروڑ ۷۰ لاکھ
کرون کا تھا - اس میں سرمایہ گارنٹی شامل نہیں - سرمایہ محفوظ اور
منافع ۵ لاکھ کرون تھا - اور سوا بتیس کروڑ کرون کے تمسکات جاری
ہو چکے تھے - جن میں سے ساٹھ لاکھ بنک نے خود خرید کئے ہوئے
تھے اور باقی (۳۰ کروڑ ۱۹ لاکھ) پبلک کے پاس تھے - اور انہیں کے
مطابق ساڑھے بتیس کروڑ قرضہ مجالس سے بنک کو واجب الادا تھا -
بنک صرف مجالس کو ہی قرضہ جات دیتا ہے - اور وہ پھر آگے اشخاص
کو دیتی ہیں - رہن نامہ جات جو مقروضان اپنی مجالس کو لکھ دیتے ہیں -

وہ مجالس کے پاس تین تالوں میں مقفل رہتے ہیں - ان میں سے ایک تالے کی چابی بنک کے پاس رہتی ہے - تمسکات پہلے پہل تو فرانسیسی اور جرمنی منڈیوں میں ناروے کے رہن کے بنک کی طرح فروخت ہوتے تھے - اس دوران میں بنک ہر وقت اپنے اسامیوں کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا تھا - مگر اب یہ بنک اپنے تمسکات سویڈن میں ہی فروخت کرتا ہے - اور اسامیوں کی ضروریات کو ہر وقت پورا کر سکتا ہے - اگر شرح سود میں مناسب ایزادی کر دی جائے - تو غیر ضروری قرضہ جات کی مانگ سے بچنے میں بلاشبہ امداد مل جائیگی - ۱۹۲۰ء سے ۱۹۲۲ء تک تمسکات چھ فیصدی پر فروخت ہوتے تھے - مگر اب بشرح ۵ فیصدی پوری قیمت پر فروخت کئے جا سکتے ہیں - یہ امر قابل الذکر ہے کہ ڈنمارک کی طرح یہاں سود میں اگر ایزادی کر دی جائے - تو روپیہ کے بازار پر اثر پڑنے کا چنداں فکر نہیں ہوتا - بنک مجالس کو قرضہ نقدی میں دیتا ہے - مگر گورنمنٹ کی منظوری سے تمسکات کی شکل میں بھی دے سکتا ہے - مجالس اسی طرح تمسکات ادا کرتی ہیں - دیہاتی مقروض کیلئے بغیر بٹہ وغیرہ کی قیل وقال کے روپیہ کا مل جانا آرام دہ ہوتا ہے - اس لئے جب کبھی بھی ممکن ہو سویڈن کا بنک شرح سود کو کم و بیش کر کے تمسکات کا پوری قیمت پر فروخت کرنے کوشش کرتا ہے - مجالس تیسرے مہینے اپنی ضروریات کی اطلاع بھیجتی ہیں تب قرضہ پر بٹہ وغیرہ کا شمار کر کے شرح سود مقرر کر دی جاتی اور ان کو ان کی ضرورت کے مطابق یکمشت رقم ادا کر دیجاتی ہے - وہ پھر اپنے مقروضاں کو قدرے زیادہ شرح سود پر قرضہ جات دیتی ہیں - عموماً یہ زیادتی ½ فیصدی ہوتی ہے مگر رہن کے بنک نے چونکہ سرمایہ محفوظ کافی جمع کیا ہے اور چونکہ جیسا کہ ایک حقیقی بنک امداد باہمی کو چاہئے اسکی خواہش ہے کہ ان تمام مشکلات کو دور کر دیا جائے جن سے مجالس یا مقروضان الجھن میں پڑتے ہیں وہ سرمایہ محفوظ یا انتظام کے خرچ کے لئے کچھ بھی مقروضاں سے

طلب نہیں کرتا - اسی طرح مجالس بھی اپنے مقروضان سے حصہ رسدی رقوم وصول کر لیتی ہے - تمسکات کے بٹے میں بہت کم و بیشی ہوتی رہی ہے - ۱۸۶۷ء میں بٹہ ۱۱ فیصدی تھا - مگر ۱۸۷۲ء میں کچھ بھی نہ رہا - ۱۸۷۷ء سے ۱۸۸۰ء تک ۴ فیصدی تھا اور پھر ۸۸-۱۸۸۱ء اور ۹۹-۱۸۹۸ء میں کچھ نہ تھا - ۱۹۱۵ء میں ۲ ½ فیصدی سے بڑھ کر ۱۹۱۶ء میں ۱۵ فیصدی ہؤا - اس کے بعد تمسکات کے زیادہ شرح پر جاری کئے جانے کی وجہ سے یہ زیادہ سے زیادہ آٹھ فیصدی تک پہنچا بالآخر ۱۹۲۲ء میں پوری قیمت پر تمسکات فروخت کئے گئے[۱] مارگیج بنک کے تمسکات کو اشخاص کے علاوہ سیونگ بنک، بیمہ کی انجمن ہائے اور پراویڈنٹ فنڈ بہت بڑی تعداد میں خرید کرتے ہیں - کیونکہ ان کو اپنے سرمایہ کا کچھ حصہ اس شکل میں رکھنا پڑتا ہے کہ بوقت ضرورت بہت جلد دستیاب ہو سکے بنک کے تمسکات گورنمنٹ کے تمسکات کے برابر محفوظ سمجھے جاتے ہیں - اور قیمت میں بھی چنداں فرق نہیں - مجالس قرضہ درخواست دہندگاں کو قرضہ جات جائداد کی قیمت کے ۵۰ فیصدی دے سکتے ہیں - مگر عملی طور پر ۴۵ سے ۴۶ فیصدی تک دیتے ہیں[۲] دیہاتی جائداد کی صورت میں جنگلات اور عمارتوں کی قیمت وضع کر لی جاتی ہے - یا کل جائداد کی قیمت کے ۳۴ فیصدی قرضہ جات دئے جاتے ہیں - کم سے کم

---

[۱] ہندوستان کے بنک ہائے رہن کے لئے مجھے یہ بہترین طریقہ معلوم ہوتا ہے - اگر کوئی پیچیدگی ہو تو اس سے مقروض کے دل میں شکوک پیدا ہوں گے ؀

[۲] تشخیص کردہ مالگذاری کی نسبت کا اندراج بھی اکثر کر دیا جاتا ہے ؀

قرضہ ۵۰۰ کروڑ کا ہوتا ہے ۔ بنک کو دس سال بعد اپنے تمسکات واپس لینے یا ادا کر دینے کا اختیار رہے ۔ اور اسی طرح دس سال بعد مقروض مجلس کو اور مجلس بنک کو قرضہ جات واپس کر سکتی ہے۔ مگر معیاد مقررہ ۴۰ سے ۵۷ سال ہوتی ہے ۔ بنک کو مجلس سے ۲۰ سال کے بعد قرضہ واپس لینے کا حق حاصل ہے ÷

ان اختیارات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بنک ناروے اور ڈنمارک کے بنکوں کے مقابلہ میں اس لحاظ سے امداد باہمی اصول پر کاربند ہے کیونکہ اگر ان اختیارات کو خود غرضانہ طور پر کوئی فریق بھی استعمال کرے تو صورت حالات خطرناک ہو جانے کا امکان ہے ۔ ایک ممد باہمی ہی سمجھتا ہے ۔ کہ کیونکہ ایک دوسرے کی بھلائی اور بہتری کی خواہش ان کو اختیارات برتنے سے روکے رکھے گی ÷

بنک ان مجالس کے مفاد کے لئے قائم ہے ۔ جو اس کا انتظام کرتی ہیں ۔ اور جن کی مضبوطی بنک کی مضبوطی ہے ۔ خود مختار سے خود مختار مجالس بھی مارگیج بنک کے تحت میں موجودہ نظام میں کسی طرح کی تبدیلی یا اس کو کسی طرح کا ضعف پہنچانا نہیں چاہتیں۔ ملحقہ مجالس میں سے دس مجالس اپنے ہی سرمایہ سے قرضہ جات دیتی ہیں ۔ ان کو باہر سے قرضہ لینے کی ضرورت نہیں پڑتی ۔ اُن کا سرمایہ محفوظ ۸۰ لاکھ کروڑ جمع ہو چکا ہے ۔ ۱۹۲۳ء میں ان کے ۵۸۰۰۰ مقروض ممبر تھے[1] ۔ سویڈن کے رہنی قرضہ کا نظام ڈنمارک کے نظام کی نسبت

---

[1] ان کے قواعد کی رو سے قرضہ نہ لینے والے ممبر بھی شامل ہو سکتے ہیں ۔ مگر ان کی تعداد زیادہ نہیں ۔ ڈنمارک کی نسبت تعداد ممبران کی کمی بلاشبہ کاشت کے غیر عمیق ہونے کی وجہ سے ہے ۔ لیکن سیونگ بنک بھی پرانے اور مضبوط ہیں ان سے لین دین کرنا بھی آسان ہے سویڈن کے ذرائع آمد و رفت ڈنمارک کے بعض مقامات کے ذرائع کی نسبت نہایت ردی ہیں ۔

زیادہ آسان اور سستا ہے مجالس کا دائرہ عمل ایک دوسرے سے خلط ملط نہیں اور مقروض کو رقم قرضہ نقدی کی شکل میں پوری مل جاتی ہے مجموعی طور پر سرکاری مداخلت بھی کم ہے - ڈنمارک کی نسبت رہنی قرضہ کی مانگ کم ہے - ہر ایسے ملک میں جہاں زراعت اعلےٰ معیار ترقی کو پہنچ چکی ہو - وہاں مجالس کے تمسکات بآسانی بازاریں فروخت ہو سکتے ہیں - اور ایسے خریدار میسر آ سکتے ہیں - جو خریدتے وقت یہ خیال بھی نہیں کرتے کہ تمسکات کسی مرکزی جماعت کے ہیں - یا اس سے بھی بلا اثر جماعت کے - کم ترقی یافتہ حالت اور تمسکات کی مقامی فروخت کے غیر یقینی ہونے میں ہندوستان اور پنجاب سویڈن سے ملتے جلتے ہیں یہاں تمسکات کا کسی مرکزی جماعت کی وساطت کے بغیر عوام میں فروخت ہو جانا غالباً ممکن نہیں وہ ضلع جس میں کوئی بڑا قصبہ ہو - وہاں ممکن ہے - کہ ان کو ضروریات کے مطابق روپیہ مل سکے - مگر وہ اضلاع جہاں آبادی کم ہے - مگر رہنی قرضہ اُسی قدر ضروری اور مفید ہے - روپیہ حاصل کرنے سے قاصر رہے گا +

سکانیا کی مجلس رہن

سکانیا کے جنوبی صوبہ میں مجلس توئنڈ سویڈن میں اپنی قسم کی سب سے بڑی مجلس ہے - یہ ۱۸۳۶ء میں قائم ہوئی - اس نے مارگیج بنک کے قیام کی مخالفت کی تھی - کیونکہ یہ سب سے زیادہ دولتمند صوبہ میں واقع تھی - اور جرمنی سے قریب ترین ہونے کی وجہ سے اپنے تمسکات کو جرمن بنکوں کی معرفت بآسانی فروخت کر سکتی تھی - مگر اس نے اب مخالفت بالکل چھوڑ دی ہے - اور بنک

اُسی طرح معاون ہے۔ جس طرح کہ باقی کمزور مجالس ہیں شروع میں اس کا کاروبار کچھ غیر درست تھا۔ تمسکات کو تمسکات داراں چھ مہینہ کا نوٹس دے کر واپس کر سکتے تھے۔ مگر قرضہ جات اوسطاً ۳۰ سال کی معیاد کے لئے دئے جاتے تھے۔ یہ تھوڑی معیاد کے تمسکات صرف سکانیا کی مجلس ہی نے جاری کئے ہیں۔ جو قابل تحسین و تقلید نہیں۔ ۱۸۵۷ء و ۱۸۶۱ء میں ادائیگی کے متعلق مشکلات پیدا ہوئیں مگر ان کو دس سالہ تمسکات جاری کر کے سر کر لیا گیا۔ مگر پھر بھی دس سالہ تمسکات کی ادائیگی کا سامان قرضہ جات کی معیاد ختم ہونے سے پہلے کرنا ضروری تھا۔ قرضہ جات کی اقساط کی واپسی کی وجہ سے ان تمسکات کے ادا کرنے میں کچھ آسانی ہو گئی۔ مگر اب تمسکات کے اجرا کا سب کام رہن کے بنک کے سپرد ہے۔ مالگذاری زمین کی بنا پر جو زمین کی قیمت مقرر ہو اس کے ۵۰ فیصدی تک قرضہ جات دئے جاتے ہیں[1] زمین کی موجودہ تشخیص جو ۱۹۲۲ء میں کی گئی تھی۔ جنگ کے بعد کی قیمتوں پر مبنی ہے۔ مجلس خاص طور پر بھی قیمت کی تشخیص کراتی ہے۔ ابتدا سے لے کر اب تک اوسط قرضہ ۱۰۰۰۰ کرون سے کچھ زیادہ رہا ہے۔ مگر گذشتہ چند سالوں میں اس میں اضافہ ہو گیا ہے چھوٹے سے چھوٹا قرضہ ۵۰۰ کرون ہے۔ گو چند قرضے دس لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ مگر اکثر قرضہ جات چھوٹے چھوٹے زمینداران کو جن کی زمین ۲½ ایکڑ

---

[1] ہندوستان میں مالگذاری پر حساب لگا کر قرضہ جات دینے کے نہایت آسان طریقے کی وقعت رفتہ رفتہ کم ہوتی جائے گی۔ کیونکہ بندوبست کے بعد مالگذاری تشخیص شدہ آہستہ آہستہ ناقص ہوتی جاتی ہے۔

کے قریب ہوتی ہے[1]۔ دئے جاتے ہیں۔ قرضہ جات نقدی کی شکل میں دئے جاتے ہیں۔ جو رہن کے بنک سے سہ ماہی مطالبہ پر لی جاتی ہے۔ مقروضان قرضہ جات پر ۵ فیصدی سود ادا کرتے ہیں۔ اور کچھ قلیل رقم (عموماً ½ فیصدی) اصل قرضہ کی ادائیگی میں بھی دیتے رہتے ہیں۔ یا مشت ادا ہو جانے والے قرضہ جات جائداد کے ایک تہائی قیمت تک دئے جا سکتے ہیں۔ مگر ایسے قرضہ جات اب شاذ و نادر ہیں۔

اب تک ½ فیصدی بطور خرچ عملہ لگائی جاتی رہی ہے۔ مگر ۱۹۲۴ء سے ان قرضہ جات پر جن پر ۵ فیصدی یا اس سے زیادہ شرح سود لی جاتی ہو۔ خرچ عملہ لگایا جانا بند کر دیا گیا ہے۔ ۱۹۲۳ء میں بنک کو ۵۰۰۰ کرون کا خسارہ ہوا۔ مگر اس کو سرمایہ انتقال اور خرچ عملہ کے سرمایہ محفوظ ثانی (Second Reserve) سے پورا کر دیا گیا۔ مجلس کا سالانہ چٹھا اب دو کروڑ چالیس لاکھ کرون ہے۔ مقروض ۲۷۸۷ ہیں۔ اور تعداد قرضہ جات ۲۷۴۸ ہے بنک رہن سے آٹھ کروڑ سے زائد قرضہ لیا جا چکا ہے۔ سرمایۂ محفوظ ۱۵ لاکھ کرون ہے۔ سرمایہ انتقال ۲۷۰۰۰ کرون ہے۔ مجلس سہ ماہی کے اخیر تک درخواستہائے قرضہ جمع کرتی ہے۔ اور پھر بنک رہن سے رقم حاصل کر کے قرضہ جات دیتی ہے۔ قرضہ جات کا اس طرح غیر مسلسل طریقہ پر دینا تکلیف دہ نہیں۔ کیونکہ رہنی قرضہ اکثر ایسا نہیں ہوتا۔ جو کسی فوری ضرورت کے لئے

---

[1] سکانیا ایسا زرخیز خطہ ہے۔ کہ اس میں کاشتکار چقندر اور گندم کاشت کر کے گذارہ کر سکتا ہے۔

طلب کیا جاتا ہو - نیز کچھ نہ کچھ وقت کا قیمت کی تشخیص اور متعلقہ دستاویزات
کے ملاحظہ میں لگ جانا ضروری ہوتا ہے - انتظامیہ کمیٹی اور ڈائرکٹران
کا انتخاب جمہوری طریقہ پر ہوتا ہے - مگر ممبران کو ۵۰۰ کرون کے
لئے ایک راے کا حق حاصل ہو جاتا ہے - مگر کوئی ایک آدمی کسی
جلسہ کے آرا حاضرہ کے دسویں حصتہ سے زیادہ رائیں نہیں دے سکتا +

یکم دسمبر ۱۹۲۳ء[51] میں گذشتہ ششماہی مختتمہ جولائی کی اقساط
واجب الادا ۴۷۴۰۰۰ کرون میں سے ۲۶۰۰۰۰ کرون بقایا تھیں -
جس میں سے ۱۴۰۰۰ کرون یکم مارچ ۱۹۲۶ء تک اور ۹۵۰۰ کرون
۲۶ اگست ۱۹۲۷ء تک بقایا چلی آئیں[52] - قرضہ زائد الاقرار پر ۱۲
فیصدی کے حساب سے تعزیری سود لگایا جاتا ہے - ۱۹۲۳ء میں
۱۵۰ ممبران کے خلاف قانونی کارروائی کرنی پڑی - ان میں سے صرف
۲۰ کی جائداد کی نیلامی تک نوبت پہنچی - مگر یہ تعداد غیر معمولی خیال
کی جاتی ہے ۱۹۲۴ء کے آٹھ مہینوں میں صرف ۱۰ نیلامیاں ہوئیں +

مجلس رہن سکانیا کی یہ راے نہایت ہی عجیب ہے - کہ ممبران
کی ذمہ واری مشترکہ یا مزید اُن کے اپنے قرضہ جات سے زیادہ کچھ
بھی نہیں - اگر کوئی نقصان ہو - تو ان کی راے میں سرمایہ محفوظ پر
پڑنا چاہئے - اگر یہ درست ہے - تو ایک نئی قائم شدہ مجلس رہن
کی ذمہ واری جس کا سرمایہ محفوظ کچھ نہ ہو - مبہم ہوگی - مگر مجالس رہن
کے سرکاری قواعد[53] میں یہ درج ہے - کہ ممبران مجلس کے قرضہ جات

---

[51] یہ وہ تاریخ ہے جب میں نے معائنہ کیا - میں صرف جولائی کا ذکر کر رہا ہوں +

[52] جہاں تک مجھے یاد ہے - مجھے مجلس کے قواعد کی نقل نہیں مل سکی
کو منتظمین بہت خلق سے پیش آئے - اور انہوں نے میری ہر طرح
سے امداد کی +

کے مشترکہ طور پر اپنے اپنے قرضہ جات کی نسبت سے ذمہ دار ہوں گے۔

اس قاعدہ کا اطلاق مجلس اور بنک رہن کے تعلقات پر بھی ہے اور اس قاعدہ کے رو سے ذمہ واری غیر محدود ہو جاتی ہے[1] - اگر سرمایہ محفوظ مقررہ رقم سے کم ہو جائے - تو ممبران سے خاص مطالبہ کیا جا سکتا ہے۔

---

[1] ایک مجلس جسے آٹھ کروڑ کرون بنک رہن کو دینا ہو - اور آٹھ کروڑ کرون ممبران سے وصول کرنا ہو - اس کو اگر بند کر دیا جائے اس کے چند ایک ممبر دیوالیہ ہوں - ایک کروڑ ساٹھ لاکھ کرون کا خسارہ ہو - اور چھ کروڑ چالیس لاکھ وصول ہوا ہو - ممبران جنہوں نے چھ کروڑ چالیس لاکھ ادا کیا ہو - چنانچہ اب ان کو اپنے قرضہ جات کی نسبت سے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ کرون حصہ رسدی ادا کرنا پڑا ہو - جب اس طرح مطالبہ کیا جائے - تو اُن میں سے کئی ادائیگی کرنے سے قاصر رہیں - اور ایک لاکھ بیس ہزار اور وصول ہوا ہو - اور چالیس لاکھ ابھی بقایا ہو - میری رائے میں جنہوں نے چھ کروڑ چالیس لاکھ اور ایک لاکھ بیس ہزار ادا کیا ہے - ان سے باقی چالیس لاکھ بھی وصول ہو سکتا ہے - اس کے معنی یہ ہیں - کہ ذمہ واری کی کوئی حد نہیں - کئی ممالک سے دریافت کرنے پر یہ معلوم ہوا - کہ مجالس کے ممبران غیر محدود ذمہ واری کی نسبت محدود ذمہ واری کو زیادہ وقعت دیتے ہیں - یہ واجب بھی خیال کیا جا سکتا ہے - اور غیر واجب بھی۔

سویڈن کی مجالس رہن کے اندرونی کام کاج کے اصولات ڈنمارک کی مجالس کے مشابہ ہیں - مگر ان کے بیرونی تعلقات اور مجالس اعلےٰ سے لین دین کے طریقہ میں بہت فرق ہے - مجالس کے اغراض قرضہ وہی ایک ہی ہیں - حالانکہ ناروے کی طرح زراعت عمیق نہ ہونے کی وجہ سے مستقل یا نیم مستقل رہن ہائے کی تعداد کم ہونی چاہئے تھی - سویڈن کے جنوبی خطہ کے حالات ڈنمارک سے بہت ملتے جلتے ہیں - غرض قرضہ اور استعمال قرضہ کے لئے کوئی تحقیقات نہیں کی جاتی - اور امداد باہمی اصولات صرف ممبران کی مشترکہ ذمہ واری انتظامیہ کمیٹی اور ڈائرکٹران کے انتخاب ہی سے ترشح ہوتے ہیں - اگر ضمانت معقول ہو - تو کسی ممبر کے فضول خرچی کے لئے قرضہ لینے میں کوئی امر مانع نہیں ہے *

اس مجلس میں نہ کوئی حصص ہیں - اور نہ ہی کوئی امانت ہائے لی جاتی ہیں - سرمایہ غیر ممالک میں یا اُسی ملک میں تمسکات فروخت کرنے سے حاصل کیا جاتا ہے - تمسکات اسی وقت جاری کئے جاتے ہیں - جبکہ بازار موافق ہو - مگر ناروے کے بنک ہائے رہن کی نسبت زیادہ مرتبہ جاری کئے جاتے ہیں - گراں شرح سود کی ادائیگی سے چونکہ کوئی گریز نہیں اس لئے ناروے کی طرح مقروضاں کو قرضہ نہ ملنے کی شکایت کا موقع نہیں ملتا - تمسکات کے جاری کرنے کا اختیار صرف جرنیلی بنک رہن کو مل جانے کی وجہ سے آپس کا خواہ مخواہ کا مقابلہ موقوف ہے - اور میری رائے میں یہ انتظام مفید ہے - اگر مناسب معلوم ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ بنک رہن اپنے تمسکات ایک سے زیادہ مقامات پر فروخت کرے - یہ تجویز پنجاب کے موزون حال ہوگی - بنک رہن کے تمسک داران

اور مجالس کے لئے زمین کی ضمانت ڈنمارک اور ناروے کی نسبت کچھ کم معتبر نہیں ہے۔ مگر جیسا کہ پہلے میں نے بتلایا۔ ممبران چونکہ مجالس کے قرضہ کے مشترکہ طور پر ذمہ وار ہیں۔ اور اُن کی مزید ذمہ واری کی کوئی تعیین نہیں۔ جیسا کہ ناروے اور ڈنمارک کی مجالس میں ہے۔ اس لئے ان کی ذمہ واری غیر محدود ہو جاتی ہے اسی وجہ سے وہ سرمایہ محفوظ یا سرمایہ خرچ عملہ میں سے کچھ رقم واپس نہیں کرتے۔ چنانچہ یہ سرمایہ جات دوسرے ممالک، متذکرہ کی نسبت سرمایہ کے لحاظ سے زیادہ ہیں۔ سویڈن کی مجالس چونکہ مقابلہ سے بچی ہوئی ہیں۔ اس لئے ان کی تمام تر توجہ اپنے استحکام کی طرف ہے۔ ان سرمایہ جات کے زیادہ ہونے کی وجہ سے ممبران کو یہ فائدہ ہے کہ شرح سود اور انتظام کا خرچ ہر دو کم پڑتے ہیں۔ یہ رویہ ڈنمارک کی نسبت مجھے زیادہ دانشمندانہ معلوم ہوتا ہے۔

مجالس سویڈن کو مراعات بہت کم ملی ہوئی ہیں۔ کیونکہ یہ تمسکات جاری نہیں کرتیں اس لئے تمسکات کے متعلق مراعات کی انہیں کوئی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ ان کے حسابات کی سرکاری طور پر کوئی پڑتال نہیں ہوتی[۱] حالانکہ ان کے قواعد و ضوابط کی منظوری گورنمنٹ سے لینی پڑتی ہے۔ اس کے برعکس بنک رہن کے ڈائرکٹران اور اڈیٹران منتخب شدہ ممبران باہمی اور سرکاری نمایندگان ہر دو پر مشتمل ہیں۔ اور بنک کو سرمایہ کی گارنٹی بھی ملی ہوئی ہے۔ یہ ڈنمارک کی مجلس قرضہ

---

[۱] میرا یقین ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں میں راستی پر ہوں۔ زبانی کسی ایسی پڑتال کا ذکر نہیں کیا گیا تھا۔ اور قواعد میں بھی ایسی پڑتال کرانا درج نہیں۔

سے ملتا جلتا ہے۔ مگر ڈنمارک اور ناروے کے نیم سرکاری بنک ہائے
رہن سے مختلف ہے۔ کیونکہ اُن میں امداد باہمی کا کوئی عنصر نہیں۔ اس کی
قومی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سرکاری دسترس کے اسقدر ہونے کو
میں قابل اعتراض نہیں سمجھتا۔ ڈنمارک اور ناروے کی طرح مجالس
کے ڈائرکٹران پر امداد باہمی کے طرز پر نگہداشت کافی ہے۔ مگر مقروضاں
پر نہیں ہے۔ مقامی انجمن ہائے قرضہ چونکہ حال ہی میں جاری ہوئی ہیں
اس لئے ان کو اس نگرانی کے استعمال کرنے کا خیال ابھی پیدا ہی نہیں
ہؤا۔ مگر جونہی ان انجمن ہائے کی اشاعت ہوگی۔ تو ممکن ہے۔ کہ اس
طرح کا انتظام ظہور پذیر ہو۔ سویڈن کے شمالی اور وسطی اضلاع میں
چونکہ ذرائع آمدورفت۔ زراعت اور تعلیم ڈنمارک کی نسبت کم ہیں۔
اس لئے وہاں مقامی نگرانی کرنا بہت ضروری معلوم ہوتا ہے +

سکینڈنیویا[1] کے رہنی قرضہ پر نوٹ

رہنی قرضہ کے اعداد اسقدر غیر یقینی ہیں۔ کہ کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنا
مشکل ہے۔ مگر جو اعداد مل سکے ہیں ان کا جمع کر دینا خالی از دلچسپی نہ
ہوگا۔ ۱۹۲۴ء میں ڈنمارک کے مجالس قرضہ و رہن کا قرضہ واجب
الادا تین ارب کرون تھا۔ ۱۹۰۹ء میں محکمہ مال کا خیال تھا۔ کہ
تمام ملک کے کل رہنی قرضہ جات کا نصف مجالس قرضہ و رہن
کو واجب الادا تھا۔ اور باقی نصف سیونگ بنک۔ پرائیویٹ بنک۔

---

(۱) سکینڈنیویا سے مراد ممالک سویڈن ناروے اور ڈنمارک
ہے۔ مترجم +)

دیگر بنک ہائے - بیمہ کی کمپنیاں - پراویڈنٹ فنڈ - اور ساہوکاران کو واجب الادا تھا +

اگر کل رہنی قرضہ ۶ ارب کروں فرض کر لیا جائے - تو قرضہ کی اوسطاً فی مزروعہ ایکڑ ۵۰۷ کروں آتی ہے - مگر مجالس اور سیونگ بنکوں میں کئی قرضہ جات شہری اراضیات کی ضمانت پر بھی دیئے ہوئے ہیں - حالانکہ محکمہ مال کے اندازہ میں صرف دیہاتی زمین شامل تھی - نیز ۱۹۰۹ء کے بعد مجالس کا کام بہت بڑھ گیا ہؤا ہے - اس وقت زیادہ سے زیادہ تمام مجالس کا کل قرضہ واجب الوصول ۱½ ارب کروں تھا - اگر ۱۹۰۹ء کے میزان سے ۳۰ کروڑ کروں شہری اراضیات کا تصور کر کے منہا کر دیا جائے اور اگر محکمہ مال کے اس خیال کو درست مان لیا جائے - کہ مجالس کو ملک کا نصف رہنی قرضہ واجب الادا تھا - تو دیہاتی قرضہ اس وقت کل دو ارب چالیس لاکھ کروں سمجھا جا سکتا ہے - اب ۱۹۲۴ء کے میزان قرضہ واجب الوصول سے اسی نسبت سے شہری اراضیات کے لئے منہائی کر لی جائے - اور دیہاتی قرضہ کو بجائے ۶۰ فیصدی کے ۵۰ فیصدی تصور کر لیا جائے - تو کل دیہاتی قرضہ ۱۰۰/۵۰ (۲ ارب ۷۰ کروڑ) = ۴ ارب کروں آجاتا ہے جس سے اوسط قرضہ فی ایکڑ ۵۰۰ کروں نکلتی ہے +

ناروے میں بنک رہن - چھوٹے زمینداروں کے بنک - اور دیہاتی مجالس قرضہ کا کل قرضہ واجب الوصول ۵۰ کروڑ کروں تھا - اور سیونگ بنکوں کا ۴۰ کروڑ کروں تھا - بنک آف ناروے اور دوسرے مشترکہ سرمایہ کے بنکوں نے زمین پر ۶۵ کروڑ کروں دیئے ہوئے تھے +

پرائیویٹ اشخاص کے ہاتھ میں بھی ساہوکارہ بہت کچھ ہے
ان کے رقیب بنک اور مجالس انہیں کثیر التعداد بیان کرتے ہیں۔
چونکہ ڈنمارک میں زراعت نے بہت کم ترقی کی ہے۔ اس لئے میں
یہ فرض کرونگا۔ کہ مجالس اور بنکوں کا دیہاتی قرضہ ایک ارب کے
قریب ہے۔ اور یہ کہ اس کا نصف حصہ ساہوکاراں نے دیا ہؤا
ہے۔ اس طرح پر کل دیہاتی قرضہ ایک ارب پچاس کروڑ کرون آتا
ہے۔ جس کو اگر ۲۵ لاکھ ایکڑوں پر پھیلایا جائے۔ تو اوسط فی ایکڑ
۶۰۰ کرون (۳۰۰ روپیہ) نکلتی ہے۔ مگر اس قرضہ کا بیشتر حصہ ممکن
ہے۔ کہ جنگلات کے ترقی دینے میں صرف شدہ ہو۔ اور اگر یہ رقبہ
۷۰ لاکھ ایکڑ بھی شامل کر لیا جائے۔ تو اوسط قرضہ ۱۵۰ کرون (۷۵
روپیہ) نکلتی ہے۔ یہ اوسط اسقدر غیر یقینی ہے۔ کہ چنداں مفید نہیں
ہوسکتی۔ سویڈن میں بنک رہن نے ۳۰ کروڑ کرون قرضہ پر
دیا ہؤا ہے۔ اور بنک آف سویڈن نے ۵ ، ۷ کروڑ کرون
دیا ہؤا ہے[1]۔

اور سیونگ بنکوں نے ایک ارب دس کروڑ کرون دیا ہؤا
ہے۔ ان اعداد میں شہری رہن بھی شامل ہیں۔ ۱۹۱۷ء کے
دیہاتی اضلاع کے رہنی قرضہ کا میزان ۲۷۴۴۰۰۰۰۰ کرون
کیا گیا تھا۔ اور اب یہ شاید ۳ ارب کرون ہوگا۔ اس میں
زیادہ حصہ قرضہ کا پرائیویٹ اشخاص کا ہے۔ اگر ۳ ارب کو
صحیح خیال کیا جائے تو ۱۲۵۰۰۰۰۰ ایکڑ مزروعہ رقبہ پر

---

[1] جو رہن مشترک سرمایہ کے بنکوں کے پاس ہیں۔ نقشوں میں اُن
کا علیحدہ اندراج نہیں ہے۔

اوسط قرضہ ۰ ۴ ۲ کرون (۲۴۰ روپیہ) آتی ہے - اور اگر اس میں ۵۳۰۰۰۰۰ ایکڑ جنگل بھی شامل کر دیئے جائیں - تو اوسط ۶ ۴ کرون (۴۶ روپیہ) فی ایکڑ آتی ہے - مگر ناروے اور سویڈن ہر دو میں جنگل کے تحتی رقبہ پر رہنی قرضہ چنداں زیادہ نہ ہوگا +

مصر میں رہنی قرضہ فی ایکڑ اوسطاً ۶ — ۱۴ — ۴ پونڈ (۷۱ روپیہ) تھا - اور پنجاب میں مزروعہ زمین پر اوسط قرضہ ۸ — ۱۶ — ۰ پونڈ (۰ — ۸ — ۱۲ روپیہ) ہے +

بلجیم اور ہالینڈ

مجھے ان ممالک میں واپس آنے کا موقع نہیں ملا تھا - ان میں میں ۱۹۲۰ء میں انجمن ہائے امداد باہمی کو دیکھتے ہوئے گیا تھا - اور مجھے اس وقت نہ جانے کا سخت افسوس ہے - کیونکہ ان ممالک میں رہنی قرضہ بطریق امداد باہمی دینے کا انتظام ایسا ہے — جو جرمنی اور سویڈن ناروے کی نسبت ہندوستانی حالات سے زیادہ مطابقت رکھتا ہے - ہالینڈ میں اوٹریکٹ میں اور بلجیم میں لووین میں امداد باہمی سنٹرل بنک ہیں - جو رہنی قرضہ کا کام بھی کرتے ہیں - ان کے علاوہ جنوبی ہالینڈ اینڈ ہوؤں مقام پر ایک علیحدہ رہن کا بنک ہے - جو کہ مقامی سنٹرل بنک کے ساتھ ساتھ کام کرتا ہے +

اوٹریکٹ سنٹرل بنک

یہ بنک ۱۸۹۹ء میں قائم ہؤا۔ ۱۹۲۳ء میں ۶۸۷ انجمن ہائے اس سے الحاق شدہ تھیں۔ ان کا بیشتر حصہ شمالی خطۂ ملک پر مشتمل تھا۔ اس بنک کو اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ ان انجمنہائے کے شخصی ممبران کو براہِ راست رہنی ضمانت پر قرضہ دے۔ اور اجلاس عام کی وقتاً فوقتاً یقین کردہ حدود کے اندر اسی رقم جتنے تمسکات جاری کرے۔ ۱۹۱۲ء میں اجلاسِ عام نے اس کی حدِ غایت ایک کروڑ فلارن قائم کی تھی[1]۔ ۱۹۲۳ء کے اخیر میں ۶۵ لاکھ کی لمبی میعاد کے لئے امانتیں حاصل کی جا چکی تھیں۔ اور ان امانت ہائے کے بالمقابل امانت داران کو اسم وار دس سالہ تمسکات دئے گئے تھے۔ ۷۲ لاکھ فلورن ۳۲۸ ممبران[2] انجمن ہائے کو قرضہ پر دئے جا چکے تھے۔ تمسکات مجریہ سے زائد رقم سرمایہ محفوظ میں سے دی گئی تھی۔ بنک کا سالانہ خرچ ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ فلورن کا تھا۔ ۱۹۲۳ء میں ۳۸ نئے قرضہ جات ۸ لاکھ فلورن کے دئے گئے تھے۔ قرضہ جات نقد دئے جاتے ہیں۔ اور ان کی غایت میعاد ۲۰ سال ہے۔ اگرچہ تمسکات صرف دس سال کی میعاد کے لئے جاری کئے جاتے ہیں۔

---

[1] فلارن آج کل ایک روپیہ چار آنے کے برابر ہے۔

[2] اس لئے اوسطاً ہر دو انجمنوں میں ایک شخص کے ذمہ رہنی قرضہ تھا۔ تجارتی رہن کے بنک بھی بڑے زمینداران کو قرضہ جات دیتے ہیں۔ شمالی ہالینڈ کے کاشتکار کفایت شعار اور آسودہ حال ہیں

مگر چونکہ بنک کے پاس ملحقہ انجمن ہائے کی ۵ کروڑ فلورن کے قریب تھوڑی تھوڑی میعاد کی امانت ہائے ہیں۔ اس لئے اگر ادائیگی تمسکات کی رقم لمبی میعاد کی امانت ہائے سے متجاوز ہو جاتے۔ تو عارضی طور پر اس کی ادائیگی کرنے میں بنک کو کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ مقروضان پر کوئی عام یا مزید ذمہ داری نہیں ہے۔ انجمن ہائے اُن رہنی قرضہ جات کی جو بنک نے ان کے ممبران کو دئے ہوں۔ ذمہ دار نہیں ہیں[۱] مگر درخواست دہندگان کی مالی حالت اور چال چلن کی دریافت مقامی آدمیوں کی غیر سرکاری کمیٹیوں کی معرفت کی جاتی ہے۔ جن میں ان انجمن ہائے کے ممبر بھی شامل ہوتے ہیں۔ نیز مرکزی بنک اور ملحقہ انجمن ہائے کے تعلقات کو مدنظر رکھتے ہوئے انجمن ہائے کے بنک کو ہر ممکن مدد دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا +

بنک رہن اینڈ ہوؤن } جنوبی الینڈ میں اینڈ ہودن میں ایک گرانقدر سنٹرل بنک ہے۔ جو ۱۸۹۹ء میں قائم ہوا۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں اس سے ۴۹۰ انجمن ہائے کا الحاق ہو چکا تھا[۲]

انجمن ہائے ملحقہ کے شخصی ممبران و غیر ممبران کو قرضہ جات محدود طور پر دئے جاتے تھے۔ سنہ ۱۹۰۸ء میں اس کا تمام کاروبار ایک ملحقہ بنک رہن کو منتقل کر دیا گیا۔ سنہ ۱۹۲۳ء میں اس بنک کے ساتھ ۴۰۵ ابتدائی انجمن ہائے قرضہ کا الحاق ہو چکا تھا +

---

[۱] اگر ممبران قرضہ کی انجمن سے قرضہ لیکر رہن کے بنک کی قسط ادا کریں۔ تو کوئی امر مانع نہیں۔ مگر انجمن کو پہلے سنٹرل بنک سے ایسی صورت میں مشورہ کر لینا چاہئے +

[۲] مجھے افسوس ہے۔ کہ میں ہالینڈ میں نہ جا سکا۔ مجھے اس سنٹرل بنک کے موجودہ اعداد نہیں مل سکے +

جہاں کوئی انجمن قرضہ ہو۔ تو بنک رہن صرف انجمن کے ممبران کو ہی قرضہ جات دیتا ہے۔ ان مقامات کے دیگر اشخاص جو اس بنک سے قرضہ جات لینے چاہئیں۔ وہ انجمن ہائے میں شامل ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کا چال چلن اچھا ہو۔ جہاں کوئی انجمن نہ ہو۔ وہاں بنک ہر ایک موزوں درخواست دہندہ کو قرضہ دیدیتا ہے۔ اگر قرضہ جائداد مکفولہ کی قیمت کے ۵۰ فیصدی سے متجاوز نہ ہو۔ تو انجمن اُس قرضہ کی براہ راست ذمہ وار نہیں ہوتی - لیکن اگر قرضہ اس نسبت سے زیادہ ہو۔ مگر ۶۰ فی صدی کی غایت حد سے زیادہ نہ ہو۔ تو مقروض یا تو معتبر کفالت پیش کرکے بنک کا اطمینان کر دیتا ہے۔ کہ وہ دس سال کے اندر پورے ۱۰ فیصدی ادا کریگا۔ یا وہ انجمن کو اس رقم کے لئے بطور ضامن پیش کرتا ہے قرضہ جات ۴۰ سال سے زائد عرصہ کے لئے نہیں دئے جاتے۔ تمسکات ۴ سے ۵½ فیصدی سود پر جاری کئے جاتے ہیں۔ اور سویڈن کے جنرل رہن کے بنک کی طرح جب کبھی بازار میں مناسب موقع ہوتا ہے۔ ان کو فروخت کر دیا جاتا ہے۔ جو رقم ان کی فروخت سے حاصل ہو۔ اس کو سنٹرل کواپریٹو بنک میں جمع کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر حسب ضرورت اس میں سے رقوم برآمد کرائی جاتی ہیں۔ مقروضان کو قرضہ جات نقد دئے جاتے ہیں۔ اور خرچ عملہ اور اقساط ادائیگی قرضہ کے علاوہ ۴½ سے لیکر ۵¾ فی صدی تک سود ادا کرتے ہیں۔

۱۹۲۳ء میں ۵ فیصدی تمسکات کے بالمقابل قرضہ جات ۵¼ اور ۵½ فی صدی پر دئے گئے تھے۔ اس وقت تمسکات اور قرضہ پر کل رقم ۵۲½ لاکھ فلورن تھی۔ سال کا منافع نکال لینے کے بعد سرمایہ محفوظ ۳۸۰۰۰ فلورن تھا۔ اور ادا شدہ حصص ۶۳۰۰۰ تھے۔ یہ رقم حصص کا دسواں حصہ ہے۔ کیونکہ حصص کا دسواں حصہ ہی اب تک وصول کیا گیا ہے۔

اس سے نوگنا رقم حسب ضرورت طلب کی جا سکتی ہے۔ تعداد قرضہ جات ۲۰۸ تھی۔ اور اوسط قرضہ ۶۵۰۰ فلورن تھی۔ ۱۹۲۳ء میں جو ۱۸۲ قرضہ جات دئے گئے۔ ان میں سے ۸۱ دس سال یا اُس سے کم عرصہ کے لئے تھے۔ اور ۹۱ قرضے ۲۵ سے ۴۰ سال تک کی میعاد کے لئے تھے۔ جون ۱۹۲۳ء میں ۱۲ مقروضان سے ۳۸۲۹ فلورن قرضہ زائد الاقرار تھا۔ اور اس سے کچھ کم رقم سود زائد الاقرار کی تھی۔ اس سال میں صرف ایک مقروض کی جائداد قرق کرانے کی نوبت آئی تھی۔ انتظامیہ کمیٹی اور نگران کمیٹی ہر دو کا انتخاب حصہ داراں کے اجلاس عام میں ہوتا ہے۔ مگر عملہ کارکن وہی ہے۔ جو کہ سنٹرل بنک کا ہے۔ ہر دو کا دفتر ایک ہی جگہ ہے۔ منافعہ جات کا کچھ حصہ سنٹرل بنک کو بطور معاوضہ معائنہ وغیرہ کے دیا جاتا ہے ✦

مقروضان کی جائداد کی قیمت کی تشخیص بنک کے ماہرین کرتے ہیں مقروضان کی تمام مرہونہ اراضیات تمسکات مجریہ کی مشترکاً ذمہ وار ہیں۔ مگر کوئی مزید ضمانت نہیں لی جاتی کیونکہ سرمایہ حصص[1] اور سرمایہ محفوظ کو بنک کی پشت پناہی کے لئے کافی سمجھا جاتا ہے۔ جائداد کے فروخت کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ کیونکہ بنک کو سرسری کارروائی کے ذریعہ سے قرقی کر دینے کا حق حاصل ہے۔ تمسکات کو قرعہ اندازی سے چن کر واپس لے لیا جاتا ہے۔ مقروضان کے قرضہ جات کو بجز اس صورت کے کہ ان کے محفوظ ہونے کا شبہ نہ پڑ جائے۔ واپس نہیں لیا جاتا ہے۔ مگر انہیں ۳۰ دن کے نوٹس دے دینے پر تمام قرضہ یا اُس کے کچھ حصہ کا (۱۰۰ فلورن یا اس کے مضروب رقم میں) ادا کر دینے کا حق حاصل ہے ✦

امداد باہمی نقطۂ نگاہ سے اینڈ ہوون بنک رہن ایک عمدہ قسم کا بنک

---

[1] اس میں سے ۹۰ فیصدی ابھی طلب نہیں کیا گیا۔

ہے۔ ہندوستان میں فی الحال اتنی لمبی میعاد کے قرضہ جات کی غالباً ضرورت نہ ہوگی۔ نیز تھوڑے عرصہ کے تمسکات باسانی فروخت ہو سکیں گے۔ بنک کے انتظام کا اُن انجمن ہائے کے ہاتھ میں ہونا جن کے ممبران مقروض ہوں۔ باہمی میل جول اور اچھی نگرانی کا موجب ہوتا ہے۔ ہندوستان میں شائد اس سے ایک قدم اور آگے جانا پڑیگا۔ اور انجمن ہائے پر تمام یا کچھ ذمہ داری ہر حالت میں عائد کرنی پڑیگی ؛

نیز پنجاب میں چونکہ زراعت پیشہ ممبران کی اراضیات بنک فروخت نہیں کرا سکتا۔ اس لئے شخصی ضامنان کی بھی ضرورت پڑے گی۔ ان کے علاوہ چونکہ چھوٹی انجمن ہائے اور قرضہ کی تحریک آہستہ آہستہ پھیل رہی ہے اور ان کے مکمل طور پر پھیلنے کے لئے چند ایک سال اور درکار ہونگے۔ اس لئے جہاں انجمن ہائے نہ ہوں۔ وہاں اشخاص کو قرضہ براہ راست دیا جانا ضروری ہوگا۔ نیز جب رقم قرضہ اتنی بڑی ہو۔ کہ اُس کی ذمہ داری کا چھوٹے آدمیوں کی انجمن پر عائد کرنا درست نہ ہو۔ تو تب بھی قرضہ جات بلا وساطت انجمن ہائے دینے ضروری ہونگے ؛

لودین سنٹرل بنک

لودین سنٹرل بنک مندرجہ بالا تجویز سے ملتے جلتے طریق پر چل رہا ہے۔ یہ بنک ۱۸۹۷ء میں قائم ہوا۔ قرضہ جات اُن انجمن ہائے کو جو سنٹرل بنک سے الحاق شدہ ہوں۔ دئے جاتے ہیں۔ یا ان درخواست دہندگان کو دیئے جاتے ہیں۔ جن کے یہاں کوئی انجمن نہ ہو۔ رہن کا بنک علیحدہ نہیں ہے۔ ابتدائی قرضہ کے قواعد کے مطابق ممبران کی ذمہ واری غیر محدود ہے۔ اور انجمن کو ممبران کی جائداد کی قیمت کے دو تہائی حصہ تک رہتی قرضہ

دینے کا اختیار ہے - قرضہ جات بالاقساط واجب الادا ہیں - ممبران
کو کسی دوسری غیر محدود ذمہ واری کی انجمن میں شامل ہونے کی
ممانعت ہے - اور اگر وہ ساہوکاروں سے قرضہ جات لیں -
تو ان کو انجمن سے خارج کر دیا جاتا ہے - ایسی انجمن کا کوئی ممبر
اگر رہنی قرضہ کے لئے درخواست دے - تو اسے اپنی عام حالت
کا ایک نقشہ بھیجنا پڑتا ہے - نیز اس جائداد کی جو وہ رہن کرنا
چاہتا ہے - نقل حقیت بھی ارسال کرنی پڑتی ہے - اس میں یہ
بھی بتلانا پڑتا ہے - کہ وہ جائداد کیونکر ملی اور یہ کہ روپیہ کو کس مصرف
میں لانا مقصود ہے - اس نقشہ کی انجمن کے ممبران انتظامیہ کمیٹی
اور کمیٹی نگراں پڑتال کر کے تصدیق کرتے ہیں - اور سنٹرل بنک کو
بعد تشخیص قیمت جائداد یہ تصدیق ارسال کر دیتے ہیں - انجمن کی
سفارش پر اگر قرضہ دیا جائے - تو وہ اس کی ہر طرح سے ذمہ وار
گردانی جاتی ہے - اسے سنٹرل بنک کا ۱۰۰ فرینک کا ایک حصہ
ہر ایک ہزار فرینک قرضہ مطلوبہ پر خرید کرنا پڑتا ہے - اس کی
وجہ سے حصہ کی قیمت کے دس گنا ذمہ واری اور اس پر عائد ہوتی
ہے - رقم قرضہ اگر ۲۵۰۰۰[1] فرینک تک ہو - تو انجمن سے سود
۵¼ فیصدی اور اس سے بڑی رقوم پر ۵½ فیصدی کے حساب سے
لیا جاتا ہے - انجمن مقروض سے ¼ فیصدی زائد وصول کرتی
ہے - اگر کوئی شخص اس کے یہاں انجمن نہ ہونے کی وجہ سے سنٹرل
بنک سے براہ راست قرضہ لے تو اسے ۵¾ سے ۶ فیصدی سود
ادا کرنا پڑتا ہے شرح سود میں اضافہ کر دیا جاتا ہے - کیونکہ
قرضہ کے انجمن کی نسبت براہ راست دینے میں خطرہ زیادہ ہوتا
ہے - صرف کاشتکاراں اور چھوٹے پیشہ وران ہی بنک سے

[1] موجودہ شرح مبادلہ ایک روپیہ سات پلو کے فرینک [illegible]

قرضہ لے سکتے ہیں - خواہ سنٹرل بنک نے قرضہ براہ راست دیا ہو یا انجمن کی وساطت سے دیا ہو - ہر دو حالتوں میں مقروض کو ایک اقرار نامہ تحریر کر دینا ہوتا ہے - جس کی شرائط حسب ذیل ہوتی ہیں - بقایا زائد الاقرار پر تعزیری سود ادا کرنا ہوگا - وقت پر نہ ادائیگی کرنے میں مرتہن کو سرسری کارروائی کر کے قرقی کرا لینے کا اختیار ہوگا - اگر مقروض مر جائے - زمین فروخت کر دے - یا زمین کا کسی اور طرح سے انتقال کر دے - یا زمین کی حیثیت گر جائے - یا اسے چھ سال کے لئے ٹھیکہ پر دیدے - یا ٹھیکہ دار سے ایک سال کا ٹھیکہ پیشگی وصول کرے - تو بنک کے فی الفور اپنا تمام قرضہ واپس لے لینے کا اختیار ہوگا - راہن کی حقیت کی تصدیق وہ قانون پیشہ شخص کریگا جس نے سرکاری کاغذات کی پڑتال کی ہو - مقروض کو اپنی تمام جائداد کا بیمہ آتشزدگی کرا لینا ہوگا *

قرضہ جات بیس سال تک کی معیاد کے لئے دئے جاتے ہیں - مگر اس غرض کے لئے روپیہ پانچ اور دس سال کے عرصہ کے لئے امانت ہائے جمع کر کے حاصل کیا جاتا ہے - اور تمام امانت داران کو اسم وار تمسکات جاری کر دئے جاتے ہیں - اگر کوئی امانت دار تمسکات کا تبادلہ بنک کو اطلاع دے کر کرے - تو بنک معترض نہیں ہوتا - امانت دار بھی اگر چاہے - تو خاص حالتوں میں سخت ضرورت کے وقت اپنی امانت قبل انقضاء معیاد واپس لے سکتا ہے - بشرطیکہ وہ سود کے کچھ حصہ کے نقصان برداشت کرنے پر رضامند ہو جائے - دیگر حالتوں میں امانت اسی وقت واپس کی جاتی ہے - جبکہ وہ آسانی سے قبل از انقضائے معیاد دی جائے دس سال کے بعد بنک رہن یا انجمن کو اختیار حاصل ہے - کہ وہ

راہن کے قرضہ پر شرح سود زیادہ کرے - اس طرح بنک قرضہ کے باقی معیاد کے دوران میں سرمایہ کے سابقہ شرح سود پر نہ ملنے کے خطرہ سے اپنے آپ کو محفوظ کر لیتا ہے - اگر روپیہ زیادہ شرح سود پر ملے - تو بنک یا انجمن راہن سے شرح سود اسقدر زیادہ لینا شروع کر دیتے ہیں - جس سے اُس نقصان کی تلافی ہو جائے - راہن کو اختیار ہے - کہ وہ اُسی وقت یا جس وقت چاہے - اپنا قرضہ تاریخ مقررہ سے قبل ادا کر دے ۔

لووین کا طریقہ کار جو بیان کیا گیا ہے - حال ہی کی معلومات پر مبنی ہے - مگر مجھے افسوس ہے - کہ اعداد جن کا میں ذکر کرونگا وہ ۱۹۲۰ء کے حاصل کردہ ہیں[1] سنٹرل بنک کے پاس اس وقت ۶ کروڑ ۲۵ لاکھ فرینک کے رہن تھے - جن کی ضمانت پر امانت ہاے کے علاوہ تمسکات جاری کئے گئے تھے - تین چوتھائی امانتیں عرصہ دس سال کے لئے تھیں - اس لئے ظاہر ہے - کہ بنک اپنے رہنی قرضہ کا کاروبار بڑھا سکتا ہے[2] بنک کے پاس اس وقت ۶۶۷ رہنتاں تھے - ۱۹۱۴ء سے یعنی جب سے یہ شاخ کھولی گئی تھی کل ۱۲ ۱۴ رہنتاں لئے گئے تھے ۔

۱۹۱۹ء میں ۳ ۱۳ قرضہ جات ۱۴ لاکھ فرینک کے دئے گئے جن

---

[1] کاغذات جو بنک نے مجھے ارسال کئے - وہ مجھے ہندوستان واپس آتے ہوئے راستے میں ملے - اور ان میں سالانہ چٹھا نہیں تھا - اب اِس رپورٹ کے چھپنے سے پہلے وہ نہیں پہنچ سکتا ۔

[2] اس کے برعکس ۱۹۲۳ء میں اینڈ ہوؤن نے رپورٹ کی کہ وہ قرضہ جات کی تمام درخواستہاے کو منظور نہیں کر سکتا ۔

میں سے ۹۲ اوسطاً ۷۰۰ فرینک کے انجمن ہائے کی وساطت سے دیئے گئے تھے۔ اور ۸ قرضہ جات اوسطاً ۱۹۰۰ فرینک کے اشخاص کو براہ راست دیئے گئے۔ ہر دو قسم کے قرضہ جات میں یہ نسبت شروع سے لے کر اب تک تقریباً برابر رہی ہے۔ انجمن ہائے کی معرفت قرضہ جات کے ۶۰ فیصدی اور براہ راست قرضہ جات کے ۵۰ فیصدی خرید زمین یا خرید مکانات کے لئے دیئے گئے۔ اسی طرح علی الترتیب ۱۴ فیصدی اور ۲۰ فیصدی پرانے قرضہ کی ادائیگی کے لئے۔ اور اسی طرح ۳ فیصدی اور ۵ فیصدی مشترکہ حصہ داران کو جن کی زمین تقسیم کی جا رہی ہے۔ ادا کرنے کے لئے دیئے گئے (تقسیم اراضی جو سابقہ مالک کے مرجانے یا دیگر وجوہ سے عمل میں آئی) بلجیم میں کاشتکاراں کی زمین کے ایسے بہت کم رہن ہیں۔ جن کو فک کرایا جائے۔ میں بلجیم کے انتظام رہنی قرضہ بطریق امداد باہمی کی طرف خاص طور پر توجہ منعطف کرانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ میری رائے میں جرمنی اور سویڈن ناروے کی نسبت وہیں کا طریقہ کار پنجاب اور غالباً دیگر ہندوستان کے صوبجات کے لئے زیادہ موزوں ہے +

وہیں کی طرح خواہ سنٹرل بنک کی معرفت یہ کام ہو۔ یا ایلٹڈ ہیوون کی طرح علیحدہ رہن کا بنک کھول دیا جائے۔ جرمنی اور ناروے وغیرہ کی تقلید یہاں خطرناک ثابت ہوگی۔ اور یہ افسوس ناک امر ہے۔ کہ جرمنی اور ڈنمارک کی نسبت یہاں ہالینڈ اور بلجیم کے طریقہ کار کے متعلق واقفیت بہت کم ہے تمام یورپی ممالک میں جن کا ذکر کیا گیا ہے۔ کاشتکاران تعلیم یافتہ اور کفایت شعار ہیں۔ اِن میں قرضہ جات کے ادا کرنے کی عادت پڑی ہوئی ہے

میرا اس کہنے سے یہ ہرگز مدعا نہیں - کہ ڈنمارک کے رہنی قرضہ کے طریقہ کار پر بلجیم اور ہالینڈ میں عمل نہیں ہوسکتا - مگر اُس کے یہ معنی بھی نہیں - کہ اُن کو یہ طریقہ اختیار کرلینا چاہئے - ان کی رہنی قرضہ کی انجمن ہائے پر بنیاد رکھنے کی وجہ یہ تھی - کہ انجمن ہائے قرضہ رہنی قرضہ کے شروع ہونے سے پہلے ملک میں پھیلی ہوئی تھیں - برخلاف اس کے جرمنی اور سویڈن ناروے میں جب رہنی قرضہ کی ابتدا ہوئی تو انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ اس وقت تک جاری بھی نہیں ہوئی تھیں ⁂

بلجیم اور ہالینڈ میں اتحاد امدادِ باہمی اسقدر مضبوط تھا - کہ انہوں نے ایک خالص امداد باہمی بنک کے مقابلہ میں نیم امدادِ باہمی بنک کا قیام گوارا نہ کیا - اس سے بیشک امدادِ باہمی قرضہ رہنی کا دائرہ عمل اسقدر وسیع نہ ہوا - اور اُس کی ترقی بھی محدود ہوگئی - مگر انہوں نے صرف اُنہی لوگوں کو جو حامیِ امداد باہمی ثابت ہوچکے تھے - اپنے ساتھ شامل رکھا - اسی طرح باقی مقروضاں کو یا تو پورے امداد باہمی اصولات پر کار بند ہونا پڑا - یا غیرامداد باہمی ذرائع سے قرضہ برداشت کرنا پڑا - اس اصول کی پابندی انتہائی حد تک نہیں کی جاتی اور نہ ہی کرنی چاہئے - اینڈ ہوون اور لووین میں جو شخص کسی انجمن قرضہ میں شامل نہیں ہوسکتے - ان کو رہنی قرضہ دیا جاتا ہے - اور لووین میں تو ان کی اس کوتاہی کا خمیازہ بھی نسبتاً گراں شرح سود ادا کرنے سے بھگتنا پڑتا ہے - انجمن ہائے قرضہ جب ہر جگہ قائم ہوتی گئیں - تو ایسے مقروضاں کی تعداد رفتہ رفتہ کم ہو جائیگی - پھر مکمل امداد باہمی انتظام ہو جائیگا ہندوستان اور پنجاب کو بھی رویہ عام طور پر اختیار کرلینا چاہئے ⁂

ہالینڈ کے دونوں بنکوں میں مقامی انجمن یا مرکزی بنک کے نمایندگاں اغراض قرضہ کے متعلق تحقیقات کرتے ہیں۔ تحقیقات صرف ضمانت کے کافی ہونے کے متعلق ہی نہیں کی جاتی۔ بلکہ اس میں تمام وہ معاملات ہوتے ہیں۔ جوکہ ایک بنک امداد باہمی کو دریافت کرنے چاہئیں۔ مثلاً روپیہ کس استعمال میں لایا جائیگا۔ کیا مقروض کے لئے روپیہ کا اس طرح استعمال کرنا مفید ہوگا۔ اس کی اقتصادی اور ذاتی حالت کیسی ہے۔ کیا فی الحقیقت روپیہ اغراض مبینہ پر لگایا گیا ہے۔ یا کہ نہیں۔ اور اس کے وقت پر روپیہ ادا نہ کرنے کے وجوہات کیا ہیں۔ وغیرہ وغیرہ ؛

لووین میں جو قرضہ جات انجمن ہائے کی وساطت سے دئے جاتے ہیں ان میں یہی طریقہ برتا جاتا ہے۔ مگر غیر امداد باہمی اشخاص کی صورت میں قوانین میں یہی درج ہے۔ کہ سنٹرل بنک کے نمایندگاں تشخیص کرینگے۔ چونکہ بنک اور تشخیص کنندگاں صحیح معنوں میں اصولات امداد باہمی پر کاربند ہیں۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ تشخیص کے وقت وہی امور دریافت نہ کریں۔ جوکہ وہ دوسری صورت میں دریافت کرتے۔ اسی لئے خواہ مقروض کتنا مالدار ہی کیوں نہ ہو فضول خرچی یا بدکرداری کے لئے قرضہ جات حاصل نہیں کر سکتا اسی طرح ملک کے غیر منفعت بخش قرضہ کے بڑھ جانے کا کوئی اندیشہ نہیں۔ قرضہ جات سابقہ پرانے قرضہ وغیرہ کی ادائیگی۔ خرید آراضی اور ترقی حیثیت اراضی کے لئے دئے جاتے ہیں ؛

سرمایہ یا تو لمبی میعاد کے لئے امانت ہائے حاصل کر کے یا تمسکات جاری کر کے جمع کر لیا جاتا ہے۔ میں اس کا سبب نہیں سمجھ سکا کہ جنوبی ہالینڈ میں ایینڈ ہوون کیوں ۳۵ اور ۴۰

سال میعاد کے قرضہ جات دیتا ہے - جبکہ ملک کا شمالی حصہ جہاں اوٹریکٹ بنک کام کرتا ہے - ڈنمارک کی طرح بہت ترقی یافتہ ہے۔ اور اسی لئے وہاں مستقل طور پر زمین رہن کرکے قرضہ جات حاصل کرنے سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے - یہ اغلب معلوم ہوتا ہے کہ اگر اینڈ ہوون اپنے شمالی اور جنوبی ہمسایہ بنکوں کی طرح ۱۰ سے ۲۵ سالہ قرضہ جات دیتا - تو اتنا ہی خوش اسلوبی سے کام کر سکتا۔ جتنی میعاد قرضہ تھوڑی ہو اتنا ہی جلدی مقروض کو ادائیگی کرنی پڑتی ہے - اور اس میں اس کا مالی اور اخلاقی فائدہ ہر دو ہیں - یہ خیال نہیں کر لینا چاہیئے کہ چونکہ اوٹریکٹ اور لووین تھوڑی میعاد کے لئے قرضہ جات دیتے ہیں - اسی لئے اُن سے بڑے زمیندار اس طرح مستفید نہیں ہو سکتے - جس طرح کہ وہ اینڈ ہوون کے چالیس سالہ تمسکات ہونے کی وجہ سے ہو سکتے ہیں - یہ خیال اس وجہ سے پیدا ہوا معلوم ہوتا ہے - کیونکہ اوٹریکٹ اور لووین کی اوسط قرضہ اینڈ ہوون کی نسبت بہت زیادہ ہے - میری رائے میں اینڈ ہوون کے تمسکات کا اتنی لمبی میعاد کے لئے ہونا ایک اتفاقیہ امر ہے جو جرمنی کے بلا سوچے سمجھے تقلید کرنے کی وجہ سے ظہور پذیر ہؤا ہے ٭

اوٹریکٹ کا اس میعاد سے زیادہ کے لئے بغیر کسی احتیاط کے قرضہ جات دینا جس کے تمسکات جاری کئے گئے ہوں - لووین کی نسبت غیر دانشمندانہ ہے - بلجیم کا دس سال کے بعد حسب ضرورت سود بڑھا دینے کا طریقہ بنک کو خطرہ سے بچاتا ہے - اور جیسا کہ جلد باز معترضین خیال کریں گے - اس سے کسی قسم کی بے انصافی کا احتمال نہیں ہو سکتا - کیونکہ اس کا انتظام امداد باہمی ہونے کی

وجہ سے ممبران کے اپنے ہاتھ میں ہے ؛
اگر مقروضین بنک کی شرح سود کو بازاری شرح سود سے زیادہ سمجھیں تو انہیں بازار سے روپیہ حاصل کرکے بنک کو ادا کرنے کا راستہ کھلا ہے - ہندوستانی رہن کے بنکوں میں ایسی احتیاط کرلینا بہت اچھا ہے - کیونکہ ان بنکوں کو بالخصوص ابتدا میں تھوڑی میعاد کے لئے روپیہ مل سکیگا - اوٹریکٹ میں جائداد مرہونہ کے علاوہ مقروضاں کی کوئی مشترکہ یا مزید ذمہ واری نہیں ہے - اور نہ ہی انجمن ہاے قرضہ جات کی ذمہ وار ہیں - میری راے ہی یہ ضمانت مشکوک ہے اینڈہوون میں بھی انجمن اپنے ایک ممبر کے قرضہ کے صرف اس حصہ کی ذمہ وار ہے - جو جائداد کی نصف قیمت سے زائد ہے - مگر تمام مرہونہ جائداد میں مشترکہ طور پر ذمہ وار ہیں - اس طریقہ میں بھی کچھ نہ کچھ خطرہ ہوتا ہے - گو قرضہ کا نصف قیمتِ جائداد تک محدود ہونا - قانوناً سرسری کارروائی کے بعد جائداد کا قرق کرالیا جانا اور سرمایۂ محفوظ (جس میں سے کوئی واپسی نہیں دی جاتی) قرض خواہاں کو محفوظ کردیتے ہیں - بلجیم کے بنک میں انجمن ممبران کے برداشت کردہ قرضہ جات کی پورے طور پر ذمہ وار ہے - اور اِس خطرہ کو اپنے سر لینے کے معاوضہ میں کچھ تھوڑی سی زائد شرح سود لگا لیتی ہے ؛
سنٹرل بنک سے ایک غیر ممبر کو جو قرضہ دیا جاتا ہے - وُہ بجُز جائداد مرہونہ کے اور کسی طرح محفوظ نہیں ہوتا - ایسی صورتوں میں شخصی ضامنان کا لینا انسب ہوگا - ہندوستان میں اگر یہ خیال کیا جاوے - کہ کسی انجمن کو اپنے ایک ممبر کی خاطر تمام ذمہ واری اپنے سر نہیں لے لینی چاہئے - تو ذمہ واری کے کچھ حصہ کو سر لینے کی ترکیب نکالی جاسکتی ہے - اس طرح سے بھی مقامی نگہداشت

حاصل کرنے کا مقصد پورا ہو جاویگا - جہاں تک مجھے علم ہے - بلجیم اور ہالینڈ کے رہن کے بنکوں کو سرکار کی طرف سے کوئی مراعات حاصل نہیں - بجز اُن کے جو کہ عام طور پر انجمن ہائے امداد باہمی - اور بنک ہائے رہن تجارتی یا امداد باہمی کو حاصل ہوتی ہیں - نیز اُن میں کسی قسم کی کوئی سرکاری دسترس نہیں - بلجیم اور ڈنمارک میں عام طور پر اُن قرضہ جات کی صورت میں جو انجمن ہائے کو دئے جاویں مکمل امداد باہمی نگرانی ہے - اینڈ ہولینڈ اور بلجیم میں اُن قرضہ جات میں جو اشخاص کو دئے جاویں - یہ نگرانی گو غیر مکمل ہے - مگر پھر بھی مفید ہے - اور سکینڈینیویا کی نسبت یقیناً زیادہ مفید ہے - جہاں نہ ہی مقروض اور نہ ہی قرضخواہ اور نہ ہی مقامی تشخیص کنندہ تحریک امداد باہمی میں کوئی عام دلچسپی رکھتے ہیں ان کو صرف ہر سودے کو مالی طور پر محفوظ ہونے کا خیال ہی ہوتا ہے۔

آئرلینڈ

آئرش فری سٹیٹ میں میں نے قلیل سیاحت کے دوران میں جو تحقیقات کی - اُس سے معلوم ہوا کہ وہاں رہنی قرضہ کیلئے کوئی مزید آسانیاں حاصل کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہوئی دکھائی نہیں دی - بہت سے پرانے زمینداران کی اراضیات مختلف قوانین خرید اراضی کے تحت میں خرید لی گئی ہیں - جو ۱۸۷۰ء سے لے کر ۱۹۰۹ء تک جاری ہوتے رہے - اس طرح ایک کروڑ تیس لاکھ ایکڑ زمین ۱۳ کروڑ پونڈ کی لاگت سے تین لاکھ کاشتکاران کو منتقل ہو گئی - اور اس انتقال سے تمام سابقہ رہناں صاف ہو گئے - اور اب صرف سرکار ہی مرتہن رہ گئی ہے - اب تیں یا تیس لاکھ ایکڑ کے قریب

زمین منتقل ہونا باقی ہے[1] +

نئے خریداران جنہوں نے اپنی سالانہ اقساط ادا نہیں کی ہیں گورنمنٹ کی منظوری سے اپنی اراضیات کو رہن کر سکتے ہیں - اور جہاں اس غرض کے لئے زمین کی قیمت تشخیص کی گئی ہے - تو قیمت رہن موجودہ سالانہ اقساط میں سرکار کو ادا کئے جانے والی قیمت سے چار گنا زیادہ ثابت ہوئی ہے اس کی وجہ کسی حد تک تو قیمتوں کا بڑھ جانا بھی ہے - آئرلینڈ میں خرید زمین کے جنون کی وجہ سے اسی قدر نقصانات ہوئے ہیں - جوکہ دیگر ممالک میں ہوئے - نئے خریداران زمین میں سے اکثر خریدار غیر اقتصادی قرضہ جات میں دب گئے ہیں - بہت سے اشخاص کی درخواست ہائے جو زمین کی قیمت سالانہ اقساط سے ادا کر رہے - بدیں مضمون کہ اُن کو زمین رہن کرنے کی اجازت دی جائے غیر مناسب سمجھ کر نامنظور کردی گئیں تھیں وہاں کوئی امداد باہمی یا سرکاری رہن کا بنک نہیں ہے - آئرش فری سٹیٹ نے جو زراعتی کمیشن مقرر کیا تھا - اُس نے ۱۹۲۳ء میں سفارش کی کہ تمام مشترکہ سرمایہ کے بنک

---

[1] مجھے صحیح اعداد نہیں مل سکے آئرلینڈ کے دفاتر قوی تنظیم میں سخت مشغول ہیں - ان کے پرانے ملازمین کو ابھی نئے حالات کے مطابق اپنے آپ کو بنانا ہے - اور نئے ملازمین کو ابھی کام سیکھنا ہے - میرا یہ خیال ہے - کہ ملکی انتظام کا کام کچھ بقایا میں پڑتا جا رہا ہے +

زمین منتقل شدہ کا اندازہ ایک کروڑ تین لاکھ ضرور غلط ہوگا حالانکہ مجھے نہایت وثوق کے ساتھ بتلایا گیا تھا - ایک اور تخمینہ ۱۹۰۹ء کے لئے ۹۰ لاکھ کا تھا - اور اب کے لئے ایک کروڑ کا اس سے صرف ۷۵ لاکھ ایکڑ باقی منتقل ہونا نکلتے ہیں +

ایک مشترکہ رہن کا بنک کھولیں جس میں وہ سب حصہ رسدی روپیہ دیں یہ بنک ان تمام قرضہ جات کو اپنے ذمہ کرلے جو بورڈ آف ورکس کنجسٹڈ ڈسٹرکٹ بورڈ اور محکمہ زراعت نے دیئے ہوں اور آیندہ کے لئے قرضہ جات سرکاری منظوری سے دیئے جائیں سرکار کا نمایندہ بنک رہن کی انتظامیہ کمیٹی میں ہوگا - اس بنک کے قیام کے لئے جس قانون کی ضرورت ہے اُس کا منظور ہونا ابھی غالباً مشکل ہوگا - کیونکہ فری سٹیٹ گورنمنٹ کے پاس پہلے بہت کام ہے - اگر اس تجویز پر جلد عمل پیرا ہوتا ہو تو نیشنل لینڈ بنک کو جو ۱۹۲۰ء میں قائم ہؤا تھا - اس غرض کے لئے استعمال کرنا زیادہ آسان ہوگا - جن لوگوں سے ہم نے تحقیقات کی ان کی عام رائے سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ آئرلینڈ کے زمیندار اپنی زمین کو رہن کرنا ناپسند کرتے ہیں[1] - اور اسی لئے بنک کے لئے زیادہ مراعات حاصل کرنے کے لئے کوئی مطالبہ نہیں کیا جاتا قدیمی زمینداران بہت ہی کم ہیں[2] - اور بڑے زمینداران کی اراضیات آہستہ آہستہ قوانین خرید زمین کے ماتحت خرید ہو رہی ہیں یا ہو جائینگی - ایسے اشخاص کا ذکر جن کے پاس کوئی زمین نہیں اور جن کی خاطر ۱۹۲۱ء میں انجمن ہائے حصول اراضی قائم کی گئی تھیں آبادی کی تحت میں آگے چل کر آئیگا - البتہ جب زمینوں کی سالانہ اقساط ادا ہو چکیں گی یا اس سے پہلے اگر کاشتکاران میں اراضیات کو رہن کرکے ترقی حیثیت کے لئے قرضہ جات لینے کی خواہش پیدا ہو گئی تو ممکن ہے - رہن کے

---

[1] مصری زمیندار کی طرح +

[2] انہیں چونکہ کوئی سالیانہ قسط ادا نہیں کرنی پڑتی وہ زمین رہن کر سکتے ہیں +

بنک کی ضرورت پڑے مگر اقساط ابھی اور کئی سالوں تک ادا ہوتی رہیں گی +

انگلستان

رہن کے بنکوں کے اصولات کے متعلق بحث کرتے ہوئے یہ بیان کیا گیا تھا - کہ ایسی قوم جو کہ تعلیم یافتہ آسودہ حال اور محنت کش کاشتکاران پر مشتمل ہو- بنک رہن کو نہ صرف غیر ضروری بلکہ نقصان دہ پائیگی اس وقت برطانیہ کلاں خاص طور پر مدنظر تھا ایسے کئی ایک اشخاص ہوں گے جو ان تمام باتوں کے انگلستان کے زمینداراں میں ہونے کو تسلیم نہیں کرینگے مگر اس سے انہیں بھی انکار نہیں ہوگا - کہ انگلستان کے زمینداران خواندہ ہیں ان کی زندگی آرام طلب ہے - اور وہ اپنے کام کو بخوبی سمجھنے کے مدعی ہیں - بہرحال یہ یقینی امر ہے کہ جنگ کے دوران میں جو قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے اکثر کاشتکار اور بالخصوص وہ جنہوں نے اپنی زمین ۱۹۲۱ء میں خرید کی تھی زیادہ تنگی سے گذارہ کرنے پر مجبور ہوگئے اور باوجود اُس کے ان پر قرضہ چڑھ گیا اور انہیں تسلیم کرنا پڑا کہ ان کی تعلیم سیاسی امورات میں غیر مکمل تھی اور یہ کہ انکے کام کرنے کے طریقے شاید ناقص ہوں جنگ کے دوران میں مزارعان مسلسل زمین خریدتے رہے ۱۹۱۴ء کی نسبت ۱۹۲۱ء میں ۲۱۰۰۰ کاشتکاراں زیادہ تھے[1] جن کی اپنی زمینیں تھیں - اور

[1] انگلستان کے زراعتی رہناں کے متعلق تحقیقات کرنے کا میرے پاس وقت نہیں تھا- اس لئے میری معلومات زراعتی قرضہ کی کمیٹی کی رپورٹ ۱۹۲۳ء پر مبنی ہیں +

۲۲ لاکھ ایکڑ زمین ان کے پاس تھی مگر ۱۹۲۲ء میں پانچ لاکھ ایکڑ زائد زمین ۵۰۰ ۷ کاشتکار مالکان سے نکل کر غیر کاشتکار مالکان کے پاس چلی گئی ۱۹۱۷ء کے قانون پیدائش اناج (کارن پروڈکشن ایکٹ) اور ۱۹۲۰ء کے قانون زراعت کی رو سے اجناس غلہ کی اقل قیمت مقرر ہو جانے کی وجہ سے لوگ خرید زمین کی طرف زیادہ راغب ہو گئے ۱۹۲۱ء میں کاروبار سست پڑ جانے اور اس کے ساتھ ہی قانون زراعت کے اسی سال منسوخ ہو جانے کی وجہ سے بہت سے لوگوں نے یہ محسوس کر لیا۔ کہ ان کی پیداوار ان قرضوں کے سود کی ادائیگی کے کفیل بھی نہیں ہو سکتی۔ جو انہوں نے ان زمینوں کے خریدنے کے لئے بنکوں یا اپنے رشتہ داروں سے اور سابقہ مالکان سے رہنوں کی ضمانت پر لئے تھے۔ اراضیات جن کی قیمت پہلے ۵۰ فیصدی کے قریب بڑھ گئی تھی۔ اب قیمت میں ۱۵ یا ۲۰ فی صدی گھٹ گئیں۔ اس لئے اب وہ بہت بھاری نقصان پر فروخت ہو سکتی تھیں۔

قومی مفاد کی خاطر اب یہ لابدی تھا۔ کہ دیوالہ نکالنے کے سلسلے کو جس کا کاشتکاراں سے لیکر قرضخواہاں تک پھیل جانے کا احتمال تھا سدِ باب کر دیا جائے۔ اس وقت یہ محسوس کیا گیا کہ زراعتی ایکٹ کے ماتحت اجناس کی اقل قیمت مقرر کرنا کاشت کاروں کے لئے ایک ناجائز رعایت تھی۔ اس لئے زراعتی قرضہ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جس نے ۱۹۲۳ء کے شروع میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ اور اس میں اس نے ترقی حیثیت اراضی اور خرید اراضی کے لئے رہنی قرضہ کا تذکرہ کیا۔

رہنی بنک برائے ترقی حیثیت اراضی

کمپنی ترقی اراضی جو ۱۸۵۳ء میں قائم ہوئی اور سکاٹ لینڈ میں ایک چھوٹی کمپنی دو ہی بڑی جماعتیں تھیں۔ جو قانونِ ترقی حیثیت اراضی مجریہ ۱۸۶۴ء کے ماتحت کام کرتی رہیں۔ ایک اور نئی کمپنی موسوم بہ کمپنی خرید اراضی کاشتکاران نے بھی کچھ کام ۱۹۲۰ء میں شروع کیا۔ کمپنی ترقی حیثیت اراضی زیادہ سے زیادہ ۴۰ سال کے لئے قرضہ جات وزارت زراعت کی ایسی تصدیق پر دیتی ہے۔ جس سے یہ واضح ہو۔ کہ مجوزہ ترقی حیثیت اراضی واقعی مفید ثابت ہوگی۔ اور مرتہن کا حق زمین پر فائق رہے گا۔ زیادہ سے زیادہ شرح سود پہلے پانچ فیصدی رہی ہے۔ مگر ۱۹۲۰ء کے بعد وزارتِ زراعت کو اس کے بڑھا دینے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس کمپنی نے ایک کروڑ تیس لاکھ پونڈ زمین پر دیا ہوا تھا۔

کمپنی ترقی حیثیت اراضی کو کبھی اس غرض کے لئے روپیہ کی کمی محسوس نہیں ہوئی۔ تحقیقاتی کمیٹی کی رائے میں صورت حالات اس امر کی مقتضی تھی۔ کہ کمپنی کے قواعد ضوابط کی عام تشہیر کی جاتی۔ کیونکہ کاشتکاران پر ان کے وزارتِ زراعت کی ہدایات کے مطابق ترقی حیثیت اراضی کرنے اور اقساط قرضہ کا وقت پر ادا کرنے کا اعتبار کیا جا سکتا تھا۔

خرید زمین کے لئے رہن۔ خرید زمین کے لئے آسانیاں بہم پہنچانے کے متعلق کمیٹی نے ۱۹۱۱ء کی سابقہ کمیشن کی رپورٹ کا حوالہ دیا جس میں ایک سرکاری بنک اراضیات کے قائم کرنے کی تجویز کی گئی جو مزارعان کو زمین خریدنے کے لئے قرضہ جات دے۔ کمیٹی نے ان تجاویز کا حوالہ

نہیں دیا۔ جو جنگ سے قبل زیر غور تھیں۔ یعنی ایک نیم سرکاری خرید زمین کا بنک یا رہن کا بنک قائم کیا جاوے۔ جو سرکاری گارنٹی پر تمسکات جاری کرے اور جس کا مقصد زمینداروں کے برضا خود مزارعان کو زمین منتقل کرا دینے میں آسانی بہم پہنچانا ہو۔ کمیٹی اس حد تک جانے کے لئے تیار نہ ہوئی۔ کمیٹی خرید اراضی کاشتکاراں کے جائداد کی ۷۵ فیصدی قیمت تک قرضہ جات عرصہ بیس سال کے لئے دیتی تھی۔ مگر باوجود اس کے وہ سرمایہ کا دسواں حصہ بھی جمع نہ کر سکی [1]۔

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ سرکاری مدد لازمی اور لابدی ہے۔ انگلینڈ اور ویلز میں غیر کاشتکاران مالکان کی تعداد ۱۹۲۳ء میں ۸۷۹۰۰ تھی (تمام کی ۲۱۰۲۱ فیصدی) اور ان کا ملکیہ رقبہ ۶۲ لاکھ ایکڑ یعنی کل مزروعہ رقبہ کا ایک چوتھائی تھا۔ ان میں جو چھوٹے چھوٹے مالک ہیں۔ ان کے لئے ان خاص قوانین میں علیحدہ شرائط درج ہیں۔ مگر وہ ان نئی مراعات سے بھی مستفید ہو سکتے تھے۔ کمیٹی نے سفارش کی۔ کہ مصدقہ بنک ہائے رہن جو قرضہ جات جائداد کی قیمت کے ۷۵ فیصدی تک ۴۰ سالہ اقساط میں ادائیگی کے لئے دیں۔ ان کو سرکاری قرضہ ملنا چاہئے۔ جب لوگوں کو ان کی شرائط وغیرہ معلوم ہو جائینگی۔ تو پھر سرکاری گارنٹی پر اصل اور سود ہردو کے لئے تمسکات جاری کئے جا سکیں گے [2]۔

---

[1] کمیٹی پانچ لاکھ پونڈ قرض دے چکی تھی۔ مگر اس کو پچاس یا ساٹھ لاکھ کی ضرورت تھی۔

[2] ظاہر ہے کہ کمیٹی کا خیال لینڈ شیفٹ یا سکنڈینیویائی مجالس رہن کی طرز کے ادارے قائم کرنے کا تھا۔

اور یہ امید کی گئی تھی۔ کہ سود اور اخراجات اجرا شامل کرتے ہوئے ان کا سود ۵ فیصدی رکھا جا سکیگا۔ اور اس طرح بنک راہناں کو ۵ ½ فیصدی سود پر قرضہ جات دے سکیگا۔ سود مقررہ سے زائد ¼ فیصدی سرکار کو بطور گارنٹی کے معاوضہ کے دیے سکے۔ اس طرح نئے خریدار اور خستہ حال کاشتکار جنہوں نے قیمتوں کے بڑھاؤ کے دور میں اراضیات خرید کی تھیں۔ ہر دو فائدہ اٹھا سکیں گے ⁂

ان میں سے اول الذکر تجاویز کو ۱۹۲۳ء کے قانون زراعتی قرضہ جات نے عملی جامہ پہنایا[1]۔ اس کے رو سے مصدقہ مجالس صرف ان کاشتکاروں کو جنہوں نے قیمتوں کے بڑھاوے کے دور میں (۱۹۱۷ سے لے کر ۱۹۲۱ تک) اراضیات خرید کی تھیں۔ ساٹھ سال کے لیئے رہنی قرضہ جات دے سکتی تھیں۔ مگر یہ دیگر اشخاص کو قرضہ جات نہیں دے سکتی تھیں۔ اور نہ ہی خرید زمین کے لئے تمسکات جاری کرنے کی گارنٹی لے سکتی تھیں۔ انگلستان کے عجیب نظام مزارعان میں جہاں مالکان مزارعان کی آڑے وقت میں ہمیشہ امداد کرتے ہیں۔ اور ترقی حیثیت اراضی کرنے کے لئے روپیہ بہم پہنچاتے ہیں۔ گورنمنٹ نے مداخلت کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور اس لئے بجائے ایک دقیق اور تکراری تجویز کے نفاذ کرنے کے اس تجویز کو منظور کرنا مناسب خیال کیا گیا۔ کیونکہ یہ اس کے مقابلہ میں آسان تھی۔ اور اس سے عارضی ذمہ واری عائد ہوتی تھی ⁂

البتہ یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں۔ کہ سرکاری کمیٹی زراعت نے

---

[1] ملاحظہ ہو ضمیمہ د ⁂

سرکاری گارنٹی پر بنک رہن کے قیام پر غور کیا اور اس کے قیام کی ایسے ملک میں سفارش کی جہاں انفرادی روایات رائج تھیں اور زراعت سے گذشتہ سالوں میں غفلت رہی ہو۔ ایسے ملک کے لئے ایسے بنک کی تجویز کچھ انوکھی مگر حوصلہ افزا معلوم ہوتی ہے ۔

ہندوستان کے لئے بنک رہن

ہندوستان میں غیر امداد باہمی زراعتی بنک یا رہن کے بنک قائم کرنے کی تجویز عرصہ سے زیر بحث رہی ہے ۱۸۸۷ء میں پونا کے سرمایہ داروں کی ایک جماعت نے بمبئی کے گردو نواح میں ایسا بنک قائم کرنے کی تجویز۔ اس شرط پر پیش کی۔ کہ گورنمنٹ زمینداران کے سابقہ قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے روپیہ بہم پہنچائے ۔ نیز بنک کے قرضہ جات کی وصولی کا عدالت ہائے مال کی معرفت ہونے کا اختیار دے۔ وزیر سلطنت (سکرٹری آف سٹیٹ) نے موخرالذکر شرط کو تو نامنظور کیا۔ اور اول الذکر کو غیر محفوظ یا غیر ضروری قرار دیا۔ ایسی ہی قسم کی اور تحریکات مدراس میں ۱۹۰۴ء میں اور پنجاب میں ۱۹۰۷ء میں مسترد کی گئیں ۔ کیونکہ امداد باہمی طریق ان کی نسبت زیادہ مناسب سمجھا گیا۔ نیز اس لئے کہ محرکین چاہتے تھے ۔ کہ ان کو سرسری کارروائی سے وصولی کرنے کا اختیار دیا جاوے ۔ صوبہ بمبئی میں تو ایسی تحریکات اس کے بعد بھی اکثر ہوتی رہتی ہیں ۔ چنانچہ ۱۹۱۴ء میں ایک شہر کے سرمایہ دار نے پھر غیر امداد باہمی زراعتی بنک ہائے کو نوخیز انجمن ہائے

امداد باہمی پر ترجیح دیتے ہوئے تجویز پیش کی - اس تجویز پر لوگوں نے بہت کم توجہ کی - اور کسی نے اس کی معاونت نہ کی - اس سے خیال ہوتا تھا - کہ آیندہ اس قسم کی تجویز شاید ہی کوئی پیش کرے - مگر جنوری ۱۹۲۴ء میں ہندی رسالہ اقتصادیات (Indian Journal of Economics) پھر یہ تجویز رونما ہوئی - کہ ایک بنک رہن الاراضیات قائم کیا جائے - جس کی کچھ نگرانی گورنمنٹ کرے - اور وہ امپیریل بنک آف انڈیا اور سرکاری خزانہ کے معرفت کام کرے - اس کا تجربہ ان اراضیات پر کرنا مقصود تھا - جو زیر اہتمام کورٹ آف وارڈ (Court of Ward) ہوں - اسی پابندی سے یہ ثابت ہوتا ہے - کہ یہ تجویز اور ایسی دیگر تمام تجاویز ہندوستان کے حالات کے موزون نہیں - کیونکہ اراضیات زیر اہتمام کورٹ آف وارڈ میں مزارعان اور مالک ہردو اگر کچھ انتظام کرتے بھی ہوں - تو بھی ان پر ایسے اشخاص کی ہر وقت نگرانی رہتی ہے - جو قرضہ کے صحیح طریقہ استعمال کو بخوبی سمجھتے ہیں - اس کے مقروضان ناجائز طور پر روپیہ استعمال نہیں کرنے پاتے - جب یہ پابندی ہٹالی جائے - اور لوگوں کو ایک غیر زراعتی بنک قرضہ دینا شروع کردے - تو پھر حالت بالکل بدل جاتی ہے - ایسی سرزمین کو جس کے مزارعان ناخواندہ اور مالکان فضول خرچ ہوں - امریکہ کے منفقہ بنک ہائے اراضی (فڈرل لینڈ بنکوں) اور یورپ کے بنکوں کے طرز کے بنک بنانے کی رائے نہیں دی جاسکتی ٭

ہندوستان کے کاشتکاران کے ہمدردان جو مصر سے یہاں کا موازنہ کرتے ہیں - اگر مصر کے زراعتی بنک کی تاریخ اور طریقہ

کاربغور امتحان کریں - تو ان کی سب دلائل غلط ثابت ہوں گی - نیز جو یورپی اور امریکہ کے علاج استعمال کرنا چاہتے ہیں - انہیں اپنے مریض کی مکمل تشخیص کرنی چاہیئے - ایک غیر امداد باہمی زراعتی بنک یا رہن کا بنک ہندوستان کے لئے سم قاتل ہوگا - ہندوستان میں گذشتہ پچاس سال میں اور بعض صوبجات میں اس سے بھی زیادہ عرصہ میں زمینداران کو قرضہ نہ ملنے کی وجہ سے اسقدر نقصان نہیں پہنچا جسقدر کہ غیر منضبط قرضہ اور اس کے ناجائز استعمال سے پہنچا ہے - دیہاتی مقروضیت ہمیشہ دیہاتی ضمانت کے متناسب ہوتی ہے - اس سے مراد وہ ضمانت ہے - جو مقروض قرض خواہ کو دیتا ہے جتنا لوگوں کا قانون اور امن پر زیادہ اعتماد ہوتا ہے - اتنا ہی زیادہ اُس ضمانت کی قدر و منزلت ہوتی ہے - جن دنوں ملک میں گڑ بڑ تھی - اور حکومت متزلزل تھی - ان دنوں میں کاشتکار اپنے قرضخواہ کو کوئی ضمانت پیش نہیں کر سکتے تھے - اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا - کہ کاشتکاروں کو قرضہ زیادہ مقدار میں نہیں مل سکتا تھا - امن و سکون اور قانون کی یکسانیت نے سرمایہ داروں کے دل میں بہت اطمینان پیدا کر دیا تھا - اور اس کی وجہ سے زمیندار کے لئے من مانگے قرضے کی مزیدار ضیافت کھل گئی - جس سے انہوں نے بغیر آیندہ کی تکلیفات کو سوچنے کے خوب پیٹ بھر کر کھایا - تحریک امداد باہمی کی غرض ضیافت خور کی غذا پر ضبط عائد کرنا ہے - اور اپنے رہنی اشتہا پر قابو پانے کی عادت ڈالنا ہے - رہنی قرضہ سب غذاؤں کی نسبت زیادہ ثقیل اور دیر ہضم ہے - اسی لئے اس کے لئے بہت زیادہ اعتدال کی ضرورت ہوتی ہے - اگر غیر تجربہ کار زمیندار کو بغیر کسی طرح کی پابندی کے رہن پر قرضہ لینے دیا

جائے - تو وہ غیر منفعت بخش قرضہ میں مستغرق ہوتا چلا جائیگا -
گورنمنٹ زمینداروں کی براہ راست اس معاملہ میں کوئی امداد
نہیں کر سکتی - نیز وہ تمام مشکلات جن سے سرکار سے قرضہ لینے
اور واپس کرنے میں ہمیشہ سامنا کرنا پڑتا ہے - ناخواندہ کاشتکاران
کو بالخصوص اس سے مستفید ہونے میں بہت حد تک مانع ہوتی ہیں[ل]
اور اسے خواہ مخواہ انجمن ہائے امداد باہمی کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے
موجودہ انجمن ہائے قرضہ لمبی میعاد کے لئے یا رہن پر نہیں دے
سکتیں مگر ضبط سے قرضہ دینے کا اصول رہنی اور تھوڑی میعاد
کے قرضہ جات ہردو میں یکساں اہمیت رکھتا ہے - بلکہ رہنی قرضہ
میں حقوق مرتہنی کے ناجائز استعمال کئے جانے کے امکان کو
مدنظر رکھتے ہوئے اس اصول پر اور زیادہ سختی سے کاربند ہونا
پڑتا ہے +

ل یہ عام طور پر معلوم نہیں کہ کاشتکار گورنمنٹ کی پیش کردہ آسانیوں سے کسقدر
کم فائدہ اٹھاتے ہیں - پنجاب میں قانون قرضہ جات برائے ترقی حیثیت اراضی اور قانون
قرضہ جات زراعتی کے ماتحت سرکاری قرضہ جات کی مقدار سال مختتمہ ۳۰ ستمبر ۱۹۲۳ء
میں تقریباً آٹھ لاکھ تھی - حالانکہ انجمن ہائے امداد قرضہ نے محض زراعتی اغراض
کے لئے جو قرضہ جات دئے - ان کی مقدار سال مختتمہ ۳۱ جولائی ۱۹۲۳ء
کو ۳۲ لاکھ تھی - اور سال مختتمہ ۳۱ جولائی ۱۹۲۴ء کو ۴۰ لاکھ تھی اس کے
علاوہ اور قرضہ جات جو ادائیگی قرضہ جات دیرینہ کے لئے دئے گئے ہیں
(۱۹۲۴ میں ۲۱ لاکھ) وہ بھی ایسے قرضہ جات کی ادائیگی میں صرف ہوئے جو
دیگر اشخاص سے زرعی ضروریات کے لئے لئے گئے - یہ امر قابل غور ہے کہ انجمن ہائے
امداد باہمی صوبہ کے صرف ایک چوتھائی دیہات میں ہے +

بنک ہائے رہنی پنجاب

پنجاب میں قانون انتقال اراضی جس کے رو سے زراعت پیشہ کی زمین کا غیر زراعت پیشہ کے پاس انتقال بیس سال سے زیادہ عرصہ کے لئے نہیں ہوسکتا۔ رہنی قرضہ کے سوال کو زیادہ پیچیدہ کر دیتا ہے۔ کیونکہ قرضہ کی نگہداشت رکھنا اس قدر لازمی ہے۔ جیسی کہ دیگر صوبجات میں مگر یہاں زمین کی ضمانت کی قدر منزلت بہ نسبت ان کے بہت کم ہے۔ باوجود اس کوتاہی کے پنجاب ہندوستان میں اس خاص غرض کے لئے بنک امداد باہمی بنانے میں سب سے اول رہا ہے۔

بنک رہن جھنگ ۔ بنک رہنی جھنگ (غیر محدود) ۱۹۲۰ء میں رجسٹری ہؤا۔ اور اُس کی تقلید میں ۱۹۲۴ء میں میانوالی اور سونی پت میں بنک رہن قائم ہوئے۔ ان کے علاوہ اور بھی بن رہے ہیں۔ جھنگ بنک کے قواعد[1] کے رُو سے ہر ایک کاشتکار جس کا چال چلن درست ہو۔ بنک کا ممبر ہوسکتا ہے۔ اُسے ہر ۵۰ روپیہ قرضہ مطلوبہ کے لئے ۱۰ روپیہ کا ایک حصہ خرید کرنا پڑتا ہے۔ ایک سرکاری افسر اس بنک کے کسی عہدہ دار کے لئے نامزد کیا جاسکتا ہے۔ بنک کا انتظام منتخب شدہ کمیٹی کے ہاتھ میں ہے۔ براہ راست رہنی قرضہ جات ۸ فیصدی سود پر عرصہ بیس سال کے لئے دئے جاسکتے ہیں۔ مگر وہ مرہونہ جائداد کے منافع

---

[1] ملاحظہ ہو تتمہ ۔ج +

کے پندرہ گنا سے متجاوز نہیں ہو سکتے۔

مقروض بطور مزید ضمانت اپنی تمام جائداد غیر منقولہ بھی رہنی کر دیتا ہے۔ اور اس کے علاوہ دو شخصی ضامن بھی دیتا ہے۔ اگر وہ وقت پر روپیہ ادا نہ کرے۔ تو بنک کو حسب قانون اس کی مرہونہ جائداد پر بیس سال تک کے لئے قبضہ حاصل کر لینے کا اختیار ہے۔ اگر اس عرصہ میں تمام قرضہ کی وصولی اس کی جائداد سے نہ ہو سکے۔ تو پھر بعد ازاں یا اس کے ساتھ ہی باقی جائداد یا ضامنان سے وصولی کی کارروائی شروع کر دی جاتی ہے۔ سوائے سرکاری ممبر کے باقی سب ممبران کی ذمہ واری غیر محدود ہے۔ تمام منافعہ جات سرمایہ محفوظ میں جمع ہوتے ہیں۔ تمسکات بھی جاری کئے جا سکتے ہیں۔ مگر اب تک کوئی ایسا تمسک جاری نہیں کیا گیا۔ بنک اپنے سرمایہ کے لئے گورنمنٹ یا دوسرے امداد باہمی انجمن ہائے سے قرضہ جات حاصل کرتا ہے۔ بنک میں کئی ایک اصول جرمن لینڈشیفٹ کے اور کئی ایک ابتدائی انجمن قرضہ کے ہیں۔

بنک کا نصب العین قرضہ کے استعمال پر ضبط قائم کرنا ہے اور اس لئے قرضہ جات مخصوص اغراض کے لئے دئے جاتے ہیں مادی ضمانت کے علاوہ شخص ضامنان بھی لئے جاتے ہیں۔ اگر قرضہ ناجائز طور پر استعمال ہو یا اگر مقروض کا رویہ بنک کے لئے یا تحریک امداد باہمی کے منافی ہو۔ تو بنک کو تمام قرضہ واپس لے لینے کا اختیار حاصل ہے۔ اس بنک کو بڑا امتیاز یہ حاصل ہے۔ کہ اس نے ایک بالکل نئے اور غیر آزمودہ کام کو نہایت بے باکی سے کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اور زمینداران کو سستی شرح سود پر قرضہ بہم پہونچایا جس کے صحیح استعمال کی ذمہ واری ان کے معتبر ہمسایوں نے اپنے سر لی۔

ایکٹ انتقالِ اراضی کی وجہ سے مادی ضمانت کے کمزور ہونے کے علاوہ بنک میں دو نقائص ہیں۔ اول تو اُس کے سرمایہ حاصل کرنے کا طریقہ اور دوسرے قواعد کے رو سے اُس کے دائرہ عمل کا وسیع ہونا ان ہر دو نقائص کا علیحدہ علیحدہ تذکرہ کیا جائیگا۔

(۱) جھنگ کی مالی حالت۔ ۳۱ جولائی ۱۹۲۷ء کو بنک کے ۲۰۹ ممبران تھے۔ اور سالانہ چھٹا ۲۳۰۰۰ روپیہ کا تھا۔ اس میں ۱۵۲۰۰ روپیہ گورنمنٹ سے۔ اور ۵۶۰۰۰ روپیہ دوسرے امداد باہمی انجمن کے سے قرض لیا ہوا تھا۔ ۲۲۰۰۰ روپیہ حصص[۲] اور سرمایہ محفوظ کا تھا۔ اُس وقت ۲۲۴۰۰۰ روپیہ رہنی قرضہ جات میں صرف شدہ تھا۔ اور ۵۰۰۰ روپیہ نقد موجود تھا۔

بنک کے ابتدا سے لے کر اب تک ۳۰۰۰ ایکڑ زمین[۳] کے قریب سابقہ مرتہنان سے فک کرائی جا چکی ہے۔ یہ قرضہ چند سالوں میں قسطوں سے ادا ہو جائیگا۔ ۲۴۰۰۰ روپیہ ترقی حیثیت اراضی کے لئے اور ۶۵۰۰۰ روپیہ ایسے پرانے قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے دئے گئے ہیں۔ جن کے ادائیگی دیہاتی انجمنہائے قرضہ کی وساطت سے نہیں کی جا سکتی تھی۔ کمیٹی اب ان درخواست دہندگان کو ترجیح دے رہی ہے۔ جو فک الرہن یا ترقی حیثیت اراضی کے لئے قرضہ جات لیں۔ مقروضان کی ادائیگی ہمیشہ

۱؎ ضلع جھنگ کا رقبہ = ۳۴۰۰ مربع میل ہے

ضلع میانوالی " " = ۵۴۰۰ مربع میل ہے۔

۲؎ غیر محدود ذمہ داری کی انجمن میں حصص زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔

۳؎ ۱۲۵۰ کھجور کے درخت اس ضلع میں ان پر علیحدہ مالگذاری لگائی جاتی ہے۔ اور علیحدہ رہن کئے جاتے ہیں۔

قسط مقررہ سے زیادہ ہوتی رہی ہے۔ مگر اب تک ۱۳ مقروضان باقی دار ہیں۔ اُن میں سے ۹ کے خلاف کارروائی ثالثی کی جا رہی ہے۔ باقیوں نے کمیٹی کو ادائیگی کا اطمینان دلا دیا ہے۔ اس مختصر بیان سے یہ تو واضح ہو گیا ہو گا۔ کہ بنک کو اپنے مقصد میں ناکامیابی نہیں ہوئی۔ ابھی اُسے بہت کام کرنا باقی ہے۔ کیونکہ ضلع میں رقبہ زیر رہن ۱۵۰۰۰۰ ایکڑ سے زیادہ ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ بنک گورنمنٹ اور دیگر ذرائع سے ۷ اور ۷½ فیصدی سود پر قرضہ جات حاصل کر کے جن میں سے اکثر مقابلتاً تھوڑی معیاد کے لئے ہیں۔ ہمیشہ کام نہیں چلا سکے گا۔ اُسے کسی نہ کسی طریقہ سے لمبی معیاد کے لئے روپیہ حاصل کرنا پڑیگا۔ ضلع جھنگ میں کوئی بڑا شہر یا صنعتی مرکز نہیں ہے۔ اور دیہاتی آبادی خاص طور پر پسپت اور ناخواندہ ہے۔ یہ غیر اغلب ہے۔ کہ پانچ یا دس سالوں کے لئے امانت ہائے معقول مقدار میں حاصل کی جا سکیں۔ یا تمسکات مقامی طور پر بازار کی موجودہ حالت میں فروخت کئے جا سکیں۔

ضروری سرمایہ زیادہ مقدار میں پنجاب کے بڑے قصبوں اور شہری لوگوں ہی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر دلکش شرائط پیش کی جائیں تو ممکن ہے کہ غیر زراعت پیشہ اشخاص جو ایکٹ انتقال اراضی کی وجہ سے زراعت پیشہ اقوام کی زمین پر نہیں لگا سکتے۔ خوشی سے اپنا روپیہ اس محفوظ اور سود مند طریقہ پر لگانے کے لئے طیار ہو جائیں

(دوم)، **جھنگ میں امداد باہمی نگرانی** ۔ دائرہ عمل وسیع ہونے کی وجہ سے ممبران میں وہ باہمی میل جول نہیں ہوتا۔ جو امداد باہمی قرضہ کے لئے لازمی ہے۔ اس نقص کے رفع کرنے کے لئے تین ہی طریقے ہو سکتے ہیں۔ بینک رہن کے دائرہ عمل کو چند ایک گاؤں یا صرف ایک ہی گاؤں تک محدود کر دیا جائے۔ یا ضلع کے بنک کی بنیاد موجودہ انجمن ہائے

امداد باہمی پر رکھی جائے ۔ یا اگر صرف شخصی ممبران رہنے دئے جائیں ۔ تو ضمانت اس قدر متاہین کردی جائے ۔ کہ ان کی وقت پر ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے کسی قسم کے نقصان کا امکان نہ رہے ۔ سب سے پہلے طریقہ میں تو مالی مشکلات حائل ہیں ۔ گاؤں کے پاس تو تمسکات جاری کرنے کے لئے کافی ضمانت نہیں ہوسکتی ۔ اور اس لئے بالآخر کسی اور بڑے بنک کا روپیہ حاصل کرنے کے لئے سہارا لینا پڑیگا ۔ اس طرح اس کی اپنی موجودگی برائے نام ہوگی ۔ دوسرے طریقہ میں یہ نقص نہیں ہے مقامی انجمن رہن کے کام کے علاوہ مضبوط حیثیت رکھتی ہے ۔ مگر اس میں چند ایک راہنمان کی خاطر جملہ ممبران پر ذمہ واری کا بھاری بوجھ پڑ جائیگا ۔ تیسرے طریقہ سے بنک تو محفوظ ہو جاتا ہے ۔ مگر اس سے روپیہ کے صحیح اور جائز استعمال ہونے کا یقین نہیں ہوسکتا ۔

برما میں رہن امداد باہمی

ہندوستان کے باقی صوبجات میں بھی یہی سوال زیر غور رہا ہے ۔ برما میں ۱۹۲۱ء[1] میں دو گاؤں میں انجمن ہائے رہنی غیر محدود ذمہ داری کی رجسٹری ہوئیں ۔ انہیں گاؤں کے تمسکات جاری کرنے تھے ۔ جو یا تو پبلک میں فروخت کئے جاتے یا اس انجمن کا کسی ثانوی رہن کے بنک سے الحاق ہوتا ۔ تو اس رہن کے بنک کے پاس فروخت کئے جاتے ۔ بظاہر اس کے تعلقات سویڈن کے بنک رہن اور سویڈن کی انجمن ہائے کے سے ہوتے ۔ مگر برما کی گاؤں کی انجمن ہائے رہن کے چھوٹا پن اور ان کی

---

[1] قواعد کے ملاحظہ ہو تتمہ ج

ضمانت کے کمتر درجہ کے ہونے کی وجہ سے حقیقی طور پر اُن کا سویڈن سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔ برما کی انجمن ہائے اپنے قواعد کے مطابق ۵۰۰ روپیہ تک کے قرضہ جات اپنے صدر مقام کے پانچ میل کے اندر کی اراضیات کی ضمانت پر دے سکتی ہیں۔ قرضہ جات زمین کی پوری قیمت تک دئے جا سکتے ہیں۔ مگر مقروض کو کل قرضہ کا ⅒ حصہ بطور سرمایہ حصص ادا کرنا پڑتا ہے (یہ رقم غالباً اُس کے قرضہ میں سے وضع کر لی جاتی ہے) دو شخص ضامنان بھی لئے جاتے ہیں۔ ان انجمن ہائے کا اپنے تمسکات کا بغیر بنک رہن کے اور کسی کے پاس فروخت کر سکنا غیر اغلب معلوم ہوتا ہے۔ اس طرح ان کا علیحدہ ہونا نام نہاد ہی ہوگا۔ نیز چونکہ انجمن ہائے کی ذمہ داری غیر محدود ہے۔ اس لئے مقروض یا تو کسی انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ کا ممبر نہیں ہونا چاہئے۔ ورنہ اُسے دو انجمن ہائے میں اپنی ذمہ داری غیر محدود ضمانت میں دینی ہوگی۔ اس طرح ہر دو انجمن ہائے میں اس کی ذمہ داری مشکوک ہو جائیگی۔ ایسی کارروائی کی کوئی ممد باہمی اجازت نہیں دیگا۔ ان انجمن ہائے میں یہ خوبی ہے۔ کہ دائرہ عمل تنگ ہونے کی وجہ سے نگرانی امداد باہمی خوب ہوتی ہے۔ مگر بذات خود ان کی مالی حالت مضبوط معلوم نہیں ہوتی ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ ثانوی بنک ہائے رہن کی تجویز کو فی الحال برما میں تکمیل تک نہیں پہونچایا گیا۔ حالانکہ لیجسلیٹو کونسل نے ۳ کروڑ روپیہ اس غرض کے لئے منظور کر دیا تھا۔ تمسکات کا موجودہ حالت میں جاری کرنا بے معنی ہوگا۔ صوبہ کی گورنمنٹ نے فی الحال ۲½ لاکھ روپیہ اُس خاص افسر کی تحویل میں کر دیا ہے۔ جو اس معاملہ کی تحقیقات کرنے کے لئے لگایا گیا ہے۔ ان دو دیہاتی انجمن ہائے کے ۲۸۹ ممبران ہیں اور سرمایہ ۵۰۰۰ روپیہ ہے۔ جو بظاہر ممبران کے حصص اور امانت ہائے

سے حاصل کردہ ہے ؛

۱۹۲۲ء میں برما کیلئے رہن اراضی کو سرکاری امداد دینے کی خاطر ایک مسودہ قانون مرتب کیا گیا تھا۔ جس کے رو سے کمشنران رہن اراضی کی ایک جماعت مقرر کی گئی تھی۔ اُن کمشنران کو اختیار دیا گیا تھا۔ کہ وہ جائداد کی مالیت کے ۶۰ فیصدی تک قرضہ مصرفہ انجمنہائے کو یا اشخاص کو براہ راست دے سکیں۔ اُن کو تمسکات جاری کرنے کا اختیار بھی دیا گیا تھا۔ تمسکات ضمانت مستند قرار دئے جا چکے تھے۔ اور انکم ٹیکس سے مستثنےٰ تھے۔ یہ کمشنران بنک ہائے رہن کے تمسکات خرید بھی سکتے تھے۔ اس مسودہ کو فی الحال کونسل نے منظور نہیں کیا ؛

مدراس میں رہن امداد باہمی

برما سے کم مالدار صوبجات کو روپیہ صرف عوام سے ہی مل سکتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے صرف یہی امداد طلب کی جا سکتی ہے۔ کہ گورنمنٹ ان کے تمسکات کی پہلی مرتبہ جاری ہوتے وقت عملی طور پر امداد کرے۔ جس سے روپیہ دینے والوں کا اعتبار بڑھے۔ مدراس میں محدود ذمہ واری کے رہن کے بنکوں کے لئے قواعد کا ایک مسودہ[1] مرتب کیا گیا ہے۔ ہر ایک کا دائرہ عمل ۱۲۔۱۴ میل قطر کا ہوگا۔ تمسکات کا پہلا سلسلہ آدھا پبلک کو اور آدھا گورنمنٹ کو فروخت ہوگا۔ اور تمسکات ۱۲ سے لے کر ۲۰ سال کے عرصہ میں قابل ادائیگی ہونگے۔ رہنی قرضہ جات اشخاص کو دیئے جاوینگے۔ مگر کوئی قرضہ ۱۰۰۰ روپیہ سے زائد نہیں ہوگا ضمانتیں

عہ[1] ملاحظہ ہو تتمہ ج

بھی لی جا سکینگی مگر ایسی جو تین سال سے زائد عرصہ کے لئے ہوں کیونکہ اس میعاد کے لئے سنٹرل بنک بھی امانت ہائے لیتے ہیں۔ مگر باوجود سکے ان پر وہی شرح سود دی جائیگی۔ جو سنٹرل بنک دیتے ہیں۔ اس لئے امانت ہائے زیادہ مقدار میں ملنے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ قرضہ جات عرصہ بیس سال کے لئے دئے جا سکتے ہیں۔ ان کی مقدار اراضی مرہونہ کے نصف سے زائد نہ ہوگی یا عرصہ رہن میں جو آمدنی خالص ہو سکتی ہے۔ اُس کے ۳/۴ سے زائد نہ ہوگی۔ بنک اگر چاہے تو مادی یا شخصی ضمانت اس کے علاوہ طلب کر سکتا ہے۔ رجسٹرار بطور ٹرسٹی (امین) کے کام کریگا۔ اور تمام ادائیگی قرضہ اسی کے نام جمع ہوگی۔ گو ان بنکوں میں ممبران کا آپس میں میل جول امداد باہمی روح قائم رکھنے کے لئے کافی ہوگا۔ مگر چونکہ بنک نسبتاً چھوٹے ہونگے۔ اس لئے تمسکات جو وہ اپنے قواعد کے مطابق جاری کرینگے۔ شائد ایسے کامیاب نہ ہوں۔ جیسے کہ ایک مرکزی بنک سے متفقہ طور پر جاری کرنے سے ہوتے ۔

اگر کسی مرکزی بنک کو وجود میں لانا ہو۔ تو بہتر یہی ہوگا۔ کہ تمسکات کے اول مرتبہ جاری کرنے سے پہلے ایسے بنک کو قائم کر لیا جاوے۔ اس صورت میں مدراس میں چھوٹے رہن کے بنک برما کی طرح گارنٹینگ یونینوں (Gaurantaing Union) کی شکل اختیار کر لینگے۔ اور ان کی کوئی جداگانہ اہمیت نہ ہوگی۔ یہ امر بھی مشتبہ ہے۔ کہ آیا چند ایک حلقوں کے علاوہ باقی حلقوں میں بھی بلا اُجرت کام کرنے والے ڈائرکٹر یا تنخواہ دار منیجر مل جائینگے یا نہ۔ اور آیا اس قسم کے بنکوں کا کم تعلیم یافتہ اضلاع میں جاری کرنا مناسب بھی ہوگا یا نہیں۔ یہ بنک حقیقتاً امداد باہمی ہیں۔ مگر زیادہ پست سوسائٹیاں ہیں۔ ایسے چھوٹے بنکوں کا قیام چنداں مفید نہ ہوگا ۔

بمبئی میں رہن امداد باہمی

بمبئی میں سب سے اول گجرات کی ڈویژنل کانفرنس کی ایک کمیٹی نے بالتفصیل تجاویز بینک رہن کے لئے مرتب کیں۔ ان کی رائے یہ تھی کہ شخصی مقروضان کو قرضہ دینے کے لئے ضلع وار رہن کے بینک قائم کئے جائیں۔ جو جائداد کی ایک نصف قیمت تک قرضہ جات دیں۔ سرمایہ حصص اور تمسکات کی فروخت کے ذریعہ سے جمع کریں۔ تمسکات پر سود کی ادائیگی کی ذمہ داری گورنمنٹ لے اور وہ خود تمسکات کا کچھ حصہ بھی خریدے۔ روپیہ کے ملنے کی امید امپیریل بنک آف انڈیا اور کورٹ آف وارڈز وغیرہ سے تھی۔ انڈین ٹرسٹ ایکٹ (Indian Trust Act) کی ترمیم ہو جانے سے ڈبنچر مستند ضمانت (Trustee Security) قرار دئے جانے تھے۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے بغیر کسی معاوضہ کے ایک ماہر تشخیص کنندہ ہر ایک بنک کو ملنا تھا۔ اب رجسٹرار پراونشل کوآپریٹیو بنک اور چیدہ ممدان باہمی کے مشورہ سے بنک کے قواعد کا ایک مسودہ تیار کیا گیا ہے[1]۔ بنکوں کی ذمہ داری محدود ہوگی۔ اور شخصی مقروضان کو ہر ۵۰۰ روپیہ قرضہ کیلئے ۵۰ روپیہ کا ایک حصہ خریدنا ہوگا۔ قرضہ جات اراضی مرہونہ کی قیمت کے ⅓ سے زائد نہ ہونگے۔ اور مزید ضمانت بھی لی جاسکیگی۔ اراضیات کی قیمت کی تشخیص بنک کے مقررہ کردہ اشخاص کرینگے۔ اور سرمایہ تمسکات کے جاری کرنے کے ذریعہ سے حاصل کیا جائیگا۔ بنک کے ذمگی قرضہ جات سرمایہ حصص اور سرمایہ محفوظہ

---

[1] ملاحظہ ہو تتمہ ج

کے بیس گنا سے زیادہ نہ ہو سکینگے۔ انجمن ہائے قرضہ کے ممبران کو قرضہ جات انجمن کی سفارش پر دئے جائیں گے۔ ان قواعد میں گورنمنٹ کی امداد کا کوئی تذکرہ نہیں۔ مثلاً گارنٹی کرنا۔ یا تمسکات خرید کرنا۔ یا تشخیص کنندگان کی خدمات مہیا کرنا وغیرہ۔ مگر ان معاملات کے متعلق یقیناً سوال اُٹھایا جائیگا۔ کیونکہ یہ مراعات بغیر کسی خاص قانون کے بھی گورنمنٹ دے سکتی ہے۔ شرح سود کے متعلق ایک مفید قاعدہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ قرضہ جات پر سود امانت ہائے اور روپیہ حاصل کردہ کے سود سے ا فی صدی یا ۲ فی صدی زیادہ ہوگا۔ شرح سود کا خاص تعین نہ کرنا نہایت دانشمندانہ ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے کام بآسانی چل سکتا ہے۔ باایں ہمہ میری یہ رائے ہے۔ کہ ممبران پر نگرانی امداد باہمی نمایاں نہیں۔ علاوہ اس کے چونکہ انجمن ہائے کے ممبران کو اُن کی سفارش پر قرضہ جات دئے جاتے ہیں۔ مگر کسی قسم کی ذمہ واری انجمن ہائے کے سر نہیں ڈالی جاتی۔ اس لئے خلاف امید نتائج کے رونما ہونے کا امکان ہے۔ اگر انجمن ہائے کی کوئی ذمہ داری نہ ہو۔ تو ممکن ہے۔ کہ انجمن ہائے اپنی سفارش رعایتاً کردیں۔ برخلاف اس کے اگر وہ سختی کریں۔ تو قرضہ لینے کے خواہشمند ممبر قبل درخواست دینے کے انجمن سے مستعفی ہو جائینگے تاکہ بنک رہن سے براہ راست قرضہ حاصل کرلیں۔ مجھے انجمن ہائے پر کوئی نہ کوئی ذمہ واری عائد کرنا جائز اور راست معلوم ہوتا ہے۔ جائداد کی قیمت کی حد جس تک قرضہ جات دئے جاتے ہیں۔ باقی اور تمام ممالک کی نسبت کم رکھی گئی ہے۔ لیکن اگر مادی اور شخصی مزید ضمانت لے لینے کا قاعدہ لازمی کردیا جائے۔ تو بنک بغیر کسی خدشہ کے حد کو زیادہ کرکے مقروض کی ضروریات کے لئے کافی روپیہ قرض دینے کے قابل ہو جائیگا۔

بنک رہن امداد باہمی میسور

ریاست میسور کی مجلس رہن میں ایک حصہ ۵۰ روپیہ کا ہے اور ذمہ واری محدود ہے۔ قرضہ جات قیمت جائداد کے ۶۰ فی صدی تک دئے جاتے ہیں۔ اس کی قیمت کی تشخیص بنک کے نامزد شدہ اشخاص کرتے ہیں۔ قرضہ جات ۷ فیصدی سود پر ۳۰ سال کے لئے دئے جاتے ہیں۔ اشخاص کو قرضہ جات ۵۰۰۰ سے زائد (انجمن ہائے کو ۲۰۰۰ سے زائد) اور ۱۰۰ روپیہ سے کم نہیں دئے جاتے۔ اور ان کی ادائیگی مساوی اقساط میں کی جاتی ہے۔ ۶ فیصدی پر تمسکات ۳۰ سال کے لئے جاری کرنے کا ارادہ کیا جا رہا ہے۔ ڈائرکٹران میں ایک سرکاری نمائندہ ہوگا۔

رہن امداد باہمی اجمیر

ممکن ہے۔ کہ ہندوستان کے باقی صوبجات میں بھی اسی قسم کے امداد باہمی بنک رہن ہوں جن کا مجھے علم نہ ہو۔ اجمیر میں محدود ذمہ واری کا ایک یونین رہن رجسٹری ہوا جس کے ممبران انجمن ہائے اور اشخاص ہر دو ہو سکتے ہیں۔ گذشتہ سالانہ رپورٹ لکھے جانے تک اس میں ۶ انجمن ہائے اور ۱۷ اشخاص شامل ہو چکے تھے۔ گورنمنٹ سے امداد طلب کرنے کا ارادہ کیا جا رہا ہے۔ مگر ابھی یہ یونین نیا ہے۔

آئندہ اصلاح کیلئے تجاویز

اب میں ہندوستان اور دیگر ممالک کے اس قدر طول طویل بیان کو ختم کرتا ہوں۔ موٹے موٹے سوالات یہ ہیں:۔

(۱) کہ ممبران میں کسی قدر باہمی نگرانی کی ضرورت ہے۔ اور کس قدر یہ نگرانی کی جا سکتی ہے۔

(۲) بنک کا دائرہ عمل کیا ہونا چاہیئے۔

(۳) قرضہ جات کو بہترین طور پر کیسے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

(۴) گورنمنٹ سے کس قدر اعانت اور مداخلت کی توقع رکھنی چاہیئے۔

ان سوالات کا جواب علیحدہ علیحدہ نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ ان کا انحصار ایک دوسرے پر ہے۔ نہ ہی میرا یہ دعوٰے ہے۔ کہ انکا جواب ایک ہو سکتا ہے جس کا اطلاق تمام ہندوستان یا صرف پنجاب ہی کے تمام اضلاع پر ہو مختلف طریقے آزمائے جا سکتے ہیں۔ اور ہم تجربہ سے صحیح راہ دریافت کر سکینگے بہرحال میں اپنی ذاتی رائے دے دیتا ہوں۔

باہمی نگرانی

جرمن اور ڈنمارک کے مجالس رہن ایسے زمینداران کے لئے ہیں۔ جو (۱) خواندہ اور (۲) کفایت شعار ہیں۔ میں عقلمندی کا لفظ استعمال نہیں کر رہا ہوں۔ کیونکہ پنجابی کسان میں یورپین کسان کی نسبت خداداد قابلیت کسی طرح بھی کم نہیں ہے۔ اور یہی حالت باقی ہندوستان کے کسانوں کی بھی ہوگی۔ مگر بلحاظ نوشت و خواند ان کا کوئی مقابلہ بھی نہیں

کیا جا سکتا۔ جرمنی اور ڈنمارک کے کسانوں کو خط و کتابت۔ رسالوں۔ سالانہ رپورٹوں اور حسابات کے چٹھوں کے ذریعے سے اطلاعات پہنچائی جا سکتی ہیں۔ جن کو وہ گھر بیٹھے بٹھائے پڑھ سکتے ہیں۔ اور اُسی طرح اُن کی متعلق ان کسانوں سے استفسار کئے جا سکتے ہیں۔ ان کے متعلق وہ اپنے ہمسایہ لوگوں سے بحث و تحیص کر سکتے ہیں۔ اپنی مشکلات حل کرا سکتے ہیں۔ اور ان کے رویہ کی نکتہ چینی کر سکتے ہیں۔ ہندوستان کے کسان کی ناخواندگی کی وجہ سے یہاں حالات بالکل دگرگوں ہیں۔ ہندوستانی کسان کوئی تحریر پڑھ نہیں سکتا ہے۔ اور اگر ان میں سے بعض پڑھ سکتے ہیں۔ تو انہیں اپنی اظہار رائے کرنے اور کسی تحریر کے مطابق عمل کرنے کی عادت ہی نہیں۔ اس لئے وہ جو کچھ پڑھیں جب تک ان کو زبانی بخوبی نہ سمجھایا جاوے۔ اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ ایک آدھ جو خواندہ ہوں بھی اُن کے اردگرد ایسے آدمی (اور عورتیں) ہوتی ہیں۔ جن کے خیالات سادہ ہوتے ہیں۔ رسم و رواج کی پابندی اور نئے خیالات سے بدظنی ان میں گھر کئے ہوتی ہے۔ اور ان پر کسی دلیل کا اثر نہیں ہوتا۔ اُن کو پرانی لیک سے ہٹانے کے لئے بہت اخلاقی جرأت سے کام لینا پڑتا ہے۔ اور لوگوں میں بدنام ہو جانے سے نڈر ہو جانا پڑتا ہے۔ اس لئے اگر اس کو قرضہ کی انجمن چلانے کے لئے آمادہ کیا جائے۔ تو ضرورت اس بات کی ہوتی ہے۔ کہ اُس کے ساتھ ایسے آدمی شامل کئے جائیں جن کی ذہانت اس قابل ہو۔ کہ وہ بھی اُس کی طرح معاملات کو سمجھ سکیں۔ ایسے شخص کو اپنے ہمسایوں کی بے حمیتی اور دل شکنی کا مقابلہ کرنے کے لئے اُن سب کی امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیز ان سب میں جو متفقہ کوشش میں شامل ہوں۔ ہمدردی اور یکسوئی کا روح پھونکنے کے لئے ان کی اعانت درکار ہوتی ہے۔ میں بحث کو طول دینا نہیں چاہتا۔ کیونکہ

تمام ہندوستان کے کارکنانِ امداد باہمی اس سے بخوبی آگاہ ہیں - میری یہ دلیل ہے - کہ اگر معمولی انجمن قرضہ میں باہمی حوصلہ افزائی اور نگرانی کی ضرورت ہے - تو ان کا اس حالت میں ہونا نہایت ہی اشد ضروری ہے - جب کہ مقروض کی بیش قیمت جائداد یعنی زمین معرض خطر میں ہو - مگر جو بنک اب پنجاب میں قائم ہو رہے ہیں - یا ڈنمارک اور جرمنی کے بنک جن کی تقلید میں یہ جاری ہو رہے ہیں - وہ ان ہر دو امور کی طرف پوری توجہ نہیں دے رہے - یہ ناممکن ہے - کہ ناخواندہ ممبران کی ایک بڑی تعداد جو ۲۰۰۰ مربعہ میل کے رقبے پر پھیلی ہوئی ہو - اور جس کے ذرائع آمد و رفت بذریعہ سڑک و ریل نہایت ہی گھٹیا ہوں - ایک دوسرے سے باہمی میل ملاپ رکھ سکیں - یا ایک دوسرے کے قرضہ جات کی نگرانی کر سکیں - یا قرضہ کے جائز استعمال دیگر ذرائع سے قرضہ جات برداشت کرنا - فضول خرچی - اقساط قرضہ کی ادائیگی - یا وقت پر نہ دینے کے اسباب وغیرہ کی دیکھ بھال کر سکیں - اگر یہ نہیں ہو سکتا - تو بنک نیم امداد باہمی ہے - اُس کا کاروبار صدر مقام کے چند ایک لوگوں کے ہاتھ میں ہوگا - جن کا انتخاب ایسے ممبران کرینگے - جو ان کو جانتے بھی ہیں - اور قرضہ جات کے دینے اور وصول کرنے میں ان کو غالباً سرکاری یا نیم سرکاری ذرائع پر اعتماد کرنا پڑیگا - یورپ میں ایسا طرز عمل شائد نقصان دہ نہ ہوگا - مگر ہندوستان کے لئے میں اسے خطرناک خیال کرتا ہوں - افسرانِ

۱؎ بلجیم کا رقبہ ۱۲۰۰۰ مربعہ میل ہے - ہالینڈ کا بھی اتنا ہے - ڈنمارک کا اس سے ڈیوڑھا ہے - ڈنمارک کی بلجیم یا ہالینڈ (ایک دوسرے سے مخلوط رقبے ہونے اور مقابلہ کرنے کی وجہ سے) کے ادامات رہن کے رقبے ۶۰۰۰ سے ۸۰۰۰ مربعہ میل تک ہو سکتے ہیں - ذرائع آمد و رفت بذریعہ خشکی و تری نہایت اعلٰے ہیں - ڈاک کا انتظام بہت اچھا اور مقروض تعلیم یافتہ اور کفایت شعار ہیں - اسلئے ہندوستان اور یورپ کے رقبے کا موازنہ نہیں کیا جا سکتا -

سرکاری پر بھروسہ کرنا جو تبدیل ہوتے رہتے ہوں - اور جو کبھی انتظام میں زیادہ حصہ لیں اور کبھی کم یقیناً غیر امداد باہمی ہے - بلجیم اور ہالینڈ کے طریقہ کار کو مدنظر رکھتے ہوئے مجھے یقین کامل ہے - کہ اس نقص کی اصلاح ہوسکتی ہے - ایک ضروری امر جس میں ہندوستان اور بالخصوص پنجاب سویڈن اور ناروے سے تفاوت رکھتا ہے - یہ ہے کہ انجمن ہائے قرضہ تمام اضلاع میں پھیلی ہوئی ہیں - اور رفتہ رفتہ پھیل رہی ہیں - تحریک قرضہ امداد باہمی کے سامنے ابھی بہت وسیع میدان کھلا ہے - اور اس کی حالت اب اتنی مضبوط ہوگئی ہے - کہ صرف وقت روپیہ اور نگران عملہ کو تعلیم دینا ہی اس کے راہ میں حائل ہے - کارکنان امداد باہمی کیلئے تحریک انجمن ہائے قرضہ ایک بیش قیمت اور مضبوط بنیاد کا کام دے سکتی ہے جس پر رہنی قرضہ کی تعمیر شروع کی جاسکتی ہے - رہنی قرضہ کو بالکل نئے سرے سے شروع کرنا غیر معقول اور فضول معلوم ہوتا ہے - کیونکہ اکثر ایک ہی آدمی ہر دو تحریکات سے فائدہ اٹھائیگا - اس لئے میں رہن کے بنکوں کو ابتدائی انجمن ہائے قرضہ سے منسلک کرنے کو ترجیح دیتا ہوں - کیونکہ ان انجمن ہائے کی وجہ سے ممبران میں باہمی میل جول اور نگرانی حاصل ہوسکتے ہیں - یہ بھی ممکن ہے کہ ہالینڈ کے اینڈ ہوؤن کے بنک رہن کی طرح انجمن ہائے کے ممبران تک ہی رہنی قرضہ جات کو محدود کر دینا پڑے - یا بنک رہن کو سرے سے اڑا دینا پڑے - اوٹریکٹ کی طرح انجمن ہائے کے ممبران کو سنٹرل بنک سے رہنی قرضہ جات دئے جائیں - اس سے وہ تمام اشخاص جو کسی انجمن کے ممبر نہ ہوں - قرضہ برداشت کرنے سے محروم رہ جائیں گے - ان کے لئے یہ کہا جاسکتا ہے - کہ بلجیم کے لووین بنک کی طرح وہ براہ راست قرضے لیں - مگر شرح سود ممبرانِ انجمن ہائے کی نسبت زیادہ ادا کریں - ایسے اشخاص کو جو کسی انجمن میں شامل ہونے کی استطاعت رکھتے ہوں - مگر شامل نہ ہوئے ہوں - کوئی قرضہ جات نہیں

دینے چاہئیں - کیونکہ اگر وہ دیانتدار ہوتے - تو انجمن ہائے انہیں شامل کر لیتیں - اس لئے بنک کو ان پر اپنے روپیہ کا اعتبار نہیں کرنا چاہیئے - جو قرضہ جات انجمن ہائے کے ممبران کو دیئے جائیں - اُن کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں - ایک تو یہ کہ بنک انجمن ہائے کو قرض دے - اور انجمن ہائے اپنے ممبران کو قرض دیں - ایسی صورت میں انجمن ہائے مرتہن ہونگی اور بنک کی شرح سود سے کچھ زیادہ شرح سود مقروض سے وصول کرینگی - دوسری صورت بنک کا انجمنوں کی معرفت قرضہ دینا ہے - اُس صورت میں مرتہن بنک ہوگا اور انجمن تمام قرضہ یا اُس کے کچھ حصہ کی ذمہ واری اپنے سر لیگی اور بنک انجمن کو کچھ رقم سود میں سے بطور کمیشن کے دیگا - ایسے کئی ایک طریقے ہوسکتے ہیں - مگر میری رائے میں بہترین طریقہ یہ ہوگا کہ بنک رہنی قرضہ جات ایک مقررہ غائت حد کے اندر دینے کے لئے جہاں کہیں کہ انجمن ہائے ہوں - انہی کو اپنا ممبر بنائے اس غائت حد کے اندر جو قرضے ہوں - ان کی انجمن ضامن[۱] ہو - اگر قرضہ جات اس حد سے تجاوز نہ کریں - تو مقروض بنک کا ممبر بھی بنے اور انجمن اس کے قرضے کی صرف مقررہ غائت حد تک ضامن رہے - مقروض بنک اس مقررہ غائت حد کے اندر قرضہ کی رقم پر وہی سود ادا کرے - جو اُسے انجمن کو ادا کرنی پڑتی - اور اُس سے زائد رقم پر وہ سود ادا کرے - جو بنک اُن اشخاص سے وصول کریگا - جہاں کہ کوئی انجمن نہ ہو - بنک اُن اشخاص کو جن کے گاؤں میں کوئی انجمن نہ ہو - گراں شرح سود پر قرضہ جات دے - انجمن کو کوئی قرضہ بدوں ایسی درخواست کے جو اجلاس عام کی قرارداد کے رُو سے بھیجی جاوے - نہیں دیا جاوے - اس سے غرض یہ ہے کہ زیادہ بارسوخ ممبران اپنے خویش و اقربا کی پاس داری نہ کرسکیں

[۱] اگر انجمن کی قرضہ کے کسی حصہ کی ذمہ وار نہ ہو - تو اُسکی سفارش کچھ معنے نہیں رکھتی ء

شخصی ضامن ہر حالت میں لئے جاویں۔ قرضہ اگر مقررہ غایت حد کے اندر ہو۔ تو یہ ضامنان انجمن کے ممبر ہونے چاہئیں۔ اور اگر غایت حد سے زیادہ ہو۔ تو بنک کے ممبر ہونے چاہیں۔ موخر الذکر صورت میں اگر ضامنان پہلے ممبر نہ ہوں۔ تو وہ اب اُس میں شامل ہو جائیں۔ تاکہ ہندوستان کے جبری قانونِ ثالثی کے ماتحت اُن کے خلاف بصورت اُن کے وقت پر ادائیگی نہ کرنے کی کارروائی کی جا سکے +

دائرہ عمل

بنک کا دائرہ عمل ایک ضلع یا تحصیل (تعلق) ہونا چاہیئے۔ دائرہ عمل چھوٹا ہونے کی صورت میں پنجاب میں اور اغلبًا اور بہت سے صوبجات میں اتنے بڑے سرمایہ کے بنک کا انتظام کرنے کے لئے موزوں اشخاص شاذونادر ہی دستیاب ہوسکینگے + اور نہ ہی چھوٹا بنک اس قابل ہوگا۔ کہ وہ قابل عملہ کی تنخواہ کا کفیل ہو سکے۔ ابتدائی انجمن ہائے پہلے ہی سے سنٹرل بنکوں میں یا یونینیوں سے ملحق ہیں۔ اس لئے انتظام کے خرچ کی بچت اور اُن کے تجربہ سے افادہ بنک رہن ابتدا میں اس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ کہ ان کو سنٹرل بنکوں کے ساتھ کر دیا جائے۔ بلکہ اُنکے دفتر ایک ہی جگہ ہوں۔ تو اور بھی بہتر ہوگا۔ اگر مقروضوں پر نگرانی انجمن ہائے کی معرفت کر لی جائے۔ تو مقامی انجمن رہن قائم کرنے کی غرض بھی پوری ہو جاتی ہے۔ اور بہت سے مقروضان کی صورت میں بنک کے دائرہ عمل وسیع ہونے کا اعتراض بھی فوت ہو جاتا ہے +

ذمہ واری

کیونکہ بنک کے ممبر انجمن ہائے ہونگی۔ اس لئے اس کی ذمہ واری محدود ہونی چاہیئے۔ پنجاب کے بنک جو اب تک شخصی ممبران پر ہی مشتمل ہیں۔ قانونِ امداد باہمی کے دفعہ ۴ کی رو سے مجبور تھے۔ کہ ذمہ واری غیر محدود رکھیں اور اس وجہ سے بنک کے وہ ممبران جو انجمن ہائے کے ممبران بھی ہیں۔ صرف اپنی غیر محدود ذمہ واری کو دو جگہ ضمانت میں دئے ہوئے ہیں۔ بلکہ اکثر صورتوں میں انجمن ہائے کو یہ معلوم بھی نہیں کہ اُن کے کسی ممبر کی بڑی جائداد یعنی غیر محدود ذمہ واری کسی اور جگہ بھی مکفول ہو چکی ہے۔ جب درخواست ہائے انجمن کو یا اُس کی وساطت سے دی جائیں گی۔ تو اس قسم کا کوئی خطرہ نہیں رہیگا۔

ممبران اور حصص

چونکہ ذمہ واری محدود ہے۔ اس لئے ایسے زراعت پیشہ لوگوں کو ممبر بنانے میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ جو فی الحال قرض لینا نہیں چاہتے۔ اور چونکہ کمیٹی کو زبردست بنانا مقصود ہے۔ اس لئے غیر زراعت پیشہ اور ہمدردان تحریک امداد باہمی کی ایک محدود تعداد کو بھی شامل کرنے کی اجازت دینی پڑیگی۔ صرف یہی قرار دینا کافی ہوگا۔ کہ کمیٹی میں غالب تعداد زراعت پیشہ ممبران کی ہو۔ حصص اداشدہ کی تعداد بیشک قلیل ہو۔ کیونکہ قرض خواہاں کو درحقیقت جو ضمانت پیش کی جائیگی۔ وہ اراضی مرہونہ اور ضمانتان پیش کردہ کی ہوگی۔ حصص صرف ممبر ہونے کے ثبوت کا کام دینگے۔ ڈنمارک

اور جرمنی کے رہن کے بنکوں میں حصص نہیں ہوتے۔ مگر ڈنمارک کی مجالس رہن میں سرمایہ محفوظ میں جو ادائیگی کی جاتی ہے۔ وہ حصص سے قدرے ملتی جلتی ہے۔ میں حیران ہوں کہ دوسرے صوبجات میں کیوں حصص پر اس قدر زور دیا جاتا ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ رہن اور معمولی قرضہ میں جو فرق ہے۔ اس کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ مقروض ممبران کے ضامنان کو بھی ممبر بنا لینا چاہیئے۔ اور اُن کو حصص بھی خرید لینے چاہئیں۔ چونکہ حصص قلیل رقم کے ہونگے۔ اس لئے اُن پر مقسوم (ڈیویڈنڈ) دینا فضول ہوگا۔ تمام منافعہ جات سرمایہ محفوظ میں جمع ہوں۔ تاکہ تمسک داران کے لئے بطور مزید ضمانت کے کام دیں +

امانتیں

جرمنی اور سویڈن ناروے کے بنک اپنا سرمایہ صرف قابل انتقال تمسکات فروخت کرکے حاصل کرتے ہیں۔ مگر اوٹریکیٹ اور لووین کے بنک بھی میعادی امانتیں لیتے ہیں۔ جن کی رسیدیں یا تمسکات بنک کی رضامندی کے بغیر منتقل نہیں ہوسکتے۔ مدارس میں جو طریقہ رائج ہے۔ اس میں شرائط ایسی عائد کی گئی ہیں۔ کہ رہن کے بنک سنٹرل بنکوں سے مقابلہ نہ کریں + میں نہیں سمجھ سکا۔ کہ اس احتیاط کا کیا فائدہ ہے۔ سنٹرل بنک بدستور سابق امانتیں لے سکتے ہیں۔ کیونکہ رہن کے بنک زیادہ شرح سود دے کر بہت لمبی میعاد کے لئے امانتیں لینگے۔ پنجاب میں اکثر سنٹرل بنک تین سال کی امانت کے لئے ۷ فیصدی سود دیتے ہیں۔ رہن کے بنک پانچ سال کے لئے ۷½ فیصدی اور ۸ یا ۸½ فیصدی دس سال کے لئے دے سکتے ہیں۔ ان شرائط پر امانت ملنے

بعض جماعتوں یا ایسے سرکاری یا نیم سرکاری فنڈوں سے جن کا زیادہ عرصہ کے لئے لگایا جانا ضروری ہوں مل سکتی ہیں۔ اشخاص سے ان شرائط پر امانتوں کے ملنے کی کم امید کی جاسکتی ہے + بمبئی کے قواعد میں امانتوں کا کوئی ذکر نہیں ہے +

تمسکات

بہر حال روپیہ حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ جس سے ملک کی ضروریات فک الرہن و ترقی حیثیت اراضی کے لئے رہنی قرضہ میسر ہو سکے۔ تمسکات جاری کرنا ہی ہوگا۔ بنک مشترکہ" یا منفرد" ڈبینچر یعنی تمسکات جاری کرینگے جن کی ادائیگی کا بنک کا اثاثہ اور جائداد مرہونہ ضامن ہونگے۔ چونکہ سویڈن اور ڈنمارک کے رہن کے بنکوں کی طرح روپیہ پہلے حاصل کیا جاویگا۔ اور قرضہ جات بعد میں دئے جائینگے۔ اس لئے تمسکات جاری کرتے وقت یہ نہیں کہا جاسکیگا۔ کہ ان پر رہنی کفالت کافی ہے۔ جرمن لینڈ شیفٹ اور ڈنمارک کی مجالس تمسکات جاری کرتے وقت یہ کہ سکتے ہیں۔ کہ تمسکات رہن کی کفالت پر جاری کئے گئے ہیں۔ کیونکہ وہ پہلے رہن لے لیتے ہیں۔ پھر تمسکات جاری کرتے ہیں۔ اور راہن پھر ان تمسکات کو فروخت کرکے روپیہ حاصل کرتا ہے۔ اس طریقہ میں یہ نقص ہے۔ کہ جس شخص کی زمین پہلے رہن ہو۔ اس کو قبل اس کے کہ وہ بنک یا مجلس سے قرضہ حاصل کرکے اپنی رہن فک کرائے۔ ایک عارضی قرضہ حاصل کرکے پہلے اپنی زمین فک کرالینی پڑیگی۔ اور اس عارضی قرضے پر اسے بالعموم گراں شرح سود اور کئی ایک دیگر اخراجات بھی کرنے پڑینگے۔ ہندوستان کے بنکوں کی چونکہ بڑی غرض فک الرہن اراضیات ہے۔ اس لئے ان کیلئے

یہ طریقہ موزوں نہیں - اور بہت پرانے لینڈشیفٹن کی طرح تمسکات مخصوص رہناں کی کفالت پر بھی جاری نہیں کئے جا سکیں گے - بنک کے سرمایہ محفوظ اور حصص کے ساتھ تمام راہنان کے رہنوں کی ذمہ واری مخصوص رہنوں کی کفالت کی نسبت زیادہ زبردست ضمانت ہے - قواعد میں یہ شرط رکھ لینی چاہیئے - کہ تمسکات جاری شدہ کی رقم بنک کی دیگر جائداد اور ان رہناں کی رقم سے متجاوز نہ ہوگی - جو بنک اپنے قرضہ جات کی ضمانت میں مقروضان سے لے - (اس میں وہ رہن شامل نہیں ہونگے - جو ضامنان سے بطور مزید ضمانت لئے جائینگے) اس میں وہ رقم شامل ہوگی - جو تمسکات کی فروخت سے حاصل تو ہوگئی ہو - مگر ابھی قرضہ پر نہ دی گئی ہو سلیسیڈ بنک دبنک اراضی) کمپنی رہن مصر ڈنمارک وناروے کے رہن کے بنک اور امریکہ کے فیڈرل متفقہ بنکوں میں جو یہ قید لگا دی گئی ہے - کہ تمسکات حصص یا بنک کے دوسری جائداد کا کوئی مضروب ہوں - اس کو میں چنداں مفید نہیں سمجھتا - تمسک داران کے روپیہ کے محفوظ ہونے کا انحصار جائداد مرہونہ کی قیمت اور قرضہ جات جو اُن پر دئے گئے ہوں کے فرق پر منحصر ہے حصص غیر ضروری ہیں - اور بہت سے امداد باہمی اور نیم امداد باہمی بنکوں میں حصص ہوتے ہی نہیں - جیسا کہ سویڈن کے مجالس رہن کا تجربہ ہے - بہت سے رہن کے بنکوں کا ایک دوسرے کے مقابلہ میں ایک ہی بازار میں تمسکات جاری کرنا ان سب کے مفاد کے منافی ہے - ان کے تجربہ سے یہ سبق بھی حاصل ہوتا ہے - کہ یہ مفید ہوگا - اگر ایسے سب بنکوں کو ملا کر تمسکات جاری کرنے کا ایک ہی منبع بنا لیا جائے - جو مشتہری کر کے تمام ملک میں تمسکات فروخت کرے - اور ہر ایک بنک کو اُس کی حسب درخواست روپیہ تقسیم کر دے - بیکار روپیہ رکھنے کا جرمانہ اُسی بنک کو بھگتنا پڑے جو اپنی ضرورت سے زیادہ روپیہ کی درخواست کرے - جہاں تک میرا خیال ہے - ان مرکزی تمسکات

پر سود ایک واحد بنک کی نسبت تھوڑا ادا کرنا پڑیگا - اور تمسکات کی فروخت بھی زیادہ کامیاب رہیگی - اگر ابتدا میں کسی ایک بنک کے تمسکات جاری کرنا ضروری ہوں - تو اس کے قواعد میں یہ شرط رکھ لینی چاہیئے - کہ جونہی کوئی مرکزی بنک اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لیگا تو بنک خود تمسکات جاری کرنا بند کر دیگا - اگر یہ نہ کیا جائے - تو وہ اضلاع جن میں بڑا شہر ہے - برابر روپیہ جمع کرتے چلے جائینگے اور مرکزی بنک کو جس میں کمزور بنک شامل ہونگے - اپنے تمسکات پر زیادہ شرح سود ادا کرنی پڑیگی - مرکزی بنک مشتہری وغیرہ[1] کے اخراجات کے لئے مقامی بنکوں سے قدرے زیادہ شرح سود لے سکتا ہے - یا ایسے اخراجات کو سب ملحقہ بنکوں پر ان کی درخواست ہائے قرضہ کے مطابق باچھ کر کے بالاقساط وصول کر سکتا ہے - تمسکات کو ہر سال بذریعہ قرعہ اندازی منتخب کر کے واپس لیا جا سکتا ہے - جو تمسکات اس طرح منتخب ہوں - ان کے نمبروں کی اطلاع تمسک داران کو دے دی جائے - اور ان پر آئندہ کوئی سود نہ دیا جاوے - جیسا کہ ڈنمارک میں کیا جاتا ہے - یا دوسرا طریقہ یہ ہو سکتا ہے - کہ جرمن لینڈ شیفٹ کی طرح ایک سرمایہ ادائی (Sinking Fund) قائم کیا جاوے جس سے تمام رقم معیاد ختم ہونے پر ادا کی جا سکے - ہر دو حالتوں میں بنک کو اختیار رہنا چاہیئے - کہ جس وقت چاہے - تمسکات کو واپس لے لے - اس طریقہ سے ممکن ہے - کہ زراعتی بنک مصر کی طرح بنک کو بہت فائدہ ہو - قرعہ اندازی سے منتخب کرنے میں ان کو پوری قیمت پر واپس لینے میں تمسکات کی شہرت

---

[1] قرضہ کے مشتہر کرنے کا خرچ مشتہر کنندہ کم و بیش کر سکتا ہے - مگر یونین رہن کے تمسکات کے اجرا پر خرچ عملاً بھی پڑیگا - حال ہی میں جو قرضہ جاری کیا گیا ہے - اس کے اعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے جملہ اخراجات ۰۰۰ ۷ روپیہ کے قریب پڑینگے *

اور ان کی قیمت قائم تو رہتی ہے۔ مگر ان کی پیداوار تعداد میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ برخلاف اس کے اگر بنک کے مقروضان کی ادا شدہ رقم میں سے سرمایہ ادائی (Sinking Fund) قائم کیا جائے۔ تو یہ بھی ممکن ہے کہ جب شرح سود گر جائے۔ تو بنک کو اس رقم پر اتنا سود وصول نہ ہو۔ جو وہ خود تمسکات پر ادا کر رہا ہو اس سے سالانہ نقصان برداشت کرنا پڑیگا۔ نیز چونکہ شرح سود کم کرنے سے تمسکات کی قیمت بڑھ جائیگی۔ اُن کا خریدکرنا بھی مشکل ہو جائیگا۔ اس کے علاوہ اگر سرکاری گارنٹی تمسکات پر کسی خاص حد تک ہو۔ تو بنک ان کو وقت سے پہلے ادا کرنے سے گریز کریگا۔ نیز جب بازار میں قیمت گرنا شروع ہو جائیگی۔ تو سرمایہ ادائی کے منتظمین یا امینوں کو اپنی تمام قوت معاملات سنبھالنے میں صرف کر دینی پڑیگی۔

گورنمنٹ اور تمسکات

بہت سے ممالک میں اس اصول کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ مفاد عامہ کی خاطر مرکزی رہن کے بنک کی امداد کرے۔ نیوزیلنڈ نیو یا کے بنک ہائے رہن کو سرکار کی طرف سے بڑی رقم سرمایہ ادا شدہ یا گارنٹی شدہ کی شکل میں ملی ہوئی ہوتی ہے۔ اور مصر کے زراعتی بنک کے پہلے تمسکات کی گورنمنٹ نے گارنٹی کر دی تھی۔ جس کی وجہ سے بنک آئندہ تمسکات بغیر کسی قسم کی مخصوص گارنٹی کے جاری کر سکا ہے۔ ہالینڈ اور بلجیم کے بنکوں کو کوئی سرکاری امداد نہیں ملتی اور اس کی وجہ غالبًا یہ ہے۔ کہ ان ممالک میں تحریک امداد باہمی قرضہ مذہبی اور نیم سرکاری جماعتوں سے وابستہ ہے۔ اور میری رائے میں سرکار کی امداد نہ ملنے کی وجہ سے وہاں رہنی قرضہ کی تحریک کی ترقی رکی ہوئی ہے۔ ہندوستان میں سرکار کا

ایسی تحریک سے جس کی کاشتکار طبقہ کے لئے نہایت درجہ اہمیت ہے۔ علیحدہ رہنا نامناسب ہوگا۔ تحریک امداد باہمی قرضہ کی بھی سرکار کو ابتدا میں جب تک کہ اس کی مالی حالت اس قدر مضبوط نہ ہوگئی کہ وہ اپنے پاؤں پر خود کھڑی ہوسکی پرداخت کرنی پڑی تھی ؛

رہنی قرضہ کی تحریک کو بھی اسی طرح کی امداد شروع سالوں میں بہت سودمند ہوگی۔ ہندوستان کی پبلک کو اپنا روپیہ معتدل شرح سود پر محفوظ طور پر لگانے کی آہستہ آہستہ تعلیم دی جا رہی ہے۔ اب تک روپیہ لگانے کا واحد ذریعہ جو ان کے سامنے رہا ہے۔ وہ گراں شرح سود پر خطرناک ساہوکارہ کرنا ہے۔ پنجاب میں قانونِ انتقال اراضی کی وجہ سے زمیندار اپنی زمینوں کو رہن کرکے جائز و ناجائز طور پر روپیہ استعمال نہیں کرسکتے۔ (یہ معقول وجوہ کی بنا پر اور ملک کے بہت فائدے کی خاطر کیا گیا تھا)۔ ان کو سابقہ برباد کن ساہوکارہ کے طوفان سے بچا کر شاداب کرنے والی ندی کی شکل میں تبدیل کردینے کا فائدہ ظاہر ہے۔ میری رائے میں سرکار کا بنک کے سرمائے میں کچھ ادائیگی کرنے کی بجائے پہلے تمسکات کی گارنٹی کر دینا ہر دو طرفین کے لئے مفید ہوگا۔ اس سے سرکار کو کوئی فوری خرچ نہیں کرنا پڑیگا۔ اور غالباً کبھی بھی نہیں کرنا پڑیگا۔ نیز سرکار کا آہستہ آہستہ گارنٹی شدہ تمسکات واپس لینا اُس کے اپنے اداشدہ سرمایہ کو ایک دم واپس لے لینے کی نسبت بہت کم محسوس کیا جاوے گا ؛

سویڈن ناروے میں سرکار پر سرمائے میں حصہ رکھنے کی وجہ سے اعتراض کیا جاتا ہے۔ کیونکہ سرمایہ دار اس کو سرکار کے کئی رہن کے بنکوں میں سے ایک کو مستقل ناجائز رعایت دینے کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور کارکنان امداد باہمی بھی اس کو حلقہ امداد باہمی میں بیجا مداخلت تصور کرتے ہیں۔ مصر میں سرکار کے تمسکات ناقابل واپسی کی گارنٹی پر بھی یہی رائے زنی

کی جاتی ہے۔ سرکاری امداد کا بہترین طریقہ یہ ہوگا۔ کہ محدود تعداد تمسکات پر خاص عرصہ کے لئے سود کی ذمہ داری سرکار لے لے۔ اس سے لوگوں میں آئندہ روپیہ لگانے کا اعتبار بھی بڑھیگا۔ اور انہیں اس سے واقفیت بھی ہوجائیگی۔ گارنٹی یا تو رہن کے بنکوں کے مرکزی یونین کو یا پراونشل کواپریٹو بنک جو اُن سب کو روپیہ بہم پہنچائے۔ دی جانی چاہئے۔ بعض صوبجات میں پراونشل بنکوں کو پہلے بھی سرکاری گارنٹی ملی ہوئی ہے۔ غالباً ان بنکوں کو کسی مزید رعایت کی ضرورت نہ ہوگی۔ سرکار کی گارنٹی بلاشبہ اُس شرح سود کی ہوگی۔ جو اُسے خود اپنے حاصل کردہ قرضہ جات پر ادا کرنا پڑتا ہے۔ کارکنانِ امداد باہمی کو سوچنا چاہئے۔ کہ کیا ان کو تمسکات پر اس سے زیادہ شرح سود ادا نہیں کرنی چاہئے۔ تاکہ لوگوں کو گارنٹی شدہ اور غیر گارنٹی شدہ تمسکات میں نمایاں فرق نظر نہ آئے۔ اگر گورنمنٹ ۶ فیصدی سود کی گارنٹی کرے۔ تو تمسکات پر ۷½ یا ۸ فی صدی شرح سود دینا موزوں ہوگا۔ کیونکہ جب دوبارہ تمسکات جاری کئے جائینگے تو اُن پر سود اسی شرح سے ادا کرنا پڑیگا۔

پہلی مرتبہ تمسکات کے فروخت میں گورنمنٹ گارنٹی کی وجہ سے کوئی مشکل نہ ہوگی۔ البتہ نازک وقت وہ ہوگا جب تمسکات دوسری مرتبہ جاری کئے جاوینگے۔

قرضہ جات۔ ہندوستان میں مندرجہ ذیل اغراض کے لئے دئے جاویں گے:۔ (۱) فک الرہن (۲) ترقی حیثیت اراضی (۳) ادائیگی پرانے قرضہ جات۔ چونکہ پرانے قرضہ جات سابقہ فضول خرچی پر دلالت کرتے ہیں۔ اس لئے اس غرض کے لئے درخواست ہائے کو احتیاط سے لینا چاہئے۔ اور ایسی درخواست ہائے پر اس وقت تک غور نہیں کرنا چاہئے۔ جب تک باقی دو اغراض کے لئے درخواست ہائے نپٹ نہ جائیں۔ یہ جانچنے کے لئے کہ آیا کس قدر قرضہ کسی زمین پر بلا خطر دیا جاسکتا

ہے۔ زمین کی قیمت کی تشخیص کرنی پڑتی ہے۔ یورپ کے ممالک میں عام قاعدہ یہ ہے کہ خاص طور پر تشخیص کی جاتی ہے۔ اور اُس کے لئے تشخیص کنندگان مقامی طور پر ممبران جلسہ کرکے منتخب کرتے ہیں۔ یا ان کو ڈائرکٹران مقرر کرتے ہیں۔ ڈنمارک میں دونو طریق استعمال ہوتے ہیں۔ مصر میں آخری طریقہ ہی استعمال ہوتا ہے۔ جرمنی میں مالگزاری زمین کا مضروب لے لیا جاتا ہے۔ خاص تشخیص صرف اُس صورت میں کی جاتی ہے۔ جب مقروض مقررہ معیار سے زیادہ رقم لینے کا مطالبہ کرے۔ مالگزاری کے مضروب کی نسبت اور آسان معیار کوئی نہیں ہوسکتا۔ مگر میری رائے میں جب اس سے کافی رقم بنتی ہو تو بنک کو اپنی رہنمائی کیلئے اِسے استعمال کرنا چاہئے۔ اور جرمنی کی طرح خاص تشخیص اس حالت میں کرنی چاہئے۔ جب مقروض اس سے زیادہ روپیہ طلب کرے۔ یورپ میں قرضہ جائداد کی قیمت کے ۵۰ فیصدی (جیساکہ مصر میں ہے) سے لے کر ۶۶ فیصدی تک (جیساکہ ڈنمارک میں ہے) دیا جاتا ہے۔ برما میں زمین کی پوری قیمت تک قرضہ دیا جاتا ہے۔ مدراس میں ۵۰ فیصدی تک اور بمبئی میں صرف ۳۳ ۱/۳ فی صدی تک مدراس میں دوسری حد زمین کی خالص آمدنی کی تین چوتھائی رقم بھی ہے۔ جو قرضہ کی میعاد کے دوران میں وصول ہو۔ جھنگ میں بغیر لحاظ معیاد قرضہ کے یہ حد ۱۵ سال کا خالص منافع مقرر ہے۔ ۱۵ سال کا منافع بیس سال کی آمدنی کے تین چوتھائی کے برابر ہوتا ہے۔ کیونکہ قانون انتقال اراضی کے بموجب زیادہ سے زیادہ ۲۰ سال کے لئے زمین پر قبضہ کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے ۱۵ سال کا منافع زمین کی رہنی قیمت کے ۷۵ فیصدی کے برابر ہے۔ یورپ کے تجربہ سے یہ معلوم ہوگا۔ کہ یہ رقم بذات خود بہت بڑی ہے۔ مگر چونکہ پنجاب میں رہنی قیمت ۲۰ سال کے منافع تک محدود کردی گئی ہے۔ اس لئے اگر قرضہ کی رقم کا اتنا بڑا ہونا ضروری ہو۔ کہ مفید ثابت ہوسکے۔ تو غایت حد کو مجبوراً بڑھانا

پڑتا ہے۔ اس خطرہ سے بچنے کے لئے مزید ضمانت لی جانی چاہئے۔ پنجاب میں
قرضہ جات کے لئے غایت حد جو ممکن ہوسکتی ہے۔ یہ ہے۔ کہ قرضہ جات اس
اراضی کے ۵ اگنا سالانہ منافع سے زائد نہ ہو۔ جو براہ راست رہن میں دی
جاوے۔ یا اس جائداد اور دیگر ایسی جائداد کے جو بطور مزید ضمانت
ضامن یا مقروض کفالت میں دے۔ دس گنا سالانہ منافع سے زاید نہ ہو +
دوسرے صوبجات میں جہاں راہن کی زمین فروخت ہوسکتی ہے۔ ۶۶
فی صدی نہایت مناسب غایت حد معلوم ہوتی ہے۔ بشرطیکہ شخصی ضامنان
ساتھ لئے جاویں۔ قرضہ جات رہن کی اقل حد بھی مقرر کردینی پڑتی ہے۔
تاکہ بنک رہن انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ کے کام میں مخل نہ ہو۔ اور اُن کے
ممبران اس سے مستفید ہونے سے محروم بھی نہ رہیں۔ یورپ میں یہ اقل حد
جیساکہ ڈنمارک میں ہے۔ ۶۰۰ کرون یعنی ۴۰۰ روپیہ ہے۔ اور مصر کے
کریڈٹ فانسئے میں ۲۰۰ پونڈ ہے۔ جھنگ میں یہ حد ۳۰۰ روپیہ ہے۔ اقل
حد مقرر کرنے کے لئے کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں کیا جاسکتا۔ مگر ہر ایک
بنک کو چاہئے۔ کہ اجلاس عام میں یہ حد مقرر کرے۔ اور پھر اُس کی پابندی
کرے۔ پنجاب میں یہ حد اس طرح ہونی چاہئے۔ بارانی رقبہ کے لیے ۱۵۰
روپیہ چاہی کے لئے ۲۵۰ روپیہ اور نہری کے لئے ۳۰۰ روپیہ عمارتوں کی
قیمت کی تشخیص کرنا ہمیشہ بحث طلب امر رہا ہے۔ ہندوستان کے
لئے میری یہ رائے ہے۔ کہ ان کی علحدہ کوئی قیمت نہیں رکھی جانی چاہئے
کیونکہ خواہ وہ موجودہ مالک اور راہن کے کیسے ہی استعمال میں کیوں
نہ ہوں۔ فروخت کی جاسکتی ہیں۔ اگر اُن کو علحدہ رکھا جاسکے۔ تو
جیساکہ یورپ میں دستور ہے۔ اُن کا بیمہ آتشزدگی کرا لینا چاہئے۔
ہندوستان میں پانی سے نقصان رسانی کا بیمہ بھی کرانا چاہئے۔ غالباً
بنک رہن کسی بیمہ کی کمپنی سے مقروض کی خاطر خط و کتابت کرکے بیمہ کرا

سکیگا - ہر ایسی زمین جس پر مال و مویشی کے باندھنے کے مکانات نہ ہوں دوسری اراضی سے کم قیمت کی شمار ہونی چاہیئے - کیونکہ اس طرح اس میں ضروری سامان کی جو کمی ہے وہ بمنزلہ راستے اور پانی کی نالیاں نہ ہونے کے ہے - مدراس کے ایک کارکن امدادِ باہمی نے نہایت عمدہ رائے دی ہے - کہ ضامن سے تمسک میں یہ عہد لینا چاہیئے - کہ اگر مقروض وقت پر ادائیگی نہ کرے - تو وہ زمین خود ٹھیکہ پر لیگا - اور بنک اُس کو ٹھیکہ پر دینے کے لئے تیار ہوگا - یہ شرط پنجاب کے لئے بہت موزوں ہے۔

اقساط

یورپ میں ادائیگی مساوی کردہ اقساط میں ہوتی ہے - یعنی اصل زر اور سود جو دوران معیاد قرضہ میں ادا ہوگا - اس کو جمع کرکے تعداد سالہائے پر جن کے لئے قرضہ دیا گیا ہو تقسیم کر دیا جاتا ہے اس طرح مقروض کو ہر سال برابر رقم ادا کرنی پڑتی ہے - سمجھدار مقروضوں کے لئے یہ نہایت آسان طریقہ ہے - مگر اس کے لئے بہت قابل حساب کتاب رکھنے والوں کی ضرورت ہے - کیونکہ اقساط کا بقایا یا اصل زائدالاقرار اور سود جو تاریخ مقررہ سے پہلے ادا کیا جائے - وغیرہ - اِن سب کا شمار کرنا نہایت پیچیدہ کام ہے - اور اس میں غلطی ہونے کا بہت امکان ہے - اصل کی قسط اور بقایا قرضہ پر سود ادا کرنے کا معمولی طریقہ دیہاتی مقروض کی سمجھ میں خوب آتا ہے - اور اس لئے اس کو ترجیح دی جاتی ہے - بقایا زائدالاقرار پر بنک رہن کو تعزیری سود نہایت سختی سے لگانا چاہیئے - کیونکہ اس میں وقت پر ادائیگی - انجمن امداد باہمی قرضہ کی نسبت نہایت ضروری ہے - میری رائے میں سود مرکب بھی وصول کیا جانا چاہیئے - بشرطیکہ اس امر کی اطلاع فوراً باقی دار کو بذریعہ ڈاک

دیدی جائے۔ ہر ایک ممکن کوشش اس امر کی کرنی چاہیئے جس سے مقروض عین وقت پر ادائیگی کرنے کی اہمیت کو محسوس کرے +

سود

جرمن اور سیکنڈے نیویا کے بنکوں کا یہ طریقہ ہے کہ علاوہ اس سود کے جو تمسکات پر ادا کیا جاتا ہے۔ ہر قسط کیساتھ کچھ رقم خرچ انتظام کی خاطر وصول کر لی جاتی ہے قرضہ جات دیتے وقت سرمایہ محفوظ کیلئے کٹوتی کر لی جاتی ہے۔ کیونکہ اس قسم کی کٹوتی ساہوکار لوگ ہندوستان میں بالعموم کرتے ہیں۔ میری رائے ہیں امداد باہمی قرضہ میں اس کو اسی وجہ سے ترک کر دینا چاہیئے۔ سود کی عام شرح میں خرچ انتظام کو بھی شامل کر لینا چاہیئے۔ اور عام طور پر ا یا ۲ فیصدی اس غرض کے لئے کافی ہوگا۔ مثلاً پنجاب میں اگر تمسکات پر ۵½ فیصدی سود ادا کیا جائے۔ اور رہن کے بنکوں کو مرکزی بنک کو ڈبنچروں کے اجرا کا خرچ دینا پڑے۔ اور سرمایہ محفوظ بھی جمع کرنا پڑے تو وہ انجمنہائے کو غالباً ۸½ فیصدی[1] پر اور اشخاص کو ۹¾ یا ۹½ فیصدی سود پر قرضہ جات دے سکینگے۔ انجمنہائے اپنے ممبران کو ۹ فیصدی پر دے سکتی ہیں جبتک تمسکات بازار میں مقبول عام نہ ہوں۔ اُسوقت تک رہن کے بنکوں کو تھوڑی معیاد کے قرضہ جات اور امانت ہائے پر گزارہ کرنا پڑیگا۔ مثلاً پانچ سال یا تین سال کیلئے بھی۔ اگر وہ اس عرصہ سے زائد کیلئے قرضہ جات دیں۔ تو انہیں بلجیم کی طرح مقروض سے زیادہ شرح سود وصول کرنے کا اختیار ہونا چاہیئے۔ مگر انصاف یہ چاہتا ہے کہ قرضہ لیتے وقت مقروض کو بتا دینا چاہیئے۔ کہ اُس کے قرضہ پر کس وقت سود بڑھا دیا جائیگا۔ سابقہ مقروضوں کے لئے سود کا سال بسال بڑھا دینا غیر واجب ہوگا +

---

[1] پنجاب میں رہن کے بنک ۸ فیصدی پر قرضہ جات دے رہے ہیں میرا خیال ہے۔ کہ وہ تمسکات ایسی شرح سود پر جاری کر سکینگے جس سے وہ اتنی کم شرح سود قرضہ جات پر رکھ سکیں +

حقیت

جائداد از قسم زمین کے متعلق ہندوستان میں مثل حقیت میں جو اندراج ہے وہ ملکیت تو ظاہر کرتا ہے - مگر جرمنی اور بعض دیگر ممالک کی طرح ملکیت کا قطعی ثبوت نہیں ہے - رہن کا اندراج حسب معمول مثل حقیت میں کر دیا جاتا ہے بشرطیکہ رہن ابھی ابھی نہ ہونا ہو - اس صورت میں مقروض کے ہمسایہ اور رضا مندان سب کو اس کا علم ہو جاتا ہے - دفتر رجسٹری میں اس کی تلاش پر بہت وقت اور خرچ صرف ہوتا ہے - اور سوا ئے بڑے بنکوں کے جن کا عملہ کافی ہو - اس طرح تلاش نہیں کی جا سکتی - مشکوک ملکیت سے بچاؤ کے لئے یہ بہتر ہوگا - کہ اراضی کے تمام شرکا کے دستخط رہن نامہ پر کرائے جائیں - اور کوئی ایسی جائداد جس کے متعلق کوئی جھگڑا ہو کفالت میں نہ لی جائے - نیز مادی یا شخصی مزید ضمانت بھی لے لی جائے - ملکیت کے متعلق امور کے اخفا سے بچنے کا یقینی طریقہ یہ ہوگا - کہ ہر ایک سودے کے متعلق مقامی انجمن امداد باہمی قرضہ میں بحث کر لی جائے - انجمن اس طرح اراضی مرہونہ کے خفیہ طور پر فروخت یا مستاجری ہو جانے سے بھی بنک کو بچائے گی بلجیم کی طرح زمین کو لگان پر دینے یا ایک سال سے زائد کا لگان پہلے لے لینے کی نہایت احتیاط سے بندش کر دینی چاہئے - اور قواعد میں بھی یہ درج کر دینا چاہئے کہ حقوق ملکیت کے مستقل انتقال پر خواہ وہ فروخت فوتیدگی یا دیگر کسی وجہ سے ہو - تمام کا تمام قرضہ فی الفور واجب الوصول ہو جائیگا - اگر نیا مالک رہن کی تجدید کرانا چاہے - تو بنک اس کی درخواست

پر اگر مناسب سمجھے تو غور کریگا۔ مگر اپنے قواعد[1] سے بنک نئے مالک کو جو بنک کا ممبر نہ ہو۔ مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ رہن کی تجدید کرائے ⁂

بنکوں کے اختیارات اور نگرانی

امداد باہمی بنک ہائے رہن کو تمام مراعات حاصل ہونی چاہئیں جو کہ انجمن ہائے امداد باہمی کو ملی ہوئی ہیں۔ بشرطیکہ وہ اُن سے اصولاً مختلف نہ ہوں۔ بہت سے ممالک میں یہ بنک انکم ٹیکس۔ رسوم اسٹامپ اور فیس رجسٹری سے مستثنیٰ ہیں۔ اور جہاں یہ سب معاف نہیں۔ وہاں ان میں جو ممکن تخفیف ہو سکتی تھی۔ کر دی گئی ہے۔ ڈنمارک میں مجالس رہن اپنا روپیہ ڈاک خانہ کی معرفت رعایتی شرائط پر بھیج سکتی ہیں[2] انڈین جرنل آف ایکونامکس (ہندی رسالہ اقتصادیات) کے مضمون میں جس کا ذکر پہلے بھی کیا جا چکا ہے۔ یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ کہ مجوزہ بنک رہن کا روپیہ ادا کرنے کے لئے امپیریل بنک آف انڈیا اور خزانہ ہر دو کو استعمال میں لایا جائے میری رائے میں خزانوں کا استعمال نقصان دہ ثابت ہوگا۔ کیونکہ اس سے لوگوں کے دلوں میں ان بنکوں کے سرکاری بنک ہونے کا خیال جاگزین ہو جائیگا۔ اور وہ اس قرضہ کو تقاوی سمجھینگے جیسکی وصولی بالجبر کی جاتی ہے۔ البتہ امپیریل بنک اگر کوئی مراعات دے۔ تو اُن کو خوشی سے قبول کر لینا چاہئے۔ اور وہ فریقین کے لئے مفید ہوں گی۔ میری رائے میں کسی ایسے قانون کی ضرورت نہیں جس کے رو سے ڈبنچر یا

---

[1] ملاحظہ ہو جھنگ کا قاعدہ ۲۲ ⁂

[2] ملاحظہ ہو تتمہ ب قانون مجریہ ۱۸۵۰ فقرہ نمبر ۲ ⁂

تمسکات پر سود کی گارنٹی کا اختیار دیا جائے۔ صرف صوبہ کی لیجسلیٹو کونسل کی منظوری کی ضرورت ہوگی، اور جہاں یہ پہلے حاصل نہ کی گئی ہو اس کا بغیر کسی حیل وحجت کے مل جانا اغلب ہے۔ یہی کافی ہے۔ کہ قانون انجمن ہائے امداد باہمی کے دفعہ ۴ کے ماتحت گورنمنٹ اگر ایک عام حکم کے ذریعہ سے رہنی بنک یا انجمن ہائے کی ذمہ واری جنکے ممبران شخصی ہوں۔ بصورت ان کے رجسٹری ہونے کے محدود ہونا جائز قرار دے دے۔ پڑتال اور معائنہ کے متعلق جو اختیارات رجسٹرار کو قانون ہذا کے ماتحت دئے جاچکے ہیں۔ وہ کافی ہیں۔ اور ڈنمارک کی طرح کے کسی خاص قانون کی کوئی ضرورت نہیں۔ مدراس کے قواعد کے رو سے رجسٹرار کو امین (Trustee) قرار دیا گیا ہے۔ اور تمام ادائیگی اس کے حساب میں کیجاتی ہے۔ اس صورت میں اس کا بنکوں پر بہت وسیع اختیار ہے۔ اور ممکن ہے۔ اس کے فرائض اس کے لئے دوبھر ثابت ہوں پنجاب کی طرح ایک اور طریقہ بھی ہوسکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ایک مقامی افسر سرکاری کو بھی شامل کر دیا جائے۔ یا جس طرح بمبئی کے قواعد میں ہے۔ ایک گورنمنٹ کے نامزد شدہ شخص کو بنک میں شامل کر لیا جائے۔ جو مفاد عامہ کو مد نظر رکھتے ہوئے بنک کی عام نگرانی کرے۔ اور انتظامیہ کمیٹی کی کارروائی میں بھی حصہ لے۔ اس کو کوئی خاص اختیارات نہیں دئے جاتے کیونکہ بنک امداد باہمی ہے۔ نہ کہ سرکاری۔ وہ بنک کا مشیر اور معاون ہوتا ہے۔ وہ اپنے اختیارات کو اس وقت عمل میں لاتا ہے۔ جب مقامی افسران سے بنک کے کاروبار کے متعلق خط وکتابت کرنی ہو۔ یا جب کبھی کسی مقامی ذی اثر امیر آدمی کی ناجائز درخواست کو نامنظور کرنا ہو۔

باب دوسرا

قرضہ اور امداد باہمی

مصر

انجمنہائے قدیم۔ تحریک امداد باہمی مصر میں ۱۹۰۸ء میں فرانسیسیوں کے زیر اثر شروع ہوئی۔ اور ابتدا میں اُس کی شکل سنڈیکیٹ[1] کی تھی۔ ان سنڈیکیٹوں کا اثر اب تک اس تحریک پر باقی ہے۔ ریفائزن کے طرز پر جو فرانسیسی مجالس قائم ہیں۔ وہ ان سنڈیکیٹوں سے بالکل جداگانہ ہیں۔ یہ سنڈیکیٹ پورے طور پر امداد باہمی نہیں۔ اس لئے ان کا اثر بھی امداد باہمی تحریک پر مصر میں بُرا پڑا ہے۔ مصری گورنمنٹ نے کوئی سرکاری امداد اس تحریک کو نہ دی۔ اور زمینداروں کو بغیر اس کے طریقۂ کار کی تشریح کئے یہ تحریک پیش کی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کوئی زمیندار مدد باہمی کرنے کا یہ نیا طریقہ درست طور پر نہ سمجھ سکا۔ اس لئے اُس نے اس کا غلط استعمال کیا۔ اور اُسے اس تحریک کو جلدی یا بعد میں ترک کر دینا پڑا۔

پانچ فدن کا قانون نافذ کرنے سے لارڈ کچنر کی غرض یہ تھی۔ کہ

---

[1] سنڈیکیٹ اشخاص کی ایسی جماعت کو کہا جاتا ہے۔ جو سرمایہ داری یا کسی اور ایسی غرض کے لئے جمع ہوں۔ مترجم

دیہاتیوں کی اس ساکھ کو پھر قائم کرے۔ جو وہ رہن کے بنکوں کے خراب ہو جانے کی وجہ سے کھو بیٹھے تھے۔ نیز یہ کہ اُن کو اپنے بھاری قرضہ جات کے ادا کرنے میں آسانی ہو۔ ۱۹۱۳ء میں فلاحین کے قرضہ کی تحقیقات بہت تیزی سے شروع کی گئی۔ جس سے معلوم ہوا کہ پانچ فدن کے ۷۰۰۰ ۱۶۶ مالکان میں سے چالیس فی صدی مالکوں کے ذمے اوسطاً قرضہ ۲۶ پونڈ یعنی ۳۹۰ روپیہ۔ اور اوسط رہنی قرضہ ۶ پونڈ یعنی ۹۰ روپے ہے۔ اور ان کے کھیتوں کا اوسط رقبہ ایک ایکڑ ہے۔ ساہوکارہ کرنے والی جماعت کا پٹ۔ یہودی۔ یونانی۔ سریانی۔ آرمینی لوگوں پر مشتمل ہے۔ مجھے یہ معلوم ہونے پر سخت حیرت ہوئی۔ کہ مسلمان گنوار عورتیں وقتاً فوقتاً اپنے جہیز کے روپیہ اور مرغیوں کی تجارت کے منافع کے روپے سے بہت بڑے پیمانہ پر ساہوکارہ کرتی ہیں ساہوکار لوگ تو ۳۰ سے ۴۰ فی صدی تک سود وصول کرتے ہیں مگر دیہاتی عورت جو عدالت میں مقدمات نہیں کرتی۔ اور سوائے اپنی زبان درازی کے اور کوئی ذریعہ روپیہ کی وصولی کا نہیں رکھتی۔ ۶۰ فی صدی تک سود وصول کرتی ہے +

یہ تجویز تھی کہ انجمن ہائے امداد باہمی کی اعانت کی جاوے۔ اور اس غرض کے لئے ۱۹۱۲ء میں قاہرہ میں ایک یونین کھولا گیا۔ جس کو روپیہ زراعتی بنک سے دلوایا گیا۔ اس کا دائرہ عمل قانون پانچ فدن کی وجہ سے بہت محدود تھا۔ ۱۹۱۳ء میں اس یونین سے ۶ انجمنیں اور ۴۰ غیر رجسٹری شدہ جماعتیں روپیہ حاصل کر رہی تھیں۔ اس وقت کوئی خاص قانون امداد باہمی نہ تھا۔ انجمنہائے کمپنیوں کی طرح رجسٹری ہو رہی تھیں۔ اور اُن کی ذمہ واری عام

طور پر محدود تھی - اس وقت بہت تھوڑے آدمی ایسے تھے۔ جو درحقیقت اس تحریک کے اصولات کو سمجھتے تھے - اکثر سرگرم کام کرنے والے اس تحریک سے نااہل تھے - یہ لوگ اور مقروضان کی غیر رجسٹری شدہ جماعتیں آہستہ آہستہ امداد باہمی کے صحیح رستہ پر آجاتیں - مگر ۱۹۱۴ء میں جنگ عظیم اور لارڈ کچنر کی تبدیلی نے اس ضروری مسئلہ سے لوگوں کی توجہ دوسری طرف پھیر دی - اس طرح انجمنوں اور یونین نے غیر امداد باہمی رویہ اختیار کر لیا - اور آہستہ آہستہ خستہ حال ہو گئے ؂

۱۹۱۹ء میں موجودہ انجمن ہائے پر ایک بسیط اور مشرح تبصرہ صادق پاشا حنین کی طرف سے لیشریٹ کانٹیمپرین[1] میں شائع ہوا - جس میں درج تھا - کہ ۱۴۷ انجمن ہائے کا پتہ چلتا ہے جن میں صرف ۱۵ کام کر رہی ہیں - باقی یا تو تھوڑے ہی عرصے سے قائم ہوئی ہیں - یا قلیل عرصہ قائم رہ کر بند ہو گئی ہیں - اُن میں سے بعض انجمن ہائے کا وجود افسران کی اپنی کارگذاری دکھلانے کی وجہ سے محض کاغذ پر تھا - جن انجمنوں میں کچھ جان تھی - اُن میں سے دو سنہ ۱۹۱۰ء سے کام کر رہی تھیں - ایک سنہ ۱۹۱۱ء سے اور باقی بارہ سنہ ۱۹۱۳ء یا بعد سے کام کر رہی تھیں - ان میں سے اکثر کی ذمہ داری غیر محدود تھی - جو ممبر کے ممبری سے مستعفی ہونے کے ۵ سال بعد تک عائد رہتی تھی - مگر باوجود اس طرح کی ذمہ داری کے اُن کو نیشنل بنک یا زراعتی بنک بغیر اُن کے اراکین کے شخصی طور پر ضمانت دینے کے قرضہ جات نہیں دیتے تھے - ان میں عام نقائص حسب ذیل تھے :-

[1] مصر کے ایک رسالہ کا نام ہے مترجم ؂

ایک شخص کے ہاتھ میں انتظام ہونا۔ حصص پر بہت زیادہ ڈیویڈنڈ دینا۔ خزانچی کے ہاتھ میں بقایا روپیہ کا بہت رہنا۔ قلیل تعداد اشخاص کو بڑے بڑے قرضہ جات دینا۔ مال کو ادھار پر فروخت کرنا۔ اور قرضہ کی وصولی میں نرمی برتنا۔ چند صورتوں میں روپیہ کے ناجائز استعمال کئے جانے کی وجہ سے کارروائی فوجداری بھی کرنی پڑتی تھی۔ مگر یہ فرض نہیں کر لینا چاہئے۔ کہ یہ نقائص سب انجمن ہائے میں تھے۔ یا یہ کہ ان کی وجہ سے انجمن ہائے کی خوبیاں مسدود تھیں۔ کسانوں کی جماعتیں بغیر کسی امداد کے کئی سال تک باہمی قرضہ۔ خرید اور فروخت کا کام کرتی رہیں۔ ان میں سے اکثر خوب متحد اور سرگرم تھیں۔ اور اپنے منافع جات سے تعلیم اور رفاہ عام کے کاموں میں کافی رقوم صرف کر چکی تھیں۔ نیز ان میں طریق ثالثی کی ترویج کی گئی تھی۔ یہ کمزوریاں بعینہٖ وہی ہیں۔ جو ہر اس تحریک میں جن میں اقتصادی اور اخلاقی عنصر شامل ہوں۔ رونما ہوتے ہیں۔ جب اُس کی کوئی نگرانی نہ کی جائے ہندوستان میں ممدان باہمی کو بھی سوچ لینا چاہئے۔ کہ اگر اُنہوں نے اپنی انجمن ہائے کی نگرانی نہ کی۔ تو اُن کی حالت آج سے دس سال بعد ایسی ہی ردی ہو جائے گی۔ مرکزی یونین جس سے چند ایک انجمن ہائے ملحق ہو چکی تھیں۔ اور جس میں کم و بیش ممد باہمی اشخاص شامل تھے۔ کبھی بھی اچھا نہ چلا۔ وہ ۱۹۱۹ء میں بالکل مردہ ہو چکا تھا۔ اُس کی تمنا یہ تھی۔ کہ کسی وقت سنٹرل بنک کے ساتھ ہی تھوک فروش انجمن اور پروپگنڈا یونین بن جائے صادق پاشا نے جو انجمنہائے کی تحقیقات کی تھی۔ اُن میں سے پانچ سنہ ۱۹۲۴ء میں میرے معائنہ کے وقت موجود تھیں۔ میں نے اُن میں

سے دو کا ملاحظہ کیا ۔

انجمن قم النور۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں قائم ہوئی۔ ۲۲۵ ممبران اور ۱۰۹۰ پونڈ کے سرمایہ سے اس نے کام شروع کیا۔ سنہ ۱۹۱۸ء میں اُس کے ۲۷۴ ممبران تھے۔ اور سنہ ۱۹۲۴ء میں ۴۵۶ تھے۔ سنہ ۱۹۲۴ء میں حصص ۲۷۲۰ پونڈ۔ سرمایہ محفوظ ۳۰۱۱ پونڈ تھا۔ اور مصر کے نیشنل بینک سے ۳۱۳ پونڈ قرضہ حاصل کیا ہوا تھا۔ ممبران سے قرضہ نقد اور قرضہ پر مال دئیے ہوئے کی وجہ سے ۵۱۵۸ پونڈ واجب الادا تھے۔ اور اس میں سے بہت کچھ عرصہ دراز سے زائد الاقرار تھا۔ قریباً ۳۰۰ پونڈ کی کھاد اور بیج ذخیرہ میں موجود تھا۔ دفتر کی عمارت کی قیمت تقریباً ۱۲۰ پونڈ تھی۔ اور ۵۰۰ پونڈ نقد ہاتھ میں تھا۔ گاؤں بڑا ہے اور نیم شہری ہے۔ انجمن کا شعبہ امور عامہ (جو ایک آگ بجھانے کا انجن۔ دو مدرسے۔ صفائی گزرہا ہے۔ اور ایک سانڈ نسل کشی پر مشتمل تھا) نے بالآخر بلدیہ (Municipality) کی صورت اختیار کرلی۔ انجمن کا انتظام ایک قابل اور اولوالعزم صدر کے ہاتھ میں تھا۔ اگر انجمن کا اچانک معائنہ کیا جائے۔ تو غالباً حساب کتاب اس قدر درست

لے انجمن میں احساس قومی زوروں پر ہے۔ اس کے خلاف مجھے کوئی ممکن شکایت نہیں ہوسکتی۔ اگر تکلیف یا کوئی شکایت ہوئی ہوگی۔ تو ممبران انجمن کو ہوئی ہوگی۔ کیونکہ جس وقت میں پہنچا تو انہوں نے گاندھی اور ہندوستان۔ نہرسویز اور سوڈان کے نعرے اس خیال سے لگائے۔ کہ شاید کوئی ہندوستانی اُن کی انجمن دیکھنے آرہا ہے۔ نیز جو تقریریں عربی میں میرے سامنے طالب علموں نے کیں اُنکے متعلق میرے مصری دوست نے جو خوش طبع تھے اور جن کی مہربانی کا میں بہت شکرگذار ہوں مجھ سے کہا کہ یہ غنیمت تھا کہ آپ اُن کی تقریروں کو نہیں سمجھ سکتے تھے۔

دکھائی نہ دیتے۔ جیساکہ اطلاع دینے کے بعد معائنہ کرنے پر نظر آئے۔ حساب کتاب کے سرسری معائنہ سے معلوم ہُوا۔ کہ انجمن درحقیقت کام کر رہی ہے۔ مگر بقایا زیادہ ہونے کی وجہ سے کام رُکا ہُوا ہے۔ انجمن سے جو فائدہ عوام کو پہنچا ہے۔ اُس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس انجمن کے ایسے کام پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ایسی مشکلات ہیں جن سے اس انجمن کو سامنا رہا ہے۔ وہ اس سے بہتر کام نہیں کر سکتی تھی۔

انجمن سنطیں۔ ہندوستان کی دیہاتی انجمن ہائے سے بہت کچھ ملتی ہے۔ یہ سنہ ۱۹۱۱ء میں قائم ہوئی۔ اس وقت ۷۰ ممبران تھے۔ اب اس میں ۱۲۴ ممبران ہیں۔ جن میں سے ۱۱۳ کی زمین ۵ ایکڑ سے زیادہ نہیں۔ صدر (پریذیڈنٹ) نہایت اچھا کارکن ہے اور گاؤں کا عمدہ[1] (سرگروہ) نہیں ہے۔ سیکرٹری نہایت خوب آدمی ہے۔ کمیٹی کے اجلاس اکثر ہوتے رہتے ہیں۔ اجلاس عام کم ہوتے ہیں۔ گذشتہ اجلاس میں حاضری ۴۰ کی تھی۔ تم المنور انجمن زیادہ تر خرید و فروخت کا کام کرتی ہے۔ مگر یہ انجمن زیادہ تر نقد قرضہ جات دیتی ہے۔ اس کا سرمایہ حصص صرف ۲۲۰ پونڈ ہے۔ مگر سرمایہ محفوظ ۱۰۰۷ پونڈ تک پہنچ چکا ہے۔ بنک مصر سے ۱۲۰۰ پونڈ جو شروع میں قرض لئے گئے تھے۔ ان میں سے صرف ۴۰۰ پونڈ باقی رہتے ہیں۔ تعلیم اور خیرات کی مدات میں ۲۰۰ پونڈ سے زیادہ جمع ہے۔ قرضہ جات (ان میں سے اکثر ڈوبے ہوئے قرضے ہیں) ۱۰۰۰ پونڈ کے ہیں۔ اُدھار پر ۲۶۵ پونڈ کا مال ہے۔ یوتین میں ۲۰ پونڈ کا حصہ ہے۔

[1] عمدہ مصر میں نمبردار یا پنچ کو کہتے ہیں۔ مترجم)

نقد ہاتھ میں بہت بڑی رقم تھی - صدر انجمن وقتاً فوقتاً اپنی امانت ڈال کر امداد کرتا رہتا ہے - مقسوم ۵ فیصدی کے حساب سے دیا جاتا ہے - اب یہ انجمن تقریباً ۱۴ سال سے کام کر رہی ہے - اور سوائے صادق پاشا کے سنہ ۱۹۱۹ء میں ملاحظہ کرنے کے اس کی کبھی کوئی سرکاری یا غیر سرکاری رہنمائی نہیں ہوئی - گاؤں پنجاب کے گاؤں کی طرح نہر کے کنارے بچوں اور بھینسوں سے بھرا ہوا تھا - اور گلیاں خطرناک تھیں - انجمن کے انتظام میں بھی نقائص تھے - اور ممبران کے دلوں میں چند فاسد خیالات جاگزین تھے - مگر اس سے انکار نہیں ہو سکتا - کہ جو دیہاتی لوگ بغیر کسی قسم کی رہنمائی کے ایسی انجمن کو قائم رکھ سکتے ہیں - اگر ان کی باقاعدہ رہنمائی کی جاتی - تو نہایت اعلےٰ قسم کی امداد باہمی انجمن چلاتے۔

چھوٹے چھوٹے کاشتکار جنگ کی وجہ سے عارضی طور پر خوشحال ہیں - مگر باوجود اس کے ان کو تھوڑی میعاد کے لئے قرضہ بہم پہنچانے کی ضرورت نہایت شدید ہے - شرح سود قانوناً ۹ فی صدی مقرر کی ہوئی ہے - اور یہ پابندی صرف زراعتی بنک اور انجمن ہائے امداد باہمی تک ہی محدود ہے - مگر جیسا کہ اکثر ہوتا ہے - کہ جب قانوناً شرح سود مقرر کر دی جائے - تو ساہوکار لوگ نہایت عمدگی سے اُسے نظر انداز کر دیتے ہیں - یا اس سے کسی طرح بچاؤ کر لیتے ہیں[1]۔

---

[1] جہاں بنیا اس موقع سے چوکتا ہے - تو گاؤں کے سرگروہ اس کمی کو پورا کر دیتے ہیں - وہ جنسی قرضہ دیتے ہیں - اور چھ ماہ میں اُس سے ڈیڑھ گنا وزن میں واپس لینے کا معاہدہ کرتے ہیں - لیکن فصل کے پورے طور پر برداشت کئے جانے تک تقاضا نہیں کرتے - اس کے بعد

قانون پانچ فدن بھی بچاؤ کر لیا جاتا ہے۔اور اس غرض کے لئے (ونبیٹ آیٹرم) طریقہ برتا جاتا ہے۔یعنی ایک مقررہ وقت کے بعد پھر زمین اسی قیمت پر واپس خرید کر لی جاتی ہے۔اور اس میعاد کے ختم ہونے پر اکثر یہ سودا پھر دہرایا جاتا ہے +

لارڈ کچنر نے ۱۹۱۳ء میں اعلان کیا۔کہ اگر قانون سے گریز کرنے کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا۔تو اس کو بند کرنے کے لئے ایک اور قانون نافذ کیا جائیگا۔ پنجاب کے قانون اراضی کی طرز کے ایک ایسے قانون کی ضرورت دکھائی دیتی ہے۔جس کے رو سے ایسی فروخت کو رہن تصور کر لیا جائے۔اور زر رہن خاص میعاد کے بعد معدوم ہو جائے۔جس قدر زیادہ پابندی پانچ فدن راہنان پر عاید کی گئی۔اسی قدر زیادہ منضبط قرضہ کی مانگ بڑھے گی۔گورنمنٹ سے خرید بیج کے لئے قرضہ جات مل سکتے ہیں۔مگر زمینداروں کی اس کے علاوہ اور ضروریات بھی ہیں۔نیز گورنمنٹ کے افسران کے ذریعے سے قرضہ جات لینا یا واپس کرنا اکثر گراں جا پڑتا ہے۔ صراف جو اکثر کاپٹ ہوتا ہے۔ ہمیشہ اپنے آپ کو دیہاتی آبادی میں سے تصور کرتا ہے۔ وہ ناخواندہ کسانوں کا حساب کتاب رکھتا ہے۔اور ساہوکاروں کے خلاف ان کا ساتھ دیتا ہے۔یہ شاید

(بقیہ نوٹ صفحہ) جب کوتاہ اندیش مقروض اپنی تمام فصل فروخت کر چکتا ہے۔ تو پھر وہ سخت تقاضا شروع کر دیتے ہیں۔جس سے تنگ آکر مقروض بجائے جنس کے چھ مہینہ بعد ۰۰ فیصدی کے حساب سے نقد ادائیگی کرنا لکھ دیتا ہے۔ اور قرض خواہ کا احسان بھی اپنے سر لیتا ہے۔میں نے یہ قصہ ایک سوداگر سے اور مصری پارلیمنٹ کے ایک زمیندار ممبر سے سنا تھا +

اسی طرح سے امر واقعہ ہو۔ مگر آخر کا پیٹ کو بھی اپنا کسی طرح پیٹ پالنا ہے۔ تمام دنیا میں اب یہ واضح طور پر تسلیم کیا جا رہا ہے کہ چھوٹے زمینداروں کو قرضے کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے۔ اور یہ کہ باقی سب فرقے انہیں کا شکار کرتے رہتے ہیں۔ اس کا بچاؤ اسی میں ہے کہ اس کے قرضے کا ضبط اس کے اپنے ہی ہاتھ میں ہو جب یہ ہو گیا تو پھر وہ اپنی خرید و فروخت کو بھی سنبھال سکے گا۔

مصر[1] کی وزارت زراعت ابھی ایک سال ہوا قائم ہوئی تھی۔ مگر ابھی اسے بہت مراحل طے کرنے ہیں ۱۹۱۳ء میں جو مسودہ طیار ہوا تھا۔ اس کی بناء پر ۱۹۲۳ء میں قانون امداد باہمی بنایا گیا۔ اور اب مزید تجربات کے مطابق اس میں ترمیم کی جانے والی[2] ہے۔ یہ مسودہ فرانسیسی سنڈیکیٹ کے نمونہ پر طیار کیا گیا تھا۔ اس کی رو سے امداد باہمی انجمن ہائے قانوناً نہایت عمدہ اقتصادی طریقہ کی قائم کی جا سکتی ہیں۔ مگر اس میں وہ معاشرتی اور اخلاقی عنصر جن کا امداد باہمی میں ہونا لازم ہے موجود نہیں۔ خرید و فروخت کی انجمن ہائے محدود ذمہ واری کی ہو سکتی ہیں۔ اور اگر اُن کا مقصد زیادہ تر قرضہ دینا ہو۔ تو اُن کی ذمہ واری غیر محدود ہوتی ہے۔ وہ صرف زرعی ضروریات کے لئے قرضہ جات دیتی ہیں۔ جو انجمن قانون کے ضوابط کے مطابق ہو۔ اس کو رجسٹری کر لینا پڑتا ہے۔ خواہ اس کی ترکیب اور اغراض تحریک کے منافی ہی کیوں نہ ہوں

---

[1] اس ملک میں بیشتر حصہ زراعتی ہے۔ مگر ابھی حال ہی میں علیحدہ وزارت اس اہم شعبہ کے لئے قائم ہوئی ہے۔ جس پر ملک کی بہبودی کا اس قدر دار و مدار ہے۔

[2] فرانسیسی مسودہ کے ترجمہ کے لئے تتمہ ۳ ملاحظہ ہو۔

رجسٹرار اس کی رجسٹری اس وقت منسوخ کر سکتا ہے۔ جب وہ کسی عدالت دیوانی کو یقین دلا سکے کہ انجمن دیوالیہ ہو گئی ہے۔ یا اس میں بد انتظامی ہے۔ یا وہ مذہبی یا سیاسی کارروائیوں میں مداخلت کرتی ہے۔ اس میں بہت سے تعزیری اور پراپگنڈا کے طریقوں کے متعلق دفعات ہیں۔ رجسٹری شدہ انجمن ہائے کی نگرانی اور پڑتال کا کام سرکاری عملے کی معرفت ہونا ہے +

محکمہ امداد باہمی کو مشورہ دینے کے لئے ایک مرکزی جماعت جو انجمن ہائے کے نمایندگان اور وزارت کے نامزدگان پر مشتمل ہے مقرر ہے۔ اور جب تک کہ انجمن ہائے اپنا کوئی نظام مرتب نہ کریں۔ بطور یونین کے کام کرتی رہے گی۔ یہ ممکن ہے۔ کہ یہ جماعت اپنے مقصد میں کامیاب ہو جانے کے بعد بھی قائم رہے۔ اور پھر یہ کسی پوری نمایندہ جماعت کو یہ اختیارات دینے سے تامل کرے۔ ممبران میں عام اس سے منتخب کردہ یا نامزد شدہ ہوں۔ سب میں امداد باہمی کی تعلیم اور روح پورے طور پر نہیں ہے۔ یہ بھی اُن سے بعید نہیں کہ وہ معائنہ کرنے والے عملہ کو ہدایات دینا بھی شروع کر دیں۔ جو اُن کی نسبت زیادہ قابلیت رکھتے ہیں۔ ہندوستان میں جمہوری یونین ہائے کے قیام کا انتظار کیا گیا ہے۔ اور اب یہ سب طاقت پکڑ رہے ہیں۔ تھوک فروشی کا کام غالباً مصر کی سلطانی زرعی انجمن کے سپرد کیا جائیگا[۵۱]۔ مگر ابتدائی انجمن ہائے بہت جلد ایک سنٹرل

---

۵۱ معمولی تبصرہ کے لئے تتمہ و ملاحظہ ہو۔

۵۲ یہ تجویز ڈاکٹر ابراہیم راشد نے اپنے مضمون مرقومہ ( ) بیشرہیٹ کنٹمپرین جلد ۱۴ صفحہ ۵۰ پر کی ہے۔ ڈاکٹر راشد مصر میں انجمنہائے

بنک قائم کرینگی - اس دوران میں گورنمنٹ ان کو بنک مصر سے (جو اکیلا خالص مصری بنک ہے) روپیہ بہم پہنچانے کے لئے رضامند ہے - اور اس غرض کے لئے اول ہی اول ۲½ لاکھ پونڈ کی رقم میزانیہ میں رکھ دی گئی ہے - کارکنان امداد باہمی جن کو عملی تجربہ ہے - وہ مندرجہ ذیل باتوں کا ہونا پسند کریں گے -

(۱) کہ انجمن ہائے کو سرکاری خزانہ کی بجائے کسی سنٹرل بنک سے روپیہ بہم پہنچایا جاوے تاکہ لوگوں کے دلوں میں یہ خیال کہ انجمن ہائے سرکاری ہیں پیدا نہ ہو -

(۲) معقول شرح سود وصول کی جاوے کیونکہ بلا سود یا سستے سود سے خرابیاں پیدا ہوتی ہیں -

(۳) جب انجمنہائے اپنا روپیہ پیدا کرلیں تو ان سے تمام سرکاری روپیہ نکال دیا جائے - خواہ اُن کو گراں شرح سود ادا ہی کرنی پڑے -

نئی تحریک کی کامیابی کا انحصار ابتدا میں بالکل عملہ معائنہ کنندہ پر ہے - چیف انسپکٹر کے عہدہ پر ایک مخلص محمد باہمی لگایا گیا ہے جو وطن دوست بھی ہے - اور کسی طرح کے فریب میں بھی نہیں آئیگا - اگر انسپکٹر ایسے ہوں جو زمیندار طبقہ کے ہمدرد ہوں اور اگر ممکن ہو تو خود بھی زمیندار ہوں - اور ہمدرد ہونے کے علاوہ دیانت دار بھی ہوں تو مصر سے جو توقعات کی جائیں وہ یقیناً - سب کی سب بار آور ہونگی - ہندوستانی کارکنان امداد باہمی مصر میں اس تحریک کی ترقی کے نہایت شوق سے چشم براہ رہینگے +

نوٹ ڈاک خانہ کے سیونگ بنک ۱۹۰۱ء میں قائم ہوئے

(بقیہ نوٹ صفحہ) امداد باہمی کا چیف انسپکٹر ہے +

۱۹۱۲ء میں لارڈ کچنر کی ہدایات کے مطابق ان کی شناخوں میں اضافہ کیا گیا تھا۔ یہ بھی تنظیم قرضہ کا ایک جزو تھا۔ اور دو صوبوں کے ہر ایک گاؤں میں بنک کھولے گئے تھے۔ لیکن باقی حصہ ملک میں یہ بنک کم و بیش تھے۔ ان گاؤں میں جہاں کوئی ایسا بنک نہیں تھا۔ وہاں صرافوں کو امانت لینے اور واپس کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ اس وقت شرح سود بھی بڑھا کر ۳ فیصدی کر دی گئی تھی۔ سود لینے میں مصری زمیندار کو کوئی مذہبی اعتراض نہیں ہے۔ سیونگ بنک میں جو امانت ہائے ہوں۔ وہ قرضہ میں صرف نہیں کی جا سکتی ہیں۔ اس طریقہ کے رائج کرنے سے لارڈ کچنر کی غرض کاشتکاروں میں کفایت شعاری کی عادت پیدا کرنا تھا۔ دوسرے سال ہی ان حسابات کی تعداد میں بہت بڑا اضافہ ہوا۔ اور ان کی تعداد ۱۲۸۰۰۰ ہو گئی جن میں سے ۵۷۰۰۰ حسابات کاشتکاروں نے کھولے تھے۔ ۱۹۱۸ء میں خالص سیونگ بنکوں میں ۱۳۰۰۰ حسابات ۸۸۰۰۰ پونڈ کے تھے۔ اور صرافوں کے پاس ۵۹۰۰۰ پونڈ کے تھے۔ ۱۹۲۰ء تک ان اعداد میں بہت کم تبدیلی ہوئی۔ اس وقت بنک میں ۱۴۴۰۰۰ حسابات تھے۔ اور صرافوں کے پاس ۵۸۰۰۰ حسابات تھے۔ ۱۹۲۱ء میں بنک کے حسابات ۷۳۰۰۰ اور دیہاتی حسابات ۷۲۰ رہ گئے۔ اور ۱۹۲۲ء تک یہ اعداد تقریباً یہی رہے۔ البتہ امانت ہائے کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔ ۱۹۲۱ء میں ۱۱۱۰۰۰ پونڈ اور ۱۱۲۰۰۰ پونڈ سے ۱۹۲۲ء میں ۱۳۵۰۰۰ پونڈ اور ۱۱۶۵۰ پونڈ ہو گئیں۔ ان اعداد کو دیکھتے ہوئے یہ خیال گذرتا ہے۔ کہ حسابات کی تعداد میں کمی ہونے کے باوجود مقدار امانت ہائے میں چونکہ کوئی نمایاں کمی نہیں ہوئی

اس کی وجہ شاید یہ ہو۔کہ کئی حسابات چھوٹی چھوٹی رقموں کے صرف برائے نام کھولے گئے ہوں۔جو مقامی افسران نے لارڈ کچنر کی تجویز کو کامیاب بنانے کی خاطر لوگوں پر دباؤ ڈال کر کھلوائے ہوں۔ مجھے اس کی تحقیق کرنے کا کوئی موقعہ نہیں ملا۔ مشترکہ سرمایہ کے بنکوں کے پاس بھی دس لاکھ پونڈ کے قریب امانت ہائے بچت ہیں۔ یہ طریقہ شہری لوگوں کو مفید معلوم ہوتا ہے۔ مگر اکثر کاشتکار اس کو مفید سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔ ہندوستان میں بھی حالت قریب قریب ایسی ہی ہے +

ڈنمارک

سب سے ضروری امر جو ہندوستانی قارئین کے ذہن نشین کرنا ہے۔یہ ہے کہ ملک ڈنمارک کے زمین آب و ہوا پیداوار اور سیاسی جائے وقوع کو اگر مدّ نظر رکھا جائے۔تو وہ ایک غریب ملک دکھائی دیتا ہے۔اس ملک کی دولت مندی صرف اپنے باشندگان اور کفایت شعاری کی وجہ سے ہے۔ ۲۵ لاکھ کے قریب اشخاص کے ذمہ ایک ارب بیس کروڑ کرون قومی قرضہ ہے۔ اور اس کے علاوہ مجالس قرضہ کا تین ارب کرون قرضہ[1] ہے۔ اس میں سے موخر الذکر تو فی الحقیقت منفعت بخش قرضہ ہے اس ملک کی زیادہ تر آمد زراعتی پیداوار کی ہے۔(۱۹۵ میں ۸۶ فیصدی تھی) اس لئے اس کی تجارت آزادانہ ہے۔اور

[1] یعنی ۸۰ کروڑ اور ۲۰۰ کروڑ روپیہ پنجاب کے اراضی کا قرضہ تقریباً ۳۷ کروڑ روپیہ ہے۔اور تقریباً سب کا سب غیر منفعت بخش ہے +

صرف ۳۰ فیصدی محصول ایسا ہے جو براہ راست نہیں لگایا جاتا ہے۔ معمولی سالوں میں غلہ اور چارہ کی درآمد اور جانوروں سے حاصل کردہ پیداوار کی برآمد ہوتی ہے۔ باوجود اس کے درآمد اور برآمد کا فرق گذشتہ کئی سالوں سے اس کے منافی رہا ہے۔ ۱۹۲۳ء میں یہ فرق ۳۵۷۰۰۰۰ کرون تھا۔ اس وجہ سے اب انہیں اپنی حالت کے سدھارنے کے لئے سخت احتیاط کرنی پڑتی ہے[۱]۔ ۱۹۲۱ء میں عام طور پر جو قیمتوں میں کمی واقع ہوئی تھی۔ اس کی وجہ سے اس ملک کو بہت نقصان پہنچا۔ مال مویشی کی تعداد میں جنگ کے دنوں بہت کمی واقع ہو گئی۔ ان دنوں خوراک کی کمی ہو جانے کی وجہ سے سوروں کی تعداد ٹھیک نصف رہ گئی۔ اور جرمنی کو ان کی بہت برآمد ہوئی۔ اب ڈنمارک کی دودھ مکھن کی پیداوار کا بیشتر[۲] کا حصہ امداد باہمی ڈیریوں[۳] کو دیدیا جاتا ہے۔ اور اسی نسبت سے سور امداد باہمی گوشت کے کارخانوں کی معرفت ذبح ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس نازک وقت کا تمام بوجھ تحریک امداد باہمی پر پڑا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ امداد باہمی کی برآمد کی انجمن ناکام ہوئی۔ اور بند کر دینی پڑی۔ اور امداد باہمی ڈیری کی انجمن کو شدید خسارہ برداشت

---

[۱] یہ اس قدر زیادہ تھا۔ کہ بعض مجالس کے تمسکات کی برآمد بند کر دینے کے علاوہ کہ جن کا سود غیر ممالک میں ادا ہوتا تھا۔ گورنمنٹ نے ۱۹۲۳ء میں ایک بڑے لینڈڈ زمینداری بنک کی گارنٹی کر دی۔ چونکہ وہ مالی مشکلات میں پڑ گیا تھا۔
[۲] تقریباً ۸۵ فیصدی۔
[۳] دودھ۔ مکھن۔ پنیر۔ بالائی وغیرہ تیار کرنے کے کارخانے کو ڈیری کہا جاتا ہے۔ مترجم۔

کرنا پڑا - اور یہ بہت عرصہ تک مخدوش حالت میں [1] رہی - جنگ کی وجہ سے جو اس چھوٹے کسانوں کی قوم کو صدمہ پہنچا - وہ یہ ہرگز برداشت نہ کر سکتے - اگر وہ اتنا اچھی طرح سے اپنے کاروبار اور تحریک امداد باہمی کو منظم نہ کئے ہوئے ہوتے +

شاہی زراعتی انجمن

ڈنمارک کے کسانوں نے اپنی امداد باہمی انجمنہائے بلحاظ پیشہ کے بنائی ہوئی ہیں - شاہی زراعتی انجمن ۱۷۶۹ء میں قائم ہوئی تھی - اور اب بجز سکاٹ لینڈ کے باقی تمام شاہی انجمنہائے سے پرانے ہونے کی مدعی ہے - یہ اب صرف زراعتی مسائل کا مطالعہ کرتی ہے - اور اسوقت اس کے ۱۱۰۰ ممبران ہیں - ممبران کی تعداد پہلے اس سے زیادہ تھی +

زراعتی کونسل

زراعتی کونسل ۱۹۱۹ء میں قائم ہوئی - اس کا انتخاب شاہی

---

[1] وجہ یہ بتائی جاتی ہے - کہ قومی جماعتیں - کس قدر مفید ہی کیوں نہ ہوں - بجائے ابتدائی انجمن ہائے کے مطالبہ پر قائم ہونے کے اوپر سے قائم کی گئیں تھیں امداد باہمی ڈیریوں کی مجلس نے جس کے پاس بہت سرمایہ تھا - یہ سوچا کہ وہ اسکے ذریعہ پنا خشک دودھ غیر ممالک میں فروخت کر سکیگی - اس لئے جنگ کے دنوں کی گراں قیمتوں پر مشینیں خرید کی گئیں - مگر جب قیمت میں کمی ہو گئی - اور تجارت بند ہو گئی تو کسانوں نے انجمنہائے کو چھوڑ دیا -

زراعتی انجمن (Royal Agricultural Society) مرکزی امداد باہمی کمیٹی (Central Co-Operative Committee) اور متحدہ زراعتی انجمنہائے (Associated Agricultural Society) سے ہوتا ہے۔ اس کو خاص اختیار تو حاصل نہیں۔ مگر یہ مختلف جماعتوں اور گورنمنٹ اور پبلک کے مختلف پیشوں کے ماہرین کو ایک دوسرے سے منسلک کرنے کا کام کرتی ہے۔ بڑی بڑی امداد باہمی جماعتیں اس کی مالی اعانت کرتی ہیں۔

انجمنہائے زراعت

ڈنمارک کے بیس لاکھ کسانوں میں سے ایک لاکھ پندرہ ہزار متحدہ مقامی انجمنہائے کے ممبر ہیں۔ یہ متحدہ مقامی انجمنہائے نسل کشی۔ تعلیم اور تجربہ کرنے کے ذریعہ زراعت کو ترقی دینے کا کام کر رہی ہیں۔ چھوٹے زمینداروں کی متحدہ انجمنہائے جن کے ممبران کی تعداد ۸۰ ہزار ہے۔ آزاد خیال ہیں اور حالانکہ ان چھوٹے زمینداروں میں سے اکثر زراعتی انجمنہائے کے ممبر ہیں۔ مگر ان کی انجمن ہائے نے کبھی زراعتی کونسل سے اپنا الحاق نہیں کرایا۔ وہ اپنی علیحدہ آزادانہ رائے دینے کو ترجیح دیتے ہیں۔

انجمنہائے امداد باہمی

کسانوں کی تعداد کا جو انجمنہائے امداد باہمی کے ممبران ہیں صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ کونسل کے شمار کے مطابق

(نوٹ بقیہ صفحہ) کیونکہ ان سے اب انہیں کوئی لگاوٹ نہ رہی تھی۔

۹ اقسام کی نسل کشی کی انجمنہاے ہیں - ۱۶ اقسام - کی خرید کی ۷ فروخت کی ۷ ترقیٔ زراعت کی اور ۵ اقسام کی بیمہ کی ہیں - ان تمام انجمن ہاے میں ممبران کی تعداد ۱۵ یا ۲۰ لاکھ کے درمیان ہوگی - اور چونکہ کل آبادی ۱۵ لاکھ ہے - اور اس میں ایسے جوانوں کی تعداد جن کی زمین ہو یا مکان ہو - اور گذران تمام یا کچھ زراعت پر کرتے ہوں - چار لاکھ ہوگی - اس لئے ہم یہ کہ سکتے ہیں کہ تمام دیہاتی کسان ممبران باہمی ہیں اور ان میں سے اکثر آدمی ایک سے زیادہ قسم کی انجمن ہائے کے ممبر ہیں +

انجمنہاے قرضہ (غیر امداد باہمی)

۱۸۸۱ء میں سرکار نے ۵۰ لاکھ کرون کی رقم کسانوں کے لئے قرضہ کی انجمنہاے قائم کرنے کے لئے علیحدہ کر دی تھی - ۱۹۱۳ء تک ان کی تعداد بڑھتی رہی - اور اس وقت ان کی تعداد ۱۶۸ تھی - اور ان کے ممبران کی تعداد ۲۱۰۰۰ تھی - اس وقت سرکاری قرضہ سب خرچ ہو چکا تھا - قرضہ جات ۳۰۰۰ کرون سے کم رقم کے ۹ ماہ کے لئے کاشتکاران کو دئے جاتے تھے - لوگوں کے پاس روپیہ کم تھا - مگر پھر بھی انہوں نے ان انجمنوں کو پسند کیا - انہوں نے بجائے اس کے کہ امداد باہمی طور پر

سلہ[1] ڈنمارک میں ایک سے زیادہ انجمنہائے میں غیر محدود ذمہ داری عاید کرنے کا رواج ہے - گو یہ قانوناً نا جائز ہے - مگر یہ یہاں کیا جاتا ہے - اور عملی طور پر کوئی مشکل پیش نہیں آئی - یہ طریقہ دیگر انجمن ہائے کی نسبت قرضہ کی انجمنوں میں زیادہ خطرناک ہے +

عمل پیرا ہو کر خود روپیہ بچانے - ان سرکاری قرضہ جات کو لے لینا منظور کیا - سرکار نے انہیں امانتیں لینے کی اس ڈر سے اجازت نہ دی - کہ کہیں سیونگ بنکوں کا مقابلہ نہ شروع کر دیں - اس لئے جب لڑائی کی وجہ سے عارضی طور پر کاشتکاروں کے پاس روپیہ بچ رہا - تو ان انجمنوں کا کام بالکل سست پڑ گیا - اور چونکہ تمام سرمایہ کی مالک سرکار تھی - اس لئے قرضہ واپس لے لیا گیا اور تمام انجمنوں کو بند کر دیا گیا - قرضہ کی انجمنوں کی وبا بہت سے ملکوں میں وقتاً فوقتاً پڑتی رہی ہے[1] +

انجمنہائے امداد باہمی قرضہ

انجمنہائے قرضہ (غیر امداد باہمی) کی تباہی کے تھوڑی دیر بعد دیہاتی قرضہ کی دو تحریکیں شروع ہوئیں - جس سے یہ ثابت ہوتا تھا - کہ وہ انجمنیں غیر ضروری نہ تھیں - بلکہ غلط طریقہ پر چلائی گئیں تھیں - ۱۹۱۴ء میں شہر ارہس کے شمالی بازار میں بینک امداد باہمی ڈنمارک کھولدیا گیا تھا - اور ۱۹۱۵ء میں اوّل ہی مرتبہ دیہات میں انجمنہائے امداد باہمی قرضہ قائم ہوئیں ان انجمنہائے کی ذمہ واری غیر محدود ہے - اور اپنے ممبران کو نقد قرضہ جات دیتی ہیں - امانتیں حاصل کر کے لوگوں میں کفایت شعاری کی ترویج کرتی ہیں - اور دیگر مقامی امداد باہمی جماعتوں کو سرمایہ بہم پہنچاتی ہیں - منافعہ سرمایہ محفوظ میں رکھ لینے کے بعد مقروض اور امانت داران میں حصہ رسدی

[1] آئرلینڈ میں بہت سی انجمنہائے کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے - کہ یا تو وہ مردہ حالت میں ہیں - اور یا غائب ہو چکی ہوئی ہیں +

اس نسبت سے تقسیم ہوتا ہے۔ جس نسبت سے کہ مقروضوں نے سود ادا کیا ہو۔ اور امانت داران نے دوران سال میں لیا ہو۔ مگر اب تک بہت سی انجمنیں، تمام منافعہ جات کو سرمایہ محفوظ میں ہی منتقل کرتی آئی ہیں۔ ابتدا میں قواعد میں یہ درج تھا۔ کہ انجمنوں کے تمام ممبران کوآپریٹو بنک کے ممبر ہی بنینگے۔ اسی بنک کو امانت ہائے دینگے۔ اور اسی سے قرضہ جات حاصل کرینگے۔ اپنی پڑتال اور تمامی ضروری معاملات میں بنک کی ہدایات پر عمل کرینگے۔ ۱۹۲۱ء میں انجمنہائے کی تعداد ۱۰۰ سے کچھ زیادہ نہ تھی۔ اس وقت بنک نے یہ مطالبہ کیا کہ انجمن ہائے بنک ایکٹ کے ضوابط کی پابندی کریں (اس قانون کا انجمن ہائے پر کوئی اطلاق نہیں) تمام انجمن ہائے کے انکار کرنے پر ان کے تعلقات بنک سے منقطع ہو گئے۔ اس وقت انجمنہائے کی ایک جماعت نے جزیرہ فونن میں مقام کوبرنڈرپ میں یونین قائم کیا۔ اور ایک آڈیٹر مقرر کیا۔ مگر اس میں بہت سی انجمن ہائے ابھی شامل نہیں ہوئیں۔ اس لئے ان کا مستقبل غیر یقینی ہے۔ کوآپریٹو بنک کی ملک میں اس وقت ۱۰۰ شاخیں ہیں۔ اور اس کا ان انجمنوں سے مقابلہ زوروں پہ ہے۔ انجمنہائے کی ترکیب ریفرن کی طرز پر صحیح معنوں میں امداد باہمی ہے۔ بنک سے وہ اکثر ۸ فیصدی پر قرض لیتی ہیں۔ امانتوں پر ۵ فیصدی ادا کرتی ہیں۔ ان کا دعوے ہے کہ انہوں نے بنک میں ۲۰ لاکھ کرون جمع کیا ہے۔ مگر بنک ان کی امانت ہائے کو نہایت قلیل بتاتا ہے۔ انجمن ہائے بعض اوقات رہنی ضمانت بھی لیتی ہیں۔ یہ غالباً ان کا دانشمندانہ

تعلق نہیں ہے +

کواپریٹو بنک آف ڈنمارک محدود

۱۹۲۴ء میں کواپریٹو بنک آرہس سے کوپن ہیگن میں منتقل کیا گیا۔ اس کی شاخیں تمام ڈنمارک میں اور بالخصوص جٹ لینڈ میں ہیں۔ جٹ لینڈ میں انجمنہائے امداد باہمی تجارت بہت فروغ پر ہیں۔ اس کا لین دین انجمنہائے اور اشخاص ہر دو سے ہے۔ اشخاص سے مادی ضمانت یا شخصی ضامنان لے لئے جاتے ہیں۔ مقروضان پر کوئی مشترک ذمہ داری نہیں ہے۔ قرضہ جات کسی مقررہ میعاد کے لئے نہیں دئے جاتے بلکہ نوٹس پر واپس لے لئے جا سکتے ہیں۔ بالعموم قرضے زیادہ عرصہ کے لئے چلتے رہتے ہیں۔ شرح سود بنک سے ایک فی صدی زیادہ ہے۔ اور اس کے علاوہ ایک فیصدی کمشن لیا جاتا ہے[1]۔ اکثر اوقات کفالت نامہ لکھدیا جاتا ہے۔ جس کی صورت بالکل رہن کی نہیں ہوتی۔ مگر رہن کی تمام سہولتیں اس میں میسر ہوتی ہیں۔ یعنے نادہند کی زمین قرق کرنے کے لئے کوئی مقدمہ نہیں کرنا پڑتا۔ بلکہ اجرا کرا کر زمین پر براہ راست قبضہ کیا جا سکتا ہے۔ قانوناً سود کی نہایت حد ۴ فیصدی ہے۔ مگر اس کا اطلاق کفالت ناموں پر نہیں ہے۔ اگر کسی مقروض

---

[1] چنانچہ اگر بنک کی شرح سود ۵ فیصدی ہو۔ تو کواپریٹو بنک کے مقروض کو ۷ فیصدی ادا کرنا پڑتا ہے۔ (یہ بتلایا گیا تھا کہ انجمن ہائے قرضہ ۸ فیصدی ادا کرتی ہیں) قانوناً شرح سود کی نہایت حد کے مقرر کرنے کا یہ فایدہ ہوتا آہستہ آہستہ سمجھ میں آرہا ہے۔

کی زمین کسی مجلس قرضہ کے پاس رہن ہو۔ تو اُسے شخصی ضامن دینے پڑتے ہیں۔ اگر کٹوتی والی ہنڈیوں کا شمار کیا جائے۔ تو بنک کے اشخاص کے ذمہ قرضہ جات انجمن ہائے کے قرضوں سے زیادہ نکلتے ہیں۔ میعادی امانت ہائے تقریباً تمام اشخاص کی ہیں۔ اور جلت امانتیں انجمن ہائے اور اشخاص کی نصف نصف ہیں۔ سرمایہ حصص کا دو تہائی انجمن ہائے اور چند ایک سیونگ بنکوں کا ہے۔ انتظام ہر ضلع سے منتخب شدہ نمایندگان کے ہاتھ میں ہے۔ ان کی تعداد تقریباً ۳۰۰ ہے۔ یہ اجلاس عام کرکے آڈیٹر مقرر کرتے ہیں۔ اور ۲۵ اشخاص کی انتظامیہ کمیٹی مقرر کرتے ہیں۔ انتظامیہ کمیٹی ۵ ڈائرکٹر منتخب کرتی ہے۔ جو مل کر دو منیجر مقرر کرتے ہیں۔ (منیجر باہر سے مقرر کئے جاتے ہیں) اس طرح مقامی ممبران انتظام کرنے والی جماعت سے کئی درجے دور چلے جاتے ہیں۔ مقامی ممبران کی اپنے ضلع کی شاخوں کے انتظام میں کوئی دسترس نہیں +

سنہ ۱۹۲۳ء کے اخیر میں سالانہ چٹھا ۱۹ کروڑ ۷۰ لاکھ کرون کا تھا[۱]۔ جس میں ایک کروڑ سات لاکھ حصص اور ۱۲ کروڑ ستر لاکھ کرون امانتیں تھیں۔ اس کے پاس اڑھائی کروڑ کرون کے تمسکات (سرکاری مجالس قرضہ کے) تھے۔ گیارہ کروڑ پانچ لاکھ کرون قرضہ پر تھے۔ ایک کروڑ بیس لاکھ کرون رہن پر دیا ہوا تھا۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں سرمایہ محفوظ ۳۰ لاکھ کرون تھا۔ مگر ڈیری کی برآمد کی انجمن سے جو ۴۵ لاکھ کا انہیں نقصان برداشت

[۱] یعنی ۱۳ کروڑ روپیہ +

کرنا پڑا - اس کی وجہ سے سب سرمایہ محفوظ صاف ہو گیا۔ یہ بنک ۱۹۲۲ء میں اور ۱۹۲۳ء میں کوئی (مقسوم) ڈیویڈنڈ تقسیم نہ کر سکا۔ اور اس کے باوجود بنک کو ۱۹۲۴ء میں بیس لاکھ کروڑ کا خسارہ ہؤا۔ امید ہے یہ خسارہ بہت جلدی پورا ہو جائیگا۔ قواعد کے مطابق سالانہ منافعہ کا ایک چوتھائی سرمایہ محفوظ میں جمع ہونا چاہیے۔ آدھا حصص پر مقسوم (ڈیویڈنڈ) کے طور پر تقسیم ہونا چاہیئے۔ اور باقی کی تقسیم اجلاس عام کے فیصلہ کے مطابق ہونی چاہیئے۔ مقسوم کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ بنک کا معاینہ بنکوں کا سرکاری انسپکٹر کرتا ہے۔ جس کا تقرر ۱۹۱۹ء میں ہؤا تھا۔ انسپکٹر ہر ایک بنک کا پانچ سال میں کم از کم ایک مرتبہ معاینہ کرتا ہے۔ ۱۹۲۳ء میں ڈیری کی برآمد کی انجمن کی وجہ سے جو نقصان ہؤا۔ اس کی تحقیقات اس نے کی۔ اس تحقیقات سے پبلک کو بنک کے استحکام کا اطمینان ہو گیا۔ گو کواپریٹو بنک ڈنمارک مالی نقطۂ نگاہ سے فی الحقیقت مفید بنک ہے۔ مگر امداد باہمی لحاظ سے چنداں مفید نہیں۔ یہ ہندوستان کے لئے قابل تقلید نہیں ہے +

سیونگ بنک

سیونگ بنک کل ۵۳۵ ہیں۔ جن میں سے ۴۳۰ دیہات میں ہیں۔ شہری سیونگ بنکوں کے پاس ایک ارب ۴۰ کروڑ کروں کی امانتیں ہیں۔ مگر دیہاتی سیونگ بنکوں کے پاس صرف ۲۵ کروڑ ہیں۔ کاشتکاران کو کئی شہری بنکوں سے قرضہ جات

مل سکتے ہیں۔ یہ بنک تھوڑی میعاد (اکثر چھ مہینہ) کے لئے
مادی یا شخصی ضمانت پر قرضے دیتے ہیں۔ اور اچھی اسامیوں
کی وقتاً فوقتاً تجدید کرتے رہتے ہیں۔ مگر ہر مرتبہ سود بازاری
شرح کے مطابق کم و بیش کرتے رہتے ہیں۔ مقروضان کی ان بنکوں
پر کسی طرح کی نگہداشت نہیں ہے۔ ان کا سرمایہ تمسکات میں
رہنان میں۔ بلدیات کو قرضہ جات میں۔ اور اشخاص کو ضامنان
کی ذمہ واری پر قرضہ جات میں صرف شدہ ہے۔ کاشتکاران
اگر چاہیں۔ تو سیونگ بنکوں میں مجالس قرضہ یا مجالس رہن
کے تمسکات جمع کر سکتے ہیں۔ اور ان کی ضمانت پر انہیں نقدی
قرضہ مل سکتا ہے۔ جب بنک کی شرح سود کم ہو۔ تو انہیں
ایسا کرنا مفید پڑتا ہے۔ وہ سیونگ بنک سے براہ راست
قرضہ رہن یا بلا رہن لے سکتے ہیں۔ اور اس میں انہیں یہ
فایدہ رہتا ہے۔ کہ اوّل تو اُن کے قرضہ کی چنداں تشہیر
نہیں ہوتی۔ اور دوسرے قرضہ کا ملنا یقینی ہوتا ہے ۱۹۲۴ء
میں سیونگ بنک کے شہری اور دیہاتی رہنی قرضہ جات ۷۵
کروڑ کرون کے تھے۔ اور ۵۰ کروڑ کرون کے قریب مقامی جماعتوں
اور اشخاص کے ذمہ تھے۔ بنک سب غیر سرکاری ہیں۔ ان
کے یا تو حصص ہیں۔ اور یا ان کی بنیاد گارنٹی شدہ سرمایہ پر
ہے۔ قانوناً وہ اپنے منافعہ جات حصہ داران میں بھی تقسیم
کر سکتے ہیں۔ اور انہیں سرکاری معاینہ کرانا پڑتا ہے۔ ان
امور کے علاوہ وہ خود مختار ہیں۔ ان کی تحریک امداد باہمی کی
خدمات ناروے اور سویڈن کے سیونگ بنکوں کی نسبت
کم ہیں۔ کیونکہ یہاں یہ کام سب امداد باہمی بنکوں کے ہاتھ

میں ہے ۔ یہ بنک دیہاتی لوگوں کی بچت جمع تو کرتے ہیں۔ مگر سویڈن ناروے کے سیونگ بنک ان سے زیادہ جمع کرتے ہیں +

ناروے اور سویڈن

زراعتی منظم جماعتیں

ناروے میں ڈنمارک کی طرح زراعتی کونسل ہے۔ایک قدیم زراعتی انجمن بھی ہے ۔جو تحریک امداد باہمی میں بہت دلچسپی لیتی ہے۔اس نے اس غرض کے لئے ایک خاص کمیٹی مقرر کی ہوئی ہے ۔ اس ملک میں ضلع وار زراعتی انجمنیں ہیں۔ جو ڈنمارک کی نسبت تعداد میں کم ہیں۔ یہ انجمنیں ناروے کے کسانوں کے یونین اور چھوٹے زمینداروں کے یونین سے مل کر کام کرتی ہیں۔ مؤخر الذکر یونین زراعتی کاروبار کرتے ہیں اور نیم سیاسی ہیں۔ کوئی مرکزی[لہ] امداد باہمی کمیٹی یا یونین نہیں ہے۔ سویڈن میں اس وقت نہ ہی کوئی زراعتی کونسل ہے۔ اور نہ ہی کوئی مرکزی امداد باہمی کمیٹی ہے۔ ضلع کی زراعتی انجمنیں (جنہیں سرکاری محکمہ آبکاری سے معقول آمدنی ہوتی ہے)۔ ایک تمام بڑی زراعتی انجمن سے ملحق شدہ ہیں۔ انجمنہائے

امداد باہمی نیم امداد باہمی سویڈنی کسانوں کی یونین سے تعلق

[لہ] ڈنمارک کی مرکزی امداد باہمی کمیٹی میں غیر زراعت پیشہ لوگ بھی شامل ہیں +

رکھنی ہے۔ چھوٹے زمینداروں نے کوئی علیحدہ یونین نہیں بنایا ہؤا۔ یہ امر سویڈن کے لوگوں میں یگانگت اور یک جہتی کی روح ہونے کی وجہ سے ہے +

انجمنہائے قرضہ

ڈیریاں اور ذبح خانے دونوں ممالک میں ڈنمارک کی طرح امداد باہمی طریق پر چلتے ہیں۔ انڈوں کی انجمنیں لکڑی کے کارخانے تمام قسم کے اشیا کی خرید وغیرہ کی انجمنیں اور بیج بچھانے کے گھاس کی انجمنوں کی کافی تعداد اس ملک میں ہے۔ سویشنوں کی انجمنہائے کا کسی اگلے باب میں ذکر آئیگا۔ ناروے میں قرضہ کی طرف توجہ کم ہے۔ جو انجمنہائے قرضہ قائم بھی ہیں۔ وہ ان سے بیس سال پہلے کی ہیں۔ اور ان کا کوئی نمایاں مرکزی نظام نہیں[۱] ہے۔ باقی اقسام کی انجمنہائے مشترکہ سرمایہ کے بنکوں سے یا سیونگ بنکوں سے روپیہ لیتی ہیں۔ سویڈن میں انجمنہائے قرضہ کی تحریک بہت باقاعدہ کر دی گئی ہے۔ ان کی شروع اور ان کا قائم کرنا وزارت زراعت کے اختیار میں ہے۔ ۱۹۲۳ء میں ۱۳۱ انجمن ہائے مشتمل بہ ۶۸۰۰ ممبران چار مرکزی بنکوں سے ملحق تھیں۔ انہوں نے ۵ ۷ لاکھ کرون قرضہ پر دیا ہؤا تھا۔ اور ان کے پاس ۳۰ لاکھ بمد امانت تھا۔ سویڈن کی انجمنیں پورے طور پر امداد باہمی ہیں۔ اور جرمنی نمونہ پر ساخت ہونے کی مدعی ہیں۔ مگر ان کا ارتقا عجیب

---

[۱] ناروے میں اس معاملہ کی بخوبی تحقیقات نہیں کر سکا۔ اور ممکن ہے میں نے انجمنہائے قرضہ کو خواہ مخواہ متہم کیا ہو +

اور نرالی طرز پر ہوا ہے۔ ہر ایک ممبر ۲۵ ایکڑ اراضی پر ۱۰ کرون کا حصہ خریدتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ انجمن میں داخل ہوتا ہے۔ اس رقبہ پر اُسے ۲۰۰۰ کرون قرضہ لینے کا اختیار ہے۔ اس کی ذمہ واری ۳۰۰۰ کرون ہوتی ہے۔ وہ اپنے مقبوضہ رقبے سے کم پر بھی انجمن میں داخل ہو سکتا ہے۔ اور اُس کی غایت حدّ قرضہ اور ذمہ واری اس کے مطابق مقرر ہوتی ہے۔ مگر وہ ۲۵۰ ایکڑوں سے زاید کے لئے داخل نہیں ہو سکتا۔ اس کی غایت حدّ قرضہ ۲۰۰۰۰ کرون سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ نیز اس کل رقبے کا ۱/۲ حصہ سے زیادہ کے لئے بھی شامل نہیں ہو سکتا۔ جس کے لئے سب ممبران شامل ہوئے ہوں۔ ممبران اپنی حد کے اندر جتنا چاہیں قرض لے سکتے ہیں۔ مگر جمہوری طریقہ پر منتخب شدہ کمیٹی کو اس کے محدود کرنے کا اختیار ہے۔ قرضہ جات صرف منفعت بخش اغراض کے لئے ہی لئے جا سکتے ہیں۔ انجمنہائے ممبران سے امانت لیتی ہیں۔ اور حصص پر مقسوم (ڈیونڈنڈ) ادا کرتی ہیں۔ نقصانات کے لئے مقررہ ذمہ واری کے علاوہ ممبران سے ان کی حدّ قرضہ کے ۵ فیصدی تک چندہ وصول کیا جا سکتا ہے۔ ابتدائی انجمنوں کی مرکزی انجمنہائے میں ممبری اور ذمہ واری اسی طرح ہے جس طرح شخصی ممبران کی ابتدائی انجمن میں ہے۔ جن مرکزی انجمنہائے کا کوئی شخصی ممبر نہیں ہے۔ وہ غیر ممبران سے بھی امانت ہائے لیتی ہیں۔ سیونگ بنک اور دیگر بنکوں سے قرضہ جات حاصل کرتی ہیں۔ اور اپنی آسامیوں کے تمسکات

---

[1] ۷۵ لاکھ روپیہ۔

بنک آف سویڈن سے توڑاتی ہیں۔ تحریک امداد باہمی ۱۹۱۵ء ہی میں باقاعدہ طور پر شروع کی گئی تھی۔ اور اب بھی ترقی کر رہی ہے۔ امید ہے کہ سویڈنیوں کے انتظامی مادہ کی وجہ سے یہ نہایت مفید اور مستحکم ہو جائیگی +

سیونگ بنک

سیونگ بنک جو سیکنڈ نیویا میں باقی ممالک کی نسبت ملک کو روپیہ بہم پہنچانے میں زیادہ نمایاں حصّہ لے رہے ہیں۔ نیم سرکاری نگرانی میں پرائیویٹ بنک ہیں۔ ناروے اور سویڈن ہر دو میں انہیں ایک صدی سے زیادہ عرصہ قائم ہوئے گذر چکا ہے۔ ناروے میں ۱۹۲۲ء میں ان کی تعداد ۵۷۲ تھی۔ سرمایہ زیر کار ۲½ ارب کرون تھا۔ اور سویڈن میں تعداد ۴۹۱ تھی اور سرمایہ زیر کار ۲۲۴۳۰۰۰ کرون تھا۔ ناروے میں ہر تین اشخاص میں سے دو اور سویڈن میں ہر پانچ میں سے تین۔ ان بنکوں کے امانت دار ہیں۔ بہت سے حساب ۲۰ کرون یا اس سے کم رقم کے ہیں۔ مگر زیادہ تر حسابات ۲۰۰ اور ۵۰۰ کرون کے درمیان ہیں۔ ان اعداد سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ امانتیں زیادہ تر چھوٹے لوگوں کی بچت کا نتیجہ ہیں۔ جنگ کے درمیان میں امانتوں کی تعداد میں خاص طور پر اضافہ ہؤا۔ ۱۹۲۱ء کے آخر میں ناروے کے سیونگ بنکوں کے پاس ان کے سرمایہ کا ۱۱ فیصدی نقدی کی شکل میں دوسرے بنکوں میں جمع تھا۔ اور ۱۵ فیصدی ایسی جگہوں میں لگایا ہؤا تھا۔ جہاں سے فی الفور وصولی ہو سکتی تھی۔ ۱۲ فیصدی رہن قرضہ پر دیا ہؤا

تھا۔ ۳۰ فیصدی تجارتی ہنڈیوں پر دیا ہوا تھا۔ اور ۲۳ فیصدی
قرضہ جات پر نقد لگایا ہوا تھا۔ ان کی اسامیوں میں تمام قسم
کی انجمنہائے امداد باہمی ہیں۔ جن میں سے اکثر کو روپیہ اسی
ذریعہ سے ملتا ہے۔ موجودہ سالوں میں نقد قرضہ جات بقایا
نقد ہاتھ میں۔ اور تمسکات کی خرید میں بہت اضافہ ہوا ہے۔
مگر رہن اور تجارتی ہنڈیوں کی مقدار میں کمی ہو گئی ہے ۲۰۰
چھوٹے سیونگ بنکوں کا مرکزی مجلس سے الحاق شدہ تھے

سویڈنی سیونگ بنک

سویڈن کے سیونگ بنک اب جس قانون کے ماتحت کام
کر رہے ہیں۔ وہ ۱۹۲۳ء میں منظور ہوا تھا۔ مگر اس کا نفاذ
۱۹۲۴ء میں ہوا۔ وہ ٹیکس جائداد سے تو مستثنےٰ ہیں۔ مگر ان
کا سرمایہ محفوظ اگر امانت ہائے کے پانچ فیصدی سے بڑھ
جائے۔ تو ان پر انکم ٹیکس لگ جاتا ہے۔ ایک سرکاری طور پر
مقررہ شدہ آدمی جس کی آدھی تنخواہ بنک دیتے ہیں۔ ان کی
کارروائی کی عام نگرانی کرتا ہے۔ اور سالانہ معائنہ بھی کرتا ہے۔
قواعد میں بنک کو مقامی افسران کی منظوری بھی لینی پڑتی ہے۔
بنک کو اپنی انتظامیہ کمیٹی میں مقامی کونسل کے آدمیوں کی
کسی خاص نسبت کو شامل کرنے کے لئے مجبور کیا جا سکتا
ہے۔ چند ایک پرانے بنکوں میں بنک کے بانیان ایک سرمایہ
استقراریہ ادا کیا کرتے تھے۔ مگر اب تمام نئے بنکوں میں اس
سرمایہ کا قائم کیا جانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اس پر ۶ فیصدی
مقسوم (ڈیویڈنڈ) کی حد لگا دی گئی ہے۔ اس سے علاوہ ممبران

کمیٹی سے ایک سرمایہ ضمانت جس پر محدود مقسوم (ڈیوڈنڈ) دیا جاتا ہے۔ قائم کرایا جا سکتا ہے۔ اگر بانیان بنک کو حصہ دار تصور نہ کر لیا جائے۔ تو معمولاً بنک کا کوئی حصہ دار نہیں ہوتا بانیان اور مقروضان ہر دو بنک کے نہ ہی کاروبار کی نگرانی اور نہ ہی انتظامیہ کمیٹی کے امور میں مداخلت کر سکتے ہیں۔ انتظامیہ کمیٹی کے ممبران باری باری سے واپس ہوتے ہیں۔ اور وہ خود ہی نئے ممبر منتخب کرتے ہیں۔ بنک کے بند ہونے پر سرمایہ محفوظ کا کسی رفاہ عام کے کام پر لگانا ضروری ہے۔ چونکہ بانیان بنک کے لئے مقسوم (ڈیویڈنڈ) محدود کر دیا گیا ہے۔ اس لئے کسی کمیٹی کے ممبر کو خود غرضی کرنے کی رغبت نہیں ہوتی۔ کمیٹی اپنے میں سے ایک چھوٹی کمیٹی ڈائرکٹران مقرر کرتی ہے۔ سیونگ بنک کی غرض سود پر امانتیں لینا۔ اور ضرورت کے وقت دوسرے بنکوں سے قرضہ حاصل کرنا ہے۔ کسی امانتدار کو ۳۰۰۰ کرون[1] سے زیادہ رقم پر سود نہیں مل سکتا۔ امانتہائے بنک کے اپنے ملکیہ سرمایہ (اس میں سرمایہ استقراریہ سرمایہ ضمانت اور سرمایہ محفوظ شامل ہیں۔) جمع نقدی زیردست کے ۵۰ گنا سے زیادہ کسی وقت بھی نہیں ہو سکتیں۔ انہیں اپنے روپیہ کو مصدقہ تمسکات (ان میں بنک رہن کے تمسکات بھی شامل ہیں) میں لگانے یا مقامی جماعت ہائے کو قرضہ پر دینے یا جائدادوں کے پچاس فیصدی قیمت کے اندر رہن لینے کی اجازت ہے۔ نیز اپنے ملکیہ سرمایہ کے $12\frac{1}{2}$ فیصدی تک رقم کو کسی اور طریق پر بھی قرضہ پر دے سکتے ہیں لیکن اس

---

[1] سابقہ حد ۳۰۰۰ کرون مقرر تھی۔

شمار میں انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ کو ایسے قرضہ جات دینا جو ایک سال سے زاید عرصہ کے لئے نہ ہوں شامل نہیں ہیں[۱]۔ بقایا نقدی اور تھوڑی مدت کے لئے جو روپیہ کہیں لگایا گیا ہو ان ہر دو کی کل تعداد کو امانت ہائے کا ۱۰ فیصدی ہونا لازمی ہے۔ ممبران کمیٹی کے ان حدود سے تجاوز کرنے پر قانوناً سزائیں مقرر ہیں۔ اس سے یہ واضح ہوگا۔ کہ سیویڈنی سیونگ بنک بہت امور میں پنجاب کے بچت کفایت شعاری کی انجمن ہائے امداد باہمی سے ملتے جلتے ہیں۔ مگر مؤخر الذکر اپنا روپیہ قرض میں لگانے کی بجائے زیادہ تر سنٹرل بنکوں میں رکھتی ہیں۔ سنہ ۱۹۲۲ میں کل ۴۹۱ بنکوں میں سے ۳۴۲ دیہاتی تھے۔ ۱۸۶۶ سے قبل وہ صرف شہروں میں ہی قائم تھے۔ ......۲۲۴۳ کے سالانہ چٹھا میں سے ۲۵ لاکھ کرون سرمایہ استقراریہ میں تھے۔ اور بارہ کروڑ۔ ۳ لاکھ سرمایہ محفوظ میں تھے۔ ایک ارب تیرہ کروڑ کرون کے رہن میں تھے۔ ۵۴ کروڑ۔ ۱ لاکھ کرون تمسکات پر صرف شدہ تھے۔ ۳۲ کروڑ۔ ۵ لاکھ تجارتی ہنڈیوں یا شخصی تمسکات میں اور ۱۲ کروڑ ۹ لاکھ مقامی جماعتوں یا انجمنہائے امداد[۲] باہمی کو قرضہ جات میں صرف شدہ تھے۔ رہن زیادہ تر شہری بیان کئے جاتے ہیں۔ مگر ان میں کئی ایسے لوگ بھی شامل ہیں۔ جو دراصل چھوٹے چھوٹے زمیندار ہیں۔ مگر ان کے مکان شہر

---

[۱] سویڈن اور فنلینڈ میں ایسے بہت کم قرضہ جات دئے گئے ہیں۔ کیونکہ انجمنہائے نے اپنے سنٹرل بنک بنائے ہیں۔ ناروے میں سیونگ بنک امداد باہمی انجمنہائے کو قرضہ دیتے ہیں +

[۲] انجمنہائے کے ذمہ قرضہ کی صحیح رقم معلوم نہیں +

کے قریب اپنے کھیتوں میں بنے ہوئے ہیں۔ امانتوں پر سود بشرح ۴½ فیصدی ادا کیا جاتا ہے۔ رہنوں پر ۵½ اور قرضہ جات پر ۶ فیصدی سود لیا جاتا ہے۔ ناروے کے برعکس یہاں رہنی قرضہ جات رو بہ ترقی ہیں۔ اور معمولی قرضہ جات دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ سیونگ بنک چلت حساب بھی رکھیں۔ چکوں کا طریقہ جاری کر دیں اور ایک دوسرے کے چکوں کی ادائیگی کر دیا کریں۔ مگر نئے قانون میں اس طرح کی کوئی شرط نہیں رکھی گئی۔ جس سے کہ یہ مشترک سرمایہ والے بنکوں کا کام شروع کر دیں۔ مگر یہ مفید ہوگا۔ کہ جہاں کہیں ممکن ہو بنک ہر روز کھلے رہیں۔ بعض دیہاتی بنک ہفتہ میں ایک دن اور کئی ایک یا دو یا تین دن کھلے رہتے ہیں۔ سیونگ بنکوں کا بڑا فایدہ یہ ہے۔ کہ ان میں کسان بلا تکلف قرضہ لینے کے لئے جا سکتے ہیں۔ انہیں کوئی اقساط ادائیگی قرضہ نہیں دینی پڑتی۔ اور شرح سود اکثر کم دینی پڑتی ہے۔ جب سیونگ بنک نے بنک آف سویڈن کا قرضہ لیا ہوا ہو۔ اور اُس وقت بنک کی شرح سود زیادہ ہو جائے۔ تو اُسے بھی شرح سود زیادہ کر دینی پڑے گی۔ اور اگر وہ اپنا قرضہ بالاقساط کم نہ کرے۔ تو ممکن ہے کہ اس میں بچانے کی عادت ہی نہ پڑے +

سویڈن میں سیونگ بنکوں کی ایک مرکزی مجلس بھی ہے۔ یہ جماعت صرف نمایندگی کرتی ہے۔ اس کا کام روپیہ وغیرہ بہم پہنچانا نہیں ہے۔ یہ سب انجمنہائے کو منسلک کرتی ہے اور قانونی معاملات میں ان کے حقوق کی نگرانی

کرتی ہے۔

سٹاک ہالم سیونگ بنک

شہری سٹاک ہالم کے سیونگ بنک سے مندرجہ بالا بیان اور بھی واضح ہو جائیگا۔ اس بنک میں سرمایہ استقراری کوئی نہیں ہے۔ ۱۹۲۳ء کے آخر پر امانتیں ۱۴ کروڑ ۹۰ لاکھ کرون تھیں۔ سرمایہ محفوظ ۲۷ لاکھ تھا۔ ۷ کروڑ تمسکات میں صرف شدہ تھا۔ جس میں سے ایک کروڑ ۳۰ لاکھ جوبلی بنک رہن کے تمسکات میں تھا۔ ۸ کروڑ ۲۰ لاکھ کے قرضہ جات دئے ہوئے تھے۔ ان میں سے ۶ کروڑ ۲۰ لاکھ سٹاک ہالم میں جائداد کی کفالت پر دیا ہوا تھا۔ بنک گرد و نواح میں بھی کام کرتا ہے۔ ۱۰۴ چھوٹے زمینداروں کو ¾ ۷ لاکھ کرون قرضہ دیا جا چکا ہے۔ قرضہ جات جائداد کے ۷۰ فیصدی قیمت تک دئے گئے ہیں۔ مگر نئے قانون کے مطابق اس نسبت کو تبدیل کر کے ۵۰ فیصدی کرنا پڑیگا۔ ایک کرون سے کم کی امانت ایک وقت میں نہیں لی جاتی۔ اور ۲۰۰۰۰ کرون سے زیادہ پر سود نہیں ادا کیا جاتا۔ حسب قانون ۱۰۰۰ کرون تک کی امانت واپس لینے کے لئے ایک مہینہ کا نوٹس ۲۰۰۰ کرون کے لئے دو مہینہ کا ۵۰۰۰ کے لئے تین مہینہ کا اور اس سے بڑی رقم کے لئے چھ مہینہ کا نوٹس درکار ہے۔ مگر عملی طور پر بنک اس سے تھوڑے نوٹس پر بھی روپیہ واپس دیدیتا ہے۔ بنک کے ۴۸ ممبران کی ایک کمیٹی ہے۔ جو اپنے

---

[1] یہ بنک ۱۸۲۰ء میں قائم ہوا تھا۔

آپ ہی تجدید کرتی رہتی ہے - یہ کمیٹی ۸ ڈائرکٹران کا انتخاب کرتی ہے +

سیونگ بنکوں کی اس تحقیقات سے مقصود ان بنکوں کی ضرورت کو ثابت کرنا نہیں تھا - کیونکہ ان کا قائم کیا جانا ایک مسلمہ امر تھا بلکہ اس سے غرض دیہاتی قرضہ کے اس شعبہ پر روشنی ڈالنا تھا - جس سے ظاہر ہوتا ہے - کہ دیہات سے بچت و کفایت شعاری کی انجمن ہائے امداد باہمی یا غیر امداد باہمی قائم کرنے سے بڑی رقمیں جمع ہو سکتیں ہیں - بشرطیکہ دیہاتیوں میں اپنی بچت کو بجائے زیورات بنانے اور دفینہ کی صورت میں رکھنے کے نقدی کی شکل میں جمع کرنے کی عادت ڈال دیجائے - ہندوستان میں جہاں غیر منضبط قرضہ کاشتکاروں کے لئے اس قدر نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے - ایسے بنک خواہ امداد باہمی ہی کیوں نہ ہوں - اگر قائم کئے جائیں - تو وہ ان کے روپیہ کو کسی نہ کسی طرح دائرہ امداد باہمی میں لے آئینگے - جہاں مقروض خود اس کی نگہبانی کر سکتا ہے - پنجاب کے بچت و کفایت شعاری کی انجمن ہائے امداد باہمی کا انتظام جمع کرنے والوں کے اپنے ہاتھ میں ہے - اگر وہ قرضہ بھی دیتے ہیں - تو انہی جمع کرنے والوں کو دیتے ہیں - سویڈن ناروے کی اس معاملہ میں تقلید کرنا درست نہیں - کیونکہ وہاں براہ راست ایسے اشخاص کو قرضہ دیدیا جاتا ہے - جو غیر ممبر ہوں - انجمنہائے امداد باہمی قرضہ کاشتکاران کے روزمرہ ضروریات کے لئے کافی ہیں - اور رہن کے بنک ان کو لمبی میعاد کے قرضہ جات جن پر کافی

نگرانی ہوگی مہیا کر سکیں گے۔ لیکن جیسا کہ سویڈن اور ناروے کی حالت سے ظاہر ہے۔ سیونگ بنکوں کی معرفت دیہاتی بچت کی معقول رقم جمع کر لینے کی توقع کی جا سکتی ہے[۱]۔

آئرلینڈ

فری سٹیٹ

آئرلینڈ میں صحیح اعداد و شمار حاصل کرنا پہلے بھی مشکل تھا مگر یہ کام ملک کے شمالی حصہ اور فری سٹیٹ میں تقسیم ہو جانے کی وجہ سے اور بھی مخدوش ہو گیا ہے۔ سابقہ اندراجات یا وہ اندراجات جو اس تقسیم ہونے کے بعد مرتب ہوئے ہیں۔ اعداد سے میں اکثر گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے مندرجہ ذیل اعداد پڑھتے وقت یہ بات مدنظر رکھ لی جائے۔ فری سٹیٹ کا رقبہ اسوقت ایک کروڑ ستر لاکھ ایکڑ ہے۔ جس میں سے ایک کروڑ ۴۵ لاکھ ایکڑ میں یا تو کاشت ہوتی ہے۔ یا چراگاہیں اور جنگل ہیں۔ اور باقی زمین بنجر غیر ممکن ہے۔ جو کسی زراعتی کام میں نہیں لائی جا سکتی۔ رقبہ قابل کاشت میں سے ایک چوتھائی سے کچھ زیادہ رقبہ پر فصل اور گھاس ہے۔ باقی میں میدانی یا پہاڑی چراگاہ ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ

---

[۱] ۱۹۲۲ء میں برٹش فرنڈلی سوسائٹی کے پاس ۲ کروڑ ۵۷ لاکھ پونڈ جمع تھا۔ یہ سوسائٹی پنجاب کی بچت و کفایت شعاری کی انجمنوں کی طرح دیہات اور شہر دونوں میں کام کرتی ہیں۔

فری سٹیٹ میں زیادہ تر مال مویشی کی پرورش ہو سکتی ہے۔ خواہ وہ دودھ کے لئے ہوں یا مکھن کے لئے۔ حالانکہ ۲½ لاکھ کھیتوں میں تین لاکھ کھیت ۱۸۷۰ء سے ۱۹۰۹ء کے درمیان مختلف قوانین خرید اراضی کے ماتحت چھوٹے چھوٹے زمینداروں کے پاس منتقل ہو گئے ہیں۔ مگر پھر بھی زیادہ تر مال مویشی ہی پالا جا سکتا ہے۔ مزروعہ کھیتوں کا اوسط رقبہ ۳۲ ایکڑ نکلتا ہے۔ مگر فری سٹیٹ کے زراعتی کمیشن کے اقلیت کی رپورٹ یہ ہے۔ کہ دو تہائی کھیتوں کا رقبہ ایک اور ۳۰ ایکڑ کے درمیان ہے۔ دودھ دینے والے گائیوں کی اوسط ہر سو آدمی کے لئے ۳۸ ہے۔ (کل گائیں تقریباً ۱۲۰۵۰۰۰ ہیں[1]) مگر دودھ کی اوسط ۴۲۰ گیلن (۱۶۸۰ سیر) فی سال سے زیادہ نہیں۔ بعض منتخب شدہ جانور ۸۰۰ گیلن دودھ دیتے ہیں۔ دودھ پرکھنے والی مجالس میں اس وقت ۳۵۰۰۰ یعنی کل تعداد کے ۳۰ فیصدی گائیں ہیں +

چھوٹے کاشتکار

فری سٹیٹ میں صنعت و حرفت کے فروغ کا اس قدر امکان نہیں۔ جس سے زراعت پس پشت پڑ جائے۔ اس کی اس وقت زراعتی پیداوار کی درآمد مال کی ۷۵ فیصدی ہے۔ گو دیہاتی آبادی عرصہ بیس سال میں (مختتمہ ۱۹۱۱ء) ۲۳ فیصدی کے قریب کم ہو گئی تھی۔ اور اس کے بعد شاید

---

[1] کمیشن میں اکثریت کی رپورٹ میں ۱۹۲۱ء کے لئے یہ تعداد ۱۴۷۰۰۰۰ درج ہے۔ شمالی منطقہ میں اس وقت یہ تعداد ۲۶۵۰۰۰ ہے +

اور بھی کم ہوگئی ہو۔ مگر ۴½ لاکھ خود کاشت کرنے والے مالکان کے رونما ہو جانے سے زراعت کی سابقہ اہمیت قائم ہے۔ مگر نئی گورنمنٹ اپنی زیادہ توجہ دیہاتی آبادی کے فلاح و بہبودی کی طرف مبذول کر رہی ہے۔ نئے قانون خرید اراضی کے ماتحت جو بہت مفید ثابت ہوا ہے[1]۔ باقی مزارعان کو بھی زمین خرید کرنے کا اختیار مل گیا ہے۔ قیمت زمین عدالتہائے مال کے کم کردہ لگان کی بنا پر مقرر کی گئی ہے۔ کاشتکاروں کو قیمتوں کے کم ہو جانے کی وجہ سے سخت نقصان پہنچا ہے۔ اور یہ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ انہیں اپنی پیداوار کا ۱۹۱۴ء کی نسبت اب ۲۴-۱۹۲۳ء میں کل ۴۰ فیصدی زاید ملا ہے۔ حالانکہ اپنی ضروریات پر انہیں اس وقت کی نسبت ۸۰ سے لے کر ۱۰۰ فیصدی تک زاید ادا کرنا پڑا ہے ۱۸۸۱ء سے ۱۹۱۱ء تک رقبہ زیر کاشت میں ۲½ فیصدی کی کمی واقع ہو گئی ہے۔ ۱۹۲۲ء میں فصلیں دس لاکھ ایکڑ رقبہ پر تھیں۔ اس سے ⅘ حصہ میں جو کی کاشت شدہ تھی۔ سبز چارہ وغیرہ کل ۱۰۰ لاکھ تیس ہزار ایکڑ رقبہ پر تھا۔ گھاس کا رقبہ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ابھی چھوٹے زمینداران کو یقین نہیں ہوا ہے۔ کہ وہ اپنے دودھ والے جانوران کو بجائے گھاس کے چارہ کاشت شدہ پر زیادہ بکفایت پال سکتے ہیں۔ کمیشن نے لکھا ہے۔ کہ پچاس ایکڑ سے کم کے کھیتوں میں فی ۱۰۰ ایکڑ پر اوسطاً

[1] یہ قانون شمالی حصہ کے قانون کی نسبت زیادہ مفید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ السٹر کے مزارعان میں کچھ بےچینی پیدا ہوئی ہوئی ہے*

۱۷ گائیں ہیں - اور سو ایکڑ سے بڑے کھیتوں میں صرف ۱۶
گائیں ہیں - مؤخر الذکر کھیتوں میں بھیڑیں زیادہ ہیں - مگر سور
اور مرغیاں کم ہیں - چھوٹے کسان زیادہ مویشی پالتے ہیں - اور
دودھ مکھن پیدا کرتے ہیں - ان کو بجائے اپنے جانوروں کو گھاس
چرانے کے چارہ کاشت کر کے کھلانا چاہیے - اور جیسا کہ کمیشن
میں اقلیت کی رائے ہے - مویشی کو گھاس پر پال کر زیادہ غلہ
حاصل کرنے کی تمنا کرنا محنت کو برباد کرنا ہے[۵] - جزیرے کی
درمیانی خطہ کی زمین سب زرخیز ہے - مگر مغربی کنارے کی زمین
بہت کمزور ہے - اس وجہ سے مغربی کنارے کی زمین صرف
چرائی کے کام میں آ سکتی ہے - قلبہ رانی سے وہاں ادنےٰ قسم
کی فصلیں کاشت ہو سکتی ہیں - اگر اس زمین کے چھوٹے چھوٹے
ٹکڑے کر دئیے جائیں - تو پھر مال مویشی کو تجارت کی غرض سے
پرورش کرنا بند کر دینا پڑیگا - اور اس سے ملک کو نقصان کا
کفیل ہونا پڑیگا - مفید تو یہ ہوگا - کہ جن کاشتکاروں کو یہ کھیت
دئیے جائیں - وہ مل کر امداد باہمی طریق پر ان کو لگان پر دیں -
مگر آئرلینڈ کی فضا اس وقت ایسی نہیں - نیز سیاسی دباؤ کی

---

[۵] ان کی تجویز ہے - کہ کھیتوں کا رقبہ ۱۱۰۰ ایکڑ مقرر کر دینا چاہیے - اگر ۳۶
فیصدی پر قلبہ رانی کی جائے تو ۲۰۰ ایکڑ ہونا چاہیئے - وہ گیارہ
مہینہ کے لئے لگان پر دینا بھی ممنوع کرنا چاہتے ہیں - جس کے
رو سے حق مزارعگی قائم نہیں ہوتا - مگر انہوں نے اس طرح منع
کرنے کی کوئی ترکیب آئرلینڈ کے لئے نہیں بتائی - چونکہ مزارعان مالک ہو
گئے ہیں - اس لئے اب آسان ترکیب یہ ہوگی - کہ حق مزارعگی کو
ہی سرے سے مسدود کر دیا جائے ؂

وجہ سے انہیں اس ٹکڑہ زمین کو تقسیم کر دینا پڑیگا۔ اقتصادی نقطۂ خیال سے فری سٹیٹ کو زراعت مویشی اور مویشی کی پیداوار کی برآمد پر ہی گذارہ کرنا پڑیگا۔ مگر یہاں ڈنمارک کی طرح یہ مسئلہ درپیش ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں کو اس امر کا کس طرح یقین دلایا جائے۔ جب وہ پست خیال ہوں اور بالخصوص موجودہ وقت میں محنت کرنے کی طرف مائل نہ ہوں۔

آئرلینڈ کی زراعتی تنظیم کی انجمن

سال مختتمہ ۱۹۲۳ء کی آئرلینڈ کی زراعتی تنظیم کی رپورٹ عام طور پر اندوہناک ہے۔ گو سنہ ۱۹۲۲ء میں قیمتوں میں کمی ہونے کی وجہ سے تحریک امداد باہمی کا مشکلات میں پڑ جانا کوئی تعجب انگیز نہیں ہے۔ کل رجسٹری شدہ انجمنوں کی تعداد ۱۰۲۲ تھی جن میں ۳۴۰ ڈیریاں تھیں۔ (آئرلینڈ میں ان کو عموماً کریمری کہا جاتا ہے) ۳۸۹ خریدی انجمنیں ۱۲۱ قرضہ کی اور ۶۸ کاشتکاری کی انجمنیں تھیں[1]۔ سال میں انجمن زراعتی تنظیم نے صرف ۵۵۱ انجمنہائے کی پڑتال کی تھی۔ انجمنہائے کو اپنے پڑتال خود کرانے کا اختیار بھی حاصل ہے۔ انجمن زراعتی تنظیم ہر طرح کے تحقیقات کرنے کے باوجود اُن انجمنہائے سے جن کی اس نے خود پڑتال نہ کی صرف سو کے اعداد حاصل کر سکی تھی۔ ان میں تقریباً چار سو کے قریب یا تو بند ہو چکی ہیں۔ یا مردہ حالت میں ہیں۔ ۶۰۰ انجمنہائے نے جو کہ کام کر رہی ہیں۔ ۷۵ لاکھ پونڈ

[1] اس انجمن کے محکمہ پڑتال کا سرمایہ عام شعبہ سے علیحدہ کر دیا گیا ہے اس لئے پڑتال کا کام آیندہ علیحدہ ہوا کریگا۔ اس کام میں ہمیشہ منافعہ رہتا ہے۔

کی تجارت کی یہ ۱۹۲۲ء سنہ کی نسبت تقریباً دس لاکھ پونڈ کے کم ہے۔ مگر اس کی وجہ غالباً قیمتوں کا کم ہو جانا ہوگا۔ ہر ایک قسم کی انجمن کے اعداد کی تفصیل دینا مفید ہوگا۔ تجارت کا ۳/۴ حصہ ڈیریاں کرتی ہیں۔ اور باقی تجارت کا بیشتر حصہ انجمنہائے خرید کرتی ہیں۔ ڈیریوں کے پاس تجارتی انجمنوں کی نسبت اچھے منیجر ہیں۔ کیونکہ وہ ان کو معقول تنخواہیں دیتی ہیں۔ اور ان کی رہائش کا اچھا انتظام کرتی ہیں۔ منیجران اکثر اچھے تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ اور بظاہر نیم شہری معلوم ہوتے ہیں۔ ڈیریاں خرید اور قرضہ وغیرہ کا کام بھی کرتی ہیں۔ حالانکہ ابتدا میں قواعد میں ان کاموں کا کرنا نہیں رکھا گیا تھا۔ یہ ممکن ہے۔ کہ ڈیریوں کو اگر دیگر شعبہ جات کا کام کرنے دیا جائے تو سب کام کرنے والی انجمنیں جو آئرلینڈ کا نصب العین ہے۔ کئی جگہ قائم ہو جائیں اگر منیجر دیگر شعبہ جات کی طرف توجہ کریں۔ تو ڈیری کے کام کو نقصان پہنچتا ہے۔ مگر بعض منیجروں کا یہ خیال ہے۔ کہ ان کے سپرد ایسے شعبہ جات کے چلانے کا کام نہ لگایا جانا چاہیئے جن کی انہیں کوئی تعلیم نہیں۔ مزید براں جہاں تک فروخت کا تعلق ہے۔ کارکنان امداد باہمی ہر جنس کے لئے علیحدہ علیحدہ انجمن ہائے قائم کرنے کی خواہش کر رہے ہیں۔ بعض ڈیریوں کا کام بند تھا۔ کیونکہ ۱۹۲۰ء سنہ کی ابتری میں ان کی عمارات گرا دی گئیں تھیں۔ اور ان میں سے اکثر نے دیگر وجوہ کی بنا پر کام کرنا بند کر دیا تھا۔ جو انجمنہائے کام کر رہی تھیں۔ ملک کی زراعتی اور سیاسی تغیر کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اچھی خاصی آسودہ حالت میں نظر آتی تھیں۔ خرید کی انجمنہائے کو بہت نقصان

ہؤا۔ انہیں اگر تکلیف تھی۔ تو یہ تھی۔ کہ ممبران اپنے قرضہ جات وقت پر ادا نہیں کرتے تھے۔ اور اس لئے کام چلانے کے لئے سرمایہ میں کمی ہو جاتی تھی +

انجمنہائے قرضہ

انجمنہائے قرضہ جنہوں نے مؤخر الذکر نقص کو رفع کر دیا ہو یا جو بدستور سابق خراب حالت میں تھیں۔ اسوقت کل ۱۲۱ تھیں۔ اُن سے ۶۶ کام کر رہی ہیں۔ ۵۵ کا کام بند ہے۔ اور ۶۶ میں سے صرف ۵۳ نے اپنے سالانہ نقشہ جات بھیجے ہیں ۱۹۱۵ء میں کل تعداد ۲۲۵ تھی ۱۹۲۴ء میں یہ تعداد سو رہ گئی۔ اور جو اب باقی ہیں ان میں سے اکثر کو بند کر دینا پڑیگا۔ بند ہو جانے پر کسی خسارے کا احتمال نہیں ہے۔ کیونکہ ان کا ناکامیاب ہونا اس وجہ سے نہیں۔ کہ ممبران دوالیہ ہیں۔ بلکہ اس وجہ سے ہے کہ ممبران جاہل ہونے کی وجہ سے ان کی طرف توجہ نہیں کرتے ایک مشکل یہ ہے کہ بڑے زمیندار علانیہ کاروبار کو پسند نہیں کرتے۔ اس لئے مشترکہ سرمایہ کے بنک سے قرضہ لینا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان پر غیر محدود ذمہ واری بھی عاید نہیں کرتے۔ چھوٹے زمیندار بڑے زمینداروں کی مدد کے بغیر کافی سرمایہ جمع نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی اس قدر ضمانت پیش کر سکتے ہیں جس سے بنک کو اطمینان ہو۔ امداد باہمی سنٹرل بنک بند ہو چکا ہے۔ اس کو کبھی بھی فروغ حاصل نہیں ہؤا تھا۔ انجمنہائے کا آدھا سرمایہ امانتوں سے حاصل شدہ ہے۔ مگر ہندوستان کی طرح امانتیں صرف چند معتبر انجمنہائے

کو ہی ملتی ہیں۔ انجمنہائے قرضہ کے تجارت کرنے کی ممانعت
پر اب گورنمنٹ زور نہیں دیتی۔ اور ان میں سے کئی ایک شاید
اب تجارت کرنے کی وجہ سے تباہی سے بچ جائیں۔ یہ ممکن
ہے۔ کہ اگر تجارت کی وجہ سے ان انجمنہائے کی ذمہ واری
محدود کر دی جائے۔ تو بڑے زمیندار شامل ہوں۔ مگر فی الحال
اس کے متعلق وثوق سے نہیں کہا جا سکتا۔ زراعتی کمیشن نے جس
کو فری سٹیبٹ نے مقرر کیا تھا ۔ ۱۹۲۳ء میں رپورٹ کی کہ گورنمنٹ
کو اس تحریک کی امداد کرنی چاہیئے۔ اور یہ سفارش کی کہ امداد باہمی
قرضہ کے تعلیمی اثر کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ یہ ضروری معلوم
ہوتا ہے۔ کہ انجمن تنظیم زراعت کو جو مالی امداد دی جاتی ہے۔
اس کا کوئی حصہ صرف امداد باہمی کے لئے وقف کردیا جائے
اور یہ کہ مناسب ہوگا۔ کہ نیشنل لینڈ بنک کو اُن انجمنہائے
کو روپیہ بہم پہنچانے کی ترغیب دیجائے۔ اور رجسٹرار فرینڈلی
سوسائٹیز کو تاکید کیجائے کہ وہ ان انجمنہائے کے خلاف جو
اپنے سالانہ نقشہ جات نہیں بھیجتی ہیں۔ زیادہ سخت کارروائی
عمل میں لاوے[1]۔ ایک اور فرقہ جسے ان انجمنہائے کا ممبر بنایا

---

[1] رجسٹرار کو اخراجات قانونی کے لئے بہت تھوڑی سی رقم ملی ہوئی
ہے۔ اور اگر وہ کسی نا دہند انجمن کے خلاف کارروائی کرتا ہے تو عدالت
اس پر نہایت خفیف سا جرمانہ کرتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ان
کے خلاف کچھ بھی نہیں کرتا۔ رجسٹراروں کی عدالت ہائے کے متعلق
تمام ممالک میں یہ شکایت ہے۔ مگر قانونی کارروائی کرنے سے غرض
زیادہ جرمانہ وصول کر کے گورنمنٹ کی آمدنی کا ذریعہ بنانا مقصود نہیں
بلکہ سست انجمنوں کو دق کرنا مطلوب ہوتا ہے۔ اور یہ مقصد بار بار

جا سکتا ہے۔ زراعتی مزدور ہیں۔ ان کی تعداد اندازاً ڈیڑھ لاکھ ہے۔ اور ان کی بارہ نیم شہری انجمنہائے خاص قسم کی ہیں۔ یہ لوگ دیگر انجمنہائے میں بھی وقتاً فوقتاً شامل ہو جایا کرتے ہیں۔ ایک اور کوشش اگر کیجاوے تو ممکن ہے۔ کہ اور ممبر بھی شامل ہوں۔ مگر ایسی کوششوں کے لئے روپیہ درکار ہے۔ جو انجمن تنظیم زراعت کے پاس نہیں۔ عام شکایت یہ ہے۔ کہ ممبران کے پاس روپیہ وغیرہ کی شکل میں یا مشترکہ سرمایہ کے بنکوں میں امانت کی شکل میں ہے۔ مگر وہ اس کو نکال کر امانت رکھنا تو درکنار انجمنہائے کے قرضہ جات کی جائز ادائیگی کے لئے بھی برآمد نہیں کراتے۔ اس صورت حالات کی بڑی وجہ غالباً ملک میں گذشتہ سالوں کی گڑبڑ ہے۔ اور اس کی درستی ملک میں امن و امان اور اچھی حکومت سے ہی ہو سکتی ہے ✤

انجمنہائے قرضہ فنڈ

آئرلینڈ کی زراعتی کمیشن نے یہ بھی تجویز کیا۔ کہ انجمنہائے قرضہ فنڈ کو بھی انجمنہائے امداد باہمی قرضہ کی شکل دے دی جائے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) ان کے خلاف کارروائی کرنے سے حاصل ہو جاتا ہے۔ رجسٹرار کو اُن کے دق کرنے کے لئے روپیہ دیا جانا چاہئیے بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ یہ اختیارات بجائے رجسٹرار کے انجمن تنظیم زراعت کو ملنے چاہئیں۔ ایسا کیا جانا مشکل معلوم ہوتا ہے مگر انجمن ہائے بطور اس کے ممبر کے انجمن تنظیم زراعت کی معرفت یہ کام کرنے پر مجبور کی جا سکتی ہیں۔ اگر وہ ایسا کرنے سے قاصر رہیں۔ تو اُن پر جرمانہ کیا جا سکتا ہے ✤

اور ان کے متعلق گورنمنٹ کو جو دسترس حاصل ہے۔ وہ انجمن
تنظیم زراعت کو منتقل کر دیجائے۔ اس قسم کی انجمن ہائے تقریباً
سو برس ہوئے قائم ہوئی تھیں۔ اور ان کا انتظام قرضہ فنڈ بورڈ
کے ہاتھ میں تھا۔ اس بورڈ کے تمام فرائض ۱۹۱۵ء میں محکمہ
زراعت کو منتقل ہو گئے۔ یہ سرمایہ امانت ہائے حاصل کرنے
اور چھوٹی رقموں کے تمسکات (۲۰ پونڈ اور اس سے زیادہ رقم
کے) فروخت کرنے سے جمع کرتی ہیں۔ اور ۱۵ پونڈ تک کے
قرضہ جات ۲۰ ہفتہ کے لئے ان اشخاص کو دیتی ہیں۔ جو ممبر نہ
ہوں۔ اور جو ہفتہ وار یا ماہواری اقساط میں ادائیگی کریں۔ اس
کا انتظام بانیان اور تمسک داران کے ہاتھ میں ہے۔ قرض
قرضہ کے متعلق کوئی تحقیقات نہیں کی جاتی۔ کسی شخص کو
اس وقت تک دوسرا قرضہ نہیں دیا جاتا۔ جب تک کہ اس نے
پہلا تمام کا تمام ادا نہ کر دیا ہو۔ جو ہفتہ وار ادائیگی کریں۔ اُن
سے پورے ۲۰ ہفتہ کا سود شروع میں ہی کاٹ لیا جاتا ہے
اور اگر وقت پر ادائیگی نہ ہو۔ تو تاوان لگایا جاتا ہے۔ اس طریقہ
سے مقروض کی تمام ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے کافی
سرمایہ بہم نہیں پہنچایا جا سکتا۔ نہ ہی مقروض کو انجمن کی
بہبودی سے کوئی سروکار ہوتا ہے۔ محکمہ زراعت کو قواعد
کی رو سے عملہ کی تقرر و برخواستگی۔ افسران کی تصدیق اور
شرح سود کے متعلق بہت ہی اختیارات حاصل ہیں۔ ۱۹۱۵ء
میں جب قرضہ فنڈ بورڈ منسوخ ہوئی۔ تو اس وقت ۱۵۱ انجمن
ہائے تھیں۔ جن کا سرمایہ ۔۔۔۔۔ پونڈ تھا۔ دوران سال میں
۲۰۰۰۸ قرضہ جات دئے گئے۔ ۱۹۰۱ء میں سرمایہ ۲۱۶۰۰۰

پونڈ تھا۔ اور قرضہ جات ۴۲۰۰۰ دئے گئے تھے۔ ۱۹۲۴ء میں انجمنہائے کی تعداد ۲۶ تھی۔ اور ان میں سے اکثر قریب المرگ تھیں۔ اور کئی نیست و نابود ہو چکی تھیں۔ باقی ماندہ انجمنہائے کو انجمنہائے امداد باہمی قرضہ کی شکل میں تبدیل کرنا بظاہر آسان معلوم ہوتا ہے۔ مگر مقروضان جن کو کثرت سے بے ضبط قرضہ لینے کی عادت پڑ گئی ہے۔ آسانی سے امداد باہمی پر کاربند نہیں ہوں گے۔ ان کی نسبت تو وہ لوگ جن کے قرض خواہوں نے کبھی کسی اور کی مدد نہیں کی۔ جلدی امداد باہمی اصولات پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں ⁘

سرکاری امداد

آئرلینڈ کی انجمن تنظیم زراعت (Irish Agricultural Organisation Society) کے ۱۹۲۳ء کے حسابات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۵۰۰۰ پونڈ زیادہ خرچ ہوا ہے۔ اور تقریباً آٹھ ہزار پونڈ کا بالمقطعہ نقصان ہوا ہے۔ ملحقہ انجمنہائے سے جو سالانہ فیس لیجاتی ہے۔ وہ نہایت ہی قلیل ہے۔ اور وہ اکثر ادا نہیں کی جاتی انجمن تنظیم زراعت گذشتہ سالوں میں گورنمنٹ سے اعانت رقمی[1] اور ممدان باہمی سے عطیات حاصل کر کے اور معاینہ اور پراپگنڈہ کے کام میں کمی کر کے اپنے اخراجات پورے کرتی رہی ہے۔ ۱۹۲۴ء میں بھی گورنمنٹ سے اعانت رقمی حاصل کی گئی ہے۔

---

[1] یہ اعانت رقمی انجمنہائے کے ۳ پونڈ چندے پر ۲ پونڈ کے حساب سے ملتی رہی ہے۔ پنجاب کے ممدان باہمی کو گورنمنٹ ۹ روپیہ کی رقم پر تقریباً ۲ روپیہ اعانت رقمی ملتی ہے ⁘

مگر سرکاری خزانہ کی حالت اور ہر مفید تحریک کے لئے جس آسانی سے سرکاری افسران کی مدد سے روپیہ جمع ہو جاتا ہے۔ ان ہر دو امور کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اس اعانت رقمی پر اعتراض کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ زراعتی کمیشن نے سفارش کی ہے۔ کہ گورنمنٹ ہمیشہ ان انجمنہائے کی اعانت کرے۔ کیونکہ زراعتی ملک میں تنظیم امداد باہمی اور تعلیم کی اہمیت کو کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تحریک غیر کاشتکاران نے جاری کی تھی۔

تقریباً ہر ایک ملک میں تحریک امداد باہمی زراعتی کی ابتدا بھی اسی طبقہ غیر کاشتکاران سے ہوئی ہے۔ اور اگر اب وہ چاہیں۔ تو کاشتکاروں کو اپنی مرکزی نظام کا انتظام کرنے کے لئے منتخب کر سکتے ہیں آئرلینڈ کے کاشتکاران کا یونین انگلینڈ کے ایسے یونین کی نسبت تحریک امداد باہمی کی زیادہ معاونت کرتا ہے۔ اگر انجمن تنظیم زراعت کو اپنا کام آمدنی نہ ہونے کی وجہ سے بند کر دینا پڑا۔ تو کاشتکاران کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑیگا۔

آئرلینڈ کی زراعتی انجمن تھوک فروشی

آئرلینڈ کی انجمن تھوک فروشی بھی اب نہایت نازک وقت سے گذر رہی ہے۔ بیجا قرضہ جات دینے سے اور ۱۹۲۲ء اور اس سے پہلے سالوں میں خرید مال کی وجہ سے اسے بہت خسارہ ہوا۔ جو بہت احتیاط سے کام کرنے سے ہی پورا ہو سکے گا۔ انگریزی امداد باہمی انجمن تھوک فروشی کے ماتحت آئرلینڈ کے

شہروں میں چند ایک دوکانیں کھلی ہوئی ہیں۔ مگر اُن کے کام کو وسعت نہیں دی جا رہی۔ اس لئے یہ سب میدان آئرلینڈ کی زراعتی انجمن تھوک فروشی کے لئے خالی ہے۔ لمارک (Limerick) میں ایک ایجنسی بطرز امداد باہمی ہے جو کئی ایک ڈیریوں کا مال فروخت کرتی ہے۔ ڈاریہ اپنا امداد باہمی کام بڑھا نہیں رہی۔ یونین کاشتکاران اس انجمن تھوک فروشی کی مدد کرتا ہے۔ مگر جہاں ڈیریاں تمام قسم کی خرید و فروخت نہیں کرتیں۔ وہاں یونین کی مقامی شاخوں اور مقامی خرید کی انجمنوں کے زیادہ مل کر کام کرنے سے شاید انتظام کے خرچ میں بھی کمی واقع ہو جائے۔ اور گاہک بھی زیادہ ہو جائیں۔ زراعتی انجمن تھوک فروشی کو مشترکہ سرمایہ[1] کے بنکوں کے نمایندوں کو اپنے ڈائرکٹروں میں منتخب کرنے کے معاوضہ میں اور قرضہ مل گیا ہے۔ یہ انجمن کئی چھوٹے چھوٹے شعبوں کو بند کر رہی ہے۔ اور ایسے شعبہ جات کی توسیع کر رہی ہے۔ جن میں منافعہ کی زیادہ توقع ہے۔ ۶۰ میں سے ۱۵ انجمنہائے جن کا اس سے لین دین ہے۔ اس کی حصہ دار بھی ہیں۔ اور اب ان کو ترغیب دی جا رہی ہے۔ کہ وہ انجمن تھوک فروشی کا سرمایہ بڑھانے کے لئے روپیہ دیں۔ اپنے خرید کردہ مال کی قیمت ادا کر دیں۔ اور اپنی تمام خرید انجمن سے کریں۔ فی الحال وہ اپنی تقریباً ۳۰ فیصدی خرید انجمن سے کرتی ہیں۔ اگر انجمنہائے اپنی تمام خرید انجمن تھوک فروشی سے شروع کریں۔ تو مؤخر الذکر بہت جلدی

---

[1] اس میں نیشنل لینڈ بنک بھی شامل ہے۔ اس بنک کی وجہ سے انجمن تھوک فروشی پر کچھ سرکاری نگرانی بھی ہو جاتی ہے +

بڑھ جائیگی۔ اور اپنی ملحقہ انجمنہائے کو بھی فائدہ پہونچا سکیں گی اگر اُن کو عدم توجہی سے اسے اپنے کاروبار بند کرنا پڑا۔ تو پھر انہیں مجبوراً کم ہمدرد ذرائع پر انحصار رکھنا پڑیگا۔ زراعتی کمیشن نے سفارش کی ہے۔ کہ اس امر کی سخت ضرورت ہے۔ کہ زراعتی انجمن تھوک فروشی اور مقامی انجمنہائے ہردو میں یہ لازم کر دیا جائے۔ کہ ممبران اور انجمنہائے اپنی ضروریات انجمن تھوک فروشی یا مقامی انجمن جس سے ان کا تعلق ہو خریدیں۔ اس وقت پھر یہ خطرہ نہیں رہیگا۔ کہ مال منگانے کے کسی آڈر کو منسوخ کرنا پڑے۔ یا منگایا ہوا مال کسی اور کے مقابلہ کی وجہ سے جس کے نرخ بظاہر سستے معلوم ہوتے ہوں۔ فروخت نہ ہو سکے۔ کئی ممبران کا اپنی تھوڑی تھوڑی ضروریات انجمن کی معرفت خریدنے سے چند ایک ممبران کا اپنی کل ضروریات انجمن کی معرفت خرید کرنا زیادہ بہتر ہوگا۔ ایک اور مطالبہ انجمن تنظیم زراعت اور انجمن تھوک فروشی کے متعلق یہ کیا جا رہا ہے۔ کہ سرکاران کو مجبور کرے۔ کہ مال زیادہ اچھا اور یکساں رکھیں۔ یہ کام سرکار کے متعلق ہے۔ کہ وہ قانون کے ذریعہ سے مال کا معیار مقرر کر دے۔ ۱۹۲۴ء میں انڈوں کی فروخت اور مکھن کی درجہ بندی مقرر کرنے کے متعلق مسودہ قانون پارلیمنٹ میں پیش ہونے والا تھا۔ اس کے رو سے تمام مال پر جہازوں میں مال بھیجنے والوں کو پختہ[1] نشان لگانا پڑیگا۔ اور اچھا یا بُرا مال

[1] فری سٹیٹ گورنمنٹ کو معمولی قانون کے ماتحت مقامی طور پر مال پکڑ لینے کا بھی اختیار ہے۔ اور وہ اس جہاز پر مال بھیجنے والے پر سختی نہیں کرتے۔ جو اُن کی امداد کرے۔ جہازوں پر مال بھیجنے والے

بھیجنے کی تمام ذمہ واری اُنہی پر ہوگی - مگر ڈنمارک کی طرح اگر ہر ایک انڈے پر نشان لگایا جائے تو جس زمیندار نے خراب انڈا بھیجا ہو - اس کا پتہ بھی لگ سکتا ہے - نیز اگر اس کا کوئی تصور نہ ہو - تو یہ معلوم ہو سکتا ہے - کہ کونسی مرغی خراب ہے جس نے وہ انڈا دیا - ڈیری کے پیداوار کے مسودہ قانون میں ڈیری کے مکھن کا ایک معیار مقرر کیا گیا ہے - اس کا اطلاق کسانوں کے اس مکھن پر نہیں ہے - جو غیر ممالک میں نہ بھیجا جاتا ہو - اس سے یہ غرض ہے - کہ آئرلینڈ کی بیرونی ممالک میں بدنامی نہ ہو - ڈیریوں کے معاینہ کرنے کا انتظام بھی کیا جائیگا تاکہ اُن کی صفائی وغیرہ یقینی ہو جائے - نیز بندرگاہوں پر سب مال کا ملاحظہ ہوا کریگا - اور مقامی کمیٹی اور ماہرین کی مرکزی کمیٹی تجربہ خانہ میں تمام مال کا امتحان کرے گی +

مکھن میں نمی کی غایت حد ۱۶ مقرر کی گئی ہے - اور اگر اس قاعدہ کی خلاف ورزی نہ ہو - تو اس کے علاوہ درجہ بندی کرنا ضروری نہیں رکھا گیا - یہ مسودہ قانون گو موجودہ بے قاعدہ طریقہ سے تو بہتر ہے - مگر اس میں بہت کچھ درستی کی گنجائش ہے - مال کے متعلق اس قسم کی درجہ بندی کرنے سے زراعتی تھوک فروشی کی انجمن کی طرح کے تجارت کرنیوالے ادارے اور ایجنٹوں کو بہت مدد ملے گی - جن کی غرض اعلٰے قسم کا مال حاصل کرنا ہے - کیونکہ پھر اُن کا بازار میں سکہ جم جانے کی وجہ سے غیر دیانتدار بازار کو ان کے مقابلہ میں آکر بگاڑ نہیں سکتے +

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) بھی خراب مال نہیں بھیجنا چاہتے +

II شمالی آیرلینڈ

شمالی آئرلینڈ کی گورنمنٹ کے ماتحت السٹر کے چھ اضلاع ہیں۔ ۳۱۵۰۰۰۰ ایکڑ زمین قابل کاشت ہے۔ جو ۱۲۹۰۰۰ کھیتوں پر مشتمل ہے۔ ان کھیتوں سے ۹۹۰۰۰ کھیت ۳۰ ایکڑ سے کم ہیں۔ اور غالباً ۹۴۰۰۰ یا ۷۳ فیصدی [1] ۲۵ ایکڑ سے کم ہیں۔ قوانین خرید اراضی کے ماتحت ان میں سے ۸۵۰۰۰ کے قریب کھیت جو ۲۰ لاکھ ایکڑ زمین پر مشتمل تھے۔ کاشتکاروں کے پاس منتقل ہو گئے ہیں۔ اور ۲۰۰۰۰ سے کم وبیش کھیت یا ۱۰ لاکھ ایکڑ زمین ابھی اس طرح منتقل ہونا باقی ہے۔ فری سٹیٹ کی نسبت شمالی آیرلینڈ میں زمین کے انتقال کا عمل ورآمد آہستہ ہوتا رہا ہے۔ کیونکہ وہاں مالکان اور مزارعان کے تعلقات بہت اچھے تھے۔ مزارعان آسودہ حال تھے۔ اور زر لگان وقت پر ادا کرتے تھے۔ اس انتقال کو مکمل کرنے کے لئے اب شمالی پارلیمنٹ نے ایک مسودہ قانون پیش کیا ہے۔ فری سٹیٹ کی طرح خاص طور پر کوئی اچھی یا بُری زمین ایسی نہیں ہے۔ جس کی چھوٹے زمینداروں کے کاشت کرنے کی نسبت وسیع طور پر چرائی وغیرہ کا انتظام کرنے سے پیداوار زیادہ ہو سکے۔ عنقریب بڑے زمینداروں کی باقی تمام زمین چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں کے پاس منتقل ہو جائیگی۔

چھوٹے کھیتوں کی کاشت

کاشتکاروں کا اضطراب کسی حد تک ۱۹۲۴ء میں ان کے زرخوں

[1] ڈنمارک ۵۲ فیصدی۔ ناروے ۹۲ فیصدی۔ سویڈن ۷۰ فیصدی

میں سرکار کے اعانت رقمی کرنے سے بھی کم ہو گیا ہے۔ یہ اعانت اس کمیٹی کی سفارش پر کی گئی تھی۔ جو اس معاملہ میں تحقیقات کرنے کے لئے خاص طور پر مقرر کی گئی تھی۔ یہاں بھی فری سٹیٹ کی طرح کاشتکاروں کا تقاضا ہے۔ کہ سڑکوں اور خیرات خانوں کے اخراجات گورنمنٹ کو اپنے ذمے لے لینے چاہئیں۔ کیونکہ ان کا بوجھ مقامی جماعتہائے کے سر پر پڑنا ناجائز ہے۔ دونوں ملکوں میں برآمد ہونے والے مال کی درجہ بندی رضامندی سے یا قانوناً کی جاتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ دونوں ملکوں کی حدود فاصل خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہوں ایک کا دوسرے پر اثر پڑنے کی وجہ سے دونو کو زراعت کے متعلق طرز عمل ایک ہی اختیار کرنا پڑیگا۔ رقبہ مزروعہ (گھاس کو شامل کرتے ہوئے) میں سے کل ۳۶ فیصدی پر فصلیں کاشت ہوتی ہیں۔ گذشتہ چند سالوں سے مویشی اور گھوڑوں کی تعداد میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوئی۔ لیکن بھیڑوں اور سور کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ کاشتکاروں کی حالت بحیثیت مجموعی سنبھل جانے اور نئے قانون کے ماتحت چھوٹے زمینداروں کی تعداد میں اضافہ ہو جانے کی وجہ سے بھیڑوں کی چراگاہیں کم ہو جائینگی جس سے باقی مال مویشی کو فائدہ پہنچیگا۔ دودھ دینے والی گائیوں کی تعداد ۲۶۵۰۰۰ ہے۔ یعنی ہر سو آدمیوں کے لئے[1] ۲۰ گائیں ہیں۔ اوسط سالانہ دودھ ۴۵۰ گیلن یعنی ۱۸۰۰ سیر ہے ۶۰۰۰

(بقیہ نوٹ صفحہ گذشتہ) مصر ۹۸ فیصدی۔ پنجاب ۹۴ فیصدی +

[1] ڈنمارک ۴۱ فیصدی۔ ناروے ۲۷ فیصدی۔ سویڈن ۲۷ فیصدی مصر ۹ فیصدی۔ پنجاب ۲۶ فیصدی۔

گائیوں پر تجربہ کیا جا رہا ہے۔ مگر اتنی تھوڑی تعداد کے تجربہ کی بنا پر کسی صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچا جا سکتا۔ بحیثیت مجموعی شمالی آئرلینڈ میں زراعت نفع مند ہے۔ کسان کفایت شعار ہیں۔ یہ امید نہیں کہ کاشتکار اپنی سالانہ اقساط ادا کر دینے کے بعد جب مکمل حقوق ملکیت حاصل کر لینگے۔ تو اپنی زمین کو کبھی اس طرح رہن کر دیں۔ کہ وہ ان کے قبضہ سے بالآخر نکل جائے۔ اگر زرعی حیثیت اراضی کے لئے قرضہ کی ضرورت ہو۔ تو وہ گورنمنٹ سے یا مشترکہ سرمایہ کے بنکوں سے زیادہ آسانی اور جلدی سے مل جاتا ہے۔ یورپین گورنمنٹوں کے لئے ایسے معاملات میں جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان میں وہ عملہ کی رشوت ستانی نہیں۔ نئے قانون کے ماتحت مشتریان اراضی سرکاری اجازت سے اپنی زمین کے سالیانہ کے ۲۰ گنا رقم تک رہن کر سکتے ہیں۔ پہلے قانون کے مطابق وہ ۱۰ گنا تک کر سکتے تھے۔ بعض لوگوں کا خیال یہ ہے۔ کہ یہ حد بھی اُٹھا دینی چاہیئے۔ مگر فضول قرضہ جات برداشت کرنے کا امکان بڑھ جائیگا۔ بہر حال جب تک زراعت عمیق شروع نہ ہو جائے۔ کسی علیحدہ رہن کے بنک کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر تبدیلی آہستہ آہستہ ہو۔ تو پھر اس کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ تب بچت کر کے روپیہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہاں ایسے لوگوں کی تعداد زیادہ نہیں۔ جن کی کوئی زمین نہ ہو۔ اور ان کو آباد کرنا ضروری ہو۔ ساتھ ہی جب تک دلدلوں کا پانی نکال نہ دیا جاویگا۔ اس وقت تک ان کے لئے کوئی زمین بھی وافر نہیں ہے۔ جن زمیندار کے ایک سے زیادہ لڑکے ہوں وہ

زمین ایک کو دیدیتا ہے۔ اور باقیوں کو نقد روپیہ دیتا ہے۔ یہ روپیہ سوبڈن ناروے کی نسبت جائداد کے حصّہ سے کم ہوتا ہے۔ وہ ان کو خود ادا کرتا ہے۔ یا اس کا وارث چند ایک سالوں میں ادا کر دیتا ہے +

شمالی آیرلینڈ میں انجمنہائے امداد قرضہ کمزور ہیں۔ اور بہت تھوڑی تعداد میں ہیں +

آیرلینڈ کی انجمن تنظیم زراعت کے پاس ۱۹۲۲ء میں نو کا اندراج رجسٹر میں تھا۔ مگر السٹر کی انجمن تنظیم زراعت کو ان کا کوئی علم تک نہیں۔ اور نہ ہی اس لئے ان کے الحاق کرنے کا کوئی تدارک کیا ہے۔ مگر ان کو دیوالیہ سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ انگلینڈ کی مثال کو مدّنظر رکھتے ہوئے ممکن ہے۔ السٹر میں بھی قانون انجمن ہائے زراعت بنا دیا جاوے۔ مگر اس کا یقین نہیں ہے۔ کہ سرکار سے براہ راست قرضہ جات برداشت کرنے کی ضرورت لاحق ہوگی۔ ضرورت تو پراپگنڈا۔ تعلیم۔ اور مسلسل نگرانی کی ہے۔ جو مقامی انجمن تنظیم زراعت سرکاری رقمی اعانت کے مل جانے سے خود کر سکتی ہے +

انجمن تنظیم زراعت السٹر

ستمبر ۱۹۲۲ء میں باہمی معاہدہ سے انجمن السٹر آیرلینڈ کی انجمن سے علیحدگی ہو گئی۔ منتقلہ علاقہ کی ۱۴۱ انجمنہائے (۷۸ ڈیریاں اور ۶۳ خرید کی انجمنیں) میں سے ۱۴ بند ہو چکی ہیں۔ اور باقیماندہ میں سے ۷۸ کا ۱۹۲۴ء میں الحاق ہوا۔ اس انجمن تنظیم کو بھی مالی

مشکلات درپیش ہیں۔ انجمنہائے کا لین دین ۱۵ لاکھ روپیہ کا ہے۔ مگر ان کی سالانہ ادائیگی باقاعدہ نہیں ہے۔ گورنمنٹ نے برطانیہ کلاں کی تقلید میں وہ رقمی اعانت جو پہلے دی جاتی تھی بند کر دی ہے۔ مگر السٹر کے کاشتکاروں کے یونین کو نئی رقمی اعانت دینی شروع کر دی ہے۔ یونین سے گہرے تعلقات تو ظاہر ہوتے ہیں۔ مگر یونین میں زیادہ تر بڑے کاشتکار[1] شامل ہیں۔ اور وہ صحیح معنوں میں امداد باہمی بھی نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ گورنمنٹ انجمن تنظیم زراعت کو مختلف زرعی کاموں کے سرانجام دینے کے لئے استعمال کرے گی۔ اور اس غرض کے لئے۔ اعانت رقمی بھی دے گی۔ انجمنہائے اگر دور اندیشی کریں۔ تو ان کو چاہیئے کہ اپنی پڑتال اور عام معاینہ کا کام بھی اس اعانت کے سپرد کریں اضلاع میں یونین کاشتکاروں کے ساتھ تعلقات گہرے ہیں اور زراعتی سامان کبھی یہ اور کبھی وہ مہیا کرتے ہیں۔ یونین کے ماتحت کسی علیحدہ امداد باہمی مقامی انجمن کا بنانا ناممکن نہیں ہے۔ وہ انجمن ہائے جو ڈبلن کے تھوک فروشی کی انجمن سے ملحق ہوئی تھیں۔ اب تک اس سے علیحدہ نہیں ہوئی ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ بعد میں تجارت پر قیود عاید ہو جانے کی وجہ سے وہ علیحدہ نہ ہو سکیں۔ السٹر یونین نے زرعی ضروریات کے مہیا کرنے کے لئے ایک علیحدہ تجارتی انتظام کر دیا ہے۔ جو قابل افسوس ہے۔ اگر یہ امداد

---

[1] یہاں فری سٹیٹ اور انگلینڈ کی طرح کاشتکاروں کے یونین کی صورت بسا اوقات آجروں (Producers) کے یونین کی طرح ہوتی ہے۔ جو مزدوروں کے خلاف برسرپیکار ہوں۔ یہ کاشتکاران کی نمایندگی نہ تو اب کر رہا ہے۔ اور نہ کبھی کر سکے گا۔

باہمی کے اصول پر قائم کیا جاتا۔ تو یہ زراعتی انجمن تھوک فروشی کی جگہ لے لیتا اور اس کے ساتھ مل کر کام کرتا۔ چونکہ انتظام غیر امداد باہمی ہے۔ اس لیئے تحریک امداد باہمی اور بالآخر کاشتکاروں کو اس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

فری سٹیٹ میں مکھن پر قانونی پابندی لگائی گئی ہے۔ مگر یہاں اس کا انتظام رضاکارانہ طور پر کیا گیا ہے۔ تجارت کی ڈیریوں کے مرکزوں میں تنظیم کی گئی ہے۔ گورنمنٹ نرخ اور بازار وغیرہ کے متعلق معلومات بہم پہنچاتی ہے۔ نیز تمام پاس شدہ مال پر نیم سرکاری نشان لگا دیا جاتا ہے۔ اکثر اچانک تار بھیج دیا جاتا ہے۔ جس پر ڈیریاں تمام مال یا مال کے نمونے ملاحظہ کے لیئے بھیج دیتی ہیں۔ یہ طریقہ رضاکارانہ ہے۔ مگر دو تہائی ڈیریاں اس پر عمل کر رہی ہیں۔ اور جو اس پر کار بند نہیں ہیں۔ ان کی غیر ملکوں کے ساتھ تجارت کم ہو جانے کا احتمال ہے۔ مال کا معیار وہی رکھا ہے۔ جو کہ فری سٹیٹ نے قائم کیا ہوا ہے۔ مگر اس کی درجہ بندی یہاں بھی نہیں کی جاتی۔ صرف ایک اقل معیار مقرر کر دیا گیا ہے ؀

انڈوں کے لیئے ایک خاص قانون انڈوں کی فروخت کا بنا دیا گیا ہے۔ جس کی رو سے جہاز کے ذریعہ مال بھیجنے والوں کے لائسنس مقرر ہیں۔ ان کے ذخیرہ کرنے کے مقامات کی رجسٹری کی جاتی ہے۔ اور تمام دیر سے رکھے ہوئے انڈوں پر نشان لگا دیا جاتا ہے ذخائر کا وقتاً فوقتاً معاینہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ تمام سمجھ دار مال بھیجنے والوں سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے مفاد اور مفاد عامہ کو مد نظر رکھتے ہوئے غیر ممالک میں آئرلینڈ کے مال کا نام برقرار رکھنے میں امداد کرینگے۔ اور خراب اور بوسیدہ انڈوں کو خواہ وہ حقیقتاً

آئرلینڈ کے ہوں۔ یا نہ آئرلینڈ کے انڈوں کے نام سے فروخت نہیں ہونے دینگے[۱]۔ اس قانون کی روسے انڈوں پر کاشتکار نشان نہیں لگائیں گے۔ مگر قانون صحت عامہ[۲] کی روسے جو انڈوں کے فروخت کے قانون کے ذریعہ انڈوں پر بھی اطلاق پذیر ہو گیا ہے۔ ہر ایک خراب انڈے کی وجہ سے مجرم پر ۵ پونڈ تک جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔ افسران کا خیال ہے۔ کہ معاینہ سختی سے کیا کریں گے۔

آلوؤں کی برآمد کے متعلق بھی اسی طرح کا ایک ضابطہ بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔ پہلے رضاکارانہ کوشش سے اس ضابطہ پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کی جائیگی۔ اور ممکن ہے۔ بعد میں قانون بھی بنانا پڑے۔ ڈیری کی طرح یہ حرفت اس قدر منتظم نہیں ہے۔ اس لئے رضاکارانہ کوشش سے اس کا انتظام ہونا آسان نہیں ہے۔ اس ضابطہ کے روسے مال بھیجنے والوں کے ذخیرہ کا بندرگاہوں پر ملاحظہ کیا جائیگا۔ اور فروخت کرنے والوں کے مال کا ان کی دوکان یا جس جگہ اس کا گودام ہو۔ معاینہ کر لیا جائیگا۔ برآمد کی اجازت صرف انہی چند ایک بندرگاہوں سے ہوگی۔ جہاں سے مال پہلے بھی بکثرت جاتا ہے۔

آلوؤں کی تجارت میں ایک قباحت یہ ہے۔ کہ ایسی بیماریوں

---

[۱] ۱۹۲۷ء میں آئرلینڈ کے انڈے لورپول میں انگریزی اور ڈنمارک کے انڈوں سے ۲ شلنگ فی دس درجن کے کم نرخ پر فروخت ہوئے۔ اور ہالینڈ کے انڈوں سے ۳ شلنگ کم فروخت ہوئے۔

[۲] پہلے قانون کا اطلاق مکھن پر تھا۔

کے پھیلنے کا امکان ہے۔ جو کاشت شدہ آلوؤں کی گانٹھوں پر حملہ آور ہوتی ہیں۔ اور جن کی چھوت زمین میں رہ جاتی ہے۔ شمالی آئرلینڈ میں جو آلو چھوت دار خطہ میں پیدا ہوں گے۔ اُن کو ان خطوں میں جہاں چھوت نہ ہو۔ لے جانے کی اجازت نہ ہوگی۔ لیکن اُن کی برآمد میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہوگی[۵]۔

ہندوستان کے لئے ایسا برآمد کرنے کا معیار مقرر کرنا بہت مفید ثابت ہوگا۔ کیونکہ دنیا کی منڈیوں میں ہندوستان کے مال کی بڑی شکایت ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ آڑتی اکثر مال میں ملاوٹ کر دیتے ہیں۔ اس کا علاج امداد باہمی طریقہ پر فروخت کرنے سے ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ مال کے خالص ہونے کا قانوناً معیار مقرر کر دیا جائے۔

---

[۵] آلوؤں کی برآمد انگلستان کو ہوتی ہے۔ جہاں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چھوت پہلے ہی سے اس قدر زیادہ ہے۔ کہ اُن کے وہاں جانے سے کوئی مزید نقصان نہیں ہو سکتا۔

انگلینڈ

امداد باہمی قرضہ۔ انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ اب تک انگلینڈ میں کامیاب نہیں ہوئی ہیں۔ کچھ تو اس لئے کہ مشترکہ سرمایہ کے بنکوں نے اپنی بیشمار شاخیں کھول کر لوگوں کے لئے بہت سہولتیں پیدا کردیں۔ اور کچھ اس لئے کہ جس مسلسل امداد باہمی تعلیم کی انجمن ہائے کے کھولنے سے قبل اور ان کے دوران قیام میں ضرورت ہوتی ہے وہ نہیں دی گئی۔ کیونکہ اس کے بغیر انجمن ہائے کا کام ہمیشہ بے قاعدہ اور غیر تسلی بخش رہتا ہے مشترکہ سرمایہ کے بنکوں کے قرضے عام طور پر درمیانی طبقہ کے یا بڑے زمینداران کے مناسب حال ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کی مقامی حالت کا بنک کو علم ہوتا ہے۔ اور وہ ان پر وقت پر ادائیگی اور خوش معاملگی کا اعتبار کرسکتے ہیں۔ مگر آئرلینڈ کی طرح انگلینڈ میں بھی یہ قرضے چھوٹے زمینداروں کے موزوں حال نہیں ہوتے۔ کیونکہ ایک تو وہ بنکوں کی کارروائی اور ان کے طریق کار سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ نیز فصل کے خراب ہونے پر یا کسی اور آفت کے آجانے پر ان کے پاس اپنے قرضہ جات کے وقت پر ادائیگی کرنے کے وسائل بہت کم ہوتے ہیں۔ آسودہ حال انگریزی کسان اپنے پر غیر محدود ذمہ داری عائد کرنے سے بھی گریز کرتے ہیں مگر وہ شخص جس کے پاس سوائے اپنی زمین اور فصل کے کچھ نہ ہو ذمہ داری غیر محدود ہونے سے نہیں گھبراتا۔ کیونکہ اسے نقصان ہو سکتا ہے۔ تو سالانہ فصل اور زمین کا ہو سکتا ہے۔ جس کی خاطر اس نے قرضہ برداشت کیا ہو۔ اس لئے وہ زمین اور فصل کے

ذمہ وار ہونے کو تسلیم کرتا ہے۔ اس کا روپیہ کسی عمدہ مکان تعمیر میں خرچ شدہ نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی کسی اور جگہ اس نے روپیہ لگایا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے آئرلینڈ اور انگلینڈ کی انجمن ہائے قرضہ میں بڑے زمینداران یا بڑے رقبوں کے مزارعان کا شامل نہ ہونا تعجب انگیز بات نہیں ہے۔ انگلینڈ میں گو بہت سی انجمن ہائے موجود رہی ہیں۔ اور ایک مرکزی روپیہ بہم پہنچانے والی انجمن بھی چند سال کام کرتی رہی تھی۔ مگر ۱۹۲۴ء تک رجسٹر پر صرف ۴۰ کا اندراج بیان کیا جاتا ہے۔ جن میں سے زیادہ چھوٹے چھوٹے زمینداران کی تھیں۔ اور ان میں سے اکثر کی حالت ردی تھی۔ بڑے آدمی آہستہ آہستہ ان سے کنارہ کش ہو کر مشترکہ سرمایہ کے بنکوں کی طرف چلے گئے۔ یا زراعتی ساہوکاران جن میں امداد باہمی خرید کی انجمن ہائے بھی شامل ہیں سے قرضہ جات لینے لگ گئے۔ مگر چھوٹے زمینداران کے پاس نہ نقدی تھی اور نہ ہی ان کو قرضہ مل سکا یہ حالت فی الواقعہ تشویش ناک تھی۔ اور جب ۱۹۲۱ء میں قیمتیں گرنی شروع ہو گئیں۔ اور بنکوں اور تاجروں ہردو نے دیکھ لیا۔ کہ مقروضان کی ضمانت دن بدن کم ہو رہی ہے۔ تو وہ قرضہ جات دینے میں تامل کرنے پر مجبور ہو گئے ۱۹۲۳ء میں کمیٹی زراعتی قرضہ نے اس تجویز سے اتفاق نہ کیا۔ کہ تجارتی انجمن ہائے امداد باہمی کو سرکاری روپیہ اس غرض کے لئے دیا جائے۔ کہ وہ اپنا فروخت شدہ مال ادھار دے سکیں۔ کیونکہ اندیشہ یہ تھا۔ کہ تاجر لوگ جن سے یہ انجمن ہائے مقابلہ کر رہی تھیں۔ اس رعایت کے دینے پر واویلا شروع کر دینگے۔ قانون زراعتی قرضہ[۱] میں جو اسی سال جاری ہوا۔ ان انجمن ہائے کو امداد دینے کا کوئی دفعہ نہیں ہے اس قانون کے رو سے وزارت کو اختیار ہے۔ کہ وہ انجمن ہائے

---

[۱] دیکھو تتمہ ج ۔

قرضہ کی حوصلہ افزائی ان کے موعودہ سرمایہ حصص کے برابر قرضہ جات دے کر کرے ۔ بشرطیکہ موعودہ سرمایہ حصص کا کم از کم ایک چوتھائی ادا کیا جا چکا ہو ۔ قرضہ جات صرف زراعتی اغراض کے لئے ہی دئے جا سکتے ہیں ۔

چونکہ ہندوستان اور مصر کی طرح یہاں رسوم پر فضول خرچی نہیں ہوتی ۔ اس لئے یہ قید لگا دینا غیر واجب نہیں ہے ۔ قرضہ جات پانچ سال سے زائد عرصہ کے لئے نہیں دئے جاتے یہ خیال رہے ۔ کہ اگر قرضہ کی اور لمبی میعاد کے لئے ضرورت ہو ۔ تو وہ بآسانی کسی مناسب رہن کے بنک سے درخواست کرنے پر مل سکتا ہے ۔ قواعد مرتبہ گورنمنٹ مندرجہ ذیل پابندیاں بھی عاید کرتے ہیں ۔

(۱) کہ کوئی ممبر اپنے حصہ موعودہ سے پانچ گنا سے زیادہ اور انجمن کے سرمایہ حصص کے ۱/۲۰ حصہ سے زیادہ قرضہ نہیں لیگا ۔

(۲) کہ امانت ہائے بغیر خاص منظوری کے نہیں لی جائینگی ۔ حالانکہ کمیٹی زراعتی قرضہ سے سفارش کی تھی ۔ کہ امانت ہائے لینے کی عام اجازت دی جائے ۔

(۳) نیز وہ شخص جن کو اس تحریک سے ہمدردی ہو مگر قرضہ جات نہ لینا چاہیں ۔ ان کو امانت ہائے داخل کرنے کی ترغیب دیجائیگی ہندوستانی ہمدردان باہمی کو حصص پر اس قدر زور دیا جانا شاید ناگوار معلوم ہو کیونکہ ان کے نزدیک دیہاتی انجمن ہائے قرضہ میں غیر محدود ذمہ داری اور سرمایہ محفوظ ناقابل تقسیم انجمن ہائے کے استحکام کے لئے کافی ہیں ۔ مگر اگر انگلینڈ میں یہ نہ کیا جاتا ۔ تو بڑے زمیندار کبھی بھی تحریک میں شامل نہ ہوتے ۔ اور ان کے بغیر چھوٹے زمینداروں کی ضمانت کو عوام الناس اس قدر کافی نہیں سمجھتے ۔ کہ گورنمنٹ کا روپیہ ان کو قرض دیا جائے ۔ قانون

کی رُو سے انجمن ہائے کا اصولات امداد باہمی پر اس قدر کار بند ہونا لازمی نہیں جیسا کہ جرمنی یا ہندوستان کی انجمن ہائے کے لئے ہے۔ کیونکہ ممبران میں انفرادیت زیادہ ہے۔ اور گذشتہ تجربات کی وجہ سے انگلینڈ میں امداد باہمی قرضہ کی شہرت اچھی نہیں۔ امانت ہائے پر قیود عاید کرنے اور سرمایہ حصص کو بڑا رکھنے سے تحریک کے معاونین کی غرض سرکاری[1] روپیہ کو محفوظ کرنا ہے مگر اس سے یہ غیر اغلب ہو جاتا ہے۔ کہ انجمن ہائے کبھی بھی سرکاری روپیہ کے بغیر کام چلا سکیں۔ ڈنمارک کی قرضہ کی انجمنیں اس طرز عمل اور اس کے اثرات کی قابل غور مثالیں ہیں اگر ابتدائی انجمن ہائے میں نہیں تو مرکزی انجمن ہائے میں امانت حاصل کرنا ہی ایسا ذریعہ ہے۔ جس سے انجمن ہائے زندہ رہ سکتی ہیں۔ اور درست طور پر کام کر سکتی ہیں۔ بعض ان انجمن ہائے کا مستقل ہونا جنہوں نے امانت حاصل کرنے کی خاص اجازت حاصل نہیں کی غیر یقینی ہے؁

ایسٹ ہل کی قرضہ کی انجمنیں

۱۹۲۴ء میں ۵ نئی انجمن ہائے قرضہ رجسٹری ہوئیں۔ مگر صرف کنٹ (Kent) میں ایسٹ ہل کی قرضہ کی انجمن جاری تھی۔ اس انجمن کے ۳۴ ممبران تھے۔ جو یا تو زراعت کرتے تھے اور یا زراعت سے تعلق رکھتے تھے۔ ۵۰۰ پونڈ حصہ جمع کر لیا گیا تھا (موعودہ سرمایہ حصص ۲۰۰۰ پونڈ) اور گورنمنٹ سے اس رقم کے چار گنا قرضہ حاصل کیا گیا تھا۔ ۱۴۰۰ پونڈ پر قرضہ دیا جا چکا تھا۔ اور باقی درخواست ہائے ابھی دائر تھیں۔

[1] سرکاری روپیہ بنک کی شرح سود پر دیا جاتا ہے۔ مگر اقل شرح ۴ فیصدی مقرر ہے؁

ممبران سے امانت ہائے لی جاسکتی تھیں۔ مگر اب تک کوئی ایسی امانت نہیں لی گئی تھی۔ قرضہ جات بالعموم غایت میعاد یعنی پانچ سال کے لئے دیئے گئے تھے۔ اس کے آئندہ سالوں میں روپیہ کی کمی ہو جانے کا اندیشہ ہے +

ہندوستان میں شروع میں تھوڑی میعاد کے قرضہ جات دینے کا طریقہ ہے۔ یہ ممکن ہے کہ چونکہ ایسٹ بل میں میوہ جات بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر باغات کی ترقی کے لئے قرضہ جات کی ضرورت ہو۔ تو ان سے آمدنی دیر میں ہوگی۔ اس انجمن میں غرض قرضہ بتانی پڑتی ہے۔ مگر ضامن کوئی طلب نہیں کیا جاتا + ہندوستانی تجربہ تو یہ ہے۔ کہ جس شخص کی ضمانت کوئی شخص نہ دے اس پر انجمن کے قرضہ کا اعتبار بھی نہیں کرنا چاہئے۔ اور شخصی ضمانت ہمیشہ لینی چاہئے +

یورپ میں یہ قاعدہ عام نہیں ہے۔ کیونکہ وہاں عدالت ہائے دیوانی کی معرفت وصولی جلد ہو جاتی ہے۔ اور ہندوستان کی نسبت وہاں عدالت کے حکمناموں کی تعمیل جلدی ہوتی ہے۔ انجمن کے عہدہ داران میں ایک صاحب ایسے بھی ہیں۔ جنہیں ایک دوسرے ملک کی امداد باہمی کا تجربہ ہے۔ اس لئے امید ہے۔ کہ اگر کوئی تجربہ سے نقص پیدا ہو۔ تو وہ ممبران کو ان کے دفع کرنے کی ہدایت کرینگے +

تجارتی انجمن ہائے میں قرضہ

وزارت نے بہت زور سے سفارش کی ہے۔ کہ انگلینڈ میں چونکہ انجمن ہائے امداد باہمی فروخت میں اپنے ممبران کو قرضہ پر مال دینے کی رسم ہونے کی وجہ سے اُن کے کام میں بہت رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے ایسی انجمن ہائے کو چاہئے۔ کہ وہ انجمن ہائے

امداد قرضہ بھی ساتھ ہی جاری کردیں ۔ جن سے ممبران قرضہ جات حاصل کرکے مال خرید لیں ۔ اس طرح تجارتی انجمن ہائے کا ایسا دین نقد ہوجائیگا۔ اور انجمن امداد قرضہ کو گورنمنٹ سے قانون کے ماتحت قرضہ مل سکیگا ۔ جو تجارتی انجمن ہائے خود براہ راست حاصل نہیں کرسکتیں + یہ خیال تو بہت اچھا ہے ۔ کیونکہ اصولات امداد باہمی کے خلاف تجارتی انجمن ہائے کا روپیہ مسلسل طور پر قرضہ میں بند رہتا ہے ۔ مگر خریدار کو اس نئی ترکیب میں اپنے قرضہ پر سود ادا کرنا پڑیگا ۔ حالانکہ تجارتی انجمن ہائے میں آسے سود یا تو کچھ عرصہ کے بعد دینا پڑتا تھا ۔ یا بالکل ہی نہیں دینا پڑتا تھا ۔ نیز ممبران کو انجمن ہائے قرضہ بنانے کے لئے سرمایہ حصص بھی پیدا کرنا پڑیگا ۔ تجارتی انجمن ہائے کی مشکلات حل کرنے کے لئے ایسی کسی ترکیب کا ہونا بہت ضروری ہے ۔ مگر ۱۹۲۴ء تک ایسی کوئی انجمن رجسٹری نہیں ہوئی +

چھوٹے کاشتکاران کے لئے قرضہ

انجمن ہائے قرضہ چھوٹے کاشتکاران کے لئے بہت زیادہ مفید ہیں ۔ ایسے کاشتکاران کی ۱۹۱۰ء میں برطانیہ کلاں میں تعداد ۲۲۲۰۰۰[a] تھی جو کل کاشتکاران کی دو تہائی ہے ۔ جنگ کے بعد کے بندوبست کی وجہ سے ان کی تعداد میں اور اضافہ ہوا ہے ۔ ان انجمنوں میں سے زیادہ تر زمینداروں کے یا مقامی جماعتوں کے مزارعان ہیں ۔ مگر انگلستان کی چھوٹے کاشتکار آسانی سے اُس زمین کو نہیں چھوڑتے جس پر اُنھوں نے اپنی محنت اور سرمایہ صرف کیا ہو ۔ اور نہ ہی ان کو ہندوستان کی طرح قرضخواہ

---

[a] ہر ایک کے پاس ا سے ۵۰ ایکڑ زمین ہے ۔ ان کے ۲/۳ یعنی ۲۲۴۰۰۰ کے پاس ۵ سے ۵۰ ایکڑ زمین ہے ۔ ان کا گزارہ زمین پر ہی فرض کرنا چاہئے +

نیست و نابود کر سکتے ہیں۔ اس لئے چھوٹے زمینداران اور مزارعان[۱] میں امداد باہمی کی ترویج کرنا زیادہ موزوں ہوگا۔ بشرطیکہ پراپگنڈ اور بعد میں تعلیم اور معائنہ کا انتظام کیا جا سکے۔ اگر یہ انتظام نہ ہو۔ تو ان کی کامیابی یقینی نہ ہوگی +

انجمن ہائے فروخت کے لئے قرضہ

انجمن ہائے فروخت (امداد باہمی ڈیریاں اور سور کے گوشت کے کارخانے وغیرہ) کو ۰۰۰ ۱ فی انجمن کے حساب سے قرضہ دیا جا سکتا ہے۔ جو ۵ فیصدی سود پر ۲۰ سال میں واجب الادا ہوتا ہے۔ یہ قرضہ جات تعمیر مکانات۔ کارخانہ جات یا مشینوں کو وسعت دینے کے لئے دئے جاتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہوتی ہے۔ کہ ممبران ایک معقول رقم بطور حصہ جمع کریں۔ یہ قرضہ جات قانون قرضہ کے ماتحت نہیں دیے جاتے۔ ۱۹۲۴ء میں پارلیمنٹ نے ۲ لاکھ پونڈ کی رقم اس غرض کے لئے منظور کی تھی جس میں سے ۲۰ ہزار پونڈ اکتوبر ۱۹۲۴ء تک قرضہ پر دی جا چکی تھی۔ کیونکہ تعمیرات کے نقشہ جات کی طیاری کے لئے بہت وقت اور احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ شروع میں بڑے قرضہ جات نہ دئے جاتے۔ ۱۰ پونڈ سے زائد کے قرضہ جات بڑے بڑے امداد باہمی کارخانوں کو ٹریڈ فیسلٹی ایکٹ (قانون سہولت تجارت) کے ماتحت دیے جا سکتے ہیں۔[۲] جس سے تمام تاجر بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ہندوستانی ممبران باہمی یہ دیکھ کر محظوظ ہونگے کہ وہ ملک جس نے قرضہ سے اب

---

[۱] دس لاکھ سے زیادہ آدمی دو ایکڑ یا اس سے کم کاشت کرتے ہیں +

[۲] پنجاب میں اس طرح کے امداد باہمی کارخانے قانون قرضہ جات صنعت وحرفت کے ماتحت قرضہ جات حاصل کر سکتے ہیں +

تک بے پروائی برتی۔ اب جنگ کے بعد تنگی کی وجہ سے اس طرف عود کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ اگر اس وقت جب پیداوار کا بڑھانا ذرائع آمد رفت اور مزدوری کو سستا کرنا۔ اور اچھی اشیا اور اوزار پیدا کرنا لوگوں کو خوراک بہم پہنچانے اور جنگ کے جاری رکھنے کے لئے غایت درجہ ضروری تھے۔ برطانیہ اعظم اور آئرلینڈ میں انجمن ہائے امداد کا جال بچھا دیا گیا ہوتا۔ تو گورنمنٹ کے لئے ان کاموں کا کرنا بہت آسان ہو گیا ہوتا۔ اور منافعہ جوئی بھی کم ہوتی۔ نیز اگر کسی روپیہ بہم پہنچانے والی جماعت کے ساتھ انجمن ہائے کا الحاق کر دیا جاتا۔ تو زراعتی پستی کی وجہ سے جو امداد دینی پڑ رہی ہے۔ وہ بہتر حالات کے ماتحت ایک عمدہ نظام کی معرفت دی جا سکتی۔ اور وزارت کو قواعد بنانے اور درخواست ہائے کی جانچ پڑتال کرنے کی تکلیف نہ اُٹھانی پڑتی۔ موجودہ صورت حالات میں سرکاری روپیہ کا لگانا ضروری ہو گیا ہے۔ کیونکہ حالات مجبور کر رہے ہیں۔ اب وقت اتنا نہیں ہے۔ کہ انجمن ہائے امداد باہمی کے ممبران کو تعلیم دی جا سکے۔ کہ وہ اپنا روپیہ خود پیدا کر کے اس کی نگرانی کر سکیں + یہ ممکن ہے کہ سویڈن کی طرح بالآخر چھوٹے کاشتکاران جو قرضہ کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ اور اپنے پر باہمی نگرانی کرنے سے گریزاں نہیں۔ ان کے علاوہ اور امداد باہمی انجمن ہائے آہستہ آہستہ بنا لیں۔ مگر آسودہ حال کاشتکار اس طرف کم راغب ہونگے۔ البتہ تجارتی انجمن ہائے میں وہ حصہ لیتے رہینگے۔ کیونکہ اُن سے قرضہ پر مال لینے سے انہیں سوائے نوشت و تحریر کے اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی +

زراعتی تنظیم ۔ انجمن تنظیم زراعت کا حشر نہایت ہی افسوسناک ہے۔ یہ آئرلینڈ کی انجمن تنظیم زراعت کی تقلید میں ۱۹۰۷ء میں قائم ہوئی۔ انگلینڈ میں جو اب زراعتی انجمن ہائے امداد باہمی ہیں۔ اُن میں

سے اکثر کے قیام کا بہ موجب ہوئی - اس کی علت غائی کاشتکاران کا
یونین بنانا تھا - یعنی ایسی جماعت کی شکل اختیار کرنا تھا - جو بغیر ان کو
روپیہ بہم پہنچانے یا تجارت کرنے کے ان میں ہر قسم کے امداد باہمی
کام کی امداد اور ترویج کرتی - اس نے قومی کاشتکاران کے یونین
(نیشنل فارمرز یونین)(Natioal Farmers' Unin) کے ساتھ سیاسی مقابلے سے
اجتناب کیا - اور کاشتکاران کے دیگر کاروبار اور بہبودی کے ذرائع
کی نشو ونما کرنا اپنے ذمہ لیا - بشرطیکہ وہ اس کے قائم رکھنے میں مدد
کریں + حال کے چند سالوں تک بہی خواہان قوم جو اس یونین کے
قیام کے موجب تھے - اس کوشش میں لگے رہے - کہ یونین کو ملحقہ
انجمن ہائے پر قائم کر دیا جائے - جو اس کے گورنروں کا انتخاب کریں -
اور اس کے طرز عمل کی رہنمائی کریں - مگر تمام کوششیں انجمن ہائے
کو انجمن تنظیم زراعت کو کافی مالی امداد بہم پہنچانے کی ترغیب دینے
میں ناکام رہیں - گو نجی عطیے بھی ملتے رہے - اور گورنمنٹ بھی
سالانہ رقمی اعانت کرتی رہی - جس کی تعداد جنگ کے بعد بہت
زیادہ ہو گئی تھی - مگر انجمن ہائے سے آمدنی غیر مستقل اور غیر یقینی رہی
چنانچہ جب ۱۹۲۴ء میں سرکاری اعانت بند کر دی گئی - تو انجمن تنظیم
زراعت کو بھی بند کر دینا پڑا + اب انگریزی[1] انجمن ہائے کو یا تو قومی
کاشتکاران کے یونین کی طرف پھر آنا پڑا - یا اپنا کام خود بخود چلانا پڑا -
یونین کو یہ فائدہ حاصل ہے - کہ انجمن تنظیم زراعت کی نسبت اس کا انتظام
کاشتکاران کے ہاتھ میں زیادہ ہے - انجمن تنظیم زراعت کا انتظام ایسے
لوگوں کے ہاتھ میں تھا - جو صحیح معنوں میں کاشتکاران کے نمائندہ نہ تھے

---

[1] سکاٹ لینڈ کی انجمن تنظیم زراعت اب بھی کام کر رہی ہے - اور ویلز کی انجمن
تنظیم زراعت انگریزی انجمن سے علیحدہ ہو گئی ہے +

چونکہ اب یونین نے اپنے دفتر میں علیحدہ شعبہ امداد باہمی کھول دیا ہے
اس لئے ممکن ہے۔ کہ وہ وہاں کامیاب ہوجائے۔ جہاں انجمن تنظیم زراعت
پہلے ناکام رہی۔ لیکن یونین ایک پیشہ اور حرفت کا رکن ہونے کی وجہ سے
غیر سیاسی نہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ اس کو غیر سیاسی ہونے کا دعوے ہے
نیز ممکن ہے۔ کہ وہ بہت سرگرمی سے انجمن ہائے امداد باہمی کی تنظیم کرے
مگر ان انجمن ہائے کے معیار امداد باہمی کے کمزور ہونے کا احتمال ہے +

افسران خرید و فروخت

وزارت زراعت نے ۱۹۲۴ء میں ایک نیا شعبہ قائم کیا ہے۔ جو
تحریک امداد باہمی کے لئے حقیقی طور پر مفید ہوگا۔ زراعتی ٹربیونل
(Agricultural Tribunal) نے ایک سفارش کی تھی۔ کہ پیداوار
کی درجہ بندی خرید و فروخت کے لئے کاشتکاران میں پراپگنڈہ زیادہ
کرنا چاہیئے۔ اور اس پالیسی کو مد نظر رکھتے ہوئے وزارت نے برطانیہ
کے خرید و فروخت کے طریقے اور ضروریات کا مطالعہ کرنے کے
لئے افسران مقرر کئے ہیں۔ جن کا سب سے پہلا کام معلومات جمع کرنا
ہے۔ جس کے بغیر کسی طرح کے ارتقا کی کوئی عمدہ تجویز پیش نہیں کی جاسکتی
ان کا فرض یہ ہے۔ کہ تحریک امداد باہمی کو براہ راست کوئی امداد دیں۔
مگر موجودہ اور نئی انجمن ہائے امداد باہمی اُن کی رپورٹوں کا مطالعہ کرسکینگی
اور ایسی منظم جماعتیں شخصی تاجران کی نسبت ان سے زیادہ مستفید ہوسکینگی +

لہ برطانوی کاشتکار کا میلان طبع امداد باہمی کی طرف نہیں ہے۔ اور اگر اس کو مسلسل
تعلیم نہ دی جائے۔ تو وہ اصولات امداد باہمی سے منحرف ہوجائیگا۔ انجمن تنظیم زراعت
کے خلاف ایک یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اس کے منتظم کاشتکار نہ تھے۔ مگر ریفرن
شلمز دیلرگ۔ یا لذٹی بھی کاشتکار نہ تھے۔ مذہب واعظ بانی سکھا سکتے ہیں

امداد باہمی کی ترقی

اگر انجمن ہائے امداد باہمی کے ممبران کی موجودہ تعداد کو مد نظر رکھا جائے تو انجمن تنظیم زراعت کا بند ہونا اور بھی افسوسناک معلوم ہوتا ہے۔ اور افسران خرید و فروخت کا تقرر اور بھی زیادہ برمحل معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ انجمن تنظیم زراعت کو انجمن ہائے امداد قرضہ سے کوئی سروکار نہیں ہے اس لئے ان کو اگر نظر انداز کر دیا جائے۔ تو امداد باہمی تجارت کی انجمنوں کی تعداد مارچ ۱۹۲۲ء میں ۲۵۵ تھی۔ تعداد ممبران ۶۸۰۰۰ تھی چھوٹے زمینداران یا مزارعان کی تعداد ۸۲۴ تھی۔ جن کے ممبران ۱۰۸۰۰۰ تھے اور اُن کا آپس کا لین دین ۱۱۵۰۰۰۰۰ پونڈ کا تھا۔ تعداد ممبران انگریزی کاشتکاران کے ۲۰ فی صدی اور چھوٹے زمینداران کی تعداد کے ۱۰ فیصدی ہے۔ بہت سے مزارعان بہت چھوٹے چھوٹے قطعات کاشت کرتے ہیں۔ اور چونکہ تمام ترکاریاں جو وہ پیدا کرتے ہیں۔ خود ہی کھا جاتے ہیں۔ اس لئے وہ بیج اور کھاد کی خرید کے لئے ہی امداد باہمی کے دائرہ میں آ سکتے ہیں۔ باوجود اس کے انجمن تنظیم زراعت کا تجربہ یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کی انجمنیں کاشتکاروں کی تجارت کی انجمنوں کے مقابلہ میں اصولات امداد باہمی

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۳۱) حکمت حکیم۔ قانون وکیل سکھلا سکتے ہیں۔ اسی طرح امداد باہمی کو محض ممدانِ باہمی کی مدد کے بغیر چلانے کیلئے نہایت ہی تحت عہد باہمی کاشتکاران کے فرقہ کی ضرورت ہوگی۔ قومی کاشتکاران کے یونین کے اراکین بھی محض کاشتکار ہیں۔ کیونکہ آسودہ حال کاشتکار اکثر زراعتی تاجر بن جاتے ہیں۔ اور ان کا نقطۂ نظر اپنے بھائیوں سے جداگانہ ہو جاتا ہے۔ اگر وہ صحیح امداد باہمی کا ارتقا انگلستان میں کر سکے۔ تو حیرت انگیز ایثار اور ہمدردی کرنے کی ستائش کے مستحق ہونگے ؎

پر زیادہ کاربند ہیں - اور ان میں ادائیگی بھی وقت پر ہوتی ہے مزارعان[1] کا قومی یونین جو پہلے انجمن زراعت سے چھوٹے زمینداران کی وفاداری میں مقابلہ کرتا رہا ہے - اب ان کی امداد کرنے کا واحد مدعی ہوگا - اور اب اُسے آن پر قابو پانے میں پوری کامیابی ہوئی ہے چونکہ مندرجہ بالا امداد سے گو انجمن تنظیم زراعت کا بند ہونا زیادہ افسوسناک معلوم ہوتا ہے مگر اس کے کام کی اہمیت بخوبی واضح ہو جاتی ہے - مذکورہ نکتے مصائب کے باوجود اور شاید انہی کی وجہ سے نئی ڈیریاں - سور کے گوشت کے کارخانے اور خرید و فروخت کی دیگر انجمن ہائے بنتی چلی جارہی ہیں - اور ممبران باہمی کو یہ اندیشہ لاحق ہو رہا ہے - کہ ایک ہی قسم کی انجمن ہائے کے قریب قریب کھل جانے سے کہیں - ان کا دائرہ ہائے عمل مخلوط یا بہت چھوٹے نہ ہو جائیں - اُن کے قیام اور پرداخت کے اخراجات اس وقت پورے ہو سکتے ہیں - جب لین دین کافی زیادہ ہو - آئرلینڈ میں ڈیریوں کی ایک جگہ زیادہ تعداد کھل جانے سے یہی دقت محسوس کی جارہی ہے - انگلینڈ میں بدقسمتی سے مختلف قسم کی انجمن ہائے کی کوئی جماعت (فڈریشن) نہیں ہے - اگر کاشتکاران کا یونین یا دیگر انجمن ہائے اس طرف توجہ نہ کرینگی - تو اختلاط اور نقصان ہونے کا احتمال ہے +

فروخت اُون

گذشتہ چند سالوں میں امداد باہمی کے جس شعبہ نے زیادہ ترقی کی ہے وہ انجمن ہائے فروخت اُون ہیں - وہ اس طرح پر جاری کی جاتی ہیں کہ ایک ہی انجمن ایک ہی نسل کی تمام بھیڑوں کی اُون فروخت کرتی

[1] زراعت پیشہ طبقہ کی اس تقسیم کا موازنہ ڈنمارک کی زراعتی انجمن ہائے اور چھوٹے زمینداران کی انجمن سے کیا جا سکتا ہے +

ہے۔ اور گو بھیڑوں کی ایک خاص نسل ایک خاص خطہ سے وابستہ ہوتی ہے۔ مگر جو اشخاص اس نسل کی بھیڑوں کی اُون فروخت کرنا چاہیں۔ وہ جہاں بھی ہوں۔ اس انجمن کے ممبر بن سکتے ہیں۔ اُن کی انجمن ہائے ہمپشائر۔ سکس۔ کنٹ اور ہیرفورڈ میں ہیں۔ ایک ایسی انجمن ۱۹۲۴ء میں ویلز میں بن رہی تھی ✦

کنٹ کے اُون پیدا کرنے والوں کی انجمن محدود

کنٹ کے اون پیدا کرنے والوں کی انجمن محدود ایشفورڈ میں ۱۹۲۰ء میں جاری ہوئی۔ اس کے ممبران کی تعداد اب ۴۸۲ ہے۔ جو زیادہ تر ضلع کنٹ میں ہیں۔ ان کے پاس نسل کنٹ کی بھیڑیں ہیں۔ اس انجمن نے اس نسل کی سالانہ ساڑھے سات لاکھ بھیڑوں کی اُون مونڈ کر فروخت کرنے کا اندازہ لگایا ہوا تھا۔ مگر صرف ایک لاکھ بھیڑ کی اُون فی الحال فروخت کی جاتی ہے۔ اُون کی درجہ بندی کرنے کے لئے ایک خاص آدمی مقرر ہے۔ تمام اُون کی جب درجہ بندی ہوتی ہے۔ تو پھر وہ ممبروں کے حساب میں ایک پنی (Penny) فی پونڈ (وزن) پر فروخت کردی جاتی ہے۔ حصّوں کی رقم ۱۷۰۰ پونڈ ہے۔ اور کمیٹی نے ممبران کی شخصی ضمانت پر بنک کی شرح سے ½ فی صدی زائد سود پر ۲۰ ہزار پونڈ تک قرضہ لینے کا حساب بنک سے کھولا ہوا ہے۔ ایک شخص کی ایک ووٹ کا قاعدہ ہے۔ عیوضیوں کو رائے دینے کا اختیار نہیں ہے۔ اور غیر ممبران کے لئے کوئی کاروبار نہیں کیا جاتا ✦ یہ انجمن ایک ہی جنس کو وسیع رقبے سے حاصل کرکے کامیاب طور پر فروخت کرنے کی ایک عمدہ مثال ہے ✦ یہ طریقہ کار اب انجمن ہائے فروخت کا مسلمہ اصول ہے۔ مگر سرمایہ محفوظ اور ممبران کو وفاداری

پر کار بند کرنے کے لئے کسی پابندی کے نہ ہونے کی وجہ سے اس میں امداد باہمی کا خالص شعار مفقود ہے - یہ بیان کیا جاتا ہے - کہ چھوٹے زمیندار اپنی تمام اُون یا اس کا بیشتر حصہ انجمن ہائے کی معرفت فروخت کرتے ہیں - مگر بڑے آدمی کبھی انجمن کو اور کبھی اس کے رقیبوں کو اون دیتے ہیں - یہ غیر مکمل وفاداری انگلینڈ کے تمام تحریک امداد باہمی کا خاصہ ہے - اور کسی عارضی مصیبت کے وقت میں ایسی کسی انجمن کو امداد کا اعتماد نہیں ہوتا - مگر اون پیدا کرنے والے ایسے ممبران کو جو انجمن کا ساتھ پوری طرح نہیں دیتے خارج کر سکیں - تو ان کو بالآخر فائدہ ہوگا - مگر اُن کے خارج ہو جانے سے ان کی ساکھ موجودہ قرضخواہوں کی نگاہ میں کم ہو جائیگی - اس لئے ہمیں پھر امداد باہمی قرضہ کی طرف لوٹ آنا پڑتا ہے - جس سے انجمن بنک کے قرضہ لینے سے بچ سکیگی - اور مرکزی امداد باہمی نظام قائم کر کے کاشتکاروں کے سامنے صحیح نصب العین پیش کر سکیگی - یہی دو سبق ہیں - جو ہندوستان کے لئے انگلینڈ کی تحریک زراعتی امداد باہمی سے ہمیں ملتے ہیں +

تحریک گلڈ (اہل حرفہ کی مجالس)

انگلینڈ میں ۱۹۱۵ء میں اہل حرفہ کی انجمن ہائے قائم کرنے کی تجویز زیر بحث آئی - چند ایک سرگرم لوگوں کی جماعت کئی سال اس سوال پر گفت و شنید کرتی رہی - اور پنٹی (Pinty) ہابسن (Hobson) کول (Cole) اور دیگر لوگ اس کی تائید میں مضامین لکھتے رہے - مگر جنگ کی وجہ سے کارخانوں میں تجارتی یونین کے قواعد کے عارضی طور پر ملتوی ہونے اور دیگر ایسی تدابیر اختیار کرنے نے جو آجر اور مزدور کے باہمی جھگڑے طے کرنے کے لئے عمل میں لائی گئی تھیں - ان لوگوں کے

تخیل کو اور بھی تیز کر دیا۔ جو سرمایہ داروں اور مزدوروں کے درمیان زیادہ تسلی بخش تعلقات پیدا کرنے کے متمنی تھے۔ ترقی یافتہ آجر مزدوروں سے سائینس کے اصولوں کے مطابق کام لینے اور غیر محدود پیداوار حاصل کرنے کے حامی تھے + اور مزدوروں نے اپنے میں سے منتظم (شاپ سٹیورڈ) چن لئے اور کارخانوں کے حالات۔ انضباط اور اجرت کے انتظام میں دسترس حاصل کرنے کے لئے لڑائی شروع کر دی + گورنمنٹ نے غیر جانب دارانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے کارخانوں کی کمیٹی مقرر کرانا اور صلح صفائی کرانا شروع کر دیا۔ جنگ کی پابندیوں کے رفع ہو جانے کے بعد تجربہ کرنے کا موقع آپہنچا +

گلڈ اہل حرفہ کی مجالس ہیں جو ان کی خاطر اکٹھے ٹھیکے لیتی ہیں - اور ان کو مقررہ اجرت دیتی ہیں۔ اور ان میں یہ خیال پیدا کرتی ہیں۔ کہ وہ گلڈ کو اپنے فرقہ کا اور اپنا سمجھیں۔ اور اس کی خاطر کام کریں۔ گلڈ والوں کے موٹے اصول حسب ذیل ہیں :-

(۱) مزدوروں کو اختیار۔ مزدور سرمایہ کو اجرت پر لیتے ہیں۔ نہ کہ اس کے برعکس +

(۲) کل مزدوری قومی خدمت ہے نہ کہ شخصی مفاد +

(۳) مزدور کو اجرت نہیں بلکہ تنخواہ ملنی چاہئے۔ جیسے کہ فوجی یا سول ملازمین کو ملتی ہے +

گلڈ والوں کا خیال ہے۔ کہ ان اصولوں کی بنا پر قوم کے کاروبار اس طرح تنظیم دئے جا سکتے ہیں۔ کہ مزدور صف اول میں آجا دینگے۔ بجائے جنس تصور کئے جانے کے انسان سمجھے جائینگے۔ یہ کہ اگر مطالبہ کیا جائیگا تو ملازمین سول۔ سپاہی یا ملاحوں کی طرح وہ بھی ضرورت کے وقت شد و مد سے قومی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرینگے۔ اور یہ کہ انہیں بھی مستقل طور پر کام پر لگے رہنا چاہئے۔ اور ان کو بیکار ہو جانے کا خطرہ

نہیں رہنا چاہئے۔ تحریک گلڈ کے بہت سے معترضین پہلے اور تیسرے اصول پر کاربند ہونے کے لئے طیار ہو جائینگے۔ بشرطیکہ ان کو یقین دلایا جائے۔ کہ دوسرا اصول درست ہے۔ کئی لوگوں کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ موجودہ معاشرتی نظام میں یا اس کے بعد جو نظام بھی قابل عمل ہو۔ یہ ممکن نہیں۔ کہ سب افراد مسلسل طور پر کام میں لگے رہینگے۔ ان کے خیال میں یہ گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ گورنمنٹ بیکار مزدوروں کی پرورش کرے۔ مگر گلڈ والے یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کی پرورش کا بوجھ اُسی صنعت پر ہونا چاہئے۔ جس میں کہ وہ مزدوری کیا کرتے ہوں۔ ایک اور اختلاف جسے جھگڑا نہیں کہا جا سکتا آزاد خیال گلڈ والوں اور موجودہ خیال کے گلڈ والوں میں ہے۔ اول الذکر کے خیال میں قرون وسطیٰ کی جذبات والے اور کچھ انہیں کی شکل کے گلڈ قائم کئے جانے چاہئیں جو بجائے کام کے زیادہ کرنے کے اُسے خوش اسلوبی سے کریں۔ اور موخر الذکر انضباط اور مال زیادہ مقدار میں پیدا ہونے کے حامی ہیں۔ وہ کام کی مقدار کو اشخاص پر اور جسمانی بہتری کو روحانی مفاد پر فوقیت دیتے ہیں۔ ان دو فریقوں میں اس قدر اختلاف رائے ہے کہ اُن کا متفق ہونا ناممکن ہوگیا ہے۔ موجودہ خیال گلڈ والوں نے نیشنل گلڈ لیگ (National Guild League) اور نیشنل گلڈ کونسل ہر دو میں غالب اثر۔ اور رسوخ حاصل کرلیا تھا۔ نیشنل گلڈ لیگ ایسے افراد کی مجلس ہے۔ جن کے خیالات گلڈ والوں کے سے ہیں۔ نیشنل گلڈ کونسل ملحقہ گلڈوں اور تجارتی یونینوں کی منتخب شدہ جماعت ہے۔ جو لیگ کی بجائے اب تحریک کی مرکزی جماعت کے طور پر کام کر رہی ہے۔

گلڈ جن کی ۱۹۱۹ء میں تجویز مکمل کرلی گئی تھی۔ اس غالب

رائے[1] کے ماتحت اوّل ہی اوّل ۱۹۲۰ئہ میں قائم ہوئے ان کی بنا تجارتی یونینوں پر رکھی گئی - ان یونینوں کے ساتھ تمام گلڈ والے گہرے تعلقات رکھنا چاہتے ہیں - اور ان سے اخلاقی اور مالی امداد ہردو کی توقع رکھتے ہیں - بعض تو اس حد تک بھی گئے - کہ تجارتی یونینوں کو تجارتی گلڈ بن جانے کی دعوت دی جائے - یہ تحریک بہت وسیع پیمانہ پر اور نہایت گرمجوشی سے معماروں میں شروع ہوئی - مانچسٹر اور لنڈن کے معماروں نے سب سے اول گلڈ قائم کئے - جنہوں نے جنگ کے بعد مقامی افسران سے مکانات تعمیر کرنے کے ٹھیکے لئے - گورنمنٹ نے مقامی جماعتوں سے ٹھیکوں کی جو تجویز منظور کی - اس کی شکل یہ تھی - کہ گلڈ پہلے ایک سرسری تخمینہ لگا دیتی تھیں - ۵ فیصدی کے حساب سے خرچ انتظام اور ۴۰ پونڈ فی مکان اس غرض کے لئے دیا جاتا تھا - کہ اس سے بیکاری کے ایام یا خراب موسم کے اوقات میں مسلسل تنخواہ کے اصول کے مطابق مزدوروں کو خرچ دیا جا سکے - تخمینہ سے خرچ خواہ زیادہ ہو یا کم گلڈ والوں کو اصل لاگت ہی دی جاتی تھی - بہت سے ٹھیکوں پر گلڈ والوں کی سرگرمی کی وجہ سے مقامی جماعتوں کو بہت بچت ہوئی - اور بہمہ وجوہ کام نہایت عمدہ کیا گیا - بہت سے گلڈ والوں کو مصالحہ امداد باہمی تمصوک فروشوں کی انجمن ہائے مہیا کرتی تھیں - اور امداد باہمی بیمہ کمپنیاں گلڈوں کو نقصان سے محفوظ کرتی تھیں - مقامی جماعتیں روپیہ کام کے ساتھ ساتھ دیتی جاتی تھیں - اس لئے روپیہ کے متعلق گلڈ والوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوتی تھی -

۱۹۲۱ئہ میں قومی گلڈ تعمیرات قائم کی گئی - جس میں تمام مقامی گلڈیں

---

[1] سب نہیں مگر چند ایک گلڈ والے اشتمالیہ (Communist) خیالات کے ہیں +

قانوناً اس کی شاخوں کے طور پر شامل کر لی گئیں۔ جب گورنمنٹ نے شرائط ٹھیکہ میں تبدیلی کی۔ تو اس وقت ۱۱۵ ایسی شاخیں کام کر رہی تھیں۔ شرائط میں تبدیلی یہ ہوئی۔ کہ تخمینہ سے زیادہ رقم یا اس کے علاوہ اور کوئی رقوم ادا نہیں کی جاتی تھیں۔ دوسرے لفظوں میں شرائط ٹھیکہ معمولی تجارتی ٹھیکوں کی طرح کی ہو گئیں۔ اگر کام کے ساتھ ساتھ روپیہ دینا گورنمنٹ بند نہ کر دیتی۔ تو گلڈ ان شرائط پر بھی کام کرتی رہتیں۔ مگر اب اُن کو قرضہ لینا پڑا۔ اور اس میں وہ کسی حد تک امداد باہمی تھوک فروشوں کے بنک اور مشترکہ سرمایہ کے بنکوں سے انتظام کر لینے میں کامیاب ہوئے۔ مگر کام کے ساتھ ساتھ روپیہ نہ ملنے کی وجہ سے ان کو بہت روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہوئی۔ ساتھ ہی نئی شرائط ٹھیکہ پر امداد باہمی بیمہ کی ایجنسیوں نے ان کا نقصان کا بیمہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اور مالی گڑبڑ کی وجہ سے (جو قومی گلڈ کی جلد بازی سے بنانے کی وجہ سے اس کی شاخوں میں ہلچل رہتی تھی)۔ اور مقامی انضباط اور وفاداری کے نہ رہنے سے نیشنل گلڈ دیوالیہ ہو گئی اور ۱۹۲۲ء میں اس کو بند ہو جانا پڑا۔ اس کی اس وقت ۱۴۰ شاخیں تھیں اور یہ سب ۳۰ لاکھ پونڈ کے ٹھیکوں کا کام کر چکی تھیں۔ ۱۹۲۴ء میں صرف چھ گلڈ عملی طور پر کام کر رہے تھے۔ مگر ان کا کوئی مرکزی نظام نہ تھا۔ لنڈن کے معماروں کا گلڈ محدود سب سے زیادہ سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔ مگر اس کا کام اُن قرضہ جات کی وجہ سے کچھ سُست پڑا ہوا ہے۔ جو اُسے نیشنل گلڈ سے علیحدہ ہوتے وقت اپنے سر لینے پڑتے تھے۔ یہ مقامی جماعتوں اور پرائیویٹ لوگوں کے تعمیر کا کام کر رہی ہے۔ اور اگر پُرانا بوجھ اُس کے سر سے اُتر جائے تو ترقی کر جائیگی۔

قومی گلڈ تعمیرات۔ مندرجہ ذیل وجوہ سے بند ہوئی۔ (۱) مخالفت

(۲) ساکھ کی کمزوری (۳) حساب کتاب کا درست نہ رکھنا (۴) خراب انضباط

اب رقیبوں کا حسد اور سیاسی مدِ مقابل کی مخالفت دو بڑی مصیبتیں ہیں جن کا گلڈ والوں (اور ہمدران باہمی) کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ ان مصیبتوں کو سر کر سکتے ہیں۔ اگر مخالفین کو کوئی اعتراض کا موقع نہ دیں۔ مگر مادی جائداد نہ ہونے کی صورت میں سالانہ چٹھا کو صاف رکھ کر اور اچھا اور باقاعدہ کام کرنے سے ساکھ قائم کی جا سکتی ہے۔ اگر یہ نہ کیا جا سکے تو پھر مخالفین جتنے اعتراضات کرنے چاہیں کر سکتے ہیں۔ اور ساکھ بھی قائم نہیں رہ سکتی۔ قومی گلڈ تعمیرات کی ناکامیابی زیادہ تر اس کی ساخت کے طریقہ کی وجہ سے ہوئی۔ اس کو قومی رہنماؤں اور ہمدردان کی ایک جماعت نے قائم کیا تھا۔ جنہوں نے نئے قانون تعمیرات سے فائدہ اُٹھانے کے موقعہ کو دیکھ کر اتفاق پیدا کرنا ضروری سمجھا۔ انہوں نے یہ نہ سوچا کہ جو اتفاق بالادست لوگ کرائیں وہ ظاہری اتفاق ہوتا ہے مقامی گلڈوں نے کبھی بھی قومی گلڈ کی ضرورت کو محسوس نہیں کیا تھا۔ اس کے استعمال کو صرف چند ایک دور اندیش لوگوں نے سمجھا تھا۔ اور مقامی گلڈوں نے اس کو اس واسطے تسلیم کیا۔ کیونکہ تجارتی یونینوں نے جن کا مقامی گلڈوں پر تسلط تھا۔ اس کو تسلیم کر لیا + مزدوروں کو خود انتظام کرنے کی عادت نہ تھی۔ اس لئے اُنہوں نے کوئی مزاحمت نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ قومی گلڈ کی مقامی جماعتیں ذمہ وار نہ رہیں۔ انہوں نے قومی گلڈ کے اُن کے روپیہ زیر دست کے منگا لینے کے اختیار کو تسلیم نہ کیا۔ اس لئے ناکام ہوئے۔ اور اُس انضباط کو قائم نہ رکھ سکے۔ جس کا ہونا قومی گلڈ کی ساکھ کے برقرار رکھنے کے لئے لازمی تھا۔ کچھ تو صدر مقام کی غلطیوں سے اور کچھ شاخوں میں انضباط نہ ہونے کی وجہ سے قومی گلڈ کے حسابات بھی ناقص تھے۔ اس سے ہمدران باہمی یہ سبق

حاصل کرینگے ۔ کہ مزدوروں کی انجمن کے لئے لازمی ہے کہ (۱) اس کا انتظام کسی باہر کی جماعت کے ہاتھ میں نہ ہو ۔ بلکہ اس کے اپنے ہاتھ میں ہو ۔ (۲) اُسے امداد باہمی یا کسی اور طریقہ سے قرضہ ملنے کا یقین ہو ۔ (۳) اپنے قواعد اور صحیح حسابات رکھنے کی سخت پابندی کرے (۴) اور اپنی ایک مرکزی جماعت نیچے سے قائم کرے ✦ برطانیہ کلاں اور آئرلینڈ میں جو رہی سہی کہیں کہیں گلڈ موجود ہیں ۔ وہ ان اصولوں پر سختی سے کاربند ہیں ۔ ان میں سے بعض گلڈوں پر مخالف یا چھوٹے گلڈ والوں کا اثر تھا ۔ ۱۹۲۴ء میں جو واحد قومی گلڈ کام کر رہا تھا وہ درزیوں کا تھا ۔ اُس کے ساتھ پانچ اور گلڈ کام کر رہے تھے ۔ مگر وہ اس کی شاخوں کے طور پر کام نہیں کرتے تھے ۔ بلکہ اُن کی قانوناً علیحدہ ہستی تھی ✦ یہ قومی گلڈ مل کر کام کرنے کا مفید مطلب سرانجام دے رہا ہے ۔ مگر اس قدر مضبوط نہیں ہے ۔ لنڈن اور برمنگھم کے انجینروں کی گلڈ ۱۹۲۴ء میں ایک قومی گلڈ بنانے کے درپے تھے ۔ چھوٹے چھوٹے اور گلڈ سامان سازوں اور باجا بجانے والوں کے کام کر رہے ہیں ✦ پُرانے گلڈوں میں اب تک تجارتی یونینوں کے ماتحت کام کرنے کی رسم چلی آتی ہے ۔ انتظامیہ جماعت یونین کی مقامی شاخوں سے منتخب ہوتی ہے ۔ مگر نئے گلڈ اب انتظامیہ جماعت میں خالص مزدوروں کے چند ایک نمائندگان بھی شامل کر رہے ہیں ۔ اور سرمایہ داروں کو بھی رائے دینے کا کچھ حق دیتے ہیں[۱] ۔ پہلے یہ توقع تھی کہ روپیہ تجارتی یونینوں سے یا ان کے ممبران سے مل سکیگا ۔ مگر یہ امید کچھ زیادہ بارآور نہیں ہوئی اور تجارتی یونین تعمیرات سے جب قومی گلڈ تعمیرات نے اپنی امداد کے لئے چندہ جمع کرنے کی استدعا کی ۔ تو یونین کے کارکنان نے اُن کی

---

[۱] یہ اصول سے کچھ انحراف ہے ۔ مگر اس کا جائز ہونا عارضی ضرورت کی وجہ سے ہوسکتا ہے ✦

کھلے دل سے امداد نہ کی۔ اب بہت سے یونین بازار سے قرضہ لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہی کامیابی کا صحیح راستہ ہے۔ ہر ایک گلڈ (انجمن ہائے صنعتی و پراویڈنٹ قانون کے ماتحت) علیحدہ ہستی رکھیگا اور غالباً ایک مرکزی یونین سے ملحق ہو جائیگا۔ جو خود تو تجارت نہیں کریگا۔ مگر کام۔ حساب کتاب اور انضباط کا ایک معیار مقرر کر دیگا + اس طریق پر عمل ممکن ہے۔ کہ صنعتی گلڈوں کی تحریک آہستہ آہستہ ثابت قدمی سے اس طرح ترقی کرے۔ جس طرح کہ تحریک امداد باہمی نے کی ہے ممکن ہے کہ یہ تحریک امداد باہمی آجران (جس میں سے تقسیم منافع کا عنصر خارج کر دیا گیا ہو) کے مطابق ہو جائے +

زراعتی گلڈ

زراعتی گلڈ ہندوستان کے لئے خاص طور پر باعث دلچسپی ہونگے یہ بہت معاملات میں اٹلی کے متحدہ کھیتوں سے ملتے جلتے ہیں۔ اور ان سے جن میں مزارعگی اور کاشت مشترکہ ہے۔ ایک کھیت کے تمام اعلٰے اور ادنےٰ مزدور گلڈوں کے ممبر ہیں۔ جن کو مسلسل تنخواہ ملتی ہے۔ اور جن کو انتظام میں تمام یا کچھ دخل حاصل ہے۔ ان کی غرض صرف منافع جوئی نہیں۔ بلکہ اچھی زراعت جس سے قوم کی بہتری ہو کرتا ہے منافعہ جات سرمایہ محفوظ میں جمع نہیں کئے جاتے۔ بلکہ ترقی جائداد اور مزدوروں کی بہبودی میں صرف کئے جاتے ہیں۔ بہت سے اصلاح کنندگان اور ایک سیاسی گروہ کی یہ تجویز ہے۔ کہ انگلستان کی تمام زمین کی ملکیت اور انتظام اعلےٰ چھوٹی چھوٹی کونسلوں کے ہاتھ میں دیدیا جائے جن کا انتخاب ہر قسم کے مقامی زراعت پیشہ لوگ کریں۔ اور ان کونسلوں کا الحاق ہر ایک ضلع کی کونسلوں اور ملک کی بڑی کونسل سے ہو۔ موجودہ

زمینداران کو موجودہ لگان زمین کی بنا پر حساب لگا کر زمین کی قیمت دیدی جائے۔ بعض انتہا پسندوں کی یہ رائے ہے کہ ان کو بلا کسی معاوضہ کے بیدخل کر دیا جائے۔ مگر ایک زمیندار جو خود کاشت کرتا ہو۔ اگر وہ زراعتی کونسل کی ہدایات کے مطابق تسلی بخش کام کرے۔ تو اُسے زمین پر قابض رہنے دیا جائے۔ اور پھر اس کے جائز وارث کو وہ زمین ورثہ میں بھی مل سکے۔ موٹی موٹی اشیائے خوردنی والی فصلوں کی معقول قیمت سرکار مقرر کرکے ادا کردے۔ یا اس کے ملنے کی ذمہ واری اپنے سر پر لے سرکار ان اشیائے کے درامد اور برآمد کا انتظام بھی اپنے ہاتھ میں رکھے تاکہ استقامت یقینی ہو جائے۔ سرکار اندرونی قیمت خرید اور درآمد اور برآمد اشیا کو اس طرح ترتیب دے جس سے ایک سال کا نقصان دوسرے سال کے منافع سے پورا ہو جائے۔ موجودہ گلڈوں کی کارروائی کے لئے یہ انتظام لازمی نہیں ہے۔ کہ یہی ترکیب اختیار کر لی جائے۔ ممکن ہے۔ اس سے بہتر اور کوئی تدابیر ہو سکیں۔ مگر ہر ایک گلڈ والا انہی اصولات کی جن کو وہ اپنے صنعت و حرفت میں استعمال کرتے ہیں۔ زراعت کے لئے بھی حمایت کریگا۔ مقامی کھیتوں میں کام کرنے والے لوگوں کے ہاتھ میں یا تمام گاؤں کے ہاتھ میں ان کا انتظام ہونا چاہئے۔ کیونکہ وہ مسلسل طور پر کام میں لگے رہنا چاہتے ہیں۔ اور منافع جوئی ان کی غرض نہیں۔ اس وقت انگلستان میں تین زراعتی گلڈ کام کر رہے ہیں۔ جن میں سب سے زیادہ مشہور نیوٹون زراعتی گلڈ محدود (New Town Agricultural Guild, Ltd.) نیوٹون گارڈن سٹی ہیرفورڈ شائر میں ہے۔ زمین کی مالک نیوٹون گارڈن سٹی کی محدود کمپنی ہے۔ ایک علحدہ کمپنی موسوم بہ نیوٹون ٹرسٹ لمیٹڈ (New Town Trust, Ltd.) قانون انجمن ہائے صنعتی و پرائیویٹ کے ماتحت قائم شدہ ہے۔ جس کی غرض شہر کی صنعت اور حرفت میں

ترقی دینے کے لئے سرمایہ بہم پہنچانا ہے۔ ۱۹۲۱ء میں زراعتی گلڈ ٹرسٹ سے علیحدہ کرلیا گیا تھا۔ تاکہ نئے شہر کی زمین کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے اس میں ۵۰ فی صدی اشخاص شامل ہیں۔ جن میں سے اکثر پہلے اُسی زمین پر مزدوری کیا کرتے تھے۔ اور ۱۹۲۴ء میں اس گلڈ نے ٹرسٹ کے ۲۰۰۰ ایکڑ زمین میں سے ۱۰۰۰ ایکڑ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ جیسے یہ گلڈ بڑھتا جائیگا اُسی طرح زیادہ زیادہ زمین اپنے پاس منتقل کراتا چلا جائیگا۔ مزدور گلڈ کی انتظامیہ کمیٹی کے ۹ ممبروں سے ۵ کا انتخاب خود کرتے ہیں۔ ان پانچ میں سے ایک نمائندہ فورمین اور بڑی تنخواہ پانے والا عملہ سے ہوتا ہے۔ اور باقی چار معمولی زراعتی مزدوروں میں سے ہوتے ہیں۔ دو اور ٹرسٹ کے نمائندگان ہوتے ہیں۔ اور دو مقامی کسان ہوتے ہیں۔ جو ماہرانہ مشورہ دیتے ہیں۔ ہر ایک ممبر کو ایک شلنگ کا ایک حصہ خرید کرنا پڑتا ہے۔ جس پر کوئی مقسوم (ڈیویڈنڈ) نہیں دیا جاتا۔ گلڈ کو روپیہ ٹرسٹ (Trust) سے سود پر مل جاتا ہے۔ اور اس کا سرمایہ زیر سرکار ۴۰۰۰ پونڈ ہے۔ اس کے سالانہ چٹھے سے اس وقت ۴۰۰ پونڈ کا خسارہ نظر آتا ہے۔ مگر یہ حالت انگلینڈ کی تمام اراضیات کی پائی جائیگی۔ بشرطیکہ وہ ۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۴ء تک کے اپنی آمدنی و خرچ کے صحیح حسابات پیش کریں۔ اور جیسا کہ اس گلڈ کے معاونین[1] کا خیال ہے۔ زراعت کے نفع و نقصان کا اندازہ کئی سال کے نتائج جمع کرنے کے بعد صحیح طور پر لگایا جا سکتا ہے۔ ایک سال کے حسابات سے درست اندازہ کا لگایا جانا ممکن نہیں + گلڈ کی آئندہ مالی حالت کے متعلق ان کو کسی قسم کا اندیشہ نہیں۔ مزدوروں کی تنخواہ ساتھ والے نجی کھیتوں کے مزدوروں کی نسبت ۳۰ فیصدی زیادہ ہے۔ اور

---

[1] ٹرسٹ کا سکرٹری گلڈ کا سرگرم معاون ہے۔ وہ ایک پنشن یافتہ افسر ہے۔ جس نے ہندوستان کی ریلوے ملازمت کئی سالوں تک کی ہوئی ہے +

اس عارضی فرق کی وجہ سے یہ خسارہ ہے ۔ نیز اب چونکہ کاشت عمیق کرنے کا طرز عمل اختیار کیا جا رہا ہے ۔ میوے اور سبزیاں کاشت کی جاری ہیں۔ اور ڈیری اور انعام کے لیئے مویشی پالے جا رہے ہیں ۔ اور ان پر روپیہ لگانے سے آمدنی شروع سالوں میں نہیں ہوتی ۔ اس لیئے شروع میں اخراجات زیادہ ہوتے دکھائی دیتے ہیں ۔ گلڈ ایک ایسا تجربہ ہے ۔ جس سے بہت سے توقعات ہوسکتی ہیں ۔ اس سے واضح ہوتا ہے ۔ کہ اگر مزدوروں کو ضبط میں رہ کر مسلسل لگے رہنے کا یقین ہو جائے ۔ تو وہ فارغ ہو کر بہت مستعدی سے کام کرتے ہیں + گلڈوں میں اگر کمزوری ہے تو یہ ہے ۔ کہ مزدوروں کو اُن کے کام میں کافی دسترس نہیں ۔ کیونکہ تقریباً آدھی انتظامیہ کمیٹی (بورڈ) غیر مزدوروں پر مشتمل ہے ۔ ٹرسٹ جو روپیہ بہم پہنچاتا ہے ۔ وہ کچھ اختیارات اپنے لیئے رکھ لیتا ہے ۔ اور اس لحاظ سے وہ تجارتی یونین[۱] کے صنعتی گلڈوں کے ساتھ ملتا جلتا ہے ۔ گو گلڈ کئی ضروری امور میں آجروں کی انجمن امداد باہمی سے مختلف ہوتا ہے ۔ مگر گلڈ والوں کی غالب رائے یہ ہو گی ۔ کہ وہ ایک دوسرے کے ضدین ہیں ۔ ان میں کئی ایک باتیں ایسی ہیں ۔ جن کا مطالعہ ممدان باہمی کے لیئے باعث دلچسپی ہو گا ۔ ان ہر دو میں فرق ان کے اغراض و مقاصد اور طریقہ انتظام کا ہے ۔ آجروں کی انجمن ہائے امداد باہمی کی غرض ممبران کے لیئے منافعہ جوئی ہے ۔ اور اس کا انتظام ممبران کے اپنے ہاتھ میں ہوتا ہے ۔ گلڈ کا مقصد کسی پیشہ یا تجارت میں جو شخص کام کرتے ہوں ۔ اُن کی آزادی کے لیئے کوشش کرنا اور ان کی تنظیم کرنا ہے ۔ اس کا انتظام سب ان لوگوں کے ہاتھ میں نہیں ہوتا ۔ بلکہ ان مستقل تجارتی یونینوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے ۔ جن سے ان سب لوگوں کا تعلق ہو ۔ ان میں پہلا

---

[۱] بورڈ پر مزدوروں کا ایک نمائندہ ان کے تجارتی یونین کا بھی نمائندہ ہے +

فرق جو بیان کیا گیا ہے ۔ وہ بالکل درست معلوم نہیں ہوتا ۔ کیونکہ جو آجروں کی امداد باہمی انجمن ایسے ممبران پر مشتمل ہو ۔ جو کسی کارخانے میں کام کرتے ہوں ۔ تو اس کے ممبران کی خواہش منافعہ جوئی نہیں ہوتی ۔ بلکہ اپنے لئے باقاعدہ تنخواہ حاصل کرنا ہوتا ہے ۔ لیکن جب ممبران خودمختار آجر ہوں ۔ مثلاً کاشتکار یا جھونپڑیوں میں کام کرنے والے ۔ جن کے لئے بڑی مشکل مال کا فروخت کرنا ہو ۔ تو ان کی غرض وغایت صارف کو لوٹنا نہیں ۔ بلکہ اپنی پیداوار کو مناسب قیمت پر باقاعدہ طور پر فروخت کرنا ہوتا ہے ۔ جب کوئی امداد باہمی انجمن تجارت پورے طور پر منظم ہو جاوے ۔ تو صارف کو لوٹنے کی معمولی سی کوشش پر بھی گورنمنٹ فوراً متوجہ ہوگی ۔ اور تمام آجر خود بھی اس کو برا مانیں گے ۔ اس وقت مرکزی جماعت بمنزلہ گلڈ کے ہوگی ۔ جس کی وسعت پیشہ کے ساتھ ساتھ ہوتی جائیگی ۔ اور اس کے اغراض وہی باقاعدگی اور ممبران کی بہبودی حاصل کرنا ہوگی ۔ انتظام کے متعلق دوسرا فرق واقعی صحیح ہے ۔ کیا گورنمنٹ کو ان مقامی جماعتوں کی رضامندی یا مرکزی جماعت کی قابلانہ رہنمائی پر اعتبار کر لینا چاہئے ۔ جو اپنے معاونین کے نیک و بد کے لئے ہمیشہ ذمہ دار نہیں ۔ اور جن سے انہیں چھٹکارا حاصل کرنا ہو ۔ تو صرف انقلاب ہی سے ہو سکتا ہے ۔ جمہوریت اور مطلق العنان کارفرما خواہ خیرخواہ ہی کیوں نہ ہو ۔ ایک دوسرے کے ضدین ہیں ۔ امداد باہمی میں اوّل الذکر پر عمل ہوتا ہے ۔ مگر گلڈ والوں کے لئے یہ ضروری ہیں ۔ کہ وہ آخرالذکر کی پیروی کریں اور چھوٹی گلڈ والے ایسا نہیں کرتے ۔ اس طرح گلڈ اور انجمن امداد باہمی کی حد فاصل اور بھی مدغم پڑ جاتی ہے +

ہندوستان کو بجائے امداد باہمی کے ایسی تحریک جو اس کے متشابہ

ہو۔ اختیار کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ آجروں کی انجمن ہائے کے خلاف منافعہ جوئی کا اتہام کچھ درست ہے۔ لیکن جب اُن کی مکمل تنظیم ہو جائیگی۔ تو اس اتہام کی کوئی گنجائش نہ رہیگی۔ تنخواہ کے مسلسل ہونے میں دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ مگر ان کے مزدوروں کے ہاتھ میں انتظام نہ دینے سے ہمیشہ اختلاف رہیگا۔ گلڈ کا طریقہ انگلستان اور تمام صنعتی ملکوں کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ وہاں مزدوروں کو تحریک تجارت اور پیداوار کو اس شبہ سے پاک رہنا چاہئے۔ کہ وہ تجارتی یونینوں سے رقابت یا مقابلہ کرنا چاہتی ہیں۔ اور یہ مقصد اس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ تمام تجارتی یونینوں والے گلڈوں کے ممبر بن سکیں۔ ہندوستان میں ہمیں جس امر کا خیال رکھنا چاہئے وہ یہ ہے۔ کہ انجمن ہائے امداد باہمی کے دروازے تمام کے لئے کھلے رکھنے چاہیں۔ اور سابقہ ممبران تک ہی انجمن ہائے کو محدود رکھنے کا نقص نہیں پیدا ہونے دینا چاہئے۔ جیسا کہ بعض لاطینی انجمن ہائے آجران میں ہے۔ ہمیں سخت پڑتال اور باہمی انضباط کی ضرورت کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

مال مویشی کے سوال کے متعلق ہندوستانی ممدانِ باہمی سکینڈینیویا سے بہت سے سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یہ معلوم کرنا اُن کے لئے باعث دلچسپی ہوگا۔ کہ آئرلینڈ بھی ان ممالک کی تقلید کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں اِس باب میں صرف مویشی کا ہی ذکر کرونگا۔ اس سوال پر چار پہلوؤں سے بحث ہوسکتی ہے۔ اصولاً سب سے پہلا کام تو اچھے جانوروں کا پالنا ہے۔ اس کے متعلق ہندوستان اور یورپ کے نصب العین کے فرق کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ یورپ کو دودھ اور گوشت کی ضرورت ہے۔ لیکن ہندوستانی اکثر دودھ اور بار برداری کے جانور پالنا چاہتے ہیں۔ اِس لئے ہر دو ممالک میں "دونو کام دینے والے جانور" سے مراد علیحدہ علیحدہ اقسام کے جانور ہیں۔ دوسرا کام دودھ کی نگرانی کرنا ہے۔ یعنی بار بار اُس کا امتحان اور ناپ کرنا۔ تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ کسی گائے کا رکھنا مفید ہے۔ آیا کسی گائے کے رکھنے میں نقصان تو نہیں ہوگا۔ یا کسی گائے کی بجائے اَور کوئی گائے رکھ کر زیادہ فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے یا نہیں تیسرا کام دودھ[۵۱] کو اس طریقہ پر فروخت کرنا ہے۔ جس سے زمیندار

۵۱۔ دودھ سے مراد ڈیری کے تمام قسم کی پیداوار ہے۔

کو تکلیف کم کرنی پڑے۔ مگر منافع زیادہ سے زیادہ حاصل ہو سکے۔
بالخصوص اس صورت میں جب اُس کا دودھ خراب نہ ہو یا اوسط
درجہ کے دودھ سے قدرے اچھا ہو۔ بالآخر ایک دور اندیش
زمیندار کی خواہش ہو گی۔ کہ اگر سب کا نہیں تو اپنے زیادہ قیمتی
جانوروں کا بیمہ کرا دے۔ اور حسب ضرورت اور جانوروں کے خریدنے
کے لئے روپیہ فراہم کر سکے۔ گو اصولاً ترتیب یہی ہونی چاہیئے۔ مگر
عملی طور پر سب سے پہلے ڈیری (دودھ مکھن وغیرہ) آتی ہے۔
جب مال مویشی کمزور ہوں تو ایک حد سی بڑ جاتی ہے۔ جس کا توڑنا
ضروری ہوتا ہے۔ یعنی زمیندار اچھے جانور نہیں رکھنے۔ کیونکہ ان کو
کافی آمدنی نہیں ہوتی۔ بازار میں خراب دودھ اسی قیمت پر فروخت
ہوتا۔ جس پر کہ اچھا دودھ فروخت ہوتا ہے۔ گائیوں کے دودھ کی
مقدار یا کیف کا امتحان کرانے کا جتنا خرچ پڑتا ہے۔ اتنا فائدہ نہیں
ہوتا۔ اچھے دودھ کی قیمت اِس لئے زیادہ نہیں۔ کہ بازار میں
اچھا دودھ کافی مقدار میں فروخت نہیں ہوتا۔ جس سے صارف
میں اس کے قدر کرنے کا مادہ پیدا ہو۔ اور اس کی تعداد میں اس
وقت تک اضافہ نہیں ہو گا۔ جب تک زمیندار اچھے جانور نہ پالے
اپنے دودھ کا امتحان نہ کرائے۔ اور اُس کو خالص شکل میں فروخت
نہ کرے۔ جس طرح یہ حد پہلے سکینڈینیویا اور آئرلینڈ میں توڑی گئی
تھی۔ اِسی طرح ہندوستان میں بھی توڑنی چاہیئے۔ اُس کا
طریقہ یہ ہے۔ کہ امداد باہمی ڈیریاں قائم کی جاویں۔ جن کے مالک
صارف ہوں۔ اور جو دودھ کی ایک مخصوص قیمت ادا کرنے کے لئے
تیار ہوں۔ یورپ میں ہندوستان کی نسبت صارف زیادہ نازک
مزاج ہیں۔ وہ خالص اشیاء چاہتے ہیں۔ اور ان کی قیمت بھی ادا کرنے

ہیں اور درآمد شدہ مال میں وہ زیادہ باریک بینی کرتے ہیں۔ سکینڈینیویا
میں جس چیز نے یہ معیار بڑھا دیا ہے وہ غیر ممالک کو برآمد کرنے
کی ضرورت ہے۔ وہاں مویشی جرمنی کو بھیجے جاتے ہیں۔ اور ڈیری
کی پیداوار انگلستان کو بھیجی جاتی ہے۔ انگلستان ہی کے بازار
میں آئرلینڈ کے زمیندار سکینڈینیویا سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور
اپنی فوقیت کو برقرار رکھنے کے لئے وہ اپنے قدیم طریقوں کی اصلاح
کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ ہندوستان میں آجر (Producer)
کو نازک مزاج صارف تلاش کرنے چاہئیں۔ جو اچھے بُرے دودھ
اور خالص اور غیر خالص گھی میں تمیز کر سکیں امداد باہمی سٹور
جو اوسط درجہ کے غیر منتخب شدہ صارفوں نے مل کر قائم کئے
ہوں۔ وہ اس کی چنداں امداد نہیں کر سکتے۔ اوسط درجے کے
صارف اوسط درجہ کے دودھ مکھن اور معمولی تازہ انڈے پر
قناعت کر جاتے ہیں۔ مگر آجر کی اگر امداد باہمی تنظیم کی جاوے
تو وہ اوسط درجہ سے زیادہ تازہ اور خالص مال فروخت کرنا چاہتا ہے
جب ایسے مال خریدنے والے صارف مل سکیں۔ تو اچھے جانور رکھنا
اُن کو عمدہ خوراک دینا۔ ان کی پیداوار کا امتحان کرانا اور ان کی
زندگی کا بیمہ کرانا فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔ مگر جب تک
اِس قسم کے صارف نہ ہوں۔ اُن کو یہ تمام اخراجات کرنے کے
بعد فائدہ ہونا یقینی نہیں۔

ڈیریاں

میں ڈیریوں یا آئرلینڈ اور سکینڈینیویا کی ڈیریوں کی پیداوار

کی تجارت کا ذکر بالتفصیل نہیں کرنا چاہتا۔ میں نے جو رپورٹ ۱۹۲۱ء
میں[1] لکھی تھی۔ اس میں ہالینڈ۔ بلجیم۔ اور اٹلی کی ڈیریوں کا مختصر
بیان درج تھا۔ اب یہی بتا دینا کافی سمجھتا ہوں۔ کہ سکینڈینیویا
کے ملکوں اور آئرلینڈ میں ڈیری یا ملائی بنانے کی انجمن ہائے پہلے
تجارتی انجمن ہائے تھیں۔ جن کو امداد باہمی طریقہ پر قائم کیا
گیا تھا۔ یہ اب لین دین اور تعداد ممبران میں سب سے فوقیت
لے گئی ہیں۔ ڈنمارک کے تمام دودھ کا ۵/۶ حصہ امداد باہمی
ڈیریوں میں جاتا ہے۔ اُن کے ممبران کی تعداد ۱۹۲۰ء میں ۸۰،۰۰۰ وا
تھی۔ اور فارموں کی کل تعداد ۲۰۶،۰۰۰ تھی۔ اب کل ڈیریاں
تعداد میں امداد باہمی ۱۵۰۰ اور نجی ۳۰۰ ہیں۔ اولذکر میں دس
لاکھ گائیوں سے زیادہ کا دودھ آتا ہے۔ پرائیویٹ ڈیریاں جیسا
کہ قدرتاً ہونا چاہیئے۔ بڑے بڑے املاک میں ہیں۔ چھوٹے
اور اوسط درجہ کے زمینداران امداد باہمی ڈیریوں میں شامل ہونا پسند
کرتے ہیں امداد باہمی ڈیریوں میں اوسط تعداد ممبران ۱۵۰
ہے۔ اور گایوں کی تعداد ۱۰۰۰ ۔ ہندوستان میں اسی
قسم کی مکمل اور عمدہ ڈیری کے لئے اس تعداد سے دوگنی
گائیں درکار ہونگی کیونکہ یہاں گائیں دودھ کم دیتی ہیں۔ اتنے بڑے
پیمانہ پر ڈیریوں کا شروع میں کھولنا اس قدر ضروری نہیں
اس لئے ہمیں ابتدا صرف تازہ دودھ کی فروخت سے کرنی
چاہیئے۔ ڈنمارک میں ڈیریاں مکھن اور پنیر بناتی ہیں۔ جو

---

[1] (مطالعہ امداد باہمی یورپ جلد اول ۱۹۲۲ء)

زیادہ تر برآمد کیا جاتا ہے۔ اور ملائی اُتارا ہوا دودھ زمیندار کو واپس کر دیا جاتا ہے۔ اُسے مہینہ کے اخیر پر کمیٹی کی مقرر کردہ قیمت ادا کرائی جاتی ہے۔ اور سال کے اخیر پر منافعہ جات واپسی کی شکل میں تقسیم کیے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے ڈیریوں پر اور ڈیریوں کی طرف سے ممبران پر سخت

سلہ۔ ادائیگی بعض اوقات دودھ کے شمار پر کی جاتی ہے۔ بعض اوقات مکھن پر اور الشردونوں کے شمار پر کی جاتی ہے۔ گورنمنٹ اور تمام زراعتی انجمن ہا سے مکھن کے معیار کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ اور وہ کسان جو اور ملکوں میں فروخت کرتے ہیں۔ وہ اِس معیار کو تسلیم کرتے ہیں۔ چونکہ مکھن (یا گھی) اور پنیر آسانی سے مفصلات کے خریدار کو مہیا کیا جاسکتا ہے۔ لیکن دودھ اس طرح نہیں بھیجا سکتا۔ اس کے برعکس جو ڈیری کسی شہر کے قریب ہو۔ وہ زیادہ دودھ فروخت کر سکیگی۔ اور وہ مکھن اور دودھ کے مشترکہ معیار کو ترجیح دے گی۔ نیز جانوروں کے پالنے والے بھی دودھ کے معیار کو پسند کرینگے۔ کیونکہ وہ زیادہ پیدا کرکے اس کی ملائی اتروا کر واپس لینا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اس سے بچھڑوں کی اور (یورپ میں) سؤروں کی پرورش کی جاتی ہے۔ یورپ میں مکھن کی اچھی اوسط ۳.۷۵ فی صدی ہوسکتی ہے اور اعلےٰ قسم کے جانور ۴ فی صدی تک دیتے ہیں۔ مگر اس سے دودھ میں کمی پڑ جاتی ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ مکھن کی اوسط بھی کم پڑے۔ ہندوستان میں ۳ فی صدی مکھن ہونا بہت بڑی بات ہے ۳ فی صدی پر ۱۰۰ سیر دودھ میں سے ۳ سیر مکھن اور ۲ ½ سیر سے کچھ زیادہ گھی نکل سکتا ہے۔

پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔ غیر تسلی بخش اشیاء کے مہیا کرنے پر ممبروں کو اول تو خارج کر دیا جاتا ہے۔ ورنہ ہر بار جرمانے کئے جاتے ہیں۔ قواعد کی خلاف ورزی کرنے یا مال میں نقص ہونے کی وجہ سے ڈیری کو اپنی پیداوار پر "قومی نشان" لگانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ جس کا اثر یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کا مال فروخت نہیں ہو سکتا۔ یہی حالت سکینڈے نیویا اور آئرلینڈ میں ہے۔ حالانکہ امداد باہمی تنظیم اور سرکاری نگہداشت وہاں اس قدر مکمل نہیں ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان میں حالات مختلف کیوں ہیں۔ بڑی وجہ غالباً یہ ہے کہ یہاں سرکاری نشان پر تھوک فروش سوداگروں کی معرفت مال غیر ممالک میں فروخت کرنے کی تجارت نہیں ہے۔ ایسے سوداگر دوسرے ممالک کے مال سے مقابلہ کر کے اگر ردی پائیں۔ تو واپس کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہندوستانی زراعتی مال کی غیر ممالک میں قیمت کم ملتی ہے۔ کیونکہ یہاں کا مال اس قدر صاف اور یکساں نہیں ہوتا۔ ہندوستان میں سے ڈیری کی پیداوار فی الحال باہر نہیں بھیجی جا سکتی۔ کیونکہ موجودہ پیداوار ملک کی ضرورت سے کم ہے۔ اس لئے اندرونی تجارت کی دیگر ذرائع سے اصلاح کرنے اور ترقی دینے کی ضرورت ہے۔ اور ترقی کرنے کا بہترین ذریعہ امداد باہمی ہے۔

گو دودھ اور گھی کا جماعت ہائے عامہ کے ذریعہ تاجروں کے یہاں امتحان ہونا بھی مفید ہو سکتا ہے غیر ممالک کے خریداران کے امتحان نہ کرنے کی صورت میں مقامی صارف کے ذائقہ میں لطافت پیدا کرنی پڑتی ہے۔ اور البتہ صارف اِدارات عامہ کا کام

ہسپتال وغیرہ اور شہروں کے تعلیم یافتہ لوگ ہی ہو سکتے ہیں۔
اب تک ان کو خالص مال بہم پہنچانے کی تمام کوششیں رائگان گئی
ہیں۔ جس کی وجہ یا تو ان کی اپنی سرد مہری ہے۔ یا ان کے نوکروں
کی سستی۔ مصارف بھی اکثر خالص غذا کے لئے زیادہ قیمت دینے
پر طیار نہیں ہوتے بالآخر جب ملاوٹ والے دودھ اور گھی بازار میں سے
خارج ہو جاویں گے تو صارف کو۔ خالص اشیاء پر اس سے زیادہ
قیمت ادا نہیں کرنی پڑے گی۔ جتنی کہ اب وہ ناقص اشیاء کے لئے
ادا کر رہا ہے۔ اس وقت کے آنے سے پہلے بھی یہ ممکن ہو سکتا
ہے۔ کہ اس خرابی اور بد انتظامی کو رفع کرایا جاوے۔ جس کے کرنے
کے مال بیچنے والے اور خریدار ہر دو ہمیشہ مرتکب ہوتے ہیں اور
پھر اس طرح ممکن ہے کہ صاف مال بازار میں اسی نرخ پر فروخت
ہو سکے لیکن شروع میں اس قسم کا وعدہ نہیں کیا جا سکتا۔
کیونکہ بازار کا موجودہ نرخ خراب مال کا ہے۔ ہندوستان بھر میں
کئی ایک دودھ کی انجمنوں نے اس معاملہ میں کچھ کامیابی حاصل
کی ہے۔ مگر وہ اکثر دیر تک قائم نہیں رہی ہیں۔ سب سے زیادہ
قابل الذکر کلکتہ کی دودھ کی انجمن ہائے امداد باہمی ہیں۔ جنہوں نے
دودھ فروخت کرنے کے لئے ایک مرکزی انجمن بھی قائم کی ہوئی
ہے۔ میری رائے میں ان کے تجربے اور دیگر ممالک کی مثال سے
یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اشیاء خوردنی کے غیر خالص فروخت ہونے
کا اصلی موجب صارف ہیں۔ آجر نہیں ہیں۔ آجر ممکن ہے
لاپرواہی کریں۔ مگر اگر وہ دودھ فروخت کریں۔ تو ان سے کوئی
نہیں خریدیگا۔ اور در حقیقت اکثر آجر خرابی کا باعث نہیں ہوتے۔
بہت تاجر لوگ ہیں جو ملاوٹ کر دیتے ہیں۔ اگر منتظم آجر براہ راست

صارف سے بلاوساطت تاجرلین دین رکھنا چاہیں - مگر صارف اُن کے ساتھ مل کر کام نہ کریں - تو ان کی سستی اور کوتاہ اندیشی ہو گی ہیں اس کا کوئی عجیب وغریب علاج تجویز نہیں کر سکتا -
امداد باہمی آجران دودھ کو چاہیئے - کہ وہ اپنا دودھ سرکاری ادارات - یا صارفون کی انجمن ہائے کو براہ راست فروخت کریں - ہر حالت میں صارفون کو ایک جماعت کی شکل میں منظم کرنا پڑے گا - جن کے اغراض اور احساسات یکساں ہوں - ایسی دودھ کی انجمنوں کی امداد کے لئے کسی قانون کی ضرورت نہیں - مگر بہت کچھ انحصار میونسپل انسپکٹر کے سخت گیر ہونے پر ہے جو میلے اور ملاوٹ والے گھی اور دودھ پر سخت جرمانے لگائے ۔

انجمن ہائے نگران

اگر مانگ بھی پیدا ہو جائے - اور اس کے پورا کرنے کے لئے ڈیریاں بھی قائم ہو جاویں - تو پھر آجر کو ضرورتاً یہ معلوم کرنے کی ہو گی کہ اس کی کونسی گائیں دودھ کے لحاظ سے یا خرچ خوراک کے لحاظ سے رکھنا فائدہ مند ہیں - یہ ضرورت دیگر ممالک میں انجمن ہائے نگران یا گایوں کے امتحان کرنے کے مجالس کے ملک کے ہر حصہ میں قائم کرنے سے پوری کی جاتی ہے -
ناروے میں انجمنوں کی دو قسمیں ہیں - زمینداروں کی جماعتیں جو بالعموم ۱۰ یا ۲۵ فی صدی پر مشتمل ہوتی ہیں اور جن کی ۱۰۰ سے لے کر ۱۵۰ تک گائیں ہوتی ہیں - ملکر ایک ہوشیار نگران مقرر کرتی ہیں - جو ہر ایک ممبر کے فارم میں مہینہ میں ایک دفعہ ضرور

جاتا ہے چوبیس گھنٹے میں جو ہر ایک جانور دودھ دیتا ہے۔ اس کی مقدار اور اس میں مکھن کی نسبت دریافت کرتا ہے۔ نیز یہ دریافت کرتا ہے۔ کہ کس قدر خوراک جانور نے کھائی مختلف قسم کے چارہ کا ایک معیار پر مقابلہ کرتا ہے۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ہر ایک گائے کس قدر دودھ اور مکھن دیتی ہے۔ اور اس کی خوراک پر اس کا کس قدر خرچ ہوتا ہے اس اندازہ لگانے سے مقصود یہ معلوم کرنا ہوتا ہے۔ کہ کونسی گائے زیادہ دودھ یا زیادہ مقدار مکھن کی دیتی ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں خرچ بھی اس پر کم ہوتا ہے یا نہیں اس کا نگران اسے اُس کی آمدنی اور خرچ کے اعداد نکال کر دے دیتا ہے اور ممکن ہے کہ اس کو مناسب چارہ بھی تجویز کر دے۔ پھر یہ زمیندار کی اپنی مرضی ہے۔ کہ وہ اپنے سب سے کم نفع دینے والے جانوروں کو رکھے یا ان کی بجائے اور جانور لائے۔ لیکن ایسا کرنے کی کوئی مجبوری نہیں÷

چھوٹے زمیندار بڑوں کی نسبت جلدی جماعت ہائے کی شکل میں متفق ہو جاتے ہیں نگران کو امتحان کرنے کے لئے گایوں کی اتنی ہی تعداد دی جاتی ہے۔ جن کا وہ مہینہ میں امتحان کر سکے اُسکے طعام و قیام کا انتظام اُسی زمیندار کے ذمہ ہوتا ہے جس کی گایوں کا وہ امتحان کر رہا ہو۔ انجمن کے اخراجات تمام ممبران سے گائیوں کی نسبت سے حصہ رسدی وصول کئے جاتے ہیں یہ اخراجات بہت قلیل ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں ان کا تدارک سالانہ فیس مقرر کر دینے سے ہو سکتا ہے ناروے میں دوسری قسم کی انجمنیں قدرے بڑی ہوتی ہیں اور وہ مقابلتاً بڑے زمینداروں کے موزوں حال ہوتی ہیں۔ ممبران اپنی گایوں کا خود ہر دسویں دن امتحان کرتے

ہیں اور نتیجہ ایک کتاب میں درج کرتے رہتے ہیں۔ ممبران کی تعداد
۵۰ سے لے کر ۱۰۰ تک ہوتی ہے اور ان کی گائیں اکثر ۵۰۰ تک
ہوتی ہیں۔ نگران اکثر تھوڑے وقت کے لئے آتا ہے۔ مناسب
مشورہ بھی دیتا ہے۔ اور امتحان بھی کرتا ہے۔ اور سال کے اخیر پر
تمام اندراجات کا میزان کر کے ان کی اشاعت کرتا ہے ایسے نگران
کی آدھی تنخواہ سرکار دیتی ہے جس کی غایت حد ۱۲۵ ناروے
کے کرون (۱۲۵ روپے) مقرر ہے لیکن چھوٹی انجمن ہائے کے
لئے سرکار اور بھی فیاضی برتتی ہے۔ ۶۰۰ کرون[۱] عام طور
پر چھوٹی انجمن ہائے کو بیئے جاتے ہیں۔ مگر اگر وہ بجائے دودھ
کے امتحان کا معیار مکھن مقرر کریں تو ۹۰۰ کرون دیئے جاتے
ہیں۔ ڈنمارک سویڈن اور آئر لینڈ میں ایسا ہی طریقہ ہے۔
سرکاری افسران اور زراعتی انجمن ہائے ہمیشہ مجالس نگران کی
ترویج کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ اور ان کی اعانت کرتے رہتے ہیں۔
اُن کو ڈیریوں کے ساتھ وابستہ کرنا خاص طور پر ضروری ہے
کیونکہ ڈیریاں جہاں سرکاری نشان مقرر ہو اپنے دودھ کی پیداوار
پر سرکاری نشان لگا کر بیچتی ہیں۔ اور زمیندار ان میں نئی معلومات
کی ترویج دینے کے لئے بطور مرکز کے کام دیتی ہیں۔ نگرانی کا
بہت عام استعمال ڈنمارک میں ہوتا ہے۔ یہاں تمام ملک کی گایوں
کی ایک چوتھائی کا امتحان ہوتا ہے اور یہ نسبت ہر سال بڑھ رہی
ہے۔ سنہ ۱۹۲۳ء کے اخیر پر تقریباً ۹۰۰ انجمن ہائے میں ۲۴۰۰۰
ممبران تھے۔ اور ۳۳۳۰۰۰ گائیں تھیں سویڈن اور ناروے کے

[۱] اُس صوبہ میں جہاں کر سچیانہ ہے۔

صحیح اعداد میرے پاس نہیں ہیں۔ سویڈن کے جنوبی اور
سب سے زیادہ زرخیز قطعہ میں ایک تہائی سے زیادہ گائیں
نگرانی کی انجمنوں میں ہیں۔ مگر تمام ملک کی اوسط ⅟۴ سے
زیادہ نہ آئے گی اور یہی حالت ناروے کی ہے۔ آئرلینڈ اور
انگلستان کی حالت اِس معاملہ میں بہت زیادہ پست ہے۔
کیونکہ اول الذکر میں ۳ فی صدی اور موخرالذکر میں ۵ فی صدی گائیں
زیر امتحان ہیں۔

نتائج نہایت حیرت انگیز ہیں اور ان سے ثابت ہوتا ہے
کہ ہندوستان کو ایسی تنظیم کی کس قدر ضرورت ہے۔ گذشتہ
۴۵ سالوں میں ڈنمارک کی گائے کے دودھ کی اوسط تقریباً
دوگنی ہوگئی ہے۔ اور اب ۳۰۰۰ کلوگرام یعنی ۲۶۴۰ سیر فی سال
ہے۔ ان کے مکھن کی مقدار تگنی ہوگئی ہے۔ مکھن کی تمام سال
کے لئے روزانہ اوسط آدھ پونڈ فی گائے ہے۔ ہندوستانی
قارئین کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ان اوسطوں کے نکالنے میں اُن
ایّام کو بھی شمار کرلیا جاتا ہے۔ جب گائے خشک رہتی ہے اور
اچھی اور بری تمام گائیں شامل ہیں۔ اچھے گلے (اس سے خاص
طور پر منتخب شدہ گلے مراد نہیں) ڈنمارک اور ہالینڈ
میں اس سے تقریباً ایک تہائی زیادہ دودھ مکھن دیتے ہیں۔
جنوبی سویڈن میں چند ایک گلوں میں جن میں ۲۶۰۰ گائیں تھیں
سنہ ۱۹۲۳ء میں دودھ کی اوسط ۴۷۰۰ کلوگرام (تقریباً ۴۰۰۰
سیر) کی تھی۔ اور مکھن کی اوسط بھی اسی نسبت سے زیادہ
تھی۔ سکینڈینیویا اور ہالینڈ کے مقابلہ میں آئرلینڈ ابھی ابتدائی
حالت میں ہے۔ اِس میں اوسط فی گائے ۱۹۰۰ کلوگرام یعنی ۱۷۰۰

بہتر ہے۔ گاؤں کے امتحان کرنے والی مجالس کے کام سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بینی گایوں میں سے دس گائیوں نے جن کی پرورش ایک ساتھ ہوتی رہی۔ دوسری گائیوں کی نسبت چار گنا زیادہ منافع دیا۔ ہندوستان میں حالت بہت خراب ہے۔ یہاں تقریباً تین چوتھائی گائیں اس قابل ہی نہیں کہ اُن کو رکھا جاوے ان کے مالک بجائے اس کے کہ ان کو رکھیں۔ اگر دوگنی قیمت پر بھی اچھا دودھ کسی عمدہ ڈیری سے خریدیں تو فائدہ میں رہیں۔ اور ان کے بچوں کی صحت بھی پہلے کی نسبت بدرجہا اچھی ہو جاویگی۔ پنجاب میں اور دوسری جگہوں میں بھی ضرورت یہ نہیں۔ کہ اور گائیں رکھی جاویں۔ بلکہ یہ کہ عمدہ گائیں رکھی جاویں عمدہ گائیوں کے پیدا کرنے کے طریقے یہ ہیں۔ کہ خراب یا ردی گایوں کو بڑھایا نہ جاوے۔ بلکہ جتنا زیادہ ممکن ہو۔ اُن کی تعداد میں کمی کی جائے تب ہی چراگاہوں میں اچھے جانوروں کی پرورش پانے کی گنجائش ہوگی۔ مالکان ان کا قدر کریں گے۔ اور ان کی نسل کو بڑھائینگے۔ ہندوستان میں گایوں کی تعداد کے کم ہونے کے متعلق جو رونا ہے وہ سب گمراہ کن ہے اور حقیقی ترقی کے راہ میں حائل ہے۔

بہتر گائیں صرف منضبط اور دانائی سے نسل کشی کرنے سے حاصل ہوسکتی ہیں۔ اور اِس کے لئے سب سے اول دودھ اور خوراک کی نگرانی کر کے یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ کونسی گائیں اچھی ہیں۔ اور کونسی بری ہیں۔ فی الحال بہت سے ہندوستانی زمیندار اچھی اور بڑی گائے میں کوئی امتیاز نہیں کرتے۔ انجمنہائے نگران حق بجانب ہونگی۔ اگر وہ دوسرے ممالک کی طرح گورنمنٹ

سے امداد طلب کریں۔ بالخصوص اس صورت میں جب وہ کسی خاص ڈیری کے متعلق ہوں۔ اور وہ بجائے دودھ کی مقدار کے مکھن کے زیادہ پیدا کرنے پر زور دیں ؞

انجمن ہائے نسل کشی

جب ایک ڈیری فارم والا اپنے دودھ کے باقاعدہ فروخت کا انتظام کرے۔ اور اُسے یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی تمام گائیں ایک سی نہیں بلکہ یہ کہ اُن میں سے بعض کا رکھنا مفید ہے۔ اور بعض کا غیر مفید تو اس میں اچھے جانور خرید کرنے یا پیدا کرنے کی خواہش پیدا ہو گی ایسے ملک میں جہاں جانوروں کے حسب نسب کے رجسٹر رکھے جاتے ہیں وہاں وہ اچھے حسب نسب والی مصدقہ گائے خرید کر سکتا ہے۔ مگر اس میں اسے خرچ بہت پڑتا ہے۔ اپنے لئے جانور خود پیدا کرنے میں خرچ کم ہوتا ہے۔ اور جہاں نہ ہی حسب نسب کی کوئی یادداشت ہو۔ اور نہ ہی گلے کا کوئی رجسٹر ہو وہاں سوائے خود نسل کشی کرنے کے باقی تمام ذرائع نہایت ناقابل اعتبار ہوتے ہیں۔ حسب نسب کے رجسٹر رکھنے کی ابتدا بڑے بڑے گلہ رکھنے والوں کی یادداشت سے ہوئی۔ جنہوں نے ایک خاص نسل کے متعلق اپنے اندراج ملا کر رجسٹر گلہ بنا دیا۔ ان میں بہتوں کو اب سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے ہندوستان کو بھی اسی طرح عمل پیرا ہونا پڑے گا۔ بہت سے[۵۱] فارم اور کئی نجی

[۵۱] ۔ پنجاب میں گورنمنٹ فارموں کے اپنے رجسٹر ہیں۔ اور راہ اپنڈی میں دھنی نسل کا رجسٹر گلہ اب کھولا جا رہا ہے ؞

فارم یا ایسے لوگوں کے فارم جن کو عطیہ جات ملے ہوئے ہیں ۔
اپنے اپنے اندراج رکھیں تاکہ خریدار نہ صرف حسب نسب والے
جانور ہی خریدیں ۔ بلکہ ان میں ایسے جانوروں کے بچوں کی حسب
نسب رکھنے کی عادت پڑے ۔ اس کام میں انجمن ہائے امداد
باہمی نسل کشی بہت امداد دے سکتی ہیں ۔ یورپ کے کئی
ممالک میں ایسی انجمن ہائے بُل کلب (سانڈ کلب) کے نام سے
مشہور ہیں ۔ یہ اپنے ممبران کی گائیوں کے لئے ایک حسب نسب
والا سانڈ رکھتی ہیں ۔ گائیں بھی کم و بیش احتیاط سے منتخب شدہ
اور پرورش یافتہ ہوتی ہیں ۔ بچوں کا رجسٹر حسب نسب میں اندراج
ہونے کیلئے ان میں یہ قابلیت ہونا ضروری ہے کہ گائے اسکی ماں اور دادی کے
متعلق علاوہ دیگر صفات کے اچھے اندراجات ہوں ۔ ڈنمارک میں
مشہور نسل سرخ ڈنمارکی ہے ۔ اور جنوبی سویڈن اور فریسین
(Farisian) میں سیاہ اور سفید ڈنمارکی نسل ہے ۔ جن میں
پرانی سُرخ نسل کے خون کی بھی ملاوٹ ہے ۔ وسطی سویڈن میں
آئیر شائر بہت عام ہے ۔ اور شمال میں سفید پہاڑی نسل ہے
ان سب کے رجسٹر حسب نسب مکمل ہیں +

ڈنمارک میں فریسین ۔ جرمنی اور آئر شائر تھوڑی تعداد میں
ہیں ۔ ڈنمارک کی کل ۲۲۸ انجمن ہائے میں ۱۹۲۳ء کے آخیر
پر ۱۴۰۰ سانڈ تھے ۔ اور اگر فی سانڈ ۱۰۰ گائے کا اندازہ لگایا
جائے ۔ تو ایسی انجمن ہائے کے تحت کل ۱۴ لاکھ گائیں (یعنی
ملک کی تمام گائیوں کے ۱۱ فی صدی) ہونگی ۔ ڈنمارک میں اچھے سانڈوں
میں سے اکثر انجمنوں کے پاس ہیں ۔ جن میں منتخب شدہ گائیوں
کو شامل کیا جاتا ہے ۔ ادنےٰ قسم کی گائیوں کی ملائی ادنےٰ قسم کے

سانڈوں سے ہوتی ہے۔ ممبران سے معمولی فیس ۵ سے ۱۰ اڈنمارکی
کروون (۳½ روپے سے ۷ روپے تک) فی گائے لی جاتی ہے اور
نہایت اعلےٰ قسم کے سانڈ کی صورت میں یہ فیس ۲۵ کروون (۱۸ روپے)
تک بھی ہوسکتی ہے۔ سانڈ ایک طویلہ میں رکھے جاتے ہیں۔ یا
کھیتوں میں لمبا رسہ کر کے باندھ دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح اکثر
گائیں سال کا بیشتر حصہ بندھی رہتی ہیں۔ سانڈوں کو ورزش
اُن پر سواری کر کے یا چلا پھرا کر کرائی جاتی ہے۔ زراعتی نمائشوں
میں اکثر ان امور کا سانڈوں میں مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ دوران سال
میں اگر کسی زراعتی نمائش میں کوئی سانڈ انعام لے جائے۔ تو
اُس کو سرکار کی طرف سے اعانت رقمی مل جاتی ہے اور
اس طرح اُس کی پرورش کا اچھا ہونا یقینی ہوجاتا ہے۔ مگر
جب کسی سانڈ کے ۶۰ فی صدی بچے جو تعداد میں ۱۰ سے
کم نہ ہوں۔ کسی مقررہ اعلےٰ معیار میں پاس ہوگئے ہوں۔ تو
اُس کو انعام کے لئے سالانہ مقابلہ کئے بغیر اعانت رقمی ملجاتی
ہے۔ اور بعد ازاں وہ اس سے مستثنےٰ ہوجاتا ہے۔ اعانت رقمی ۸۰
سے ۱۴۰ کروون (۵۴ سے ۹۴ روپے) تک ہوتی ہے۔ اور
وہ گایوں کی اسی تعداد کے ساتھ ساتھ بڑھتی جاتی ہے۔ جو
بُل کلب (سانڈ کلب) کے ممبران انجمن نگران میں شامل کرتے
جائیں۔ انجمن ہائے کا ایک دوسرے پر اس طرح انحصار رکھنا
میری رائے میں نہایت ہی مفید ہوتا ہے۔ سویڈن گورنمنٹ
اعانت رقمی نسبتاً زیادہ دیتی ہے۔ جو ۲۵۰ سے ۴۰۰ سویڈنی
کروون (۲۵۰ سے ۴۰۰ روپیہ تک) ہوتی ہے۔ جن ممبران
کے پاس ۲۵ گائیوں سے زیادہ نہ ہوں۔ اُن کو ۱½ کروون فی گائے

مزید براں ملتا ہے۔ گائیوں کے رجسٹر حسب نسب سے کم درجہ کے پانچ رجسٹر علے الترتیب اور بھی کھولے ہوئے ہوتے ہیں اور ان میں گایوں کے اندراج مکھن کی اوسط کے لحاظ سے کئے جاتے ہیں۔ یہ نہایت عمدہ ترکیب ہے۔ نئی گائے ہر ایک پشت میں اپنی ماں سے ایک اوپر والے رجسٹر میں تب ہی رکھی جاتی ہے جب اُس کے دودھ میں مکھن ماں کی نسبت زیادہ ہو۔

ایک سے زیادہ درجہ کی ترقی ایک پشت میں کسی گائے کو نہیں دی جاتی۔ اِس لئے رجسٹر حسب نسب میں درج ہونے کے لئے ہر ایک جانور کو کم از کم چھ پشتیں اعلےٰ نسل کشی کی گزارنی پڑتی ہیں۔ جنوبی سویڈن میں بھی سانڈ کو طویلہ میں یا کھیت میں باندھ کر رکھا جاتا ہے۔ کوئی کھلی یا خشک چراگاہ نہیں ہے ماہرین کی رائے ہے کہ بُل کلب (سانڈ کلب) میں فی سانڈ ایک سو سے زیادہ گائیں نہیں ہونی چاہئیں۔ مگر کئی کوتاہ اندیش زمیندار اس سے زیادہ تعداد بھی شامل کر لیتے ہیں۔ فیس ڈنمارک کی طرح لی جاتی ہے۔

اگر کوئی غیر ممبر کلب کے سانڈ سے اپنی گائے کی ملائی کرانی چاہے۔ تو اُسے ذرا زیادہ فیس ادا کرنی پڑتی ہے۔ اخراجات فیس ملائی سے پورے کئے جاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی خسارہ ہو۔ تو ممبران سے حصہ رسدی وصولی کر لی جاتی ہے۔ سانڈ کی قیمت بلحاظ اس کی نوعیت کے ۱۰۰۰ کرون ہے اور سانڈ رکھنے والے کو ۳۰۰ سے لے کر ۴۰۰ کرون تک دیئے جاتے ہیں۔ بعض صوبوں میں ایسی گائیوں کو جنہوں نے کسی جلسہ میں انعام لیا ہو مفت ملائی کرانے کا اجازت نامہ دے دیا

جاتا ہے اور اُن کی فیس سرکار انجمن کو اپنے پاس سے ادا کر دیتی ہے۔ ہندوستان میں ایسی انجمن ہائے کے قائم کرنے کی کوششیں کئی صوبہ جات میں کی گئی ہیں۔ پنجاب میں انجمن ہائے نسل کشی کی خاصی تعداد ہے۔ اور اسی طرح انجمنیں بعض اور صوبہ جات میں بھی ہیں۔ مقامی جماعتیں نہایت فراخ دلی سے امداد دے رہی ہیں۔ معیار کے مطابق سانڈ خرید کر (سانڈ ہمیشہ حسب نسب والے نہیں ہوتے) گاؤں کو یا انجمن ہائے امداد باہمی کو مہیا کر دیئے جاتے ہیں۔ ہندوستانی جس طرح کے دونو کام دینے والے جانور چاہتے ہیں۔ اس سے یہ سوال پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ سویڈنی فریسین اور ڈنمارک کی نسلیں کم و بیش دونو کام دینے والی نسلیں ہیں۔ لیکن دودھ اور بار برداری کے دونو کام دینے والے جانور کی نسبت دودھ اور گوشت کے دونو کام دینے والے جانور پیدا کرنا زیادہ آسان کام ہے۔ ہندوستان میں دودھ دینے والی گائیں اور بار برداری کے بیلوں کی ضرورت ہے۔ حالانکہ یورپ میں دودھ دینے والی گائیں اور گوشت کے لئے موٹے جانوروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ایسا معاملہ ہے۔ جس میں ممدان باہمی کو حیوانات کے ماہرین سے امداد طلب کرنی چاہئے اگر خالص دودھ فروخت کا انتظام ہو سکے۔ تو پھر انجمن ہائے نسل کشی کے قیام کے لئے کوئی مشکل نہیں ہو گی۔

سویڈن اور آئرلینڈ میں کمزور بیلوں کے خلاف بہت زوروں سے کارروائی کی جا رہی ہے۔ ایسے بیل ہندوستان کے لئے تو ایک وبا ہیں۔ سویڈن کی گورنمنٹ کی تجویز ہے۔ کہ کمزور بیل کے مالک کو منع کر دے کہ بغیر اپنی گابوں کے اور کسی گائے سے

اپنے بیل کی ملائی نہ کریں اس تجویز کو تمام نسل کشی کرنے والوں نے پسند کیا ہے۔ مگر بعض ڈیری فارم والوں میں یہ تجویز مقبول نہیں ہوئی۔ کیونکہ ان کی غرض تو دودھ حاصل کرنا ہے۔ خواہ جانور کیسا ہی ہو۔ آئرلینڈ کی فری سٹیٹ کی زراعتی کمیشن نے یہ سفارش کی ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد تمام ایسے سانڈ جن کو وزارت زراعت کی طرف سے لائسنس عطا نہ ہو۔ اپنے مالکان کے خرچ پر یا تو تباہ کر دیئے جائیں یا اختہ کر دیئے جاویں۔ اور ایسے جانور کا رکھنا جرم قرار دے دیا جاوے شمالی آئرلینڈ نے تو اس قسم کا ایک قانون بنا بھی دیا ہے اور کئی ایک گرفتاریاں اس کی تحت میں ہو چکی ہیں۔ شکایات بجائے اس قانون کے سختی سے برتے جانے کے اس کے نرمی سے برتنے کی ہیں۔ ایسا قانون اگر ہندوستان میں نافذ کیا جائے تو اس کی بہت مخالفت ہوگی۔ اور رشوت ستانی کا بازار بھی گرم ہو جائیگا۔ یہاں ضرورت اس بات کی ہے کہ تعلیم دی جاوے۔ اور اُن کے لئے بیلوں کے اختہ کرانے اور خالص نسل کے عمدہ سانڈوں کے خریدنے کے لئے آسانیاں بہم پہنچائی جاویں۔ بدقسمتی سے کھلی چرائی کرنا ہماری ان تمام کوششوں کو بیکار کر دیتا ہے۔ کیونکہ مشترکہ چراگاہوں میں کمزور بیل بھی اعلےٰ سانڈوں کی طرح ملائی کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ اعلےٰ سانڈ ان کی نسبت ملائی کرنے میں سست ہوتے ہیں۔ میری رائے میں اور چراگاہوں کا مطالبہ بھی اور گائیوں کے مطالبے کی طرح گمراہ کن ہے۔ اگر عمدہ مویشی حاصل کرنے ہوں۔ تو نسل کشی انضباط سے ہونی چاہیئے۔ جس کا کھلی چراگاہوں میں ہونا

ناممکن ہے۔ یہ طویلہ یا کھیت میں جانوروں کو پا ندھکر کیجا سکتی ہے۔ کیونکہ جانوروں کی نگرانی صرف وہیں کی جاسکتی ہے۔ اور ان کو بچایا جاسکتا ہے۔ یا اگر چراگاہیں ہوں تو ایک منظم جماعت کے ہاتھ میں ان کا انتظام ہونا چاہیئے۔ وہ مصدقہ سانڈوں کے علاوہ خراب اور بالخصوص چھوٹے اور نابالغ بیلوں کواس میں نہ چرنے دیں۔ ایسی چراگاہیں بڑے شہروں کے قریب میں قائم کی جائیں۔ مگر صرف اتنے ہی جانوروں کو ان میں چرنے کی اجازت دی جائے۔ جن کا گزارہ اس چراگاہ پسر ہو سکے۔ اور کمزور بیلوں کو اس میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔

انجمن ہائے بیمہ

میرا یہ خیال ہے۔ کہ سوائے بلجیم اور فرانس کے معمولی زمیندار انجمن ہائے امدادیا ہمی بیمہ کو اتنا پسند نہیں کرتے۔ جتنا کہ بڑے زمیندار جن کے پاس قیمتی جانور ہوں۔ پسند کرتے ہیں۔ سکینڈ ینویا میں جب کبھی چھوٹے زمینداروں کے پاس حسب نسب والے بیل ہوں۔ تو وہ ان کا عام خطرات کا بیمہ کراتے ہیں۔ مگر بڑے آدمی جن کے پاس آڑے وقت میں امداد حاصل کرنے کے اور ذرائع بھی ہیں۔ وہ اپنے جانوروں کا بیمہ صرف وبائی بیماریوں کے لئے کراتے ہیں گھوڑوں کا بیمہ کرانا مویشیوں کی نسبت زیادہ عام ہے کیونکہ معمولی گھوڑا معمولی بیل یا گائے کی نسبت زیادہ قیمتی

ہوتا ہے۔ ڈنمارک میں موجودہ چند سالوں میں انجمنہائے امداد باہمی بیمہ کی تعداد میں نمایاں کمی واقعہ ہوگئی ہے۔ اور یہی حالت سویڈن میں پائی گئی ہے۔ زراعتی افسران اور کسان ہر دو۔ بیمہ کا ذکر بے دلی سے کرتے ہیں۔ اس تبدیلی کا ایک سبب تو یہ ہوسکتا ہے۔ کہ شہروں کی تجارتی بیمہ کی کمپنیاں اپنے ایجنٹ اور مکتوبات کے ذریعہ دیہات میں اپنی مشتہری کرتی ہیں۔ اور بہت سا ایسا کام لے جاتی ہیں۔ جو ان کی غیر موجودگی میں امداد باہمی انجمنہائے کے پاس جاتا۔ یورپ میں بیمہ ایسا کام نہیں۔ جس میں دھوکا یا کسی شخص سے زیادہ منافعہ حاصل کرنے کی گنجائش ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ کمپنی اور انجمن امداد باہمی کے بیمہ کے اخراجات میں اتنا فرق نہیں ہے۔ جس کی کسان تمیز کر سکے۔ جب اُسے بیمہ کرانے کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ شہر کی اُس کمپنی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ جس کی شہرت سب سے اچھی ہو۔ اور اُسے معقول شرائط پر بیمہ کر دے۔ ہندوستان میں چونکہ یہ کمپنیاں ہر ایک جگہ نہیں اور جو ہیں وہ دیہات میں مشتہری نہیں کرتیں اور دیہاتی ان کو اچھی طرح نہیں سمجھتے۔ اس لئے امداد باہمی نظام کے قائم کئے جانے کا بلاشبہ زیادہ امکان ہے۔ اس معاملہ میں برہما میں بہت کچھ اور پنجاب میں کسی قدر کام کیا گیا ہے۔ مگر پنجاب میں اس کے متعلق کوئی خاص شوق ظاہر نہیں کیا گیا۔ اور برہما میں بھی میرا یہ خیال ہے کہ انجمن ہائے امداد قرضہ اپنے ممبران پر متواتر زور ڈالکر

ان کو بیمہ کی انجمنوں میں شامل کراتی رہی ہیں۔ اگر یہ امداد نہ ہوتی تو وہاں بھی تحریک بیمہ نے اس قدر ترقی حاصل نہ کی ہوتی۔ ہندوستانی کاشتکار کو سکینڈینیویا کے چھوٹے زمیندار کی نسبت اپنے جانوروں کا بیمہ کرانے کی کم ضرورت ہے۔ ان ملکوں میں مویشی سال میں ۲۰۰ دن سے زیادہ مکانوں میں رہتے ہیں۔ اور اس لئے ان کا آگ سے تباہ ہو جانے کا اندیشہ زیادہ ہے۔ چھوٹے زمیندار اکثر ان کا شہری کمپنیوں میں بیمہ کراتے ہیں۔ ہندوستان میں جہاں اکثر بیماریاں پڑتی رہتی ہیں۔ اگر تمام خطرات کا بیمہ کر دیا جاوے۔ اور بیمہ کی کمپنی کی سرکار گارنٹی کر دے۔ (جیسا کہ معمولاً کیا جاتا ہے) تو کاشتکار جن کے ذرائع محدود ہیں۔ محفوظ ہو جاویں گے۔ میرے خیال میں پراپگنڈا کرانے کا بہترین طریقہ یہ ہوگا۔ کہ پہلے زمیندار کے جانوروں کے دودھ کو اچھی قیمت پر فروخت کیا جائے۔ پھر اس کو گائیوں کی اچھی نسل پیدا کرنے میں امداد دی جائے اور پھر اگر وہ رکھنے کے قابل ہوں۔ تو اس کو ان کے بیمہ کرانے کی ترغیب دی جائے۔

سویڈنی کسان

آخیر میں میں اُن سویڈن کے کسانوں میں سے جن کے کھیت میں نے ملاحظہ کئے ایک کا ذکر یہ واضح کرنے کے لئے کرتا ہوں۔ کہ پنجابی کسان سویڈنی طرز عمل اختیار کر کے

کیا کچھ کر سکتا ہے۔ مسٹر الف کا پچاس ایکڑ کا کھیت ہے اس کا باپ زندہ ہے۔ بڈھا ہونے کی وجہ سے وہ اب کوئی کام نہیں کرتا۔ اس کے باپ کی شروع میں کوئی زمین نہ تھی۔ اس نے بطور مزارع کے کام شروع کیا۔ اس نے اپنی بچت جمع کرکے اتنا روپیہ جمع کر لیا کہ ۱۹..ء کے طریقہ رہن کے ماتحت اس نے یہ کھیت خرید کر لیا۔ اب اس نے یہ کھیت اپنے لڑکے کے حوالے کر دیا ہے اور اس پر کسی طرح کے قرضہ کا کوئی بار نہیں ہے۔ مسٹر الف کا لڑکا زمین کو اچھی خاصی قسم کا بیان کرتا ہے۔ تمام زمین پر فصلیں کاشت ہوتی ہیں۔ کسی قطعہ کو گھاس کے لئے نہیں چھوڑا جاتا۔ وہ زیادہ تر اجناس غلہ کاشت کرتے ہیں۔ اپنی گندم اور کچھ جو فروخت کر دیتے ہیں۔ مگر وہ اپنی تمام جوی اور بہت سے جو اپنے مال مویشی کے کھلانے کی خاطر رکھ لیتے ہیں۔ سور اور مرغیوں کے علاوہ ان کے چار گھوڑے۔ ۳ دودھ کی گائیں اور ۹ بچھڑے بچھڑیاں ہیں۔ اس کی چھ گائیں نسل فریزین کے رجسٹر حسب نسب میں درج ہیں۔ اور باقی دو اعلے درجہ کے نسلی رجسٹر میں درج ہیں۔ اس کے ہر ایک جانور کی قیمت ۱۰۰۰ سے ۳۰۰۰ کرون تک ہوگی۔ اس کے تمام گھوڑے اور مویشیوں کا وبائی بیماریوں کا بیمہ ہو چکا ہوا ہے۔ گو اس کا کبھی ان بیماریوں سے نقصان نہیں ہوا۔ مگر محفوظ رہنے کی وجہ سے اسے اطمینان حاصل ہے۔ مسٹر الف کم از کم چھ انجمن ہائے امداد باہمی کا ممبر ہے۔ ڈیری جو اس کا دودھ خریدتی ہے۔ انجمن نگران جو اس کے دودھ کا امتحان کرتی ہے۔ انجمن نسل کشی

جس کے پاس ایک حسب نسب والا سانڈ ہے۔

سور کے گوشت کا کارخانہ جو اُن کے سور ذبح کرتا ہے۔ اور دو بھرسانی گھاس کی انجمنیں۔ ایک طویلہ میں پرالی بچھانے والا گھاس مہیا کرتی ہے۔ اور دوسری گھاس کی مٹی مہیا کرتی ہے۔ وہ غالباً زراعتی اشیاء مہیا کرنے والی انجمن کا ممبر بھی ہے۔ مگر اثنائے گفتگو میں مجھ سے یہ دریافت کرنا نظر انداز ہو گیا تھا۔ چونکہ اس کے ذمہ کوئی قرضہ کھلا یا رہتی نہیں ہے اس لئے اسے انجمن قرضہ میں شامل ہونے کی ضرورت نہیں پڑی۔ طویلہ کے لئے جو پرالی مہیا ہوتی ہے۔ اُس کے خلاف اُسے کچھ شکایت تھی۔ مگر باقی تمام انجمن ہائے امداد باہمی کے کام سے وہ خوش تھا۔ اس تذکرہ میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جو پنجابی کسان کے امکان سے باہر ہو۔

اشتمال ارضی

اِس باب کے عنوان کے لئے جو کلمہ استعمال کیا گیا ہے اُس سے ہندوستان میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں منتشر شدہ کھیتوں کو اکٹھا کر کے ایک یا ایک سے زیادہ ٹکڑوں میں تقسیم کرنا مراد لی جاتی ہے۔ اشتمال اراضی کی غرض یہ ہے۔ کہ انتظام کے خرچ میں کفایت ہو۔ آبپاشی آسانی سے ہو سکے۔ اور فصلوں کی بہتر نگرانی کی جا سکے۔ کھیتوں کے بکھر جانے اور تقسیم ہو جانے سے جو قباحتیں ہیں۔ اُن کے تشریح کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ اشتمال سے جو فائدے پنجاب میں ہوئے وہ لگانوں کے بڑھ جانے۔ مزارعان کے خوش رہنے۔ زیادہ کوؤں کے لگ جانے۔ موجودہ کوؤں کی آبپاشی بڑھ جانے اور بنجر یا چراگاہوں کی زمین کے زیر کاشت آ جانے سے بخوبی ظاہر ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ یورپ میں اشتمال اراضی کے ساتھ ساتھ لوگوں نے اپنے نئے اشتمال شدہ کھیتوں کے ارد گرد باڑیں لگانا شروع کر دی تھیں۔ مگر پنجاب میں سوائے ایک یا دو کاشتکاران کے ایسا کسی نے نہیں کیا۔ ممکن ہے کہ بعض اضلاع میں فصل کٹ جانے کے بعد مویشیوں کے مل کر چرائے

جانے کی وجہ سے باڑیں لگانے کی رسم نہ پڑی ہو۔ گو کئی دیہات میں اشتمال اراضی کی وجہ سے کئی چراگاہیں جو قابل کاشت تھیں۔ منقسم ہوکر مزروعہ ہوگئی ہیں۔ مگر پھر بھی جب تک اچھے مویشی پالے نہ جائیں اور اُن کی قدر نہ ہو۔ کاشتکاران اپنے مویشیوں کو خراب سانڈوں اور متعدی امراض سے بذریعہ باڑیں بنانے یا باندھ کر چرانے سے بچانے کی ضرورت کو پورے طور پر محسوس نہیں کریں گے۔ یورپ کے ملکوں میں اِن دو طریقوں میں سے ایک نہ ایک رائج ہوگیا ہے۔ انگلستان مکمل طور پر باڑیں لگ جانے کی سب سے نمایاں مثال ہے۔ مگر سیکنڈ ینیویا۔ ہالینڈ اور شمالی فرانس میں جانوروں کو باندھ کر چرانے کی رسم پڑ گئی ہے وہاں باڑ لگانے کے اخراجات سے زمیندار بچ جاتے ہیں۔ پنجاب میں جوں جوں مویشی کی نسل ترقی کرے گی اور خاص خاص فصلوں کی کاشت زیادہ ہوگی۔ اسی طرح رفتہ رفتہ لوگ باڑیں لگانا یا احاطے ڈالنا شروع کر دیں گے ؛

اشتمال اراضی کے فوری فائدوں کا تنگ خیال کسان آہستہ آہستہ یقین کرتے جا رہے ہیں۔ اب اگر تھوڑے خرچ پر کسی غیر جانبدارانہ ذریعہ سے اشتمال کا کام شروع کر دیا جائے۔ تو وہ بدظنی کو چھوڑ کر اس نئے طریقہ پر کاربند ہو جائینگے ؛

سیکنڈ ینیویا کی علم حالتِ زراعت اور کھیتوں کی وسعت کے متعلق جو بتایا جا چکا ہے[1]۔ اس سے ان ممالک کے کسانوں

---

[1] رہن اور امداد باہمی کے ابواب میں تین سکینڈ ینیویائی ممالک کے متعلق جو شروع میں بیان کیا ہے۔ وہ ملاحظہ ہو ؛

اور ہندوستان کے بہت بڑے زمیندا روں کا ایک دوسرے سے بہت مشابہ ہونا واضح ہو گیا ہو گا۔ ان دو ممالک کا (بالخصوص سویڈن کا) طریقہ واخراجات اشتمال کا مقابلہ کرنا سبق آموز ثابت ہو گا ؛ مسٹر پاٹل ساکن بڑودہ نے اشتمال اراضی پر اپنی فاضلانہ رپورٹ[1] میں یورپ کے قانون اور طریقہ اشتمال کو بالتشریح لکھ دیا ہے۔ اس لئے میں اُن کا ذکر یہاں بالتفصیل نہیں کروں گا۔ میں معترف ہوں کہ اِس باب کے لئے مجھے اُن کی رپورٹ سے بہت امداد ملی ہے۔ ہر ایک ملک کو اپنے عملہ پیمائش اراضی کی قابلیت اور زمینداران کے مزاج کے مطابق طریقہ کار تجویز کرنا پڑا ہے۔ اس لئے میں صرف انہی امور کا ذکر کرونگا۔ جن کا ہمارے حالات سے براہ راست مقابلہ کیا جا سکتا ہے ؛

ناروے اور سویڈن میں اشتمال اراضی

اٹھارویں صدی کے آخر اور اُنیسویں صدی کے شروع میں تین سکینڈینیویائی ممالک میں اشتمال اراضی نے جدید صورت اختیار کی۔ سویڈنی طریقہ جو لاگشفتہ ((Lagaskifte) یا قانونی اشتمال کے نام سے مشہور ہے ۔ ۱۸۲۷ء میں قائم ہوا۔ اس سے تمام مالکان یا اُن کے بیشتر حصہ کی رضامندی سے ٹکڑوں کی تعداد میں کمی کرنے کی کوشش کی گئی تھی ؛

---

[1] یورپ کے مختلف ممالک میں چھوٹے اور منتشر کھیتوں کے اشتمال پر رپورٹ۔ مصنفہ رامچندر راؤ کا پاٹل بڑودہ ۱۹۲۳ء

اُور طریقہ انشفتہ جو لاگشفتہ سے قبل رائج تھا۔ کافی نکمل تھا۔ اور بہت صورتوں میں اُس کی تبدیلی کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر اس میں تقسیم کرنے سے قبل مالکان کے بیشتر حصہ کی رضامندی لینی پڑتی تھی۔ سویڈن میں لاگشفتہ اور اُسی طرح کا ناروے میں جو طریقہ ہے۔ ان میں صرف ایک ہی مالک کی درخواست پر اشتمال جاری کیا جا سکتا ہے۔ اور اسی ایک کی استدعا پر اُسے تکمیل کو پہنچایا جاسکتا ہے۔ باقی مالکان کی رضامندی کی ضرورت نہیں۔ اس طریقہ پر اشتمال ایک سرکاری سرویر اور مالکان کے اجلاس عام کے دو مقرر کردہ پنچوں کی معرفت کیا جاتا ہے۔ اگر اُن کا فیصلہ نا تسلی بخش ہو۔ تو اُس کی اپیل ساٹھ دن کے اندر **عدالت اراضی** کے روبرو ہوسکتی ہے۔ جو ایک جج اور تین مقامی کاشتکاران پر مشتمل ہوتی ہے۔ عدالت اراضی کے فیصلہ کی اپیل ۳۰ دنوں کے اندر گورنمنٹ کے پاس ہوسکتی ہے۔ یہ امر قابل ملاحظہ ہے۔ کہ یہ مقدمات معمولی عدالت ہائے دیوانی میں پیش نہیں ہوتے۔ حالانکہ ایسے جھگڑے جو حقیت وغیرہ کے متعلق ہوں۔ اُن کا فیصلہ اُنہی عدالت ہائے دیوانی میں ہی ہوتا ہے۔ یہ طریقہ پنجاب کے زراعتی زمین کی تقسیم سے بالکل ملتا جلتا ہے۔ مگر یہاں محکمہ مال کا افسر نہ صرف عدالت اراضی کا کام کرتا ہے۔ بلکہ سرویر (پٹواری) جو سکینڈ نیویا کے سرویر سے کم تعلیم اور کم رتبہ کا ہوتا ہے۔ ضروری تجاویز میں ردو بدل بھی کر سکتا ہے۔ ناروے میں سرویر اپنا کام بغیر کسی افسر اعلےٰ سے دریافت کئے جاری رکھ سکتا ہے۔ فریقین اگر چاہیں

تو ان کے فیصلہ کی اپیل کر سکتے ہیں۔ ناروے میں اپیل **کمیشن اپیل** کے پاس کی جاتی ہے۔ جو اُس سروییر جو کام کر رہا ہو۔ اور چند نئے زراعتی پنچوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ یا عدالتِ دیوانی کے پاس کی جاسکتی ہے۔ اگر کمیشن کسی قانونی نقطہ کا فیصلہ کرے۔ تو اس فیصلہ کی اپیل بھی قانونی عدالت بالے میں ہوسکتی ہے۔ اس لئے اگر اشتمال اراضی کے مقدمات سویڈن کی نسبت ناروے میں زیادہ طول پکڑیں تو تعجب نہیں کرنا چاہئے۔ ایک سویڈن کے ماہر کی یہ رائے ہے کہ تقریباً ایک تہائی مقدمات میں اپیل کی گئی تھی۔ جس کا لازمی نتیجہ توقف ہوا۔ سویڈن میں مقدمات کی جو مثلیں میں نے دیکھیں۔ اُن میں مقدمات اشتمال کے دائر رہنے کی میعاد ۱۸ مہینہ معلوم ہوئی۔ مسٹر پاٹل کا اندازہ ہے۔ کہ ناروے میں یہ میعاد ۴ یا ۵ برس ہے۔ ناروے کے ایک سرکاری افسر نے مجھے ایک مثال بتائی۔ جس میں چھ سال گزر چکے تھے۔ مگر اشتمال کا کام ابھی شروع ہی نہیں کیا گیا تھا۔ اس کا خیال تھا۔ کہ مقدمہ بازی کی وجہ سے ممکن ہے یہ اس سال تک دائر رہے۔ مگر اُس نے بتایا۔ کہ اس کا لمبا ہونا ایک خاص صورت تھی۔ اس کی رائے تھی۔ کہ ۴ یا ۵ برس کا عرصہ اوسط میعاد سے زیادہ ہے۔ ناروے میں توقف زیادہ تر عملہ کے ناکافی ہونے کی وجہ سے ہوا ہے۔ ایک درخواست پر اوسطاً ۴۰۰ یا ۵۰۰ ایکڑ رقبہ پر کام شروع کیا جاتا ہے۔ گو کئی حالتوں میں رقبہ ان اعداد سے بہت زیادہ یا کم بھی ہوتا ہے۔

انجمن ہائے اشتمال اراضی پنجاب

پنجاب میں ہمارا یہ تجربہ ہے۔ کہ شروع کے چند سالوں میں امداد باہمی سرویر (سب انسپکٹر) جو اشتمال اراضی کے کام پر لگایا جائے۔ وہ چھ مہینہ میں ۵۰۰ ایکڑ سے کچھ زیادہ اراضی کا اشتمال کر سکتا ہے۔ بارہ آدمیوں نے ۱۹۲۱ء میں ۵۰۶۳ ایکڑ کا اشتمال کیا۔ اور یہ رقبہ آہستہ آہستہ بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ ۱۹۲۴ء میں اُنہوں نے ۱۱۳۵۰ ایکڑ زمین اشتمال کی؂

اِن سرویروں کو جبراً اشتمال کرنے کا اختیار نہیں۔ اشتمال اُسی وقت شروع کیا جاتا ہے۔ جب اُس رقبہ کے تمام زمیندار شامل ہونے پر رضامند ہوجائیں۔ اور اُس کو تب مکمل کیا جاتا ہے۔ جب ہر ایک مرد (اور عورت) اپنے نئے کھیت کو رضامندی سے قبول کرلے۔ زمینداران اپنی رضامندی سے ملکر امداد باہمی انجمن اشتمال اراضی کی غرض سے بناتے ہیں۔ سرویر کو ان کی مرضی کے مطابق کام کرنا پڑتا ہے۔ نئے ٹکڑوں کی تقسیم منوانے یا لوگوں کو شامل ہونے کے لئے مجبور کرنے کے لئے کوئی قانون نہیں ہے۔ ناظرین جنہوں نے یہ کام ہوتا ہوا نہیں دیکھا۔ اُن کے لئے یہ باور کرنا مشکل ہوگا۔

؂ یا تقریباً تمام۔ اگر کوئی ایک آدھ زمیندار ضد کر بیٹھے اور شامل ہونے پر راضی نہ ہو۔ تو اس کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور اُس کے کھیت اسی طرح بکھرے ہوئے رہنے دئے جاتے ہیں؂

کہ ہر ایک آدمی کا نئے ٹکڑوں کو قبول کرنا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے - ہر ایک سرویر کا آدھا وقت اسی ناکام کوشش میں صرف ہوتا ہے - کئی مثالیں ایسی بھی ہیں - کہ چھ مہینے کی محنت شاقہ کے بعد جب بڑے رقبہ کا اشتمال تکمیل کے قریب پہنچا تو صرف ایک آدمی کے ہٹ کر بیٹھنے کی وجہ سے سب کارروائی کو منسوخ کرنا پڑا - اگر ایسے شخص کی شکایت کی کوئی حقیقی وجہ نہ ہو - تو بالعموم لوگوں کے کہنے سننے سے وہ مان جاتا ہے - پنجاب میں اگر اسی طرح ناکامیابیاں نہ ہوتیں - تو یہاں کے سرویر سال میں ایک ہزار ایکڑ یعنی سویڈن سے تین گنا رقبہ[1] اشتمال کر دکھلاتے - مگر جبری اختیارات کے نہ ہوتے ہوئے بھی اوسط فی آدمی بڑھ رہی ہے - مقدمات کی وجہ سے دیر کبھی نہیں ہوئی - کیونکہ اشتمال رضامندی سے ہوتا ہے - اور اسی وقت اثر پذیر ہوتا ہے - جب کوئی جھگڑا نہ رہے - اگر وہ جھگڑے جو سکینڈینیویا میں عدالت ہائے میں جاتے ہیں - پنجاب میں انجمن میں ہی طے پا جائیں - تو کام چلا چلتا ہے - ورنہ اشتمال بند کر دیا جاتا ہے - اس لئے ہمیں جہاں ناکامیابی ہو - تو اس کو سکینڈینیویا کی مقدمہ بازی کے برابر تعبیر کرنا چاہیئے۔

عملہ

پنجاب میں عملہ پہلے ۱۰ سرویروں جن کو سب انسپکٹر اشتمال

---

[1] - کیونکہ سویڈن میں اوسط رقبہ ۵۰۰ ایکڑ ہے - اور وقت اوسطاً ڈیڑھ سال ہے۔

اراضی اور دو اعلےٰ سرویروں جن کو انسپکٹر کہا جاتا ہے۔ پر مشتمل تھا۔ ان سب کو گورنمنٹ سے تنخواہ ملتی تھی۔ ان لوگوں کو تعیناتی سرکاری عملہ مال (قانونگو۔ پٹواری) سے کی جاتی ہے۔ جو تمام اضلاع میں پیمائش اور مثل حقیت کے مکمل رکھنے کے فرائض انجام دیتا ہے۔ اِن خاص سرویروں کی تعداد اب ۱۲ سے ۲۴ کر دی گئی ہے۔ اِن میں سے ۲۲ کو تنخواہ سرکار سے ملتی ہے۔ یہ کام تجربہ کے طور پر سنہ ۱۹۲۰ء میں شروع کیا گیا تھا۔ اور سنہ ۱۹۲۴ء کے آخیر تک ۴۰۰۰۰ ایکڑ زمین کا اشتمال کیا جا چکا تھا۔ چونکہ کسانوں کے لئے یہ بالکل نئی بات تھی۔ اس لئے کام کی رفتار ابتدا میں تھوڑی تھی۔ مگر اب عملہ کے بڑھ جانے سے کام اور بھی زیادہ تیزی سے ہوگا۔ سویڈن میں سرویر اشتمال کے کام کے علاوہ اور چھوٹی موٹی سب تقسیمیں کرتے رہتے ہیں۔ سنہ ۱۹۲۲ء میں ۲۱۳ سرویر اور ان کے ۸۹ نائبوں نے ۱۰۵۰۰۰ ایکڑوں کے اشتمال کرنے کے علاوہ ۸۰۰۰۰ ایکڑوں کی چھوٹی موٹی تقسیمیں کیں۔ سنہ ۱۹۲۳ء میں انہوں نے ۳۱۶۵۰۰۰ ایکڑ کا اشتمال کیا۔ ہندوستان میں چھوٹی تقسیمیں معمولی عملہ مال کرتا ہے۔ وہ لاگشفتہ کی نسبت کم پیچیدہ ہوتی ہیں۔ اس لئے دونوں ملکوں کے عملہ اشتمال اراضی کا مقابلہ صحیح طور پر نہیں کیا جا سکتا۔

---

(۱) ہندوستان کے عملۂ مال کے بڑے فرائض یعنی مالگذاری واجب الوصول کا شمار۔ سالانہ فصلوں اور مزارعان کا اندراج انتقالاتِ حقیت کا تحریر کرنا وغیرہ۔ سویڈن کے سرویر نہیں کرتے

ناروے کے عملہ میں ۱۹۲۳ء اور ۱۹۲۴ء میں ۵۲ سرویر تھے
مگر مجھے اُن کے کام کے اعداد نہیں مل سکے۔ غیر ممالک کے قارئیں
ہندوستان کے امداد باہمی طریقہ اشتمال پر کار بند ہونے پر متحیر ہونگے
اِس کا سبب یہ ہے کہ یورپ میں کسان تعلیم یافتہ ہیں۔ اور وہاں
ماتحت عملہ مال دیانت دار ہے۔ ایک جاہل ملک میں چھوٹے چھوٹے
اہلکاروں کو بالخصوص دور افتادہ دیہات میں رعایت اور بددیانتی
کرنے کا بہت موقع ملتا ہے۔ چونکہ اشتمال کا کام زمیندار کی نہایت
عزیز چیز یعنی زمین کے متعلق ہے۔ اس لئے اس کام پر ماہر
دیانت دار افسران اعلےٰ کی نگرانی کا ہونا لازمی اور لابدی ہے۔
اعلےٰ افسرانِ مال کے پاس پہلے بھی بہت کام ہے۔ اور اگر اشتمال
کا کام بھی اُن کے سپرد کر دیا جائے۔ تو عملہ میں بھی ایزادی کرنی پڑیگی
خرچ بھی زیادہ پڑ جائے گا۔ اور پھر بھی شکایات ہونگی۔ سرویر
پر یہ پابندی عائد کرنے سے کہ وہ ہر ایک زمیندار کی رضامندی
سے کام کرے۔ بددیانتی کا خطرہ بھی کم ہو جاتا ہے۔ اور نگرانی
کی بھی اس قدر ضرورت نہیں رہتی۔ مگر کام پہلے کی نسبت
دس گنا زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔ انجمن امداد باہمی اشتمال اراضی
کے قواعد میں یہ درج ہے۔ کہ سرویر کے بتائے ہوئے ٹکڑوں
کو قبول کرنے کے لئے اکثریت اقلیت کو مجبور کر سکتی ہے۔
مگر اس اختیار کو عمل میں لایا جانا ابتک قرین مصلحت نہیں
سمجھا گیا۔ سکینڈ نیویا میں افسران نے مجھے بتلایا کہ وہاں
سرویروں کی دیانت داری کے متعلق شکایات نام کو بھی نہ
تھیں۔ بلکہ میرے اس کے متعلق دریافت پر بھی ان کو تعجب
ہوا۔ وہاں اپیلیں بددیانتی سے تشخیص قیمت یا درجہ بندی اراضی

کئے جانے کے خلاف نہیں ہوتیں۔ بلکہ اُن کے غلط کئے جانے کے خلاف ہوتی ہیں۔

سویڈن میں اشتمال کا کام تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ ۶۷۰۰۰ دیہات میں سے ۵۱۰۰۰ پر عمل لاگشفتہ یا نسلی بخش عمل الشفتہ ہوچکا ہے۔ اور باقی ماندہ میں سے تقریباً ۱۶۰۰۰ میں یہ عمل کرنا ضروری ہوگا۔ کیونکہ باقی نصف میں یا تو واحد مالک ہیں۔ یا چند ایک آدمی مالک ہیں۔ اس لئے وہاں اشتمال کی ضرورت ہی نہیں۔ ناروے میں صحیح اعداد دستیاب نہیں ہو سکے۔ اور کام بھی ابھی بہت زیادہ نہیں ہوا ہے۔ مزروعہ زمین کا ایک تہائی اور غیر مزروعہ (جنگل اور چراگاہیں) کا پانچواں حصہ اشتمال ہوچکا ہے۔ مگر یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ کس قدر رقبہ اشتمال ہونا باقی ہے۔ اس اراضی کا دسواں حصہ پہلے بھی اشتمال ہوچکا تھا۔ مگر یا تو کام غیر مکمل تھا۔ یا حالات کے تبدیل ہوجانے کی وجہ سے وہ سب بیکار ہوگیا۔

ناروے کی آبادی گنجان نہیں۔ آبادی سڑکوں اور زراعت کے بڑھ جانے پر کھیت منتشر ہو جائیں گے۔ اس لئے وہ رقبے جن میں اب تک کام نہیں ہوا۔ اشتمال کرنے پڑینگے یہی وجہ ہے کہ ناروے کے قانون کے مطابق تیس سال کے بعد دوبارہ اشتمال کیا جائیگا۔ حالانکہ سویڈن میں دوبارہ اشتمال سب متعلقین کی رضامندی سے ہو سکتا ہے۔ یہ تجویز کہ بیشتر حصہ مالکان کی رضامندی پر دوبارہ اشتمال کر دیا جائے۔ ابھی زیر غور ہے۔ اور اس کے قانونی شکل دینے کے لئے کوئی کارروائی نہیں کیجارہی سویڈن میں تمام زمینداران کی رضامندی کبھی نہیں لیگی۔ اور

کسی زمین پر لاگشنفتہ دوبارہ نہیں کیا گیا۔ اس لئے پنجاب میں بھی ہمیں بعض لوگوں کے یہ کہنے پر کہ اشتمال کے تیس سال بعد زمین کی پہلے کی طرح حالت ہو جائیگی۔ زیادہ فکرمند نہیں ہونا چاہیئے۔ اُمید ہے۔ کہ سو سال تک پھر اشتمال کی ضرورت نہ پڑے گی۔ مگر یہ خیال رہے۔ کہ زمین کے دوبارہ ترتیب دینے یا امداد باہمی ذرائع سے تبادلہ کرنے کی مستقل تجویز کو جلدی سے مسترد نہیں کر دینا چاہیئے۔ جس سے کھیت بے فائدہ تقسیم ہونے یا منتشر ہو جانے سے بچ سکتے ہوں۔ چھوٹے کھیتوں کی تقسیم در تقسیم[۵] ہونے کا سوال اگلے باب میں زیر بحث آئیگا۔

عمل لاگشنفتہ میں جو گورنمنٹ یا زمیندار کو اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔ اُن کا ذکر کرنے سے پہلے میں چند ایک دیگر امور کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

(۱) رہنان سکینڈینیویا میں اشتمال میں مرتہن کی سابقہ مرہونہ زمین کے حقوق اسی قیمت کی اسی راہن کی اور اراضی پر منتقل ہو جاتے ہیں۔ ہر اشتمال میں مرتہن کے حقوق بمنزلہ زمیندار کے حقوق کے شمار ہوتے ہیں۔ یعنی اگر اُس کے حقوق کو کسی طرح کا نقصان پہنچتا ہو۔ تو وہ زمیندار کی طرح اپنے دعوے کی اپیل کر سکتا ہے۔ چونکہ سروریا اور اس کے نائب

---

[۵] میں تقسیم در تقسیم۔ معافی قطعہ۔ اور اشتمال کے سوالات کے ایک دوسرے سے مختلف ہونے کی طرف خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں اشتمال کے سوال کو ان کے واضح طور پر نہ سمجھنے سے نقصان پہنچتا ہے۔

بلا رو و رعایت کام کرتے ہیں۔ اِس لئے اس طرح کی شکایات عام طور پر نہیں ہوتیں۔ پنجاب میں بھی مرتہن کو جو خود کاشت نہ کرتا ہو۔ آسانی سے راضی کر لیا جاتا ہے۔ مگر مرتہن با قبضہ کو زمیندار کیطرح راضی کرنے میں مشکل پیش آتی ہے؛

(۲) **معذور اشخاص** وہ اشخاص جو سن رسیدہ ہونے یا کسی اور وجہ سے حاضری سے معذور ہوں انکی نمائندگی عدالت کے مقرر کردہ ولی کرتے ہیں عورتوں کو حاضر ہونا پڑتا ہے۔ جب کوئی نا بالغ بلوغت کو پہنچے تو وہ ولی کے اعمال پر اعتراض کرسکتا ہے۔ مگر اس صورت میں اس کی حق رسی ولی کی ذات سے کرائی جاتی ہے۔ کارروائی اشتمال درہم برہم نہیں کی جاتی؛

(۳) **حق مزارعگی** پنجاب کی طرح وہاں مزارعان موروثی نہیں ہیں؛

(۴) **غیر حاضر اشخاص** غیر حاضر اشخاص کی اخبارات میں مشتہری کی جاتی ہے اور اگر ان کی جائے سکونت معلوم ہو یعنی اگر وہ امریکہ وغیرہ چلے گئے ہیں تو دفتر خارجہ کی معرفت اُن کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ اشتہار قانوناً کافی سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بعد عدالت اس کا نمایندہ مقرر کر دیتی ہے۔ جو اگر بے ایمانی کرے تو ذاتی طور پر ذمہ وار گردانا جاتا ہے؛

(۵) **مشترکہ چرائی** مزروعہ زمین کے پاس چرائی کے لئے

کوئی مشترکہ زمین نہیں رکھی جاتی۔ اگر پہاڑوں میں کوئی مشترکہ چراگاہ ہو۔ تو وہ کسی دور دراز مقام پر ہوتی ہے جہاں ہر ایک کھیت سے ایک ایک آدمی اپنے مویشی لے جاکر مسلسل کئی مہینے رہتا ہے۔

(۶) گھروں کا انتقال جب نئی تقسیم میں کسی زمیندار کے گھر والی زمین کسی اور کو ملجائے۔ تو اس سے اپنی زمین میں گھر منتقل کرنے کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے[1]۔ زیادہ قیمتی مکانات جہاں ہوں وہیں رہنے دیئے جاتے ہیں۔ مگر چھوٹے چھوٹے مکانات منتقل کردئے جاتے ہیں۔ انتقال مکانات کا خرچ باقی مالکان پر باچھ کرکے اور گورنمنٹ سے عطیہ حاصل کرکے پورا کیا جاتا ہے۔ ناروے میں یہ باچھ ہر ایک آدمی کی زمین کی تشخیص شدہ قیمت کے مطابق ایک مقررہ رقم سے زیادہ نہیں ہوسکتی۔ اگر باچھ سے تمام خرچ پورا نہ ہو۔ تو گورنمنٹ بقایا رقم خود ادا کردیتی ہے۔ سویڈن میں آدھا خرچ گورنمنٹ دیتی ہے۔ اور آدھا خرچ زمینداران پر باچھ کردیا جاتا ہے۔

سویڈن میں گورنمنٹ ایک حال ہی کے جاری شدہ

---

[1] مسٹر پائل کی رائے ہے۔ کہ وہ خود جاتے ہیں۔ مگر مجھے اس کے برعکس اطلاع دی گئی تھی۔ دونوں بیانات مختلف صورتوں میں درست ہونگے۔

قانون کے تابع ایسے غریب لوگوں کے مکانات منتقل کرنے کا خرچ ادا کرتی ہے۔ جو مقامی افسران سے اس امر کا سرٹیفکیٹ حاصل کریں +

یہ قانون ابھی مشہور نہیں ہؤا۔ جب غریب لوگوں نے اِس سے فائدہ اُٹھانا شروع کیا ۔ تو مقامی فنڈوں پر اس خرچ کا بہت بار پڑے گا۔ جہاں مویشی خلنے گاؤں میں سب ایک دوسرے کے متصل ہوں۔ اور مالکان ان کے گاؤں میں رہنے پر رضامند ہوں۔ تو سرویر اور پنچ اُن کے مکانات کے تحت اراضی کو ہر ایک شخص کے حصہ کی زمین میں شمار کر لیتے ہیں ۔ مکانات اُسی صورت میں منتقل ہوتے ہیں ۔ جب کوئی کسان اپنی زمین میں جاکر رہنا چاہے۔ جو نئی تقسیم میں اس کے موجودہ مکان سے دور جا پڑی ہو۔ یا اس صورت میں جب وہ زمین جس پر اُس کا مکان ہو۔ کسی اور کے حصہ میں آئے ۔ پنجاب میں ایسے قانون کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہاں ہر ایک شخص کو اُس کا مکان اگر گاؤں میں نہ ہو۔ سرویر انجمن کی منظوری سے اُسی کو دیدیتا ہے +

(۷) معاوضہ ۔ اگر ہر ایک شخص کو اشتمال شدہ ٹکڑہ دینے کے لئے ضروری ہو۔ کہ کسی ایک کو ایسی سابقہ زمین کی نسبت ناقص زمین حصہ میں ملے۔ تو اُس کو اچھی زمین لینے والے سے نقدی میں معاوضہ دلایا جاتا ہے +

قوانین

ناروے اور سویڈن میں یہ انتظام اشتمال اراضی کے ایک خاص قانون کے تابع ہوتا ہے۔ پنجاب میں جہاں رضا کارانہ طریقے استعمال ہوتے ہیں۔ وہاں انجمن اپنے قواعد کے تابع تمام ممبران پر جو موجود ہوں۔ اور شامل ہوسکتے ہوں۔ پابندی عائد کرسکتی ہے۔ ایسے ممبران اپنی شکایات کا تصفیہ بذریعہ کارروائی ثالثی کراتے ہیں۔ اور عدالتوں میں اُن کو نہیں لیجاسکتے مگر کسی غیر حاضر شخص کا نمایندہ سوائے عدالت دیوانی کی طول طویل کارروائی کے اور کسی طرح منفرد نہیں ہوسکتا۔ پنجاب میں بیوگان کے حقوق اراضی پر ناحیات ہوتے ہیں اشتمال کرتے وقت اُس کے وارثان بازگشت کی رضامندی تو لی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر یہ وارثان بھی مر جائیں۔ تو زمین اور وارثان کے پاس چلی جائیگی۔ ان تمام صورتوں میں اور اُس صورت میں بھی جب نابالغ بالغ ہونے پر اپنے ولی سے اُس اشتمال شدہ زمین کو واپس لینے کے لئے جس سے ولی دست بردار ہوگیا ہو۔ جھگڑا شروع کردے۔ تو کارروائی دیوانی شروع ہوسکتی ہے۔ جو غالباً بدنیتی پر مبنی ہوگی۔ مگر قانون اُس کے کئے جانے میں کسی طرح مانع نہیں ہوسکتا۔ پنجاب میں صرف اس قانون کی ضرورت ہے۔ کہ ایسے مقدمات میں

(۱) بار ثبوت اُس شخص پر ہو۔ جو اشتمال کے خلاف نالش کرے

(۲) اگر ایسا شخص یہ ثابت کردے۔ کہ اس کے حقوق کو نقصان پہنچا

ہے۔ تو اشتمال درہم برہم نہ کیا جا سکے۔ بلکہ اس کو اس نقصان کا معاوضہ نقدی میں دلایا جائے ٭

مزارعان موروثی

پنجاب میں مزارعان موروثی کے حقوق ایسے عجیب واقع ہوئے ہیں۔ کہ اُن کا تذکرہ علیحدہ کرنا ضروری ہے۔ اُس کو بلا رضامندی مالک زمین کے اپنی زمین کے اشتمال کرنے یا تبادلہ کرنے کا حق نہیں ہے۔ اشتمال اراضی میں جس طرح کاغذات مال میں تقسیم اور اشتمال کا اندراج ہوتا ہے۔ اس سے یہ امر مشتبہ ہے۔ کہ آیا اشتمال میں مالکِ زمین کی رضامندی لی جانی ضروری ہے۔ یا نہیں۔ اگر یہ رضامندی نہ لیجائے تو یہ ممکن ہے۔ کہ بدویانت مالک بعد میں یہ اعتراض کرکے کہ انتقال ناجائز تھا۔ مزارع موروثی کے حقوق کو زائل کرا دے۔ مزید براں مزارعان موروثی کے وارثان بازگشت کو وہی زمین ورثہ میں مل سکتی ہے۔ جو ان کے مورث اعلےٰ کے قبضہ میں رہی ہو۔ اس لئے تبادلہ سے اُن کے حقوق وراثت مخدوش ہو جاتے ہیں۔ جب تک کہ مالک سے خاص معاہدہ اُس کے متعلق نہ تحریر کرا لیا جائے۔ اشتمال اراضی کے ترقی میں یہ رکاوٹیں پنجاب کے قانون رعینانہ (Punjab Tenancy act.) کی ترمیم سے ہو سکتی ہیں۔ اگر اشتمال اراضی میں مزارعان موروثی کو تبادلہ کی اجازت دیدی جائے۔ اور وارثان بازگشت کے حقوق وراثت محفوظ کر دئے جائیں ٭

پنجاب میں اخراجات

پنجاب میں اشتمال اراضی کے اخراجات ناروے اور سویڈن کی نسبت کم ہیں۔ مگر وہ اس قدر کم نہیں۔ جتنی کہ مجھ کو توقع تھی۔ ۱۹۲۴ء کے اخیر تک پنجاب میں عملہ کا خرچ ۵۳۰۰۰ روپیہ ہؤا ہے۔ اس میں ۳۱ مارچ ۱۹۲۴ء تک ۱۲۔ اور یکم اپریل ۱۹۲۴ء سے ۲۲ سرویروں کی تنخواہ سفر خرچ و دیگر اخراجات کاغذ سیاہی وغیرہ شامل ہیں۔ لیکن اس میں سرکاری افسران اعلےٰ کا خرچ شامل نہیں ہے۔ جو رجسٹری اور انجمن ہائے امداد باہمی کی عام نگرانی کا کام کرتے ہیں۔ اور جن کا کچھ وقت انجمن ہائے اشتمال اراضی کی نگرانی پر بھی صرف ہوتا ہے۔ اشتمال شدہ رقبہ ۴۰۰۰۰ ایکڑ ہے۔ اور ۱۰۰۰ ایکڑ کے قریب ابھی زیر اشتمال ہے۔ مگر ابھی تکمیل کو نہیں پہنچا۔ اگر افسران اعلےٰ کا خرچ بھی شمار میں لایا جاوے تو سرکاری خزانہ پر خرچ اندازاً ڈیڑھ روپیہ فی ایکڑ پڑتا ہے زمیندار کو جس خرچ کا کفیل ہونا پڑتا ہے۔ اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ ایک امداد باہمی سنٹرل بنک نے انجمن ہائے امداد باہمی کو سرمایہ بہم پہنچانے کے کام سے حاصل کردہ منافعہ سے دو سرویروں کا خرچ ادا کیا ہے۔ نیز غیر سرکاری مقامی انجمن ہائے امداد باہمی کے سب انسپکٹر جو ہر قسم کی انجمنہائے کی نگہداشت اور پڑتال کرتے ہیں۔ اور انہی سے اپنی تنخواہ حاصل کرتے ہیں۔ ان سرویروں کی وقتاً فوقتاً اپنے رسوخ سے امداد کرتے رہتے ہیں۔ کاغذات مال کی نقول جو عملہ مال سے

لی جاتی ہیں۔ اُن کی اُجرت بھی گاؤں والوں کو ادا کرنی چاہئے۔ اور اسی طرح انجمن اشتمال اراضی کے کاغذات اور کتابوں کی قیمت بھی انہی کو ادا کرنی چاہئے۔ مکانات کے منتقل کرنے کے لئے کبھی کوئی خرچ یا چھ نہیں کیا گیا۔ اور زمین جو دی گئی ہو۔ یا لی گئی ہو۔ اس کی اقسام کے فرق کا معاوضہ جو اکثر دلایا جاتا ہے۔ وہ ایک خرید کردہ چیز کی قیمت ادا کرنے کے طور پر ہوتا ہے۔ ماتحت عملہ مال (پٹواری) کو بسا اوقات اُس کی امداد کے سلسلہ میں انعام بھی دیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ اُس کے افسران اعلےٰ اس کو اس کے لینے کی اجازت دیں۔ مالکان کو جو خرچ فی ایکڑ ادا کرنا پڑتا ہے۔ وہ وثوق کے ساتھ نہیں بتایا جاسکتا۔ مگر میرا اندازہ ہے۔ کہ وہ ایک آنہ[۵۱] فی ایکڑ ہوگا۔

ناروے میں

ناروے میں سرکار تمام سروبروں اور اُن کے دفاتر کے کلرکوں کی تنخواہ۔ سفر خرچ اور روزانہ بھتہ ادا کرتی ہے۔ مگر مقامی پنچوں کا روزانہ بھتہ اور سفر خرچ (اگر کوئی ہو) مقامی مزدور۔ دفتر کی عمارت۔ ماہرین اور عدالت ہائے قانونی کے اسٹامپ اور فیس تمام مالکان اراضی سے وصول کئے جاتے ہیں۔ مکانات کے منتقل کرنے کا بیشتر حصہ مالکان سے جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے۔ وصول کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی کمی

۵۱۔ ایک پینی (Penny)

پڑ جائے۔ تو سرکار پوری کر دیتی ہے۔ مجھے کئی اشتمالوں کے اعداد دئے گئے تھے۔ میں اُن میں سے دو کو تمثیلاً پیش کرتا ہوں۔ ایک گاؤں میں ۱۰۰ ایکڑ زمین کے اشتمال پر مالکان کو ۵۰۰ کرون (۲۵۰ روپیہ) اور سرکار کو ۶۸۰ کرون (۳۴۰ روپیہ) ادا کرنا پڑا۔ یہ اعداد اوسط سے بہت کم ہیں۔ کیونکہ کوئی اپیل نہیں کی گئی تھی۔ اور نہ ہی کوئی مکان منتقل ہوا تھا۔ یہ بتایا گیا تھا کہ ۱۰۰ ایکڑوں کی قیمت میں ۱۶۰۰ کرون کا اضافہ ہو گیا تھا۔ ایک اور ۴۰۰ ایکڑ اراضی پر جو زیادہ تر غیر مزروعہ تھی۔ اور جس کا تقسیم کرنا بہت آسان تھا۔ اشتمال کا خرچ مالکان کو ۵۷۴ کرون اور سرکار کو ۱۰۴۰ کرون ادا کرنا پڑا۔ یہ اعداد خاص طور پر کم ہیں۔

ناروے کے ۱۹۲۴ء کے میزانیہ میں ۱۴۳۲۰۰۰ کرون اشتمال اراضی کی مد میں رکھا گیا ہے۔ اس سے ۱۵۰۰۰ کرون مکانات کے انتقال کے لئے ہے۔ اور باقی رقم کا بیشتر حصہ ۵۲ سرویرا اور ان کے بہت سے نائبوں کی تنخواہ وغیرہ کے لئے ہے۔ ۱۹۲۳ء میں میزانیہ ۱۵۸۱۰۰۰ تھا۔ جس میں سے ۳۵۰۰۰ مکانات کے لئے تھا۔ ناروے میں اندازاً دو تہائی خرچ سرکار ادا کرتی ہے۔ اور ایک تہائی مالکان اراضی دیتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ سالوار رقبہ اشتمال شدہ کے اعداد مجھے نہ مل سکے۔

سویڈن میں ۱۹۲۲ء میں ۱۰۵۰۰۰ ایکڑ اور ۱۹۲۳ء میں ۳۶۵۰۰۰ ایکڑ کا اشتمال ہوا۔ اگر احتیاط کے طور پر

ناروے میں اشتمال شدہ اراضی ۳۰۰۰۰ بھی فرض کریجائے تو یہ یقیناً بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ وہاں کام زیادہ نہیں ہوا اور عملہ بھی سویڈن کی نسبت تھوڑا ہے۔ سرکار کو ۱۵۰۰۰۰ کروں کے میزانیہ پر ۵ کرون یعنی اڑھائی روپیہ فی ایکڑ پڑے گا۔ اس میزانیہ میں حکمانہ افسرانِ اعلےٰ کی تنخواہ وغیرہ کا کوئی حصہ شامل نہیں ہے ⁂

سویڈن میں

سویڈن میں گورنمنٹ سرویر اور اُس کے عملہ کی تنخواہ اور دیگر بھتہ نیز پنچوں کا سفرخرچ بھی دیتی ہے۔ یہ آخری خرچ ناروے میں مالکان ادا کرتے ہیں۔ مالکان مقامی مزدوری دفاتر۔ نقشوں اور دستاویزات کے اسٹامپ اور فیس اور پنچوں کا روزانہ خرچ خوراک ادا کرتے ہیں۔ نیز سرویروں کو ایک زائد رقم بھی جس کا شمار اشتمال کے کام کی تعداد پر کیا جاتا ہے۔ مالکان ادا کرتے ہیں ⁂

مکانات کے انتقال۔ سڑکوں اور بدرووُں وغیرہ کے بنانے کے اخراجات مالکان اور سرکار نصف نصف ادا کرتے ہیں۔ رقبہ اشتمال شدہ اور مالکان کے اخراجات کے صحیح اعداد یہاں مل گئے تھے۔ مالکان نے ۱۹۲۲ء میں ۱۰۵۰۰۰ ایکڑوں کے لئے ۲۱۶۰۰۰ کرون ادا کیا۔ یعنی ۲ سویڈش کرون (۲ روپیہ) فی ایکڑ اور ۱۹۲۳ء میں ۳۶۵۰۰۰ ایکڑوں کے لئے ۸۵۰۰۰

کرون یعنی ½ ۲ کرون فی ایکڑ (یا ½ ۲ روپیہ[۵۱]) ادا کیا۔
گورنمنٹ کے ذمہ جو خرچ پڑا اُس کے اعداد اس قدر واضح
نہیں۔ سرکار نے ۱۹۲۲ء میں ۸۲۵۰۰۰ کرون سرویروں
اور ان کے عملہ کو بطور سفر خرچ اور روزانہ الاؤنس کے دیا۔
مگر یہ رقم چھوٹی چھوٹی تقسیموں وغیرہ (جو تقریباً ۸۰۰۰۰ ایکڑوں
پر مشتمل تھیں) اور اشتمال کے کام (جو ۱۰۵۰۰۰ ایکڑوں پر
مشتمل تھا) ہر دو کے لئے خرچ ہوئی تھی۔ چھوٹی تقسیموں کے
کام پر اشتمال کی نسبت خرچ کم پڑتا ہے۔ کیونکہ اس میں
تھوڑے آدمی اور چھوٹے ٹکڑوں کا تعلق ہوتا ہے۔ مالکان
نے ان چھوٹی تقسیموں میں لاگشفتہ کی نسبت ۹ گنا زیادہ
رقم ادا کی۔ اس طرح اگر ۸۲۵۰۰۰ کرون کا دسواں حصّہ
لاگشفتہ کے لئے تصور کیا جائے۔ تو ۱۰۵۰۰۰ ایکڑوں
کے لئے ۸۲۵۰۰ کرون خرچ ہوا۔ ۱۹۲۳ء میں سرکار کو
سڑکوں کے بنانے اور مکانات کے منتقل کرنے میں ۲۵۰۰۰
کرون ۳۶۵۰۰۰ رقبہ اشتمال شدہ پر دینے پڑے۔ ۱۸۴

۵۱۔ سویڈنی کرون کی شرح مبادلہ اب ناروے کے کرون کے
تقریباً دوگنی ہے۔ گو ناروے میں سویڈن کی نسبت قیمتیں بڑھ
گئی ہیں۔ مگر ناروے کے کرون کی قیمت اندرون ملک میں آدھی نہیں
ہوگئی۔ اس لئے ان کا روپیوں میں دکھایا جانا گمراہ کن ہے۔
(اب ناروے کے کرون کی شرح مبادلہ بھی وہی ہے۔ جو
سویڈش کرون کی ہے۔ یعنی ہر دو ممالک کا ایک کرون تقریباً ایک
روپیہ کے برابر ہے۔ مترجم)

ایکڑ کے اشتمال کے کام کے تفصیلی اعداد معلوم ہو سکے تھے ۔اس پر کل ۱۰۷۹ کروں یعنی ۶ کروں فی ایکڑ خرچ آیا۔ اور سرکار کو اندازاً نصف رقم ادا کرنی پڑی - میری رائے میں ملک سویڈن میں خرچ ۲ ½ یا ۳ سویڈ فی کروں فی ایکڑ پڑتا ہے۔ جو ناروے کے تخمینہ کے برابر ہے۔ اور پنجاب سے تقریباً دوگنا ہے[۵۱] ٭

ڈنمارک میں

زرعی غلامی ((Serfdom) سے آزاد ہونے پر ڈنمارک کے کسانوں کو زمین غیر منتشر ٹکڑوں میں دی گئی تھی۔ تقریباً اُسی وقت یعنی اٹھارویں صدی کے آخری نصف اور اُنیسویں صدی کے شروع میں آزاد زمینداروں کی زمین کے اشتمال کی کارروائی کی گئی تھی۔ ۱۸۷۱ء کے قانون کے رو سے اس کارروائی کو قانوناً جائز قرار دیا گیا۔ اشتمال کے لئے اس ملک کے زیادہ حصہ میں

۵۱۔ مسٹر پاٹل نے گریگسٹیبی میں ۱۸۴ ایکڑوں کے اشتمال کا خرچ ۷۰۰۰ کروں لکھا ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اِن اعداد کے حاصل کرنے میں غلطی ہوئی ہے۔ کیونکہ اس نام کے ۵ گاؤں ہیں۔ اور جس گاؤں میں ۱۸۴ ایکڑ کا اشتمال ہوا ہے۔ وہاں خرچ صرف ۱۰۷۹ کروں آیا ہے ٭

۵۲۔ آئرلینڈ میں زمینداران سے قوانینِ اراضی کے ماتحت زمین خرید کر کے کسانوں کو اسی طرح دیدی گئی ہے۔ جیسی کہ پہلے تھی آئرلینڈ میں اراضیات کے بکھر جانے کی تکلیف فی الحال زیادہ نہیں ٭

کوئی باقاعدہ طریقہ کار نہیں ہے۔ اور جبر کرنے کا اختیار بھی نہیں ہے۔ کسان وقتاً فوقتاً کھیتوں کے بکھر جانے کی تکلیف کو خود ہی تبادلے کرنے یا فروخت وغیرہ کرنے سے رفع کر لیتے ہیں۔ لیکن سرکار اس میں کچھ حصہ نہیں لیتی۔ البتہ سرویر اراضی مالگذاری قائم کرنے کی غرض سے نئی پیمائش کی آکر پڑتال کرتا ہے۔ ۱۰ یا ۲۰ فی صدی جائدادوں کی صورت میں اشتمال کا کیا جانا ضروری بتایا گیا ہے۔ مگر کسانوں میں آزادی کی روح اس قدر ہے کہ اُن پر ایسا کرنے کے لئے کوئی دباؤ نہیں ڈالا جا سکتا۔ اور نہ ہی اُنہوں نے خود ایسا کرنے کے فائدہ کو سمجھا ہے۔ تقسیم در تقسیم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اور بعض علاقوں میں یہ تکلیف روبہ ترقی ہے ڈنمارک کے حالات ہمسایہ ممالک کے واقعاتِ اِشتمال کی ایک دلچسپ نوعیت ظاہر کرتے ہیں۔ سویڈن میں اشتمال ڈنمارک کی نسبت بعد میں شروع ہوا۔ پھر اشتمال کرنے کی ضرورت اب محسوس ہونا شروع ہوئی ہے۔

ناروے میں کام اس سے بھی بعد میں شروع ہوا تھا۔ اس ملک میں تیس سال بعد پھر دوبارہ جبراً اشتمال کرنے کا قاعدہ اس ڈر سے رکھا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اشتمال معمولی حالات میں سو سال تک موثر رہ سکتا ہے۔

جنوبی جٹلینڈ میں

سنہ ۱۹۲۴ء میں سلسوگ کے باز یافتہ علاقہ میں چونکہ اٹھارویں صدی میں جو سابقہ انتقال ہوا تھا۔ وہ اب بیکار ہوگیا تھا۔ اس لئے رضاکارانہ طور پر انتقال کرنے کا ایک خاص قانون نافذ کیا گیا۔ ایک کمیشن کسانوں کو انتقال کرنے کی رغبت دلانے اور ان کی درخواستیں حاصل کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ کسان خود ٹکڑوں کی تقسیم طے کرتے ہیں۔ اور اگر اُن کی خواہش ہو۔ تو کمیشن اُن کی مدد کرتی ہے۔ کمیشن کو نہایت احتیاط سے کام کرنا پڑتا ہے۔ تاکہ کسی طرح کے دباؤ سے لوگ ناراض نہ ہوجائیں۔ ایک دوسرے کی رضامندی سے جو ٹکڑے تجویز کئے گئے ہوں۔ اُن کی پیمائش کے لئے محکمہ پیمائش اراضی کو بلایا جاسکتا ہے۔ مگر چونکہ اِس ضلع میں سابقہ جرمنی مثل حقیت (گرونڈ بوخ) میں ہر ایک کھیت کا صحیح نقشہ اور پیمائش درج ہے۔ اِس لئے اِس محکمہ کی مداخلت کی چنداں ضرورت نہیں رہتی۔ کسان اپنی درخواست بھیجیں۔ اور کمیشن اگر اُن کو رجسٹری کرلے۔ تو تمام رسوم اسٹامپ۔ اور فیس مال

معاف کردی جاتی ہیں۔ باقی تمام اخراجات کسان خود ادا کرتے ہیں۔ اب تک بہت سی درخواست ہائے موصول ہو چکی ہیں۔ میرے معائنہ کے وقت سب سے پہلا ہی اشتمال مکمل ہو چکا تھا۔ اور اب اُس کا اندراج کاغذات مال میں ہو رہا تھا۔ اب ایسی کمیشنوں کے ذریعہ ڈنمارک کے دیگر اضلاع میں اشتمال کے لئے لوگوں کو رغبت دلانے کی تجویز زیر غور ہے۔ یہ طریقہ پنجاب کے امداد باہمی طریقہ سے ملتا جلتا ہے۔

ہر ایک ملک میں چھوٹے زمینداروں کو برقرار رکھنے کا سوال سال بسال زیادہ اہمیت اختیار کرتا جاتا ہے۔ دیہاتی طرز زندگی کی تنہائی اور اس کا ہر قسم کی دلچسپی سے خالی ہونا (جسے ہر ایک تعلیم یافتہ محسوس کرتا ہے) کاشتکار کا پرانے دقیانوسی طریقوں پر کاربند ہو کر تھوڑی پیداوار حاصل کرنا۔ چھوٹے آدمیوں کی قرضہ اور خرید و فروخت کے معاملات میں صنعتی عالم میں بے چارگی۔ سب اسے کاشت ترک کرنے اور شہروں کی طرف مراجعت کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ لیکن سیاسی سکون۔ خوراک کی بہم رسانی اور قومی صحت کی خاطر یہ نہایت ضروری ہو گیا ہے۔ کہ اراضیات میں خود مختار کسان اور کاشتکار آباد کیئے جائیں۔ اور ان کے وہاں قائم رکھنے کا انتظام کیا جائے۔ دیہاتی مزدور کو چونکہ آباد کرنا اور برقرار رکھنا مقصود ہے۔ اسلئے اسکے ساتھ دوسرے لوگوں کیطرح سلوک کیا جانا چاہیے۔ اس کو صرف لوگوں کو خوراک پہونچانے والا خدمتگار ہی تصور نہیں کر لینا چاہیئے۔ جب زمیندار کی پیداوار اسقدر زیادہ ہو جائیگی۔ کہ وہ اپنے اخراجات نکالکر اپنے گذر اوقات کے لئے ایک معقول رقم بچا سکے گا تو تب وہ بہتر طریقہ ہائے زراعت کی تائید خود کرنے لگ جائے گا اور بہتر زندگی بسر کرنے کے مشورہ

پر غور کریگا۔ چھوٹے زمینداروں کو قائم رکھنے کی تین بڑی ترکیبیں ہو سکتی ہیں (۱) زمین حاصل کرنے کے لیئے۔ جماعتیں بنانا جو بالعموم امداد باہمی طریق پر ہوں جن میں کسان مل کر زمین خریدیں۔ یا لگان پر لیں۔ دوسرے انجمن ہائے آبادکاری کی ترویج کرنا جو کسانوں کو زمین لگان پر دیں۔ یا ان کے پاس زمین فروخت کریں۔ تیسرے سرکار سے قرضہ جات یا عطیہ جات حاصل کر کے براہ راست اشخاص کو آباد کرنا۔ ان میں پہلی ترکیب انگلستان اور آئرلینڈ میں استعمال ہوتی ہے۔ دوسرے ڈنمارک اور ناروے میں۔ اور تیسری سکنڈنیویا اور جزائر برطانیہ میں استعمال ہوتی ہے ۱۹۲۰ء میں اٹلی کی زمین حاصل کرنے کی انجمنوں کے ملاحظہ کرنے کے بعد مجھے یہ سنکر بہت خوشی ہوئی۔ کہ آئرلینڈ کی فری سٹیٹ نے ۱۹۳۰ء میں ایک آراضی کا بنک قائم کر دیا۔ اس بنک نے ۱۹۲۱ء میں لوگوں سے قرضہ کے ذریعہ روپیہ حاصل کر کے ۱۲۰۰۰۰ ایکڑ زمین قوانین خرید آراضی کے ماتحت بڑے زمینداروں سے لیکر چھوٹے زمینداروں کو یا زمین حاصل کرنے کی انجمنوں کو منتقل کرا دی۔ اور ان انجمنوں کو آراضی کے بنک (لینڈ بنک) سے ۳۷۰۰۰ پونڈ قرضہ دلوا دیا یہ طریقہ اصولاً تو بہت اچھا تھا۔ مگر اسمیں غیر ضروری اولوالعزمی اور تعجیل برتی گئی۔ جو ممبران آباد کئے گئے تھے۔ ان کی پہلے قطعی کوئی زمین نہ تھی اور وہ بہت عرصہ تک قوانین نافذالوقت کے خلاف اعتراض کرتے رہے تھے۔ اسطرح پر زندگی بسر کرنیمیں دماغ کی کیفیت اس قسم کی ہو جاتی ہے

نمبر۱۔ جیسا کے مویشی کے باب میں میں نے کیا ہے۔ بہتر کاروبار پہلے ہونا چاہیے۔ اسکے بعد کاشت آئیگی۔ اور بہتر زندگی پھر وجود میں لائی جا سکتی ہے۔ عملی طور پر ان سب کو ایک دم کیا جاتا ہے مگر بہتر کاروبار کے لیئے۔ شروع میں زیادہ توجہ درکار ہوتی ہے۔ آجکل خطرہ تو یہ ہے کہ بہتر کاروبار اور بہتر زراعت پر ہی کہیں اکتفا نہ کر لیا جائے بہتر زندگی خود بخود ہی ان کے بعد نہیں آجاتی بہتر زندگی کی تلقین کرنا لازمی ہے اور پنجاب میں ہم نے انجمن ہائے تعلیم بالغان اور ثالثی کے اسکے تلقین کرنیکی کوشش کی ہے۔ دیکھو اگلا باب

کہ مل کر باقاعدہ کام کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ ان کو حسب خواہش مل کر کاشت کرنا یا علیحدہ علیحدہ کاشت کرنے کی اجازت تھی۔ مگر جب تک زمین کی حالت پورے طور پر درست نہ ہو جائے۔ ان کو مل کر کاشت کرنے کی رائے دی جاتی تھی۔ باہمی خرید و فروخت کی ہدایت بھی کی جاتی تھی ۱۹۲۴ء میں میرے ملاحظہ کے وقت کل انجمنوں سے تین چوتھائی نے زمین آپس میں تقسیم کر لی تھی اور آپس میں کسی طرح کی رضامندی سے امداد باہمی نہیں کر رہے تھے۔ وہ مجبور تھے کہ زمین کی قیمت سالانہ اقساط میں بمعہ سود مشترکہ طور پر ادا کریں کیونکہ بنک افراد کے حقوق کو تسلیم نہیں کرتا تھا اور زمین کی ملکیت سب کی سب انجمن ہائے کی تھی۔ اس حالت میں ان کو امداد باہمی پر کاربند نہیں خیال کیا جا سکتا۔ باقی بھی برائے نام مشترکہ کاشت کرتے تھے۔ کیونکہ دراصل انہوں نے اپنی آراضیات دوسرے کاشت کاروں کو لگان پر دی ہوئی تھیں۔ تاکہ سرمایہ محفوظ بڑھتا رہے۔ اور جو شروع میں مشکلات ہوتی ہیں وہ بھی ان کو برداشت نہ کرنی پڑیں ان لوگوں کی طبائع ایسی نہیں معلوم ہوتیں جو امداد باہمی طریق پر آباد ہونے کے قابل ہوں۔ اور میرا یہ خیال ہے۔ کہ ان میں سے کئی کبھی بھی آباد ہو جائیں گے فری سٹیٹ گورنمنٹ نے اب کمشن آراضی مقرر کیا ہے جو تمام علاقہ کی زمینوں کو قانون خرید آراضی کے ماتحت منتقل کرا دیگا یہ انجمن ہائے سب اسی کمشن کے تابع کر دی گئی ہیں۔ کمشن کو اختیار دیا گیا ہے کہ ان انجمن ہائے میں سے جس کو مناسب سمجھے منسوخ کر دے اور اسکے متعلقہ زمین دیگر اشخاص میں تقسیم کر دے۔ ان انجمن ہائے کی ناکامیابی کی وجہ یہ ہے کہ ان کا قیام اسوقت ہوا جب ملک میں ابتری تھی اور ان میں وہ وہ لوگ شامل ہوئے۔ جو غلطی سے یا راستی سے قانون کی مزاحمت کرنے میں شامل تھے۔ نیز ان کی راہنمائی اور تعلیم دینے کے لئے کوئی امداد

باہمی نظام نہ تھا یہ واضح رہے کہ امداد باہمی طریق پر کاشت صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جو امن پسند اور محنتی ہوں - اور انہیں ماہرین امداد باہمی اور زراعتی کی لگاتار امداد ملتی رہے۔

انگلینڈ میں

سنہ ۱۹۱۶ء میں سر ایچ ورنی کے ماتحت جو کمیٹی مقرر ہوئی اس نے خارج شدہ سپاہیوں کو زراعتی کام سکھانے اور جنگ سے بعد زمینوں پر آباد کرنے کے لئے مرکزی فارموں کے قائم کرنے کی سفارش کی۔ جو مشترکہ اور امداد باہمی طریق پر کاشت کئے جائیں۔ چنانچہ سنہ ۱۹۱۶ء اور سنہ ۱۹۱۸ء کے قانون آبادی اراضیات قلیل کے ماتحت ۲۵۰۰۰۔ ایکڑ زمین حاصل کی گئی۔ اور کچھ تھوڑا رقبہ بطور عطیہ کے حاصل کیا گیا۔ اسطرح کے پندرہ فارم قائم کئے گئے۔ مگر سنہ ۱۹۲۰ء میں ان میں سے تیرہ ضلع کی کونسلوں کو چھوٹے زمیداروں کو آباد کرنے کے لئے منتقل کر دئیے گئے یا شخصی طور پر کسانوں کے پاس فروخت کر دئیے گئے۔ صرف دو کھیت مشترکہ انتظام کے ماتحت ایمنبری اور پٹنگٹن میں منافع کمانے کے لئے باقی رکھے جائیں گے۔ ان میں تمام روپیہ سرکاری لگایا جاتا ہے۔ مگر مقامی ڈائرکٹر کو انتظام میں بہت آزادی حاصل ہے۔ یہ ہر دو فارم تقریباً ۲۳۰۰ و ۲۳۰۰ ایکڑ کے ہیں۔ اور سنہ ۱۹۲۴ء میں ان میں ۲۴ اور ۵۹ خارج شدہ سپاہی آباد کئے گئے تھے۔ زراعتی گڑبڑ کی وجہ سے ایمنبری والے کھیت میں ۸۰۰۰ پونڈ کا خسارہ ہے اور پٹنگٹن والے میں ۳۲۰۰۰ پونڈ کا مگر وزارت کا بیان ہے۔ کہ دونوں کھیتوں میں سنہ ۱۹۱۷ و ۱۹۱۸ء میں منافع ہوا تھا۔ اور یہ کہ زراعتی گڑبڑ میں تمام زمینداروں نے بہت نقصان اٹھایا ہے۔ اگر ان کے مال مویشی پر لگائے ہوئے سرمایہ کے سود کو بھی شمار کیا جائے۔ تو اس نقصان کے اعداد

اور بھی زیادہ ہوجائیں گے۔ اس طرح پر عمل کرنے سے ہر ایک زراعتی کاروبار میں کسی نہ کسی وقت مضر نقصان رونما ہوگا۔ اور جیساکہ ولوین زراعتی گلڈ کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا گیا تھا۔ ان کے صحیح نتائج کا اندازہ کئی سالوں کے عرصہ کے بعد لگایا جاسکتا ہے۔ اس سے یہ فائدہ ہوا ہے۔ کہ کئی ایک نااہل آدمی کاشت کرنا سیکھ کر اب عمدہ کاشتکار بن گئے ہیں۔
پٹرنگٹن فارم یارکشائر میں ایک علیحدہ جگہہ واقع ہے۔ اس کی وجہہ سے لوگوں میں باہمی میل جول رکھنے کی عمدہ روح پیدا ہوگئی ہے۔

پنجاب میں

ضلع منٹگمری میں رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی کی زیر نگرانی پنجاب گورنمنٹ نے سرکاری نہری زمین میں سے چھہ کاشتکاروں کی جماعتوں کو آراضیات عطا کی ہیں۔ زمین ناقص قسم کی ہے۔ اس لئے آسان شرائط پر دی گئی ہے کل رقبہ ۲۵۰۰ ایکڑ ہے۔ اور ان میں سے پانچ جماعتوں میں جو تقریباً ۱۰۰ اشخاص پر مشتمل ہیں ممبران اپنی انجمن حصول آراضی کے مزارعان کے طور پر کام کرتے ہیں۔ اور اپنی اپنی زمین کا لگان انجمن کو ادا کرتے ہیں۔ یہ ترکیب اسلئے عمل میں لائی گئی ہے۔ کہ ممبران اپنی انتظامیہ کمیٹوں کی راہنمائی سے اس ناقص زمین کی حالت کو درست کریں۔ اور دقیانوسی کاشت کے طریقوں کو چھوڑ کر ترقی یافتہ طریقوں سے اسکو کاشت کریں۔ انجمن ہائے حصول اراضی بطور انجمن ہائے قرضہ کے بھی کام کرتی ہیں اور خرید و فروخت کا کام بھی کرسکتی ہیں۔ یہ آبادیات ابھی نئی ہیں اور زمین کے ناقص ہونیکی وجہہ سے جو شروع میں مشکلات ہوتی ہیں۔ وہ ابھی ممبران نے سر نہیں کیں۔ ان میں سے کئی غیر حاضر ہوجاتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ غیر حاضر ممبران اور حاضر باش ممبران میں تنازعات پیدا ہوجاتے ہیں۔ انگریزی اور آئرلینڈ کے آبادکاران اور ان میں فرق یہ ہے کہ یہ پہلے ہی سے

باقاعدہ کاشت کار ہیں - ابھی چونکہ ابتدا ہے۔ اس لئے طریقہ زراعت میں اصلاحات نہیں کی جا سکتیں - اور اس تجربہ کی کامیابی کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اگر زمین معمولی قسم کی بھی ہوتی - تو بھی اس ترکیب کی کامیابی میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اس صورت میں یہ آباد کاران گراں سود پر بھاری قرضہ جات اوٹھانے سے بچ جاتے - جو انہیں اب برداشت کرنی پڑتی ہیں - جنوبی ہندوستان میں بھی چند ایک حصول آراضی کی انجمن ہائے رجسٹری کی گئی ہیں -

انجمن ہائے آبادی

ڈنمارک اور ناروے کی گورنمنٹیں انجمن ہائے آبادی کے قیام میں امداد دیتی رہی ہیں - ایک انجمن ناروے میں سے اور ایک درجن یا اس سے زیادہ ڈنمارک میں ہیں

ناروے میں نی جورڈ (نئی زمین) کی انجمن ۱۹۰۸ء میں اس لئے قائم کی گئی تھی - تا کہ غیر ممالک میں ہجرت کر جانے کی رَو کی بندش کرے ۱۹۱۷ء میں اس انجمن نے اندرونی آبادی اس مقصد کے حصول کا بہترین ذریعہ سمجھ کر اختیار کی - یہ انجمن ان اشخاص سے زمین خرید کر لیتی ہے - جو کاشت عمیق نہیں کرتے - یا نہیں کر سکتے پھر ایسی زمینوں کو درست اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کر کے زمینداروں کو قسطوں پر فروخت کر دیتی ہے - ان آراضیات کے آباد کار ملحقہ دیہات کے زمینداروں کے لڑکے ہوا کرتے ہیں - جو ویسے زمین نہ ملنے کی وجہ سے دیہات کو چھوڑ جاتے ہیں - کیونکہ ناروے میں زمین صرف ایک لڑکے کو ورثہ میں ملتی ہے وہاں غیر کاشتکاران کو کاشت سکھلانے یا آباد کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی آراضیات ۲۰ سے لیکر ۶۰ ایکڑ کے ٹکڑوں میں تقسیم کی جاتی ہیں - آباد کار بحیثیت انجمن کے تنخواہ دار ہونے کے اپنا مکان بناتا ہے - اور جب تک اسکی زمین کی پوری اصلاح نہ ہو جائے وہ اس طرح مزدوری کر کے گذارہ کرتا رہتا ہے۔

جب زمین کی حالت جس پر تقریباً تین سال لگتے ہیں۔ درست ہو جاتی ہے تو پھر وہ مکان اور زمین کا مالک ہو جاتا ہے۔ انجمن کو ان کی قیمت کی ادائیگی اقساط سے کرتا رہتا ہے لیکن انجمن کے پاس وہ زمین مکفول رہتی ہے۔ انجمن کا تمام روپیہ سرکاری ہوتا ہے۔ اسے اگر نیم سرکاری کہا جائے تو بجا ہے۔ آباد کاران سرکاری بنک تعمیر مکان و ارضیات قلیل سے براہ راست قرضہ لے سکتے ہیں۔ (اس بنک کا انتظام ناروے کے شاہی بنک رہن الاراضیات کے ہاتھ میں ہے۔) اور اس کی ادائیگی انجمن آبادی کو اقساط میں کر سکتے ہیں جنگ کے بعد چونکہ تعمیر مکانات کی لاگت بہت بڑھ گئی۔ اس لئے آبادی کا کام رک گیا ۱۹۲۴ء کے وسط تک ۱۰۰۰۰ ایکڑ میں ۲۵۰ کھیت قائم کئے جا چکے تھے۔ اور چند ایک ابھی زیر تجویز تھے سرکار نے چھوٹے زمینداروں کے بنک کی وساطت سے ۶۷۰۰ آدمیوں کو آباد کیا ہے۔ یہ بنک ابھی نیا ہے۔ مگر ممکن ہے۔ کہ جوں جوں تعمیر مکانات کی لاگت کم ہوتی جائیگی ایسے آباد کاران کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ جو مکانات کی تعمیر کے لئے قرضہ جات بنک سے حاصل کریں اور آراضیات کی خرید اور درستی کا کام انجمن کی وساطت سے کریں اس طرح سرکار کے سر سے بھی کچھ بوجھ ہلکا پڑ جائے گا۔ موجودہ حالت میں مکانات پر بہت خسارہ ہے۔ جو سرکار پورا کرتی رہتی ہے۔

ڈنمارک میں

ڈنمارک میں آبادی کی بڑی انجمن زیلینڈ فونن اور جنوبی جٹلینڈ کی انجمن ہے یہ انجمن ۱۹۰۶ء میں شروع ہوئی۔ مگر تعمیر کے اخراجات گراں ہونے کی وجہ سے اسے ۱۹۱۶ء سے لیکر ۱۹۲۱ء تک اپنے کاروبار بند کر رکھنے پڑے۔ جنوبی فنلینڈ کا دور افتادہ علاقہ جرمنی سے واپس ہونے پر اسکے دائرہ عمل میں شامل ہو گیا

گورنمنٹ ڈنمارک ایسی انجمن ہائے کو قرضہ دیتی ہے۔ مگر زیلینڈ کی انجمن گو ہر طرح سے قرضہ لینے کی قابلیت رکھتی اسکے حصص پر سود محدود ہے۔ اور اسکے ٹوٹنے پر تمام منافع جات کسی زراعتی کام پر صرف کئے جاسکتے ہیں مگر اوسنے اب تک قرضہ برداشت کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ یہ انجمن بازار سے زمین خرید کرتی ہے اور اس کا دعوےٰ ہے۔ کہ سرکار کی نسبت سستی قیمت پر زمین خرید کرسکتی ہے وجہ شاید یہ ہے۔ کہ سرکار کو جبری طور پر حصول اراضی کا اختیار نہیں ہے۔ ایسے اراضیات جن پر مکانات آگ سے جل چکے ہوں۔ فی الفور خرید کرلیتی ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں زمین پر آباد کاران کے لئے ناقابل رہائش مکان کا بار نہیں ہوتا۔ جب زمین پر کوئی ایسی ناقص عمارت ہو۔ تو انجمن سب سے پہلے ایسے مکان کو بطور سکنی مکان کے منافع پر فروخت کردیتی ہے۔ اور پھر اس زمین کو ۱۰ یا ۲۰ ایکڑ کے ٹکڑوں میں تقسیم کردیتی ہے۔ ڈائرکٹروں کا اندازہ ہے۔ کہ ڈنمارک میں ایک زمیدار ۱۰ ایکڑ اچھی زمین یا ۱۵۔ ایکڑ اوسط درجہ کی زمین پر گذارا کرسکتا ہے۔ انجمن نے ۱۹۲۴ء سے لیکر اب تک تقریباً نمبر۱ ۲۵ ایکڑ زمین پر ۱۵۰۰ آدمی آباد کئے ہیں۔ قیمت خرید ایک لاکھ ساٹھ ہزار تھی (تقریباً ایک کروڑ روپیہ یعنے ۴۰۰ روپیہ فی ایکڑ) ان کھیتوں کا رقبہ حال میں ۵۰ سے ۲۵۰ ایکڑ تک رہا ہے۔ اور لاگت ۱۵۰۰۰ سے ۳۰۰۰۰ کرون رہی ہے۔
انجمن کا انتظام ایک کمیٹی کے ہاتھ میں ہے۔ جس کو سرمایہ حصص کے

نمبر۱ ڈنمارک کی زمین کی پیمائش کے اعداد کو آسانی سے انگریزی پیمائش میں تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ ڈنمارک میں زمین کی پیمائش رقبہ کے لحاظ سے نہیں ہوتی۔ بلکہ اوس کے معاملہ کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ جیسے ہندوستان میں بجائے کسی زمین کے رقبہ بتانے کے اس کو ۵۰۰ روپیہ معاملہ والی زمین کہا جائے۔ یہ عدد زمین کی قسم کے ساتھ بدلتا رہے گا۔

ضامنان منتخب کرتے ہیں - چونکہ سرمایۂ محفوظ تین لاکھ کروں سے زیادہ جمع ہو گیا ہے اس لئے سرمایۂ حصص تمام واپس لے لیا گیا ہے - جب اراضی خرید کی جاتی ہے تو اس وقت انجمن بنک سے روپیہ لے لیتی ہے - آبادکار اپنے حصہ کی رقم کا دسواں انجمن کو نقد ادا کر دیتا ہے اور قرضیہ یا تو سرکار سے یا مجلس قرضہ سے (رہن اول پر) حاصل کر کے انجمن کا روپیہ بے باق کر دیتا ہے اپنا مکان تعمیر کرنے کے لئے بھی اُسے سرکار سے روپیہ قرض لینا پڑتا ہے - مگر اب تعمیر کے اخراجات گراں ہونے کی وجہ سے انجمن نے مجبوراً یہ کام خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے - مکان اور زمین کی بقایا رقم آبادکار سے بالاقساط وصول کی جاتی ہے - اب تک کوئی خسارہ نہیں ہوا - باقی انجمن ہائے بھی اس طریقہ پر کام کرتی ہیں - مگر وہ اس کی نسبت چھوٹی ہیں - اور جب کبھی انہیں ضرورت ہو وہ سرکار سے روپیہ لے لیتی ہیں موجودہ حالات میں پنجاب میں اور شاید ہندوستان میں بھی ایسی انجمن ہائے کے قائم کرنے کی گنجایش نہیں ہے - بہرحال مجھے کسی ایسی انجمن کے وجود کا علم نہیں ہے - زمین میں کاشت عمیق ہو سکتی ہے - وہاں چھوٹے زمیدار کسی کمپنی یا غیر امداد باہمی انجمن جس کا انتظام ان کے اپنے ہاتھ میں نہو - کے اپنے آپ کو سپرد کرنے میں تامل کرینگے ایسے قومی ہمدرد جو محض قوم کی بہبودی کی خاطر اور بغیر اپنے کسی ذاتی فائدہ کے ایسی انجمنوں کو قائم کریں فی الحال نہایت کم یاب ہیں - اگر کبھی ایسا کام کیا جائے - تو لازم ہے - کہ وہ یا تو خالص امداد باہمی طریق پر ہو یا سرکاری انتظام کے ماتحت کیا جانا چاہیے

آبادکاران کو براہ راست امداد

ڈنمارک میں سرکاری امداد براہ راست ایسے اشخاص کی جماعت کو بھی

مل سکتی ہے۔ جو ملکر ایک جگہ آباد ہوں۔ بشرطیکہ ان سب کی ملکیت جداگانہ ہو یہ امداد فرداً فرداً بھی مل سکتی ہے۔ ان طریقوں کا ایک دوسرے سے کوئی خاص امتیاز نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ آباد کاران کی تعداد کا انحصار اس رقبہ پر ہے۔ جو کہ کسی ضلع میں آبادی کے قابل ہو سرکاری زمین کے آباد کار۔ ان کے علاوہ ایسے اشخاص کو بھی امداد دی جاتی ہے۔ جو کسی بڑے زمیندار سے نجی طور پر زمین خریدیں۔ اور انہیں سرکاری امداد نہیں ملتی انہیں کسی بنک یا مجلس سے رہنی قرضہ لینا پڑتا ہے

ناروے میں

گورنمنٹ ناروے نے اب تک ۶۷۰۰۰ آدمیوں کو آباد کیا ہے۔ جن میں سے ۴۰۰۰۰ کسان ہیں۔ جن کا گذارہ محض زراعت پر ہے۔ باقی چھوٹے زمیندار ہیں جو شہروں کے پاس رہتے ہیں۔ اور زراعت کے علاوہ دیگر کاروبار بھی کرتے ہیں۔ موخر الذکر لوگ معاشرت کے متعلق کسی خاص تنظیم یا مراعات کے خواہاں نہیں ہوتے۔ اور قبل الذکر بھی چونکہ کسی گاؤں کے قریب آباد ہوتے ہیں۔ اس لئے وہیں کے لوگوں کی راہ و رسم اختیار کر لیتے ہیں ناروے اور سویڈن میں آبادی کسی مرکز سے شروع کر کے باہر کی طرف لے جائی جاتی ہے یعنے گاؤں کے نواح سے شروع کر کے ارد گرد کے جنگلات اور بنجر اراضیات آہستہ آہستہ آباد کی جاتی ہیں۔ ان ممالک میں انگلینڈ اور ڈنمارک کی طرح اراضیات کے چھوٹے قطعات میں تقسیم کرنا اتنا آسان نہیں۔ مگر جنوبی صوبجات میں شہروں کے قریب ایسی تقسیم کی جاتی ہے۔ ناروے کی گورنمنٹ نے تجربتاً ۱۴ آدمیوں کو ۵۰ ایکڑ فی کس دیکر آبادی کی ہے۔ ان میں سے آدھی زمین کی کاشت کے لئے بنجر شکافی کی گئی تھی۔ اور آدھی ایسی جنگل سے ہے مگر بنجر شکافی کی لاگت ۴۰۰۰ سے لیکر ۵۰۰۰ فی ٹکڑہ آئی۔ حالانکہ ایسے ٹکڑہ

کی کل قیمت فروخت صرف ۲۰۰۰۰ کرون تھی یہ خسارہ بلاشبہ کچھ تو جنگ کے دوران اور بعد کے قیمتوں کے اوتار چڑھاؤ کی وجہ سے ہے مگر اس قدر زیادہ ہوا ہے۔ کہ اس تجربہ کو پھر دہرایا نہیں جائے گا۔ نئی جوڑ آبادی کو مالی امداد دینے میں سرکار کو اس کی نسبت کم خرچ کرنا پڑتا ہے۔

سویڈن میں

یہاں سے مجھے انجمن ہائے آبادی کی متعلق کوئی تفصیلی حالات دستیاب نہیں ہوئے مگر صوبہ کے انجمن ہائے زراعت ایسے قرضہ جات کی ضمانت دیتی ہیں۔ جو آباد کاران کو سرکار کی طرف سے دئے جاتے ہیں محکمہ جنگلات جنگلوں کے کناروں پر آبادی کی ایک تجویز بڑے پیمانہ پر کر رہا ہے۔ سرکاری زمین ۱۵۔ ایکڑ کے چھوٹے ٹکڑے یا ۴۰ ایکڑ کے بڑے ٹکڑوں میں آباد کاران کو دی جاتی ہے۔ جن اشخاص کو ۱۵ ایکڑ کا ٹکڑہ دیا جاتا ہے۔ وہ محض زراعت پر گذارہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان دور افتادہ مقامات کی آب وہوا اور ذرائع آمدورفت ناقص ہونے کی وجہ سے زراعت کے ارتقا کا امکان بہت محدود ہے یہ لوگ قریب کے جنگلات یا ۴۰ ایکڑ کے بڑے کھیتوں میں محنت مزدوری کر کے اپنی آمدنی میں اضافہ کرتے ہیں۔
ان آباد کاران کو بالعموم ان کی معاشرت اور مدرسوں وغیرہ کے اعتبار سے یک جا رکھا جاتا ہے۔ مگر اکثر یہ لوگ اپنے پرانے گاؤں کے قریب ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے علیحدہ کوئی انتظام نہیں کرنا پڑتا ان میں سے اکثر لوگ دیہاتی ہوتے ہیں شہری لوگ زراعت اس وقت اچھی کرتے ہیں۔ جب انہیں زراعت سیکھنے کا شوق ہو۔ یا جب انہیں۔

دیہاتیوں میں ملا کر رکھا جائے ۱۹۱۲ء کے سیاسی اثرات کے ماتحت بے روزگار شہری لوگوں کی تین جماعتیں آباد کی گئی تھیں۔ جو ناکام رہی ہیں۔ ان میں سے تقریباً نصف آدمی چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ اس طرح بھاگ جانے کا بڑا سبب یہ تھا۔ کہ ان کی بیویاں دیہاتی زندگی کو پسند نہیں کرتی تھیں۔ تجویز ۰۰۰ ا آدمیوں کے آباد کرنے کی ہے ان میں چھ سو تو پہلے آباد کئے جا چکے ہیں۔ اور میری تحقیقات کے وقت تک ۱۰۰ اور کھیت تیار کئے جا چکے تھے۔ پہلے یہ کام زراعت کے انسپکٹروں کے زیر نگرانی تھا۔ مگر اب اُسے زیادہ تر محکمہ جنگلات کر رہا ہے۔ اس طریقہ پر آباد کرنے کے لئے سوا کروڑ ایکڑ سرکاری زمین پڑی ہوئی ہے۔ سب سے بڑی غرض تو جنگلات کو درست کرنے کی ہے مگر لکڑی کی تجارت کمزور پڑ جانے سے عارضی طور پر شہتیریوں اور زمین کی مانگ گھٹ گئی ہے۔ اس لئے اب لوگ آبادی کرنے کے لئے قطعات کی چنداں خواہش نہیں کرتے۔

قرضہ جات اور اعانت رقمی

دونوں ملکوں میں آبادکاران کی امداد کے لئے سرکاری فنڈ یا ادارے قائم کئے گئے ہیں ناروے میں فنڈ کاشت زمین سے ۰۰۰ ۵ کرون قرضہ شخصی درخواست دہندگان کو ½ ۲ فیصدی مقررہ سود پر خرید آراضی کے لئے مل سکتا ہے۔ بشرطیکہ ان کی سالانہ آمدنی ۰۰۰ ۵ کرون سے زیادہ نہ ہو۔ وہ سود صرف ۵ سال کے لئے ادا کرتے ہیں۔ اس کے بعد اصل ۱۵ سالانہ اقساط میں ادا کرتے ہیں۔ اگر وہ نئی جوڑ دیا چھوٹے زمیداراں اور تعمیر مکانات کے بنک سے قرضہ لیں تو ان کو قرضہ پر جس قدر سود ½ ۲ فیصدی سے زائد ادا کرنا پڑے۔

وہ سرکار ادا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ چھوٹے آدمیوں کو اپنی آراضیات درست کرنے کے لئے ۵۰۰ کرون فی ایکڑ تعمیر مکان کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ بڑے کسان شاہی بنک ہلن تاروسے یا مجالس سے سے قرضہ حاصل کر سکتے ہیں۔ جو لمبی معیاد میں بالاقساط واجب الادا ہوتا ہے۔

اسی طرح سویڈن میں گورنمنٹ ۱۵ ایکڑ کھیت والے آبادکاران کے مکانات خود تعمیر کر دیتی ہے۔ اور اس میں اسے کچھ نقصان کا کفیل بھی ہونا پڑتا ہے ۴۰ ایکڑ والے آبادکاران کو ۵۰۰ کرون عطیہ ترقی حیثیت آراضی کے لئے دیا جاتا ہے اب شاید یہ عطیہ ان سے چھوٹے زمیداران کو بھی دیا جانا منظور ہو جائے گا۔ چھوٹے زمیداران کو پہلے سرکار گائے خریدنے کے لئے ۵ فی صدی پر قرضہ بھی دیتی ہے۔ اور چھوٹے زمیداران کو سرکار ۱۵۰۰۰ کرون تک کی رقم کے قرضہ جات زراعتی انجمنوں[۱] چھوٹے زمیداران کی انجمنوں اور مقامی جماعتوں کی ضمانت اور ان کی وساطت سے دیتی ہے موجودہ شرح سود ۴½ فی صدی[۲] ہے سود صرف پہلے پانچ سال ادا ہوتا ہے۔ نصف قرضہ چالیس سال میں ادا ہوتا ہے۔ اور باقی نصف ان چالیس سالوں یا چپانچ سالوں میں ادا کیا جاتا ہے۔ جو اطلاعات شائع ہو چکی ہیں۔ ان سے سویڈن میں آبادکاران کی صحیح تعداد کا پتہ نہیں ملتا۔ جو آبادکار بذات خود ۱۹۲۰ء تک آباد ہوئے ان کی تعداد کل ۱۹۰۰۰ ہے اور رقم قرضہ جو زراعتی انجمن

---

[۱] سے نئے قواعد سویڈن کی پارلیمنٹ کے سامنے ۱۹۲۴ء کے موسم خزاں میں پیش ہونے والے تھے

[۲] یہ شرح اس شرح سود سے کم ہے جس پر گورنمنٹ کو بازار میں سے روپیہ قرضہ پر ملتا ہے۔

ہائے اور پرائیویٹ جماعت ہائے کو دی گئی ہے ۔ ۲½ کروڑ کرون ہے ۔ اگر ۷۵۰۰ کرون فی کس کی اوسط پڑے اور یہ چھوٹے آبادکاران کو بھی شامل کرکے لگائی جائے ۔ تو صرف ۸۰۰۰ آدمی شمار میں آتے ہیں ۔ سویڈن اور ناروے کی آبادی کے بیان میں صرف تین امور کا تذکرہ کرنا ضروری ہے ۔ جن کا پنجاب سے تعلق ہو سکتا ہے ۔ وہاں کی گورنمنٹیں یہ جائز قرار دیتی ہیں ۔ کہ چھوٹے زمیداران کو آباد کرنے کے لئے بازاری شرح سود سے کم پر قرضہ جات دے ۔ ترقی حیثیت آراضی اور تعمیر مکانات کے لئے عطیہ جات دے ۔ اور ان انجمن ہائے اور جماعت ہائے کو اعانت رقمی دے ۔ جن کی غرض آبادکاری ہو ۔

ہندوستان میں غیر مزروعہ رقبہ کے آباد ہونے میں جو بڑی مشکل درپیش ہے وہ پانی کی کم یابی ہے ۔ [عہ۱] اس مشکل کا حل سوائے بصرفہ کثیر ذرائع آبپاشی نکالنے کے اور کوئی نہیں ۔ زمین بھی میسر نہیں ہے ۔ اور نہ ہی عام طور پر کسی آبادی کے قائم کرنے کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے ۔ پنجاب میں جب کسی رقبہ کی آبپاشی ہوتی ہے ۔ تو آبادکاروں کو زمین مفت دیدی جاتی ہے ۔ مال گذاری شرح کی چند ایک فصلوں کے لئے معاف کر دی جاتی ہے ۔ اور آبادکار کے نام حق ملکیت منتقل کر دینے کے لئے بہت تھوڑی قیمت لی جاتی ہے ۔ ناروے [عہ۲] اور سویڈن میں ترقی حیثیت کے لئے جو عطیہ جات دئے جاتے ہیں ۔ یہ رعایت انکے برابر بلکہ ان سے بھی زیادہ جا پڑتی ہے مگر ہندوستان میں شروع میں جو بھاری قرضہ جات تعمیر مکانات اور مویشی کے لئے برداشت کئے جاتے ہیں ۔ سویڈن ناروے وغیرہ میں ان سے

عہ۱ اور بعض اوقات جنگلی جانوروں کی کثرت بھی ایک مشکل ہے ۔ جیسا کہ ہندوستانی ریاستوں میں ہے

عہ۲ عام طور پر للعہ ۱۲ روپیہ فی ایکڑ لیا جاتا ہے (۱۵ روپیہ ایک پونڈ)

زمیندار اپنے بیج جاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں سرکار سے یا آبادی کی انجمنوں سے سستی شرح سود پر قرضہ جات مل جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہندوستانی رہن کے بنکوں کے بیان میں ذکر کیا گیا ہے۔ سرکاری قرضہ ہندوستان میں چھوٹے زمینداران کے لئے ہمیشہ فائدہ مند ثابت نہیں ہوتا۔ اس کے دو وجوہ ہیں ایک تو مقروض کی اپنی خصوصیات اور دوسرے وہ ذرائع جس سے اسے قرضہ ملتا ہے۔ اگر کوئی تجویز آبادکاران کو براہ راست روپیہ بہم پہنچانے کی نکالی جائے۔ تو وہ انہی وجوہ کی بنا پر ناقص تصور ہوگی۔ حکومت ہند کے لئے بہترین طریقہ یہ ہوگا۔ کہ کسی عمدہ امداد باہمی انجمن کو قرضہ دے۔ جس کا انتظام آبادکاران کے اپنے ہاتھ میں ہو۔ یا اس انجمن کی معرفت قرضہ جات تقسیم کرے۔ اور ایسی انجمن کی نگاہ داشت ہندوستان کی باقی انجمن امداد باہمی کی طرح سرکاری عملہ کرے۔ نئی بڑی آبادی کے لئے جس کثیر رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا مہیا کرنا کم از کم پنجاب میں امداد باہمی تحریک کے امکان سے باہر ہے۔ گو انجمن ہائے امداد باہمی بہت جلدی کھولی جاتی ہیں۔ مگر ان آبادکاروں کے آباد ہونے سے پہلے ان کا کھولنا ممکن نہیں۔ جس وقت وہ کھلتی ہیں۔ اس سے پہلے جو خرابی ہونی ہوتی ہے ہو چکتی ہے۔ کیونکہ آبادکاران اپنی ضروریات کے لئے قرضہ جات برداشت کر چکے ہوتے ہیں۔ اگر سرکاری روپیہ انجمن ہائے حصول آراضی کے کسی مرکزی ادارت کے سپرد کر دیا جائے اور زمین انہی انجمن ہائے کو عطا کی جائے اور کسی آبادکار کو اس وقت تک نہ دی جائے جب تک کہ وہ کسی انجمن میں شامل نہ ہو۔ تو قرضہ پیرا امداد باہمی ضبط ہو جانے کی وجہ سے آبادکاران شروع میں تباہ کن قرضہ کو برداشت کرنے سے بچ جائیں گے۔ شروع ہی سے امداد باہمی طریق پر آلات کشاورزی اور عمدہ بیج کی خرید و فروخت کرنے سے بہتر زراعت کی ابتدا ہو جائے گی۔ بہتر کاروبار امداد باہمی آڑھت

کی دوکانوں سے حاصل ہوگا۔ اور بہتر زندگی امداد باہمی انجمن ہائے تعلیم۔ ثالثی اور آبپاشی سے رونما ہوگی[۱]

ڈنمارک میں براہ راست اعانت قومی

ڈنمارک اور ناروے وسویڈن کے قوانین آبادکاری میں جو بڑا فرق ہے وہ یہ ہے۔ کہ موخر الذکر ملک کے پاس چونکہ کئی لاکھ ایکڑ زمین اب بھی بقایا ہے وہاں آبادکاران کو حق ملکیت فروخت کردیا جاتا ہے۔ ڈنمارک میں چونکہ سرکاری زمین بہت کم ہے۔ اس لئے وہاں گورمنٹ حق ملکیت[۲] فروخت نہیں کرتی۔ مشتری کو صرف مزارعہ موروثی ہونے کا حق دیا جاتا ہے ۱۹۱۹ء میں ایک قانون منظور کیا گیا ہے۔ جس کے رو سے اگر کوئی یہ دکھا دے کہ اوس کے پاس مقررہ اقل رقم موجود ہے (یہ اقل رقم وزارت وقتاً فوقتاً کردیتی ہے اور اس وقت ۶۰۰ اکرون مقرر تھی) اور وہ ۲۰۰۰۰ کرون سے کم رقم کی سرکاری زمین حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے کل رقم کا $\frac{9}{10}$ حصہ بشرطیکہ یہ ۱۰۰۰۰ اکرون سے متجاوز نہ ہو۔ تعمیر مکان کے لئے قرضہ پر مل سکتی ہے[۳] اسے زمین کی پانچ سالہ تشخیص

نمبر ۱۔ امداد باہمی انجمن ہائے آبپاشی کے بہتر زندگی کے تحت میں تذکرہ کرنے پر شاید تعجب ہو مگر میں اسی پر مصر ہوں۔ میرا یقین ہے۔ کہ امداد باہمی آبپاشی کے ذریعہ سے جرائم رک جائینگے۔ اور انتظام بھی صاف ہو جائے گا۔ (نمبر ۲) ملکیت اسوقت منتقل ہوتی ہے۔ جب تعمیر مکانات اور زراعت کی تمام شرائط پوری ہوجائیں بشرطیکہ تقریباً تین سال میں پوری ہوجاتی ہیں جبتک کل قیمت نہ ادا نہ ہوجائے زمین سرکار کے پاس رہن رہتی ہے (نمبر ۳) یہ اعداد حالات کے مطابق سرکاری حکم سے تبدیل ہوسکتے ہیں

شدہ قیمت پر ½۴ فی صدی سود ادا کرنا پڑتا ہے ۔ اور آٹھ ہزار کرون تک مکانات کی قیمت پر بھی ½۴ فی صدی سود ادا کرنا پڑتا ہے ۔ اس سے زائد رقم جو ہو وہ بلا سود رہتی ہے ۔ تعمیر مکانات کی اصل رقم ایک فی صدی اقساط میں ادا کی جاتی ہے ۔ وہ اپنی زمین پر بطور مزارعہ یا ادنےٰ مالک کے ہوتا ہے اور قانوناً اسے فروخت کر سکتا ہے ۔ مگر سرکار کو یہ حق حاصل ہے ۔ کہ وہ زمین کو واپس لے لے اور اسکو اس کے ترقی کرنے کا معاوضہ دیدے اور نئے مشتری سے زمین کی پوری قیمت وصول کر لے ۔ وہ اس زمین کو لگان پر بھی دے سکتا ہے ۔ اور اسے چند پابندیوں کے ماتحت رہن بھی کر سکتا ہے مگر یہ زمین قرضہ وغیرہ میں قرق نہیں ہو سکتی ۔ ایسے آباد کاران کو کاشت یا خرید مویشی کے لئے کوئی قرضہ نہیں دیا جاتا ۔ مگر اس کے متعلق ایک تجویز زیر غور ہے ۔ فی الحال وہ چھوٹے زمیداران کی مجالس قرضہ یا مجالس رہن سے قرضہ حاصل کر سکتے ہیں ۔ جو آباد کار سرکاری زمین پر ہوں ۔ ان کے لئے لازم ہے ۔ کہ وہ اپنی زراعت اور مکانات کو اچھی حالت میں رکھیں اپنے مویشی کا آگ کا بیمہ کرائیں اور عمارت کا آگ اور طوفان ہردو کا بیمہ کرائیں ۔ اس قانون اور سابقہ قوانین کے ماتحت ۲۲ سال میں ۱۰۰۰۰ آدمی آباد کئے جا چکے ہیں ۔ آراضیات جو زیر تقسیم ہیں وہ کچھ تو سرکاری زمینیں ہیں ۔ جو پرانی نظام جاگیری کے منسوخ کرنے سے حاصل ہوئی ہیں ۔ اور کچھ کلیسا سے حاصل کی گئی ہیں ۔ کیونکہ ان سے بجائے پیداوار کے دسواں حصہ لینے کے اب نقدی لی جاتی ہے ۔ جو زمین اس طرح حاصل ہوئی ہے وہ ۵۰۰۰ آدمیوں کے لئے کافی خیال کیجاتی ہے ۔ اور ۵ سال میں ختم ہو جائے گی ۔ اس وقت سرکار کو آراضیات کے بڑے بڑے ٹکڑوں کو براہ راست خرید کر کے انجمن ہائے آبادی کے ذریعہ تقسیم کرنا پڑے گا [۵۱] ۱۹۲۴ء

---

[۵۱] مجھے یہ بتایا گیا تھا ۔ کہ ۱۵۰ ۔ ایکڑ بڑی جائداد تصور ہوتی ہے ۔

میں ایک قانون بنایا گیا ہے۔ جس کے رو سے سرکار کے علاوہ دیگر اشخاص سے زمین خرید کرنے کا اختیار افراد کو دیا گیا تھا۔ ہر ایک ضلع میں ایک کمشن وزارت زراعت اور مقامی جماعت ہائے کے ماتحت قائم کیا گیا ہے جو زراعت پیشہ درخواست دہندگان کو عوام یا نجی مالکان سے زمین خرید کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ایسے کفایت شعار اشخاص کو جنہوں نے اپنی محنت سے کم از کم (۱۵۰۰ کرون) جمع کیا ہوا ہو۔ ترجیح دیجاتی ہے۔ مالکان کو زمین فروخت کرنے کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ زمین اور مکان کی قیمت کے ۹/۱۰ حصہ رقم تک قرضہ ۴ ۱/۲ فی صدی سود پر دیا جاتا ہے تعمیر مکان کے لئے جو قرضہ دیا جائے وہ حسب معمول ۵ سال کے بعد ۲۰ اقساط میں ادا ہوتا ہے۔ اس دوران میں سرکار کے پاس جائداد رہن رہتی ہے۔ گورمنٹ ڈنمارک جس دلجمعی کے ساتھ چھوٹے زمیداران کو زمین کی ملکیت کلی طور پر منتقل کر دیتی ہے اور کسی بڑی جائداد کے رکھنے کی کوشش نہیں کرتی۔ وہ قابل غور ہے۔ کیونکہ دیگر ممالک اور بالخصوص انگلستان میں اقتصادی دلائل پیش کر کے زور دیا جاتا ہے۔ کہ کاشت وسیع رقبوں میں ہونی چاہیے۔ سب سے زیادہ زرخیز چراگاہیں۔ جن پر مویشی موٹے کر کے جرمنی بھیجے جاتے ہیں۔ چھوٹے کسانوں کے قبضہ میں ہیں۔ نیز انعام لینے والے مویشی بھی یہی لوگ پالتے ہیں۔ مگر زراعت کے انہی مخصوص شعبوں کے لئے انگلستان میں نہایت شد و مد سے کہا جاتا ہے کہ یہ بڑے زمیداروں کے علاوہ دوسروں سے نہیں ہو سکتے۔ ڈنمارک کے چھوٹے کسان امداد باہمی طریق پر عمل پیرا ہو کر بڑے زمیداروں کی طرح فائدے حاصل کر لیتے ہیں۔ اور اگر یہی طریقہ استعمال کیا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ جو کچھ ڈنمارک میں کیا گیا ہے۔ وہ انگلستان میں نہ ہو سکے۔ بالفاظ دیگر انگلستان یا دیگر ممالک میں چھوٹے زمیدار بڑے زمیدار کی طرح فائدے حاصل کر سکتے ہیں

بشرطیکہ وہ امداد باہمی طریق پر عمل پیرا ہوں۔ پنجاب میں بڑے زمیداران کی تعداد کم ہے۔ مگر ہندوستان کے دیگر حصوں میں بڑے آدمیوں کے خلاف کسانوں کی سیاسی تحریک شروع ہوگئی ہے۔ اور ممکن ہے کہ وہ آہستہ آہستہ یہاں بھی پہنچے۔ اس سوال کے چھیڑنے کی پنجاب میں کوئی ضرورت لاحق نہیں ہوئی لیکن۔ اگر یہ تحریک رونما ہو تو اس سے سیاسی یا زراعتی تباہی ہونے کا اندیشہ نہیں ہے۔

برطانیہ کلاں میں

یہ خیال کرنا کہ برطانیہ میں زراعت وسیع پیمانہ پر ہوتی ہے درست نہیں۔ کئی وسیع کھیت ہیں جن میں بھلی یا بڑی کاشت ہوتی رہتی ہے۔ کھیتوں کی تعداد ۴۱۰۰۰ ہے اور کھیتوں کا اوسط رقبہ ۷۰ ایکڑ یا اس سے کم ہے۔ چھوٹے کھیت معمولاً ۵ سے ۱۵۰ ایکڑ کے ہیں۔ زراعتی زمین کا ½ حصہ ایسے چھوٹے کسانوں کے تحت میں ہے۔ جن کی کل تعداد ۲۳۵۰۰۰ ہے ان میں تقریباً ۴۵۰۰۰ کسان سرکار نے آباد کئے ہیں[۱] ۱۹۱۸ء کے قانون قطعاتِ قلیل کے ماتحت تمام اضلاع کی کونسلوں کو اختیار دیا گیا تھا۔ کہ وہ آباد کاران یا انجمن بلئے حصول آراضی (امداد باہمی) کے لئے رضامندی سے یا جبراً جس طرح بھی ہوسکے زمین خرید کرلیں۔ یا لگان پر لے لیں اور اس غرض کے لئے قرضہ جات حاصل کریں۔ اگر اس معاملہ میں فرائض کی انجام دہی میں غفلت کریں۔ تو وزارت زراعت کو اس کمی کے پورا کر دینے کا اختیار ہوگا۔ جو اخراجات اس پر ہوں۔ ان کو وہاں کے ضلع کی کونسل سے وصول کرے گی۔ آباد کاران کو قیمت خرید اور ترقی حیثیت آراضی کے اخراجات

---

[۱] ان میں مقامی جماعتوں نے جو آباد کئے ہیں وہ بھی شامل ہیں۔

۲۰فی صدی نقد ادا کرنے پڑتے ہیں۔ ۲۵ فی صدی لگان زمین کے دائمی لگان کے طور پر رہتا ہے۔ اور بقایا ۵۰ سال کے عرصہ میں بالاقساط ادا کیا جاتا ہے۔ چھوٹے کسان جو کسی سے زمین خرید کرنا چاہیں۔ ان کو ضلع کی کونسل سے ۸۰ فی صدی رقم قرضہ مل سکتی ہے۔ مگر اکثر حالتوں میں ضلع کی کونسلیں زمین خود دیدیتی ہیں۔ اور چھوٹے کسان دائمی مزارعہ کے طور پر رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ قانون بندوبست اراضی ۱۹۱۹ء کے روسے جبراً حصول آراضی کے اختیار عارضی طور پر ایزاد کر دئیے گئے ۲۰ فی صدی پیشگی ادائیگی کی شرط منسوخ کر دی گئی اور ادائیگی کی معیاد ۶۰ سال کر دی گئی۔ انگلستان میں قومی اور اقتصادی نقطۂ خیال سے چھوٹے زمیداروں کی قدرو منزلت اور زمین کی دیہاتی اور شہری آبادی ہر دو کی طرف سے مانگ بڑھ رہی ہے۔ مگر چھوٹے کسان چونکہ غیر متحد ہیں۔ اس لئے ان کے راستہ میں بہت سی مشکلات حائل ہوتی ہیں۔ گو انہوں نے بڑے آدمیوں کی نسبت اتحاد کے مفاد کو زیادہ محسوس کیا ہوا ہے۔ مگر ابھی انہیں بہت کچھ سیکھنے اور حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

انگلستان کی اور پنجاب کی زمین کی مانگ کی نوعیت میں ایک عجیب فرق ہے۔ انگلستان میں زمین لینے کے وہ لوگ خواہشمند ہیں۔ جو اسے خود کاشت کرتے ہیں۔ اور اسی پر ان کا گذارہ ہوتا ہے۔ مگر پنجاب میں زمین کے حاصل کرنے کی تگ و دو میں زیادہ تر ایسے آدمی ہیں جو مزارعان سے کاشت کراتے ہیں۔ اور خود لگان پر گذارہ کرتے ہیں ؛

یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ انگلستان میں ضلع کی کونسلوں کو نہ صرف

انجمن ہائے حصول آراضی کو تمام اغراض کے لئے قرضہ دینے کا اختیار ہے۔ بلکہ آبادکاران نگرانی اور ان کے لئے زراعتی تعلیم دینے کے لئے عملہ کا تقرر بھی انہی کے ذمہ ہے۔ اور یہ سب اخراجات مقامی سرمایہ سے ادا کئے جاتے ہیں۔ اس کے برعکس پنجاب میں قانون دسٹرکٹ بورڈ کے ماتحت کسی بورڈ کو کسی امداد باہمی عملہ کے مشاہرے یا اس کے کچھ حصے کے دینے کی بھی اجازت نہیں۔

تقسیم در تقسیم اور معاشی قطعات

مجھے آخیر میں چھوٹے قطعات کے ضمن میں تقسیم در تقسیم اور معاشی قطعات کا تذکرہ کرنا ہے۔ یورپ میں رواج یہ ہے۔ کہ زمین ایک ہی لڑکے کو ورثہ میں ملتی ہے۔ جو باقی وارثان کی خاطر آہستہ آہستہ زمین پر اس کے بار کی جو اس کے باپ نے عائد کیا ہوا ہو۔ ادائیگی کرتا رہتا ہے اگر وہ اس طرح ادائیگی کرنے سے قاصر رہے۔ تو وہ تمام زمین کو فروخت کر کے نئے سرے سے روزگار شروع کرتا ہے۔ زمین کے کچھ حصہ کو فروخت نہیں کرتا۔ کیونکہ اس کے فروخت کرنے کے بعد پھر بھی اس جائداد کا رکھنا اس کے لئے نفع مند ثابت نہیں ہوتا۔

ناروے سویڈن اور برطانیہ کلاں میں

ناروے اور سویڈن میں چونکہ زمین بہت ہے۔ اور برطانیہ کلاں میں چونکہ قطعات اس قدر بڑے ہیں۔ کہ ان کے تقسیم ہو جانے کا زیادہ خطرہ نہیں اس لئے وہاں۔ سرکاری آبادکاران پر صرف یہ قید لگا دی گئی ہے۔ کہ وہ گورنمنٹ کو زمین کی قیمت ادا کرنے سے پہلے اسے تقسیم نہیں کر سکتے۔ سویڈن میں اشتمال شدہ آراضی کی تقسیم کی ممانعت کر دینے اور اس پر قیود عائد

کرنے کی تجویز زیرِ غور رہی ہے۔ مگر ابھی تک اس کو منظور نہیں کیا گیا۔
سرکاری آباد کاران پر تو مندرجہ بالا قید ہے۔ مگر جب انہیں ملکیت مل
جائے (اور قبل اس کے کہ وہ زمین کی تمام تر قیمت ادا کر چکیں) اگر خانگی
تقسیم کرلیں۔ تو ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جا سکتی مگر
کاغذات مال میں اندراج کی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اس قاعدہ کی غرض
صرف سرکاری قرضہ کو محفوظ کرنا ہے۔ اگر اسے کوئی خطرہ نہو۔ تو غالباً
کوئی کارروائی بھی نہ کی جائیگی۔ برطانیہ میں اگر کوئی آباد کار آباد ہونے کے
۲۰ سال کے اندر (یا اسکے بعد بھی اگر وہ قیمت زمین تمام ادا نہ کرچکا ہو) بلا
اجازت زمین کی تقسیم کر دے یا اسے لگان پر دیدے۔ تو اوس کی زمین
فروخت کی جا سکتی ہے۔ دوسری شرط سے مطلب سویڈن کی طرح قرضہ
کو محفوظ کرنا ہے۔ اور پہلی شرط میری رائے میں اس لئے رکھی گئی ہے۔
تاکہ چھوٹے قطعات ایسے لوگوں کی دست برد سے بچ جائیں۔ جو ان کو
پھر نفع پر فروخت کرنے کے لئے خریدتے ہیں۔ ان ممالک میں سے کسی
میں بھی یہ مقرر نہیں کیا گیا۔ کہ چھوٹے سے چھوٹا کھیت کتنا ہونا چاہیے
ناروے اور سویڈن میں زمین حاصل کرنے یا زراعت کے لئے لینے کے
لئے غایت قیمت مقرر کر دی گئی ہے۔ جس کے مطابق سرکاری امداد
مل سکتی ہے۔ جنگلات کی نئی تجویز کے مطابق قطعات ۱۵ اور ۴۰ ایکڑ کے
ہو سکتے ہیں۔ ۱۵۔ ایکڑ کے قطعات ایک قبیلہ کے گذارہ کے لئے ناکافی ہیں
اور ۴۰ ایکڑ والے قطعات کافی سے زیادہ ہوتے ہیں۔ مگر گورنمنٹ۔
سویڈن ۱۵ ایکڑ کی غیر معاشی قطعات ارادتاً دے رہی ہے۔ اور ان
کے دینے کی اس کے پاس معقول وجوہات ہیں۔ ایسے اشخاص کے گذارہ
کو جو کچھ زراعت سے اور کچھ محنت مزدوری کر کے کمائیں بُرا نہیں کہا
جا سکتا۔ انگلینڈ میں بہت چھوٹا قطعہ ۵ سے ۱۵۰ ایکڑ زمین کا ہو سکتا ہے

اگر مکان اسی زمین پر ہوں تو ۵ ایکڑ سے کم بھی ہو سکتا ہے) اور یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ۵ ایکڑ یا اس سے کم رقبے کا قطعہ خاص جگھوں میں یا زراعت کے خاص حالات میں معاشی قطعہ تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح سویڈن میں ۱۵۔ ایکڑ کا قطعہ اگر وہ جنگل کے کنارہ پر ہو تو غیر معاشی ہوگا۔ لیکن اگر وہ وہاں سے چند میل ادہر ہو جہاں ایک آدمی ۱۰ ایکڑ پر گذارہ کر سکتا ہے یا اگر شہر کے قریب ہو۔ جہاں ۵ ایکڑ میں سبزی ترکاری لگاکر یا صرف ایک ایکڑ میں پودوں کا ذخیرہ لگاکر معقول گذارہ کیا جا سکتا ہے۔ وہی قطعہ ضرورت سے بہت ہو جائیگا۔ اس سے یہ ظاہر ہوگا۔ کہ معاشی قطعہ ایک خیالی چیز یا افسانہ کے سوا اور کچھ نہیں۔

ڈنمارک میں

ڈنمارک میں کسان اور چھوٹے زمیدار بہت گنجان آباد ہیں۔ گذشتہ ۲۰ سال میں وہاں چھوٹے قطعات کے غائب ہو جانے اور ان کی تقسیم در تقسیم ہونے کے خلاف کوشش کی جا رہی ہے۔ سرکاری آبادکار کے حقوق اور ممالک کی طرح جب تک وہ سرکاری قرضہ بے باق نہ کردے۔ محدود رہتے ہیں اور بے باقی کے بعد اس پر معمولی قانون اطلاق پذیر ہوتا ہے۔ قانوناً کھیتوں کو درجوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اول بانڈیگارڈ یعنے کسانی کھیت ان کا رقبہ ۲۵ سے ۱۲۵۔ ایکڑوں تک ہوتا ہے۔ اور دوسرے ہزمینڈر برگ یعنے چھوٹے قطعات جو ۲½ سے لیکر ۳۵ ایکڑ تک کے ہوتے ہیں۔ ہار نگارن میں کھیت یا چھوٹے قطعہ کی درجہ بندی اس کے رقبہ کی بنا پر نہیں ہوتی۔ بلکہ مال گذاری کی بنا پر ہوتی ہے۔ یعنے اچھی زمین کے ۱۰ ایکڑ کسانی کھیت یعنے اعلیٰ درجہ میں شمار ہوں گے۔ اور خراب زمین کے ۲۰ ایکڑ چھوٹے قطعات یعنے ادنےٰ درجہ میں شمار ہوں گے۔ سال ۱۹۰۶ء

میں ایک قانون کے ذریعہ سے کسانی کھیت کی مال گذاری کی ایک حد سے کم ہونے کی ممانعت کردی گئی ہے۔ جس کا تخمینہ میں سے ۲۵ سے ۱۲۵ ایکڑ لگایا ہے۔ نیز اراضی کو چار درجوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور ہر درجہ کی اقل مقدار مال گذاری کا تعین کر دیا گیا۔ جنگ کے دوران میں زمین اور زراعتی ضروریات ہر دو کی قیمت بڑھ جانے کی وجہ سے کئی چھوٹے چھوٹے زمیندار ان زمین بیچ دینے کے خواہش مند ہو گئے۔ اس لئے ۱۹۱۷ء میں ایک قانون جاری کیا گیا۔ جس کی رو سے عارضی طور پر چھوٹے قطعات کی ایسی بیع بند کر دی گئی جس کی وجہ سے زراعتی کھیتوں کی تعداد میں کمی واقع ہو۔ دوسرے لفظوں میں اس قانون نے چھوٹے قطعات کے غائب ہونے اور ایک دوسرے میں مدغم ہونے کی ممانعت کردی یہ سوال کسانی کھیتوں سے مختلف بلکہ ان کے بالکل برعکس ہے۔ دونوں قسم کی کھیتوں پر حاوی ہونے کے لئے ایک نئے قانون کا مسودہ طیار ہے۔ جو ڈنمارک کی پارلیمنٹ کے پیش ۱۹۲۵ء کے اجلاس میں ہوگا۔ اس قانون کے رو سے اول تو کسانی کھیت جس حالت میں قانون کے نفاذ کے وقت ہوں گے۔ وہ بغیر وزارت زراعت کی اجازت کے نہ تو غائب کئے جاسکیں گے اور نہ ہی رقبہ میں کم کئے جاسکیں گے۔ وہ عرصہ جس کے لئے بغیر کسی منظوری کے کھیت لگان پر دئیے جاسکیں گے ۵۰ سالوں سے کم کر کے ۱۰ سال کر دیا جائے گا۔ کوئی چھوٹا قطعہ اپنے درجہ کی اقل حد مقررہ سے رقبہ میں کم نہیں کیا جاسکے گا۔ البتہ اگر مفاد عامہ اس کا مقتضی ہو تو وزارت کی منظوری سے ایسا کیا جاسکے گا۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ چھوٹے قطعات کی صورت میں یہ منظوری آسانی سے نہیں مل سکے گی چاروں درجے مال گذاری کے لحاظ سے قائم کئے گئے ہیں۔ ان کا رقبہ

تخمیناً ۱۲ سے ۲۵ ایکڑ بنتا ہے[۱] - زرخیز زمین کی ۲½ ایکڑ تک کے چھوٹے ٹکڑے ۱۲ ایکڑ والی جماعت میں شمار کئے جاتے ہیں - کوئی کھیت ۲½ ایکڑ سے کم نہیں ہو سکتا خاص قسم کی زمین کے تین ٹکڑے جن کا رقبہ ۳۰ ایکڑ سے متجاوز نہ ہو ایک شخص کی ملکیت ہو سکتے ہیں۔ مگر جو مکانات ان پر ہوں وہ سب قائم رکھنے پڑتے ہیں - نیز کوئی کھیت دوسرے میں مدغم نہیں ہونے دیا جاتا[۲] - زمین کی درجہ بندی سرکاری تشخیص کنندگان کرتے ہیں اور سرکاری انسپکٹران اس امر کی نگرانی کرتے ہیں - کہ قانون کی پابندی کی جاتی ہے قانون شکنی پر ۲۰۰۰ کرون تک جرمانہ کیا جاسکتا ہے - اب میں مندرجۂ ذیل امور کی طرف توجہ منعطف کرانا چاہتا ہوں (۱) ڈنمارک میں جو جدوجہد شروع ہے - وہ اتنی ہی بڑے کھیتوں کے خلاف ہے - جتنی کہ چھوٹے کھیتوں کے ناکافی ہونے کے خلاف ہے - وہ یہ نہیں چاہتے - کہ چھوٹے زمیداروں کو دولتمند زمیداران ہڑپ کر لیں - کیونکہ دولتمندوں سے یہ لوگ آہستہ آہستہ آباد ہونے کے لئے زمین لیتے رہے ہیں (۲) اس غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ کھیتوں کے اقل رقبہ کا تعین کر دینا چاہتے ہیں۔ مگر جب تعین کرنے لگتے ہیں - تو کسانی کھیتوں کی ۲۵ سے ۱۲۵ ایکڑ اور چھوٹے قطعات کی ۲½ سے ۳۵ ایکڑ ہونے کی اجازت دینی پڑتی ہے - طریقہ یہ ہے - کہ ان میں کھیتوں کے سب درجے شامل ہیں - ان سے نیچے

---

[۱] میرے اعداد میں جو اختلاف ہے اس کی وجہ یہ ہے - کہ ڈنمارک میں زمین کو معاملہ کے معیار سے ناپا جاتا ہے ہندوستان میں ٹانڈر ہا - بگارن کی تفصیل اگر دی جائے تو سمجھ میں نہیں آئے گی ؛

[۲] اگر میری اطلاع درست ہے تو یہ ہے کہ وہاں قانون سے گریز کیا جاتا ہے - ایسے کھیتوں پر جو مدغم کئے جا چکے ہیں عمارت کی موجودگی محض برائے نام ہے

سمع برو کرز یعنے آراضیات قلیل کے مالک ہیں۔ جن کا گذارہ صرف زراعت پر نہیں ہے۔ ان کو انتقال کر دینے اور تقسیم در تقسیم کر دینے کی کوئی ممانعت نہیں۔ گورنمنٹ ڈنمارک قلیل اراضیات کے مالکان کو بنظرِ استحسان دیکھتی ہے۔ اور ان کی امداد کرتی ہے۔ کیونکہ یہ گورنمنٹ کچھ زراعتی کچھ صنعتی باشندگان کو ناپسند نہیں کرتی۔ میں پھر اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ معاشی قطعات کا کوئی وجود نہیں یہ ایک موہوم چیز ہے۔ اچھی زمین کے ۲½ ایکڑ معاشی قطعہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن خراب زمین کے ۲۵ ایکڑ بھی معاشی قطعہ نہیں کہلا سکتے۔ لیکن اگر کسانوں کے کھیت کی اقل حد ۲۰ ایکڑ اچھا کھیت مقرر کیا جائے اور اس حد کو ۲۰ ایکڑ تک بھی کم نہ کیا جا سکے۔ تو پھر ۲½ ایکڑ کا چھوٹا قطعہ کس طرح معاشی قطعہ قرار دیا جا سکتا ہے میں معاشی قطعہ کے غیر حقیقی ہونے پر اس لئے زور دے رہا ہوں کیونکہ ہندوستان میں زراعت پیشہ لوگوں کے بہت سے دوست اس کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور اشتمال اراضی اور رہن امداد باہمی کے سوال کو اس سے خلط ملط کر رہے ہیں غیر معاشی قطعات کا اگر اشتمال کر دیا جائے اور ان میں کاشت عمیق کر دی جائے۔ تو وہ معاشی قطعات بن جائینگے۔ اور اگر اس وقت تمام خاندان کے افراد کا کسی ایسے قطعہ پر گذارہ نہ ہو سکے۔ تو خاندان کے ایک یا زیادہ افراد کوئی اور محنت مزدوری کر کے۔ مشترکہ آمدنی میں اضافہ کر لیں۔ بلجیم میں یہ رواج عام ہے۔ کہ بہت کسان اپنے خاندان کے آدمیوں کو باری باری سے کوئی اور حرفت کرنے یا ساتھ کے کھیت میں مزدوری کرنے کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ مغربی یورپ کے شہری مرکزوں میں نہایت زور وں پر یہ کوشش کی جارہی ہے۔ کہ ہر ایک صنعتی مزدور کو زمین کا ایک ٹکڑہ

دیدیا جائے ہندوستان میں جہاں ایسے لوگوں کے پاس زمین پہلے
ہی سے موجود ہے۔ اگر وہ ان میں چند گھنٹے یا سال میں چند مہینے۔
یا کئی سالوں میں سے ایک سال کے لئے کسی اور پیشہ میں جاکر مزدوری
کرلیں تو ہمیں شکایت نہیں کرنی چاہئے مگر ان کے لئے یہ کردینا لازم
ہوگا۔ کہ ان کی زمین ایک ہی جگہہ واقع ہو اور ان کو امداد باہمی طریق پر
رہنی قرضہ اور دوسرا قرضہ بھی میسر آئے۔

باب چھٹا

تعلیمِ بالغان

گذشتہ ابواب میں عام طور پر لوگوں کی جہالت[ل۵] کا ہندوستان کی ترقی میں سدراہ ہونے کا حوالہ دیا گیا ہے۔ توسیع تعلیم میں جس کی ہر کونے سے تعلیم یافتہ جماعت حمایت کر رہی ہے اس وجہ سے تساہل ہو رہا ہے۔ کہ اول تو اس پر بہت روپیہ صرف کرنے کی ضرورت ہے۔ دوسرے مدارس کے لئے تعلیم یافتہ استاد کافی تعداد میں مل نہیں سکتے۔ پنجاب میں بچوں کی تعلیم لازمی کر دینے کا کوئی عام قانون نہیں ہے۔ مگر مقامی جماعتوں کو مخصوص رقبوں میں جبری تعلیم نافذ کر دینے کا اختیار ہے لیکن یہ طریقہ محدود طور پر عمل میں لایا گیا ہے۔

ل۵۔ ہندوستان میں خواندہ آدمی ۸۲ فی ہزار ہیں۔ (مرد ۱۳۴ اور عورتیں ۲۱)۔ پنجاب میں ۱۰۰۰ میں ۴۶ (۷۶ مرد اور ۹ عورتیں) قصبوں میں خواندہ آدمیوں کی نسبت عام اوسط سے زیادہ ہے۔ اور دیہات میں کم ہے۔

پنجاب کے تعلیم بالغان کے درس

بعض دیہات میں امدادِ باہمی لازمی تعلیم کی انجمن ہائے قائم کی گئی ہیں۔ ان کے ممبران لڑکوں کے والدین ہیں۔ جو قوانین انجمن کے ماتحت اپنے لڑکوں کو مدرسے میں باقاعدہ بھیجنے کی پابندی اپنے ذمہ لیتے ہیں٭

ہندوستان کے مختلف صوبوں میں بالغان کو تعلیم دینے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔ پنجاب میں اس کو ابتدائی مدرسہ بالغان[۵] کی شکل دی گئی ہے۔ پنجاب میں پہلے یہ مدرسے امداد باہمی طریق پر تھے۔ ان کی مثال کی تقلید پھر محکمہ تعلیم کے افسران نے کی۔ گورنمنٹ کے یہ دونو محکمے اس امر میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مقامی جماعتیں اور صوبہ کی گورنمنٹ دونو قسم کے مدرسوں کی اعانت رقمی کر رہی ہیں۔ دو کروڑ آبادی کے تقریباً ۲۰۰۰ مدرسوں میں اندازاً ۵۰۰۰۰ طالب علم ہیں۔ جو تمام مرد ہیں۔ اور زیادہ تر دیہاتی ہیں۔ ان مدرسوں کا نصاب چھ مہینہ کا ہے۔ اس میں لکھائی۔ پڑھائی اور حساب کے علاوہ معمولی مساحت بھی پڑھائی جاتی ہے۔ ان سکولوں کے قائم کرنے کا خیال پہلے دیہاتی انجمن ہائے امداد باہمی کے نگران

۵۔ انہیں بعض اوقات غلطی سے نائٹ سکول (مدرسہ ہائے شب) کہا جاتا ہے۔ بعض دن کو پڑھتے ہیں۔ اس لئے اس نام کو ترجیح دی گئی ہے۔ کیونکہ طالب علم سب بتدی ہوتے ہیں٭

عملہ اور ممبران کے دلوں میں پیدا ہوا۔ اُنہوں نے یہ تکلیف محسوس کی۔۔کہ ممبران اپنا حساب کتاب خود نہیں رکھ سکتے۔ نیز یہ بھی خیال کیا گیا۔کہ خواندہ کاشتکار اپنی کاشت میں اتنا تنگ خیال نہیں رہے گا۔ اور اپنا کاروبار ہوشیاری سے کرنے لگ جائے گا۔ دوسرے لفظوں میں بہتر زراعت اور بہتر طریق کاروبار اُسے بہتر زندگی کے طلبگار ہونے پر مجبور کر دینگے۔

بشپ گرونٹوگ
اور فوک ہائی سکول

اُنیسویں صدی کے وسط میں سکینڈینیویا میں ایک ایسی تحریک شروع کی گئی۔ جو اب جرمنی اور یورپ کے اور حصوں میں تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ پھیل رہی ہے۔ نپولین کے وقت لڑائیوں نے ڈنمارک کو برباد کر دیا تھا۔ اور ۱۸۱۴ء میں ناروے کا ڈنمارک سے نکلکر سویڈن کے تابع ہو جانا۔ ڈنمارک کی خود داری پر ایک کاری ضرب تھی۔ کچھ عرصہ کی پست حالی کے بعد ۱۸۲۵ء یا ۱۸۳۰ء میں زراعتی طریقوں میں اصلاح اور بہبودی کی جھلک رونما ہونے لگی۔ عین اسی وقت گرونٹوگ نے جسے ڈنمارک کے قومی جذبہ کی ڈوبتی ناؤ کو بچانے والا ملاح سمجھنا چاہیئے لوگوں کو بیدار کرنے کی ٹھان لی۔ مدرسے اس وقت یا تو یونانی اور رومی عالموں کے ہاتھ میں تھے۔ جو تعلیم کو محض امیر لوگوں کا ہی ورثہ سمجھتے تھے یا مذہبی

مجتہدین کے ہاتھ میں تھے۔ جو مذہبی اعتقادات پر تبصرہ یا اُن پر نقطہ چینی کرنا روا نہیں رکھتے تھے۔ گرونٹوگ بھی پادری تھا۔ اور استدلال کا مخالف تھا۔ مگر وہ سیاسی اور خیالی آزادی کا سخت معتقد تھا۔ سنہ ۱۷۸۹ء اور سنہ ۱۸۳۰ء کی انقلابی تحریکات کے رو سے وہ اِس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ اگر لوگوں کو اپنے ملک کی حکومت میں حصہ لینا ہے۔ تو وہ نہ صرف خواندہ ہوں۔ بلکہ سمجھدار انسان بھی ہوں۔ عام تعلیم سنہ ۱۸۱۴ء میں شروع کی گئی تھی اور لوگ بالخصوص کسان جن کے گلے سے حال ہی میں طوق غلامی نکلا تھا۔ کوتاہ نظر اور تنگ خیال تھے۔ گرونٹوگ نے یہ سمجھ لیا۔ کہ اُن لوگوں میں کشادہ دلی اور قومی جذبہ صرف نئی قسم کے مدرسے قائم کرنے سے ہی پیدا کیا جا سکتا ہے جن میں تعلیم بجائے کتابوں کے زیادہ تر گفتگو مباحثوں اور گیتوں کے ذریعہ دی جائے۔ اس میں صِرف بالغ طالبعلمان ہی داخل ہو سکیں۔ اُس نے اپنے تمام ایسے پیروؤں کی مخالفت کی۔ جو ثانوی (Secondry) یا مسلسل مدرسوں کو سب سے بہتر سمجھتے تھے۔ مزدوں اور عورتوں (نہ کہ بچوں کے لئے) قومیت کا جاننا اس نے لازمی سمجھا۔ وہ بچوں کا اوّل ۱۴ سال کی عمر تک ابتدائی سکول میں پڑھ کر اپنے والدین کے ہاں کھیت میں چلے جانے کو مکتفی سمجھتا تھا۔ مگر پھر جب اُن کا عقل شہریت کے علم سمجھنے کے قابل ہو جائے۔ تو نئے سکول میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے ان کا دوبارہ آجانا موزون خیال کرتا تھا۔ چونکہ سکینڈ بنیویا والوں کی تہذیب اور رسم و رواج ایک ہی تھے۔ اس لئے گرونٹوگ ناروے سویڈن اور

ڈنمارک تینوں ملکوں کے لوگوں کو یہ تلقین کر رہا تھا۔ اِس لئے سب سے پہلا امر جو اُس کے ذہن میں آیا یہ تھا۔ کہ سکینڈینیویا کے لئے ایک بڑا سکول قائم کیا جائے۔ جب یہ تجویز ناقابل عمل ثابت ہوئی۔ تو پھر مقامی طور پر چھوٹے چھوٹے سکول قائم کرنے کا تجربہ شروع کیا گیا۔

بالغوں کی ثانوی تعلیم کے مدرسوں کی ترقی

سب سے پہلا (فوک ہائی سکول) مدرسہ تعلیم ثانوی بالغان ۱۸۴۴ء میں خاص ڈنمارک میں نہیں۔ بلکہ بمقام روڈنگ (Rodding) سلیوگ میں کھولا گیا یہ علاقہ گو زیادہ تر ڈنمارک کے لوگوں سے آباد ہے۔ مگر ۱۸۶۶ء سے جرمنی کے زیر حکومت ہے۔ یہ ابھی حال ہی میں واپس لیا گیا ہے۔ دوسرے سکولوں میں سے جو اب تک جاری ہیں۔ ایک اُولڈم (Uldam) میں ۱۸۴۴ء سے ہے۔ اور دوسرا لنگبی (Lyngby) میں ۱۸۶۶ء سے ہے۔ ناروے میں سب سے پرانا مدرسہ ۱۸۶۴ء میں قائم ہوا تھا۔ اور سویڈن میں سب سے پرانا ۱۸۶۸ء میں قائم ہوا تھا۔ ۱۹۲۴ء میں ڈنمارک میں ۵۷۔ ناروے میں ۵۶۔ اور سویڈن میں ۵۰ مدرسے تھے۔ جن میں علے الترتیب ۶۰۰۰۔ ۳۰۰۰ اور ۳۰۰۰ طلباء تھے۔ لڑائی کے شروع ہونے پر دونوں مدارس کی تعداد زیادہ تھی۔ مگر لڑائی کے دوران میں مالی مشکلات پیدا ہوئیں۔ اُن کی وجہ سے کم مقبول مدارس بند ہو گئے۔ یہ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ڈنمارک میں ہر سال

۲۵۰۰۰ لڑکے لڑکیاں ۱۷ سال کے ہو جاتے ہیں۔ اِس لئے دیہاتی آبادی کا ایک چوتھائی اُن مدارس تعلیم ثانوی بالغان میں تعلیم حاصل کئے ہوئے ہوتا ہے۔ ناروے میں جہاں آبادی کم ہے۔ ساتواں حصہ اسی طرح تعلیم حاصل کر لیتا ہے۔ اور سویڈن میں ہر پندرہ آدمیوں میں سے ایک ان سکولوں میں سے گذرتا ہے۔ ڈنمارک میں قومی خیالات پر اُن سکولوں کا خاص اثر ہے۔

اِن مدارس کی مخالفت

گوگرونٹوگ پادری تھا۔ اور استدلال کا سخت مخالف تھا۔ مگر اُس کی آزاد خیالی اور مدرسوں کی تحریک کی سخت مخالفت کی گئی۔ اُس پر سیاسی آزادی کی حمایت اور مذہب کو پس پشت ڈالنے کے اتہامات لگائے گئے۔ مگر جب یہ دیکھا گیا۔ کہ اُس کے پیرو دیہات میں مقبول ہو رہے ہیں اور نئے سکول ہر سال جا بجا قائم کئے جا رہے ہیں۔ تو اُس کے مخالفتیں کو ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ اپنی مخالفت کو عملی جامہ پہنائیں۔ چنانچہ ایک طرف اندرونی مشن (Inner Mission) نے راسخ الاعتقاد کلیسا سے لیوتھر (Orthodox Lutheran Church) ماتحت مذہبی یا پرائیویٹ مدارس تعلیم ثانوی بالغان قائم کئے جن کے نصاب میں خاص طور پر مذہبی تعلیم رکھی گئی گرونٹوگ کے مدرسوں میں کوئی علیحدہ مذہبی تعلیم نہیں دی جاتی تھی۔ گو اُن کا طریقہ تعلیم اخلاقی اور قومی احساسات سے پر تھا۔ اور

مذہب (نہ کہ فقہ) کو انسانی فطرت اور انسانی ارتقا کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ وہ کوئی خاص قوانین مذہب نہیں پڑھاتے تھے۔ لیکن گرونٹوگ کے پیرو اس بات سے انکار کرتے ہیں۔ کہ عملی طور پر اُن کے شاگرد اندرونی مشن کے مدارس کے طلبہ کی نسبت دنیا داری زیادہ جانتے ہیں۔ دوسری طرف استبدادی پارٹی جب طاقتور تھی۔ تو اُنھوں نے گرونٹوگ کی آزادی کی تحریک کو زبیندارہ سکول (سویڈن میں) کونٹی سکول (ناروے میں) اور زراعتی سکول (ڈنمارک میں) مقامی جماعتوں کی معرفت قائم کر کے ضعف پہنچانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ چنانچہ ۱۸۷۵ء سے اُن کو قائم کرنا شروع کر دیا۔ دوسرے ممالک کی نسبت ڈنمارک میں اُس کی مخالفت کم تھی۔ ناروے میں یہ مخالفت اس حد تک پہنچی۔ کہ گرونٹوگ کے طریقہ پر جو مدارس ثانوی تعلیم بالغان تھے۔ اُن کو سرکاری رقمی اعانت بند کر دی گئی۔ اور اِس وجہ سے اُن کی تعداد ۱۸۹۸ء میں صرف چھ رہ گئی۔ جب لوگوں میں بردباری اور سیاسی امور میں آزادی بڑھ گئی۔ تو پھر اِس طرفدارانہ رویہ کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ اور اب تینوں قسموں کے ثانوی تعلیم کے مدارس بشرطیکہ وہ اچھا کام کر رہے ہوں۔ سرکار سے اعانت رقمی حاصل کر رہے ہیں۔ ڈنمارک کے زراعتی سکول اب صرف زراعت ہی کی تعلیم دیتے ہیں اور سرکاری ثانوی مدارس سلسلہ وار ہوتے ہیں۔ اور اول الذکر مدارس اب اپنی چھوٹی عمر کے طلباء کو داخل کر لیتے ہیں۔ کہ اب ان کی مدارسِ تعلیم ثانوی بالغان سے کوئی مقابلہ کی صورت باقی نہیں رہی۔

تعلیم

مدارس ثانوی بالغان مشن - دیہاتی - یا زمینداری کا اہم ترین مقصد محض معلومات بہم پہنچانا نہیں ہے - بلکہ نوجوانوں کے ذہن کو بیدار کرنا ہے - اُنہیں کان اور آنکھ کا صحیح استعمال سکھانا ہے - دیکھنے اور سُننے سمجھنے اور جاننے کی استطاعت پیدا کرنا ہے قومی تاریخ اور دُنیا کی تاریخ - انشاپردازی اور زباندانی اور دستور حکومت نصاب میں بڑے مضامین ہیں - غیر ملکی زبانیں بالخصوص انگریزی اور جرمنی بھی پڑھائی جاتی ہیں - زراعت کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے - نصاب تعلیم ایک جیسا نہیں ہے - ہیڈ ماسٹر اپنی حسب منشاء نصاب میں تغیر و تبدل کر سکتا ہے - لیکن اگر وہ حدود سے تجاوز کرے - تو سرکاری اعانت رقمی بند کر دی جاتی ہے - (سویڈن کے سکول ڈنمارک اور ناروے کے سکولوں سے زیادہ عملی کام سکھاتے ہیں) - حساب رکھنا - تعمیرِ مکانات وغیرہ سکھانے میں وہ بہت وقت صرف کرتے ہیں - اِس تعلیم کے علاوہ طلباء ایسے مضامین پر بھی بحث و تمحیص کرتے ہیں - جس پر اُن میں سے کسی نے یا کسی اُستاد نے جواب مضمون لکھا ہو - بعض اوقات پارلیمنٹ کے نمونہ پر مباحثہ بھی کرتے ہیں - اُستاد کا فرض ہے - کہ بجائے اپنا علم ٹھونسنے کے اُن میں خیالات پیدا کر کے اُن کے خیالات کی نشوونما اور رہبری کرے - اِس تھوڑے وقت میں اُن کو مختلف علوم رٹائے نہیں جا سکتے - بلکہ اُن کو

طیار کیا جاتا ہے۔ کہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں ہوشیاری سے کام کریں اور محب وطن شہری ثابت ہو۔ طلبا کو گاؤں اور ضلع کی طرز حکومت کا مطالعہ کرایا جاتا ہے۔ صوبہ کی اور قومی گورنمنٹ کا دستور العمل اُن پر واضح کیا جاتا ہے۔ اور وہ قوانین جن جن سے اُنہیں اپنے کاروبار میں سابقہ پڑتا ہے۔ اِنہیں بالتشریح سمجھائے جاتے ہیں۔ اُن کی تعلیم میں دیہاتی التفات اور دیہاتی جذبہ پایا جاتا ہے۔ جس کی اکثر قومیں خواہشمند ہیں۔ مگر اُن کو میسّر نہیں آتیں۔ اور نہ ہی پیدا کر سکتی ہیں۔ وہ طلبا جو تحصیل تمام کر چکے ہوتے ہیں۔ وہ اپنا گاؤں یا دیہات نہیں چھوڑتے ہیں۔ بلکہ بھر اپنے کھیت میں واپس جا کر کاشت کرتے ہیں۔ تعلیم کے دو طریقوں یعنی سکھانے اور مباحثہ کے علاوہ اِنہیں گیتوں کے ذریعہ سے بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ انگریزی قارئین کی نسبت ہندوستانی قارئین کو یہ کم عجیب معلوم ہوگا۔ انگریزوں میں بھی گانا پر تکلف اور خود پسند لوگوں کی نسبت صاف دل اور سادہ لوگوں پر زیادہ اثر کریگا۔ مدارس تعلیم ثانوی بالغان میں گانا نہایت باقاعدگی سے ہمیشہ نئے طلبا کی تضیع طبع پر غالب آنے کے لئے اِستعمال کیا جاتا ہے۔ گانے کو کشادہ دلی اور جذباتِ اخوت پیدا کرنے کے لئے استعمال کرنا گرنٹوگ کا ایک اصول تھا زیادہ سے زیادہ تعلیم کا وقت اکتوبر سے لے کر مارچ تک صرف چھ مہینہ کا ہے۔ اِس تھوڑے عرصہ میں اگر کمسن طلبا کے دماغ پر دیرپا اثرات ڈالنے ہوں۔ تو ان کی جذبات کو بھی اُسی قدر سدھارنا پڑتا ہے۔ جس قدر کہ اُن کی قوتِ متخیلہ کو بعض بڑے مدارس میں عورتوں کو بھی داخل کر لیا جاتا ہے

مگر اُن کی رہائش اور تعلیم کا انتظام علٰحدہ کر دیا جاتا ہے[۵۱]۔ بعض مدارس صرف عورتوں کے لئے ہی ہیں ؛

اُن کے نصاب میں تعلیم اور خانہ داری۔ حفظانِ صحت اور کھیتوں کے متعلق مضامین ہوتے ہیں۔ اکثر مدارس میں چھوٹے کورس ایک سے تین مہینے تک بھی ہیں۔ جو گرمیوں کے موسم میں ہوا کرتے ہیں۔ کیونکہ اس وقت آدمی زیادہ عرصے کے لئے کھیتوں سے غیر حاضر نہیں ہو سکتے۔ داخلہ کی عمر عام طور پر ۱۷ سال ہے لیکن گورنمنٹ اور دانا اُستاد اس کوشش میں ہیں۔ کہ کسی کو بھی اس عمر سے پہلے مدرسوں میں داخل نہ کیا جائے۔ بہت لوگوں کی رائے یہ ہے۔ کہ عمر کی حد ۱۸ سال بلکہ اس سے بھی زیادہ کر دی جائے۔ کیونکہ بڑی عمر کے طلبا کو چھوٹی عمر والوں کے ساتھ ملا کر دق کرنا غیر پسندیدہ ہے۔ بڑی عمر کے لوگ اکثر شامل ہو جایا کرتے ہیں۔ ایک سویڈن کے مدرسہ میں مجھے بتایا گیا تھا۔ کہ ایک ریل کا ملازم ۲۴ برس کا تھا۔ اور ایک ڈنمارک کے مدرسہ میں ایک کسان اور اس کی بیوی جن کی عمریں ۴۰ ۔ ۴۰ سال کی ہونگی۔ پڑھنے کے لئے آئے۔ وہ اپنے لڑکے کو امریکہ میں ملنے کے لئے جانا چاہتے تھے اس لئے وہ اپنے آپ کو وہاں جانے کے لئے علم حاصل کر کے طیار کرنے آئے تھے۔ تعلیم بالغان کے لئے اور اعلےٰ مدرسے قائم کئے گئے۔ اور اُن میں سے سب سے مشہور اسکو (Askou) کا مدرسہ ڈنمارک میں ہے۔

---

[۵۱] ۔ اگر گنجائش ہو۔ تو مدارس ثانوی تعلیم بالغان کے عام طالب علموں کو بورڈنگ میں رکھا جاتا ہے ؛

یہ ۱۸۶۸ء میں قائم ہؤا۔ اِس میں سائنس کی کئی شاخیں زبانی حساب اَور معاشرت کی اعلےٰ تعلیم بیس سالوں کے چھ چھ مہینہ کی کورسوں میں دی جاتی ہے +

اُستاد

ایسے قومی مدرسوں کے اُستادوں میں جوش وخروش اَور ایثار کے جذبات کا تصور کرنا بیان کرنے کی نسبت آسان ہے طلبا سرگرم اور مخلص- اَور استاد نیک دل اور اخوت پسند ہوتے ہیں۔ ہیڈ ماسٹر کا بالخصوص بہت اثر ہوتا ہے۔اور اُن کے طلباء سے ایسے تعلقات ہوتے ہیں۔ جیسے ہندوستان میں گورو اور چیلا کے ہوتے ہیں - ہیڈ ماسٹر کی اپنی شخصیت کی وجہ سے مرد اَور عورتیں دیگر اضلاع اور صوبہ جات اَور بسا اوقات دیگر ممالک سے بھی کھچے چلے آتے ہیں۔گویا وہ "اُن کے پاؤں پڑنے آتے ہیں" - اِس لئے داخلہ کو مقامی طلبا کے لئے محدود کر دینے کا خیال پیدا ہی نہیں ہوتا۔جوان آدمی اُس سکول میں کام کرنا اور سیکھنا پسند کرتے ہیں - جہاں پہلے اُن کے کئی ایک دوست ہوں - اور جس سکول کی عظمت کا سکہ اُن کے دلوں پر برعکس مذہبی یا سرکاری سکولوں کے بیٹھا ہؤا ہو۔ مدارس تعلیم بالغان اکثر ایسے اشخاص قائم کرتے ہیں۔جو قوم کی اصلاح اور بہبودی اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ دیگر مدرسے اکثر شروع ہی سے مقامی کمیٹیوں کے ہاتھ میں ہوتے ہیں - یا بعد میں بانی کے مر جانے سے یا اُس کے کنارہ کش ہونے سے اُن کمیٹیوں کے ہاتھ میں آجاتے

ہیں۔ مگر ان سب میں ہیڈ ماسٹر کو کلی اختیارات
حاصل ہوتے ہیں۔ تاکہ اس کے روحانی اثر میں کسی قسم
کی رکاوٹ نہ ہو۔ بلکہ ہر شخص اور ہر جگہ اس کے اثر سے
لبریز ہو۔ چھوٹے استاد جہاں تک ممکن ہو۔ یونیورسٹیوں
یا اسی رتبہ کے معمولی زراعتی یا قومی کالجوں سے بھرتی
کئے جاتے ہیں ان کو تنخواہ (اندازاً ۴۰۰ سے ۸۰۰ کرون
سالانہ) بہ نسبت دیگر یورپ کے استادوں کے کم ملتی ہے
وہ سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ جیسا کہ ان سکول والوں کا عام
قاعدہ ہے۔ حب الوطنی ان کی روح رواں ہے۔ اور ہر معاملہ
میں اخوت ان کی مستقل ہدایت ہے۔ کوئی نمبر نہیں دئے
جاتے ہیں۔ اور نہ ہی کوئی امتحانات لئے جاتے ہیں۔ مگر
طلبا کو ان کی ختم کرنے پر ان کی حاضری کی سند دی
جاتی ہے۔ مدرسوں کا وقتاً فوقتاً سرکاری معائنہ کیا جاتا
ہے۔ کیونکہ انہیں سرکار سے اعانت رقمی ملتی ہے لیکن
مدرسہ کی قدر کرنا قوم پر ہی چھوڑا جاتا ہے۔ جو مدرسہ لوگوں
میں مقبول نہ ہو۔ وہ طلبا کے نہ آنے پر آہستہ آہستہ
معدوم ہو جاتا ہے۔ اس معاملہ میں میرا یہ خیال ہے۔ کہ یہ
مدرسے اندرونی مشن۔ زمیندارہ یا کونٹی کے مدرسوں سے بالاتر
ہیں۔ گو موخر الذکر اس کو پسندیدہ نگاہ سے نہ دیکھیں گے۔
مدارس تعلیم ثانوی بالغان اپنے استادوں کا انتخاب مشن
کی نسبت وسیع میدان سے کرتے ہیں۔ مشن تو صرف
ایک خاص مذہب رکھنے والے طبقہ سے انتخاب کرسکتی
ہے۔ اور سرکاری مدارس رائے عام کا چنداں خیال

نہیں کرتے مگر یہ نقائص عام مدارس میں نہیں۔ بعض
مشن اور سرکاری سکول بھی ایسے ہیں۔ جن میں یہی جذبات
پائے جاتے ہیں۔ اور مدارس تعلیم ثانوی بالغان کی طرح
مقابلانہ طریقہ پر چلائے جا رہے ہیں۔

ڈنمارک کے مدارس تعلیم

ثانوی بالغان کا یونین

مالی حالت بیان کرنے سے پہلے میں دو ڈنمارک کے ادارات
تعلیمی کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

(۱)۔ ڈنمارک کے مدارس تعلیم ثانوی بالغان کا یونین
اُس کے اپنے استادوں اور زراعتی مدرسوں کے
اُستادوں پر مشتمل ہے۔ اُس کی غرض عام دلچسپی
کے مضامین پر بحث کرنا ہے۔ ایک پرائیویٹ فنڈ
قائم کرنا (جس میں سرکار مدرسین کے ادا شدہ چندہ
کے برابر اپنا عطیہ دیتی ہے) تنخواہوں کے درجے مقرر
کرنا اور استادوں کو طریقۂ تعلیم سکھانے کا انتظام
کرنا ہے۔ سرکار ۵۰۰۰ کرون کی سالانہ اعانت رقمی دیتی
ہے۔ اِس کے ممبران کی تعداد ۵۰۰ ہے۔ جس میں زیادہ تر
اُستاد ہیں۔

(۲) بین الاقوامی کالج ایلسینور

جن خیالات کی وجہ سے مدارس تعلیم ثانوی بالغان

ظہور میں آئے اور قائم رہے۔ اُنھوں نے سنہ ۱۹۲۱ء میں بین الاقوامی صورت اختیار کی اور ایلسینور ڈنمارک میں ایک بین الاقوامی کالج قائم کیا گیا۔ اِس کا مقصد اخلاق سکھانا۔ اور مدارس تعلیم ثانوی کی طرح ذاتی اثر اور میل جول سے تعلیم دے کر بیداری پیدا کرنا ہے۔ سردیوں میں تعلیم ڈنمارکی زبان میں دی جاتی ہے۔ اور ثانوی مدرسوں کی طرح ہوتی ہے۔ مگر گرمیوں کے تین مہینہ تعلیم انگریزی میں دی جاتی ہے اور مضامین بین الاقوامی اور معاشرتی[ل۱۵] ہوتے ہیں۔ سنہ ۱۹۲۴ء میں ۵۲ طلباء تھے جن میں سے ۱۵ جزائر برطانیہ۔ ۲۔ امریکہ۔ ۸ جرمن ایک سوٹنزرلینڈ۔ ایک ناروے اور ۲۵ ڈنمارک کے تھے۔ اِس کے دو سابقہ طالبعلمان اب آئرلینڈ میں ایک مدرسہ تعلیم ثانوی بالغان قائم کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں ✤

مالی حالت

مدرسہ تعلیم ثانوی کی سردیوں کی فیس ۱۰ سے ۱۰۰۰ کروون تک ہے۔ سنہ ۱۹۲۴ء کے نئے قواعد کے رو سے فیس ۳۰ ناروے کے کروون ادا کی جاتی ہے۔ فیس گورنمنٹ وصول نہیں کرتی۔ بلکہ مدرسے وصول کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں مجھے ایک ڈنمارک کے مدرسہ کا علم ہے۔ جو صرف ۱۰ یا ۱۵ کروون فیس لیتا

ل۱۵۔ اِن سے مراد اجتماعی ہیں ✤

ہے۔ اندازاً ایک طالب علم کو سال میں ۷۰ یا ۸۰ کروں ماہواری خرچ کرنا پڑتا ہے۔ تینوں گورنمنٹیں فراخ دلی سے وظائف دیتی ہیں۔ بعض حالتوں میں وظائف کل خرچ کے برابر ہوتے ہیں۔ زراعتی مزدوروں کی خاص طور پر رعایت کی جاتی ہے مدرسہ کے اخراجات میں کرایہ۔ مکانات کی مرمت کا خرچ اُستادوں کی تنخواہ۔ مدرسہ کے سامان۔ روشنی اور ایندھن کا خرچ شامل ہیں۔ گورنمنٹ ڈنمارک ہر ایک سکول کو ۱۰۰۰ سے ۱۵۰۰ کروں اعانت رقمی دیتی ہے۔ اور استادوں کی تنخواہ کا ۵۰ فی صدی (مگر ہیڈ ماسٹر کی تنخواہ کا صرف ۲۰ فی صدی) سامان کی لاگت کا ۳۵ فی صدی اور کرایہ اور مرمت کے خرچ کا ۱۰ فی صدی ادا کرتی ہے +

۱۹۱۹ء تک ناروے کا طریقہ بھی یہی تھا۔ مگر اس سال سے سرکار مقامی جماعتوں کے عطیہ کے چند گنا رقم بطور اعانت رقمی دیتی ہے۔ (اس وقت چار گنا ادا کیا جاتا ہے) اس طرح مدارس کا انحصار مقامی سفارش پر ہو گیا ہے۔ ۱۷ سال کے زائد عمر کے طلبا کی تعداد ۲۵ سے کم نہیں ہوتی چاہئے۔ مدرسوں کا میزانیہ محکمۂ تعلیم کو بھیجا جاتا ہے۔ محکمۂ تعلیم کو استادوں کی تقرری اور برخواست کرنے کا بھی اختیار ہے سویڈن میں بھی سرکار اور صوبہ جات بڑی بڑی رقمیں بطور اعانت کے دیتے ہیں۔ نگران کے صحیح اعداد مجھے نہیں مل سکے۔ وظائف کو شامل کر کے ڈنمارک اور ناروے کی گورنمنٹیں ان مدارس کو سالانہ ۲۰ سے ۲۵ لاکھ کروں کی امداد کرتی ہیں۔ اور اسی طرح اُن کے کل خرچ

کا $\frac{1}{2}$ سے $\frac{3}{4}$ تک ادا کرتی ہیں۔ سویڈن میں جس مدرسہ کو اعانت
رقمی دی جاتی ہے۔ اس کی انتظامیہ جماعت میں صوبہ کی گورنمنٹ
کے نمائندہ رکھے جاتے ہیں اور ناروے اور سویڈن کے سکول
(ان کی تعداد $\frac{1}{2}$ کے قریب ہے) جن کی انتظامیہ جماعتیں
اپنی آپ تجدید کر لیتی ہیں۔ مقامی جماعت کے نمائندہ کو بالعموم
شامل کر لیتی ہیں۔ محکمۂ تعلیم نجی مدارس کا معائنہ کرتا
ہے۔ میں پنجاب کے ابتدائی مدارس کے بیان سے بہت دور چلا
گیا ہوں۔ مگر دراصل سوال ایک ہی ہے۔ ہمیں ایسے عوام کے
خیرخواہ افراد کی ضرورت ہے جو دیہاتی لوگوں کو تعلیم دینے کی ضرورت کو
محسوس کریں۔ اور اپنی تمام زندگی یا اس کا کچھ حصہ اس قومی خدمت کے لئے
وقف کر دیں اس کام کو کرنا کوئی مذاق نہیں۔ بلکہ سخت دشوار اور محنت طلب ہے
انہیں سیاسی اور مذہبی جھگڑوں سے بالکل پاک رہنا چاہئے۔
حقیقی حب الوطنی یہ ہے کہ آدمی اپنے باطن کا معائنہ کرے۔
اپنے اعمال پر نگاہ رکھے۔ اور خاموشی سے کام کرے۔ اس کا نہایت
شیریں ثمر حکام کی تذلیل کرنا اور لوگوں کا سر پھوڑنا نہیں
ہے کسی حب الوطن کے لئے لوگوں کو انسان بنانے سے بہتر
اور کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اور چونکہ ہر شخص رہنما نہیں بن سکتا
اور بہت سے لوگ اپنے کاروبار چپ چاپ آرام سے کرتے
رہتے ہیں۔ ایک حب الوطن کے لئے اپنی قوت کے استعمال کرنے
اور ملک کی خدمت کرنے کا اس سے وسیع اور بہتر اور کوئی
میدان نہیں۔ کہ وہ غریب دیہاتی لوگوں کو تعلیم دے کہ جو
شہروں کی گڑبڑ سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور جنہیں صرف بڑے
واقعات ہی جگا سکتے ہیں۔ ان کو معاملات سمجھنے اور ان کے

متعلق صحیح رائے دینے اور نیک و بد میں امتیاز کرنے کے قابل بنائیں۔ یہ دیہات کے لئے اور ملک کے لئے مفید ہوگا یہ کام غلط بیانی اور لاف زنی سے نہیں کیا جا سکتا۔ اُستاد کو اپنے شاگردوں میں خلوص دل سے رہنا چاہیئے۔ اور بجائے باتیں بتانے کے اپنی مثال قائم کرکے اُن کی رہبری کرنی چاہیئے اس قسم کے استادوں کی ضرورت ہندوستان کے دیہات کے لئے ہے۔ جو اوّل بالغوں کے ابتدائی مدارس میں اور بعد میں قومی تعلیم ثانوی کے مدارس میں کام کریں یہ یاد رہے۔ کہ یہ مدارس بالغوں کے ہوں۔ نہ کہ بچوں کے ممکن ہے۔ کہ ایسے اُستاد دستیاب ہوں۔ مگر اُن میں اس طرح کا روح شاذ و نادر ہی ملیگا۔

تتمہ الف

سرسری ترجمہ قانون پانچ فدن

قانون نمبر ۱۳ مجریہ ۱۹۱۲ء

فقرہ نمبر ۲۔ ایسے کاشتکاران کی جائداد جو پانچ یا پانچ سے کم فدن کے مالکان ہوں۔ قرقی سے مستثنیٰ ہوگی۔ یہ استثنٰا ایسے کاشتکاران کے مکان سکنی اور تعمیرات ملحقہ پر بھی مؤثر ہونگے۔ نیز مویشیان قلبہ رانی اور آلات کشاورزی پر جو ان کی اراضی کی کاشت کے لیئے ضروری ہوں۔ یہ ان تمام قرضخواہان کے خلاف بھی ہوگا جن کا دعوے رہن یا کفالت پر مبنی ہو۔ جن کا اُس کی جائداد پر کسی طرح کا حق ہو۔ لیکن یہ عذر باختیار قرضخواہان کے خلاف مسموع نہ ہوگا +

فقرہ نمبر ۴۔ شرائط مندرجہ فقرہ نمبر ۲ ایسے قرضخواہان کے حقوق پر موثر نہ ہونگی۔ جو نفاذ قانون ہذا کے وقت حسب ضابطہ درج رجسٹر ہو چکے ہوں۔ یا ایسے قرضخواہان پر جن کی دستاویزات قرضہ تاریخ مذکورہ سے قبل برائے عمل درآمد پیش عدالت ہو چکی ہوں +

اقتباسات از ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۹۰۰ء

ایکٹ برائے ترمیم قانون اراضیات زرعی پنجاب

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے۔ کہ اراضیات زرعی واقع ملک پنجاب کے قانون کی ترمیم کی جاوے۔ لہذا احکام ذیل صادر ہوتے ہیں:۔

دفعہ ۱ (۱) اس ایکٹ کا نام انتقال اراضی پنجاب سنہ ۱۹۰۰ء ہوگا۔

دفعہ ۲۔ اس ایکٹ میں اگر کوئی امر قرینہ عبارت یا مضمون کے خلاف نہ ہو۔ تو

(۴) الفاظ "دوامی انتقال" میں بیع۔ تبادلہ۔ ہبہ۔ وصیت اور عطاء حقوق مزارعگی موروثی شامل ہیں۔

(۵) الفاظ "رہن با قبضہ" سے مراد اس رہن کی ہے۔ جس کی رو سے زر رہن قبضہ اراضی مرہونہ مرتہن کے سپرد کردے۔ اور اس کو اختیار دے۔ کہ وہ اراضی مذکور کا قبضہ تا ادائے زر رہن اپنے پاس رکھے۔ اور لگان و منافع اراضی وصول کرے۔ اور ان کو سود میں مجرا دیوے۔ یا اصل زر رہن میں محسوب کرے یا کچھ سود میں اور کچھ زر اصل زر رہن میں مجرا دیوے اور

دفعہ ۳۔(۱) جو شخص اپنی اراضی کا دوامی انتقال کرنا چاہے۔ وہ ایسے انتقال کرنے کا مجاز ہوگا۔ جہاں:۔

(الف) انتقال کنندہ زراعت پیشہ قوم میں سے نہ ہو یا

(ب) انتقال کنندہ زراعت پیشہ قوم میں سے ہو۔ اور منتقل الیہ اس ضلع میں جہاں اراضی زیر انتقال واقع ہے۔ بحیثیت زراعت پیشہ کے قابض زمین ہو۔

(۲) سوائے اُن صورتوں کے جو ضمن (۱) دفعہ ہذا میں بیان ہوئے ہیں کوئی دوامی انتقال اراضی اثرپذیر نہ ہوگا۔ تاوقتیکہ صاحب ڈپٹی کمشنر نے اُس کی منظوری نہ دے دی ہو۔

(۳) صاحب ڈپٹی کمشنر انتقالات کے متعلق حالات دریافت کرینگے۔ اور ان کو اختیار ہوگا۔ کہ حسب اقتضا کے رائے خود منظوری جو بموجب ضمن (۲) مطلوب ہے۔ اس کو عطا کریں یا عطا کرنے سے انکار کریں۔

دفعہ ۴۔ لوکل گورنمنٹ کو لازم ہوگا۔ کہ بذریعہ اعلان مندرجہ مقامی گزٹ سرکاری مشتہر کرکے معین فرماویں۔ کہ واسطے اغراض اس ایکٹ کے کون سے گروہ اشخاص کے کسی ضلع میں یا چند اضلاع میں زراعت پیشہ اقوام یا زراعت پیشہ اقوام کا مجموعہ شمار کئے جاویں گے۔

دفعہ ۶ (۱) اگر زراعت پیشہ قوم کا کوئی شخص اپنی اراضی رہن کرے۔ اور مرتہن اُسی قوم کا نہ ہو۔ یا اُسی گروہ اقوام زراعت پیشہ نہ ہو تو رہن مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی ایک صورت کا ہوگا:-

(الف) رہن باقبضہ کی صورت میں جس کے ذریعہ راہن قبضہ اراضی مرہونہ مرتہن کو دے دے۔ اور مرتہن کو اختیار دے۔ کہ وہ اراضی پر قابض رہے۔ اور لگان اور منافع اراضی کا بجائے سود و ادائے اصل لیوے۔ اس شرط پر کہ اس قدر عرصہ کے بعد جو مقرر ہے۔ یا (اگر کوئی میعاد مقرر نہ ہو۔ یا اگر میعاد مقررہ بیس سال سے زیادہ ہوے) تو بعد گزرنے بیس سال کے زمین راہن کو واپس دی جاوے یا

(ب) بصورت رہن بلاقبضہ اس شرط کے ساتھ کہ اگر راہن زر اصل وسود بموجب اپنے معاہدہ کے نہ ادا کرے۔ تو مرتہن صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں درخواست دیوے۔ کہ اس کو قبضہ اراضی ایک ایسی میعاد کے واسطے دلایا جاوے جو بیس سال سے زیادہ نہ ہو۔ اور جس کو صاحب ڈپٹی کمشنر

واجب میعاد تصور فرمادیں - رہن مذکورہ اس میعاد کے واسطے جس میں مرتہن قابض ہے - اور بابت اُس رقم بقایا اصل و سود کے جو مرتہن کو واجب الادا ہو - رہن باقبضہ متصور ہوگا - سود اس مفرد سود سے تجاوز نہیں کرے گا - جو ایسی شرح اور میعاد تک کے واسطے ہوگا - جو صاحب ڈپٹی کمشنر مناسب خیال فرمادیں یا

(۳) اگر صاحب ڈپٹی کمشنر کسی مرتہن کی درخواست ضمن دفعہ (۱) و (ب) کے ماتحت منظور کرے - تو اُسے راہن کو بے دخل کرکے راہن کی جگہ مرتہن کا قبضہ دلا دینے کا اختیار ہوگا ؞

دفعہ ۷ - رہنان بروئے دفعہ ۶ کی صورت میں

(۱) کوئی سود اس میعاد کی بابت واجب الادا نہ ہوگا - جس میں مرتہن کے پاس قبضہ اراضی مرہونہ کا رہا ہو - یا مرتہن لگان لیتا رہا ہو ؞

(۲) اگر رہن مندرجہ صورت (الف) یا (ب) کا ہو - تو ایسی میعاد قبضہ کے خاتمہ پر زر رہن بیباق متصور ہوگا ؞

(۳) راہن مجاز ہوگا - کہ کسی وقت زر رہن ادا کرکے دوران رہن میں فک الرہن کرا لیوے - یا جب رہن کی صورت (الف) یا (ب) کی ہو - تو ایسا حصہ زر رہن کا ادا کرے - جو صاحب ڈپٹی کمشنر قرین انصاف تصور کرکے مقرر فرمادیں - اور

(۵) اگر کوئی راہن جس نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس زیر تحتی دفعہ ۳ درخواست پیش کی ہو - حسب اطمینان صاحب موصوف یہ بات ثابت کر دے - کہ اس نے زر رہن یا زر رہن کا وہ جزو جو صاحب ڈپٹی کمشنر قرین انصاف خیال کریں - ادا کر دیا ہے - یا وہ صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس زر رہن مذکور یا اُس کے جزو مذکور کی رقم جمع کر دے - تو زمین فک الرہن تصور کی جائیگی - اور صاحب ڈپٹی کمشنر کو اختیار ہوگا - کہ مرتہن کو اگر وہ قابض ہو - بے دخل کریں - اور اس کے برخلاف راہن کو قبضہ دلائیں ؞

دفعہ ۸ - جو رہن زیر دفعہ ۶ عمل میں آویں - اُن میں اگر کوئی شرط جس کی اجازت بموجب یا زیر ایکٹ ہذا نہیں دی گئی درج کی جاوے - کالعدم ہوگی ۔

دفعہ ۹ - (۱) اگر کوئی شخص زراعت پیشہ اقوام کا اپنی زمین کسی ایسی صورت یا طریقہ سے رہن کرے - جس کی اجازت بروے یا زیر ایکٹ ہذا نہیں ہے - تو صاحب ڈپٹی کمشنر کو اختیار ہوگا - کہ اُس کی نظر ثانی کریں - اور شرائط رہن کو اس طرح پر بدل دیں - کہ وہ ایسی صورت کے مطابق ہو جاوے - جس کی اجازت بذریعہ یا زیر ایکٹ ہذا دی گئی ہے - اور جس کا مرتہن از روے انصاف مستحق ہو ۔

دفعہ ۱۱ - زراعت پیشہ قوم کا کوئی شخص اپنی زمین کا پٹہ یا مستاجری کسی ایسی میعاد کے واسطے جو بیس سال سے زیادہ نہ ہو - دے سکتا ہے - اور کوئی مستاجری یا پٹہ زائد از مدت بیس سال جو منجانب کسی شخص کے جو زراعت پیشہ قوم میں سے ہو - اور ایسے شخص کے نام کیا گیا ہو - جو اس قوم کا یا گروہ متعلقہ میں سے کسی قوم کا نہ ہو - ایسی مدت کے لیئے مستاجری یا پٹہ سمجھا جاویگا - جس کی اجازت اس دفعہ میں دی گئی ہو ۔

دفعہ ۱۲ - (۱) دوران رہن میں جو دفعہ ۶ کی صورت (الف) یا (ب) کے مطابق کیا گیا ہو - یا مستاجری یا پٹہ جو حسب منشاء ایکٹ ہذا عمل میں آیا ہو - مالک کو اختیار ہوگا - کہ مزید عارضی انتقال اس زمین کا ایسی مدت کے واسطے کرے - جو مدت رہن موجودہ یا مستاجری یا پٹہ کی میعاد کے ساتھ شامل کرکے کل میعاد بیس سال سے تجاوز نہ کرے ۔

(۲) کوئی ایسا مزید عارضی انتقال اگر اس عرصہ سے جو بموجب دفعہ ہذا کے جائز ہے - زائد عرصہ کے لیئے کیا جاوے - تو مدت عارضی انتقال مذکور کی صرف اس قدر سمجھی جاویگی - جس کی اجازت دفعہ ہذا میں ہے ۔

دفعہ ۱۴ - اگر کوئی ایسا دائمی انتقال کیا جائیگا - جو زیر دفعہ ۳

بطور انتقال دوامی مؤثر نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ صاحب ڈپٹی کمشنر منظوری نہ دیں یہ انتقال اس وقت تک کہ منظوری نہیں دی گئی۔ یا اس حالت میں کہ منظوری دینے سے انکار کیا گیا۔ اثر اس رہن بالقبضہ کا رکھے گا۔ جس کی اجازت دفعہ ۴ کی صورت (الف) میں دی گئی ہے۔ اور جس کی میعاد بیس سال سے زائد نہ ہوگی۔ اور شرائط ایسی ہونگی۔ جو صاحب ڈپٹی کمشنر مناسب سمجھیں ۔

دفعہ ۵ ا — ہر ایک معاہدہ جس کے ذریعہ زراعت پیشہ قوم کا کوئی شخص اپنی زمین کی پیداوار یا اُس کا کوئی جزو یا اُس میں سے کوئی حصہ انتقال یا مکفول کرنا چاہے اور جس کی میعاد زائد از عرصہ ایک سال ہو۔ وہ تاریخ معاہدہ سے ایک سال سے زیادہ مؤثر نہیں ہوگا۔ تاوقتیکہ صاحب ڈپٹی کمشنر کی منظوری حاصل نہ کی جاوے اور تا حصول منظوری مذکور یا اگر عطاء منظوری سے انکار کیا گیا ہو۔ تو اس کا ایسا اثر ہوگا کہ گویا صرف ایک سال کے لئے اقرار کیا گیا تھا ۔

دفعہ ۱۶ — (۱) کوئی زمین کسی شخص کی جو منجملہ زراعت پیشہ قوم کے ہو۔ کسی ڈگری یا حکم عدالت دیوانی یا مال کے اجرا میں فروخت نہیں کی جاویگی۔ خواہ وہ ڈگری یا حکم قبل یا بعد از نفاذ اس ایکٹ کے صادر ہوا ہو ۔

دفعہ ۱۷ — ایکٹ رجسٹری نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۷ء میں یا قواعد زیر دفعہ ۶۹ ایکٹ مذکور میں کوئی امر متناقض ہونے کے باوجود :—

(۱) کوئی وثیقہ جو خلاف احکام ایکٹ ہذا ہو۔ رجسٹری کے واسطے منظور نہیں کیا جاویگا ۔

دفعہ ۲۱ - الف — (۱) باوجود ہر امر کے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی یا کسی دیگر ایکٹ نافذ الوقت میں درج ہو۔ ہر عدالت دیوانی کو لازم ہوگا۔ کہ اپنی ایسی ڈگری یا حکم کی نقل صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس ارسال کرے جو

(۱) متعلق ایسے دوامی انتقال کے ہو جو زراعت پیشہ قوم کے

کسی شخص نے اپنی زمین کی بابت کیا ہو - یا

(۲) متعلق ایسے رہن کے ہو جو ایک زراعت پیشہ قوم کے شخص نے اپنی زمین کی بابت کسی ایسے شخص کے پاس کیا ہو - جو اُسی قوم یا اُسی گروہ میں سے کسی قوم کا ممبر نہ ہو ؛

(۲) جب صاحب ڈپٹی کمشنر کو معلوم ہو کہ کسی عدالت دیوانی نے قبل یا بعد تاریخ نفاذ دفعہ ہذا کوئی حکم یا ڈگری خلاف احکام ایکٹ ہذا صادر کی ہو - تو صاحب موصوف کو جائز ہوگا - کہ اُس عدالت میں اگر کوئی ہو جہاں ڈگری یا حکم مذکور کی اپیل ہو سکے یا جہاں اپیل اس وقت دائر کی جا سکتی ہو - جب کہ ڈگری یا حکم صادر کیا گیا تھا - یا کسی دیگر صورت میں چیف کورٹ میں ایسی ڈگری یا حکم کی نگرانی کی درخواست کریں - اور جب عدالت کو معلوم ہو جائے کہ ڈگری یا حکم مذکور ایکٹ ہذا کے کسی حکم کے خلاف صادر کیا گیا ہے - تو لازم ہوگا - کہ وہ اسے بدل کر ایکٹ ہذا کے مطابق کر دے - اس قسم کی درخواست اس تاریخ سے دو مہینہ کے اندر کی جاوے گی - جس پر صاحب ڈپٹی کمشنر کو ایسے حکم یا ڈگری کی اطلاع دی جائے ؛

تتمہ ب

قانون نمبر ۲۰ مجریہ جون ۱۸۵۰ء

مالکان جائداد کی مجالس ہائے قرضہ اور بنک ہائے کے قیام کے لئے قانون

(۱) بادولت شاہ فریڈرک ہفتم حسب ذیل اعلان فرماتے ہیں :۔
پارلیمنٹ نے مناسب خیال کیا - اور بادولت نے برضاء شاہانہ قانونِ حسب ذیل کی منظوری عطا فرمائی ہے - اس طرح پر کہ
(الف) وزارت داخلہ کو اختیار دیا جاتا ہے - کہ سلطنت ڈنمارک کی حدود کے اندر مالکان جائداد کی مجالس قرضہ کو مراعات مندرجہ فقرہ جات نمبر ۲ و نمبر ۳ عطا فرماوے - مگر شرط یہ ہے کہ ایسی مجالس قرضہ کے قبول کردہ قواعد قانون ہذا کے فقرہ نمبر ۴ سے مطابقت رکھتے ہوں ۔
(۲) مراعات جو ایسی مجالس کو عطا کی جاسکتی ہیں حسب ذیل ہیں :۔
(الف) مجلس کے ڈائرکٹروں کے مجریہ تمسکات بلا اشٹام کاغذ پر جاری کئے جا سکتے ہیں - اور وہ کسی خاص شخص یا حامل تمسک کے نام پر جاری کئے جا سکتے ہیں - اور مزید براں یہ کہ ایسے تمسکات کے منتقل کرنے میں ضروری نہ ہوگا - کہ کاغذ اشٹام استعمال کیا جائے ۔
(ب) ڈائرکٹران قانوناً مجاز ہونگے کہ ممبران مجلس یا مقروضان مجلس کے ساتھ اس قسم کا اقرار کرلیں - کہ موخرالذکر اشخاص

اپنے رہن ناموں میں جو وہ لوگ بحق مجلس تحریر کر دیں۔ ڈائرکٹروں کو اس قسم کے اختیارات دیویں۔ کہ اگر وہ اشخاص اپنے شرائط معاہدہ کی ایفا نہ کریں۔ تو ڈائرکٹران بوقت اجرا جائداد مکفولہ اور اس کے متعلق جملہ اشیا کو قرق کر لیں۔ اور بعد قرقی بذریعہ نیلام عام ان کو فروخت کر دیں۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو ثالثی کرنے یا عدالت میں رجوع کرنے یا فیصلہ ہونے سے پہلے ہی قبضہ کر لیویں۔ اور ایسی حالت میں ڈائرکٹران مجلس کی ایسی قرقی یا نیلام جو اس قرقی کے بعد عمل میں لایا جاوے۔ نہ تو ملتوی کیا جا سکیگا۔ اور نہ ہی کسی افسر بالا دست کے روبرو اس امر کے خلاف کوئی اپیل یا عذر کیا جا سکیگا۔ یہ نیلام بموجب اشتہار $\frac{۴}{۱۸۱۷}$ ۲۲ $\frac{۹}{۱۸۳۴}$ ۱۱ کیا جائیگا۔ جن کے رو سے کسی ممبر یا مقروض مجلس کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ مجلس کے خلاف معاوضہ کی نالش کر کے داد رسی حاصل کریں ٭

(ج) ایسی مجلس کے ڈائرکٹروں کو روانگی اشیا یا مبلغات بذریعہ ڈاک خانہ میں شرح ڈاک کی اُسی قدر تخفیف کی جائے۔ جس قدر کہ نیشنل بنک کو اپنے صدر دفتر اور شاخ بمقام ارہس کے درمیان ترسیل زر میں تخفیف شرح کا حق دیا گیا ہے ٭

(د) یہ کہ مجلس چار فی صدی سے زیادہ سود پر قرضہ حاصل کر لیوے۔ اور اس طرح اپنے ممبران یا مقروضان سے زائد از چار فی صدی سود وصول کر لیوے ٭

(۳) منتظمان جائداد نابالغان یا شعبہ ہائے منفعت عامہ کو اجازت ہے کہ اپنے روپیہ کو ایسی مجالس قرضہ کے تمسکات میں لگا دیں ٭

(۴) اس غرض کے لئے کہ کوئی مجلس اپنے قواعد کی منظوری کی توقع کر سکے۔ اور مراعات مندرجہ بالا سے مستفید ہو سکے۔ یہ ضروری ہے کہ

(الف) ممبران اتنے ہوں۔ کہ مجلس کا سرمایہ بیس لاکھ کراؤن تک پہنچتا ہو۔ ایسے ممبران کی جائداد ایسے حلقہ میں ہو کہ ڈائرکٹران جائداد ممبران کی تشخیص کرنے والوں کی دیانتداری پر پورا قابو رکھ سکتے ہوں۔ اور جائداد مکفولہ پر مناسب نگرانی کر سکیں ⁂

(ب) جائداد ایسی رقم میں رہن لی جائے۔ کہ بار کفالت جو اس پر ہو۔ اُس کی قیمت سے $\frac{3}{5}$ سے زائد نہ ہو اور یہ تشخیص قیمت ایسے قواعد کے مطابق لگائی جائیگی۔ جن کے ذریعہ تخمینہ قیمت جائداد مکفولہ اُن قواعد سے کم نہ ہو۔ جو اشتہار مورخہ $\frac{6}{182}$ میں درج ہیں۔ اور ایسے قواعد بھی یہ تفصیل قاعدہ میں درج کئے جائیں ⁂

(ج) یہ کہ کسی وقت میزان قیمت تمسکات جاری شدہ مجلس اتنا نہ ہو۔ جو ممبران مجلس کے رہنوں سے زیادہ ہو جائے ⁂

(د) یہ کہ تمام ممبران مجلس مشترکاً ان تمسکات کی ادائیگی کے ذمہ وار ہونگے۔ جو منجانب مجلس جاری ہوئے ہوں اگر اُنہوں نے اپنی جائداد کے تشخیص شدہ قیمت کے $\frac{3}{5}$ حصہ تک قرضہ مجلس سے لیا ہوا ہے۔ تو کسی تمام جائداد تخمینہ شدہ قیمت کی حد تک اور اگر $\frac{3}{5}$ سے کم مقدار قرضہ ہو تو سالم قرضہ کی اُسی تناسب سے ادائیگی تمسکات کی ذمہ داری ان پر عائد ہوگی ⁂

(ہ) مجلس کے مجریہ تمسکات پر خواہ کسی خاص شخص کو قابل ادا ہوں۔ اور خواہ وہ حامل کے نام ہوں۔ سود واجب الادا ہوگا۔ اور ایسے تمسکات ۱۰۰ کراؤن سے کم رقم کے لئے نہ ہو سکیں گے ⁂

(و) قاعدہ میں ایک یہ بھی شرط ہو۔ کہ ممبران مجلس علاوہ سود مقررہ کے اپنے قرضہ برداشتہ کی ایک مقررہ فیصدی رقم بیباقی قرضہ کے لئے بھی ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے ⁂

(ز) قاعدہ میں قرار دیا جائے کہ آڈیٹران حسابات مجلس کی سالانہ رپورٹ شائع کیا کرینگے۔اور وزارت داخلہ کی خدمت میں حسابات کا سہ ماہی نقشہ ارسال کرنے کے ذمہ وار ہونگے۔

(ح) یہ کہ قاعدہ میں کوئی تغیر و تبدل بلا منظوری وزارت داخلہ نہ کیا جائیگا۔

(۵) جب وزارت داخلہ کسی مجلس قرضہ کے مجلس کی منظوری دیگی۔ تو اس منظوری کا عام اعلان کرے گی۔ لیکن اگر ایسی منظوری نہ دی جا سکے۔ تو صاحب وزیر مذکور اشخاص متعلقہ کو مطلع کر دینگے۔ کہ کیوں منظوری نہیں دی جا سکی۔

(۶) (متعلق بنک ہائے قرضہ)۔

(۷) اگر کوئی مجلس قرضہ مختلف یا مزید مراعات حاصل کرنا چاہے جو اس قانون کے مطابق وزارت داخلہ کے حد اختیار سے باہر ہوں۔ تو ایسی مراعات ایک خاص قانون کے ذریعہ حاصل کرنی لازمی ہونگی۔

قانون مجریہ ۲۱۔ نومبر ۱۸۵۱ء

قانون بغرض ترمیم قانون ۶/۵ ۲۰ وغیرہ وغیرہ مابدولت شاہ فریڈرک ہفتم بالقابہ وغیرہ وغیرہ

شرائط مندرجہ فقرہ نمبر۴ قانون مجریہ ۶/۵ ۲۰ اس طرح ترمیم کئے جاتے ہیں۔ کہ وزارت داخلہ مجاز ہے کہ مجلس قرضہ کے قواعد کی منظوری دے دیوے۔ اگرچہ ممبران اس مجلس میں دس لاکھ کراؤن کی مالیت تک شریک ہوئے ہوں۔

قانون مجریہ ۲/۶۱ ۱۹

بغرض ترمیم قانون مجریہ ۶/۵ ۲۰ وغیرہ وغیرہ

(۱) وزارت داخلہ مجاز ہونگے۔ کہ کسی ایسی مجلس قرضہ کے حق میں

جسے مراعات مندرجہ قانون مجریہ ۲۰ $\frac{6}{5}$ عطا کی گئی ہوں۔ مراعات مذکور بدستور جاری رکھے۔ گو مجلس کے قواعد میں یہ قرار دیا گیا ہو۔ کہ واخلہ ممبران اور متناسب اجرائے تمسکات منجانب مجلس کو ایک سلسلہ یا سلسلہ در سلسلہ میں تقسیم کیا گیا ہو۔ ایسے طریق پر کہ مختلف سلسلہ ہائے تمسکات کی ادائیگی کی تمام ممبران مجلس کی مشترکہ ذمہ واری نہ ہو۔ مگر ہمیشہ یہ ضروری ہوگا کہ

(الف) کوئی سلسلہ اختتام پذیر نہ ہوگا۔ جب تک کہ ساٹھ لاکھ کراؤن کی مالیت کے ممبران فراہم نہ ہو جائیں ؛

(ب) مختتمہ سلسلہ اور نئے در سلسلہ کے ممبران سلسلہ باہم یک دیگر مشترکاً ذمہ دار ادائیگی ہونگے۔ جب تک کہ نئے سلسلہ در سلسلہ کے ممبران کی مالیت ۲۰ لاکھ کراؤن تک نہ پہنچ جائے ؛

(ج) جب کوئی سلسلہ ختم ہو جائے۔ تو اُن ممبران کا جو اس سلسلے سے تعلق رکھتے ہوں۔ اپنے اصلی قرضہ جات کا سالانہ اقساط میں ادا کرنے کا حق جو بموجب قواعد حاصل ہے زائل ہو جائیگا ؛

(د) کسی ممبر کو جو مجلس یا اس کے کسی سلسلہ کو ترک کرے مشترکہ ذمہ واری سے بری ہونے کا سرٹیفکیٹ نہ دیا جائیگا جب تک کہ وزارت داخلہ اس سال کے حسابات کی پڑتال کرکے یہ اطمینان نہ کرلے۔ کہ ایسے سرٹیفکیٹ کے دینے میں مفاد عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ نیز مجلس کی مشترکہ ذمہ واری کی ادائیگی کے لئے ایسی ضمانت موجود ہے جس کو وزارت داخلہ کافی خیال کرے ؛

(۲) وزارت داخلہ کسی ایسی مجلس کو جو زیر قانون ۲۰ $\frac{6}{5}$ جاری ہوئی ہو۔ اختیار دے سکتی ہے۔ کہ وہ ملک کے دوسرے حصہ سے بھی ممبران کو داخل کر لیوے ؛

(۳) مراعات جن سے قانون مجریہ ۲۰ $\frac{6}{5}$ کا تعلق ہے۔ مجالس قرضہ

یا بنک ہائے قرضہ کو اب بذریعہ خاص قانون عطا ہو سکتے ہیں +

قانون مجریہ $\frac{۲}{۶۶}$ ۹

قانون جس کے رو سے وزارت داخلہ جنائر کی مجالس قرضہ اراضیات کو مراعات مندرجہ فقرہ جات نمبر ۲ و نمبر ۳ قانون $\frac{۶}{۵}$ ۲۰ دے سکتی ہے۔ چونکہ جنائر میں ایک مجلس قرضہ جائداد زرعی قائم کی گئی ہے۔ اور اُس نے حسب منشاء فقرہ نمبر ۶ قانون مجریہ $\frac{۶}{۵}$ ۲۰ و فقرہ نمبر ۱ قانون $\frac{۲}{۱۴}$ ۱۹ قواعد قبول کر لئے ہیں۔ وزارت داخلہ کو اختیار دیا جاتا ہے۔ کہ مجلس مذکور کے قواعد مذکور کی منظوری دیدیوے اور قانون $\frac{۶}{۵}$ ۲۰ کی مراعات مجلس مذکور کو بایزادی شرائط ذیل عطا کر دے +

(الف) وزارت داخلہ کو اختیار ہے۔ کہ کارروائی مجلس مذکور کی کسی وقت بہ تفصیل پڑتال کرے۔ اور اخراجات پڑتال کی متحمل مجلس مذکور ہوے +

(ب) مجلس مذکور کے دو محاسبان (آڈیٹران) ہونگے۔ جن کی نامزدگی تابع منظوری وزارت داخلہ ہوگی۔ نیز وزارت داخلہ قواعد پڑتال بھی مرتب کریگی۔

(ج) اس غرض سے کہ مجلس کا سرمایہ محفوظ اور سرمایہ انتظام قائم ہو سکے۔ ہر ایک ممبر بوقت داخلہ دو فی صدی زر نقد ادا کریگا اور اپنے قرضہ واجب کا $\frac{۱}{۸}$ ہر ششماہی ادا کیا کریگا۔ لیکن یہ سرمایہ ان طریقوں سے واجب اور دیگر ذریعہ سے جو وقتاً فوقتاً اختیار کئے جائیں۔ اگر رقم قرضہ کے پانچ فی صدی کے برابر ہو جائے۔ تو یہ ششماہی واجب الادا رقم کی بمنظوری وزارت داخلہ اس حد تک تخفیف کی جا سکتی ہے۔ جو $\frac{۱}{۱۶}$ فی صدی سے کم نہ ہو۔ اور پھر اصلی تناسب تک ایزاد کی جا سکتی ہے۔ اگر یہ سرمایہ کسی وجہ سے پانچ فی صدی سے کم ہو جائے۔ اگر کسی وجہ سے یہ سرمایہ ایک فی صدی سے کسی وقت کم ہو جائے تو ایک غیر معمولی وصولی کے ذریعہ سے فوراً بلا عذر پورا کیا

جائیگا۔ اگر مجلس سلسلہ ہائے میں منقسم ہو۔ تو ہر ایک سلسلے کے لیئے یہ ہر دو سرمائے الگ الگ بھی رکھے جا سکتے ہیں۔ اور یہ سرمائے اپنے سلسلے سے مطابقت کھائیں گے اور اپنے سلسلوں کے اختتام پر ختم کیئے جائیں گے۔ قواعد مذکورہ بالا ہر ایک سلسلہ کے سرمایوں پر بھی اطلاق پذیر ہونگے۔

(د) اگر مجلس کو کسی جائداد پر قبضہ کرنا پڑے۔ تو عرصہ ششماہی اول میں جس کا شمار تاریخ حصول قبضہ سے ۱۲ ہفتہ کے بعد ہوگا۔ مجلس کے لیئے لازمی ہوگا کہ اس قدر تمسکات واپس لے کر منسوخ کر دے۔ جن کی مالیت اس قرضہ کے $\frac{1}{۲۰}$ کے برابر ہو۔ جو اس حاصل کردہ جائداد پر جاری کیئے گئے تھے اور اسی قدر مالیت کے تمسکات ہر دو ششماہی ہائے مابعد میں علی الترتیب واپس لے کر منسوخ کیئے جاویں۔

(ہ) اگر بخیال وزارت داخلہ مجلس اُن کفالتوں کو جو اُس کے قرض خواہاں کے لیئے ہوں۔ بدرجہ اہم کمزور کر دے۔ اور اگر اس عرصہ میں جو اس غرض کیلئے معین کیا جائے۔ مجلس اس نقص کو رفع کرنے کا انتظام نہ کرے۔ تو وزارت داخلہ کو اختیار ہوگا۔ کہ مجلس کو بند کر دے۔ یا اگر حالات مقتضی ہوں تو مجلس کو اپنے قبضہ انتظام میں لے لیوے۔

قانون مجریہ $\frac{۴}{۹۶}$ ۲۴

قانون جس کے رو سے وزارت داخلہ کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ موجودہ مجالس رہن کے قواعد میں تغیر و تبدل منظور فرمائے۔

ما بدولت شاہ کرسچین نہم بفضل ایزدی شاہ ڈنمارک اقوام وینڈ و گاتھ وغیرہ وغیرہ اعلان فرماتے ہیں۔ پارلیمنٹ نے اس کو مناسب خیال کیا ہے۔ اور ما بدولت نے برضائے شاہانہ اس قانون کو درجۂ منظوری بخشا ہے۔

(۱) وزارت داخلہ کو اختیار دیا گیا ہے کہ موجودہ مجالس قرضہ کے قاعدہ میں حسب ذیل تبدیلیاں منظور کرے:-

(الف) کوئی مجلس اس قسم کے قرضہ جات اب سے بعد دیا کرے جو کلاً یا جزواً ناقابل بیباقی ہوں۔ لیکن یہ شرط ضروری ہوگی۔ کہ ناقابل واپسی قرضہ جات مالیت جائداد کے $\frac{1}{2}$ حصہ سے زائد نہ ہوں۔ اور باقی قرضہ مساوی یا بڑھتی ہوئی ششماہی اقساط میں اس طرح واجب الادا ہوگا۔ کہ ایسی مدت میں ادا ہو جائے۔ جو ساٹھ سال سے زیادہ نہ ہو۔ سرمایہ محفوظ سرمایہ انتظام میں واجب الادا رقوم اور نیز ایسی رقوم جن کی بوقت داخلہ ہر ایک ممبر مجلس ذمہ واری قبول کرتا ہے۔ ہر ایک حصہ قرضہ کے لئے مناسب مقدار میں مقرر کی جا سکتی ہیں *

(ب) سرمایہ محفوظ و سرمایہ انتظام کی رقوم ہر سال کی پہلی ششماہی قسط کے ساتھ ادا کی جا سکتی ہیں۔ بشرطیکہ تمام یہ رقوم چوتھی ششماہی تک ادا ہو جائیں *

(ج) جب کوئی قرضہ کسی اور اور سلسلے یا سلسلے در سلسلے سے پہلے قرضہ پر فائز کرکے جاری کیا جائے۔ تو پہلے سلسلہ یا سلسلہ در سلسلہ کی مشترکہ ذمہ واری کل قرضہ کے ۱۰ فی صدی شمار کی جائیگی۔ اور اس شمار میں وہ رقم قرضہ میں گنی جائیگی۔ جو اس کے تشخیص شدہ مالیت کے ایک تہائی سے متجاوز ہو۔ جس پر نیا قرضہ دیا گیا ہو *

(د) جب کبھی مجلس کسی جائداد مرہونہ کو اپنے قبضہ میں کرے۔ تو لازمی ہوگا۔ کہ اول ششماہی میں جس کا شمار تاریخ حصول قرضہ سے ۱۲ ہفتہ بعد ہوگا۔ اس قدر تمسکات واپس لے کر منسوخ کردے۔ جن کی مالیت اس قرضہ کے $\frac{1}{2}$ کے برابر ہو۔ جو جائداد مذکور کی $\frac{1}{2}$ مالیت سے زائد ہو اور ششماہی آئندہ میں بھی اسی قدر تمسکات واپس لے کر منسوخ کئے جائیں۔ قرضہ کا وہ حصہ جو مالیت جائداد کے $\frac{1}{2}$ سے زائد نہ ہو۔ اُس وقت تک جائداد مرہونہ پر بار رکھا جا سکتا ہے۔ جب تک وہ جائداد فروخت نہ کی جائے۔ اور جب تک

سرمایہ محفوظ کی مقدار اس کی کل حد سے کم نہ ہو جائے۔ بموجب قاعدہ مقرر کی گئی ہو۔ اگر جائداد فروخت ہو جائے تو مشتری کو وہ قرضہ منتقل ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو۔ تو مجلس کے لئے لازمی ہو گا۔ کہ پہلی ششماہی جس کا شمار تاریخ فروخت سے ۱۲ ہفتہ بعد سے ہو گا۔ مقدار قرضہ ہذا کی مالیت کے برابر تمسکات واپس لے کر منسوخ کر دے۔ مجلس بدوں منظوری وزارت داخلہ کسی جائداد کو جو اس طرح حاصل کی گئی ہو۔ زائد از تین سال اپنے قبضہ میں نہیں رکھ سکتی۔

(۲) فقرہ نمبر ا کی مندرجہ ترمیمات قاعدہ میں وزارت داخلہ منظور کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ مجلس اپنے اجلاس میں یہ قبول کرے۔ کہ

(الف) وزارت داخلہ اُس کے محاسبان (آڈیٹران) میں سے ایک محاسب کو نامزد کرے۔

(ب) مالیت جائداد کے تشخیص کنندگان اگر ممبران مجلس انتخاب کریں۔ تو ان کا انتخاب اس سے کمتر حلقہ میں سے نہ ہو گا۔ جو نمائندگان کے انتخاب کے لئے مقرر ہیں۔ اور ایسی مجلس میں جہاں تشخیص کنندگان ممبران منتخب نہیں کرتے قید نہ لگائی جائے کہ تشخیص کنندگان کا انتخاب ممبران کریں۔

(ج) ہر ایک ممبر کو رائے دینے کا حق اُس کے مقدار قرضہ کے متناسب ہو گا۔ بدیں قید کہ کسی ممبر کو پانچ ووٹ سے زیادہ دینے کا حق نہ ہو گا۔

(د) سرمایہ محفوظ بموجب قواعد مقررہ کسی جگہ لگایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس سرمایہ محفوظ کا کوئی حصہ بدوں منظوری وزارت داخلہ کسی ممبر مجلس کو بطور قرضہ نہیں دیا جا سکیگا۔

بتاریخ ۲۴۔ اپریل ۱۸۹۶ء بمقام ایمالین بورگ ہمارے دستخط و بہ ثبت ہماری مُہر کے جاری کیا گیا۔

کرسچین
بادشاہ

تتمّہ ج-۱

قواعد امداد باہمی بنک رہن جھنگ

نام

(۱) یہ بنک جھنگ کواپریٹو مارگیج بنک لمیٹڈ کے نام سے موسوم ہوگا۔ اور اس کا رجسٹری شدہ پتہ مقام جھنگ ڈاک خانہ جھنگ تحصیل و ضلع جھنگ ہوگا۔

اغراض ومقاصد

(۲) اس کے اغراض و مقاصد اپنے ممبران کے اقتصادی مفاد کو ترقی دینا اور بالخصوص

(۱) ممبران کو رہن کی کفالت پر مندرجہ ذیل اغراض کے لئے قرضہ دینے کے واسطے سرمایہ بہم پہنچانا :—

(الف) فک الرہن۔

(ب) ترقی حیثیت اراضی و فروغ طریقہ کاشتکاری۔

(ج) پرانے قرضہ جات کی بیباقی۔

(د) خرید اراضی۔

(۲) دیگر ایسے وسائل کو جن سے ممبران میں عملی طور پر مادہ کفایت شعاری۔ امداد باہمی و مدد ذاتی پیدا ہو اختیار کرنا۔

(۳) اس بنک کا دائرہ عمل تمام ضلع جھنگ ہوگا۔

ممبری

(۴) ہر ایک ممبر کے لئے لازمی ہے کہ وہ

(۱) ایسا شخص ہو جسکی مملوکہ مزروعہ یا بنجر زمین ضلع جھنگ میں واقع ہو۔
(۲) اچھے چال چلن کا ہو۔
(۳) بجز متوفی ممبر کے نابالغ قائمقام کے ۱۸ برس سے کم عمر کا نہ ہو۔
(۴) ایک سرکاری عہدیدار ہو - جس کو گورنمنٹ نے یا صاحب رجسٹرار بہادر نے بطور عہدیدار بنک نامزد کیا ہو۔
(۵) ممبران بذریعہ انتخاب کمیٹی تابع منظوری اجلاس عام داخل کئے جاوینگے۔
(۶) ہر ایک ممبر بجز سرکاری عہدیدار ممبر محولہ قاعدہ نمبر (۴) ضمن (۴) داخلہ کے وقت رجسٹر ممبران پر دستخط یا نشان انگوٹھا ثبت کریگا۔
(۷) ممبری حسب ذیل صورتوں میں فسخ ہو جاویگی:-
(۱) وفات پر۔
(۲) ایک سالم حصہ کے مالک نہ رہنے پر۔
(۳) بنک کے دائرہ عمل میں زمین کے مالک نہ رہنے پر۔
(۴) سکرٹری کو نوٹس دے کر نام خارج کرا لینے پر بشرطیکہ وہ بنک کا مقروض نہ ہو - اور نہ ہی کسی غیر ادا شدہ قرضہ کا ضامن ہو۔
(۵) دائمی طور پر فاتر العقل ہو جانے پر۔
(۶) اجلاس عام میں دو ثلث کثرت رائے سے خارج کئے جانے پر۔
(۸) ممبران کے مستعفی یا خارج ہو جانے پر اُن کے بنک کے اثاثہ پر تمام حقوق فوت ہو جاوینگے۔
(۹) ہر ایک ممبر ایک قائمقام نامزد کریگا - جس کے نام اس کا حصہ یا حق بصورت فوتیدگی ممبر منتقل ہو جاویگا - اور رجسٹر ممبران پر ایسی نامزدگی کی تصدیق بذریعہ دستخط یا نشان انگوٹھا کریگا - قائمقام کو ممبر نہ ہونے کی صورت میں اُس کے حصہ یا حق کی قیمت بعد وضع اس رقم کے جو متوفی ممبر سے بنک کو واجب الوصول ہو - چھ ماہ کے

اندر اندر دی جائیگی +

(۱۰) کوئی ممبر اپنے کسی حصہ کو بجز حصہ دار موجودہ یا کسی ایسے شخص کے پاس جو زیر قاعدہ ممبری کا استحقاق رکھتا ہو۔ اور جس کو انتظامیہ کمیٹی اس غرض کے لئے منظور کرے۔ کسی اور کے پاس منتقل نہیں کر سکیگا۔ ایسا انتقال تابع منظوری اجلاس عام ہوگا +

(۱۱) اس شخص کو جس کی ممبری بروئے قاعدہ نمبر ۷ ضمن (۳) فسخ ہو گئی ہو۔ اُس کے حصص کی قیمت بعد منہائی اس رقم کے جو اس سے واجب الوصول ہو۔ چھ ماہ کے اندر اندر واپس کی جائیگی +

(۱۲) وہ شخص جس کی ممبری زیر قاعدہ نمبر ۷ ضمن (۲) و (۴) و (۵) اور (۶) فسخ ہو گئی ہو۔ ممبری کے علیٰحدہ ہونے کے دو سال بعد اپنے حصص کی قیمت بعد منہائی اس رقم سے جو بنک کو اس سے واجب الوصول ہو۔ لینے کا مستحق ہوگا +

(۱۳) حصص کی قیمت کسی صورت میں اس رقم سے زائد نہ ہوگی جو بنک نے اس کے عوض وصول کی ہو +

(۱۴) مندرجۂ ذیل صورت میں کوئی ممبر خارج کیا جا سکتا ہے :-

(۱) حصص یا قرضہ جات جو بنک کو اس سے واجب الوصول ہوں کے ادا کرنے سے قاصر رہے +

(۲) کسی ایسے فوجداری جرم میں مجرم قرار دئے جانے پر جس پر بد دیانتی کا الزام لگا ہو۔ یا جس میں اس کو تین ماہ کی قید ہوئی ہو +

(۳) دیوالیہ قرار دئے جانے پر یا دیوالیہ قرار دئے جانے کی درخواست پر +

(۴) کسی ایسے فعل کے ارتکاب پر جس کو انتظامیہ کمیٹی یا اجلاس عام بد دیانت یا بنک کے اغراض بینہ یا امداد باہمی کے مفاد کے برخلاف قرار دیوے۔ مثلاً قرضہ کو اصلی غرض کے سوا خرچ کرنا۔ بدون علم یا اجازت بنک کسی اہم بیرونی ذمہ واری کا اُٹھانا۔ یا اپنے بیرونی قرضہ جات کے متعلق اطلاع دینے سے

انکار کرنا ٭

(۱۵) کوئی رقم جو بنک سے کسی حساب میں کسی ممبر یا سابقہ ممبر یا اُن کی معرفت دعویدار کو واجب الوصول ہو۔ ایسی رقم کی ادائیگی میں مجرا دی جا سکتی ہے۔ جو اس کے ذمہ ہو۔ یا جس کے لئے وہ ضامن ہو ٭

ذمہ واری

(۱۶) ممبران کی ذمہ واری (باستثنائے سرکاری ممبر) بوقت تنسیخ رجسٹری و تصفیہ حساب اثاثہ بنک کو پورا کرنے کے لئے غیر محدود ہوگی ٭

سرمایہ

(۱۷) سرمایہ حسب ذیل مدات پر مشتمل ہوگا :۔

(۱) دس روپیہ فی حصہ کی غیر معیّن تعداد حصص ٭

(۲) تمسکات (ڈبینچر) مجریہ بنک ٭

(۳) امانت ہائے ممبران ٭

(۴) قرضہ جات و امانت ہائے غیر ممبران ٭

(۵) حاصل شدہ منافع جات ٭

قرضہ جات و امانت ہائے غیر ممبران کا حصول و قبول صاحب رجسٹرار بہادر کی عائد کردہ قیود کے ماتحت ہوگا ٭

حصص

(۱۸) باستثنائے نامزد ممبر زیر قاعدہ نمبر (۴) ضمن (۴) ہر ایک ممبر کو ہر پانچ صد روپیہ یا پانچ صد روپیہ کی کسر کے واسطے جو کہ وہ بنک سے بموجب قاعدہ نمبر ۲۰ قرضہ لیوے۔ یا جس کے حصول کے واسطے درخواست دیوے۔ ایک حصہ حاصل کرنا ہوگا نیز قرضہ نہ لینے والے ممبران کو کم از کم ایک حصہ ضرور لینا ہوگا ٭

(۱۹) ممبری کے لئے درخواست دینے والے کو درخواست کے ساتھ اپنے حصص کی قیمت ادا کرنی ہوگی ٭

(۲۰) کوئی ممبر اتنے حصص کے مالک ہونے کا مجاز نہیں ہوگا۔ جن کی مفروضہ مالیت ایک ہزار روپیہ یا جمع شدہ کل سرمایہ حصص کے $\frac{1}{5}$ سے زائد ہو۔ اگر کوئی ممبر وراثتاً یا بطریق دیگر انتہائی حد مقرر کردہ زیر قاعدہ ہذا سے تجاوز کرے۔ تو انتظامیہ کمیٹی کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ زائد تعداد کو فروخت کر دے۔ یا بحق بنک خرید کر کے ماحصل کو باختیار ممبر اپنے پاس رہنے دے ؛۔

(۲۱) حصص بجز صورتہائے محولہ قاعدہ ۹-۱۰-۱۱-۱۲ واپس نہیں کئے جائینگے ؛۔

اجلاس عام

(۲۲) اعلیٰ اختیار اجلاس عام کو ہوگا۔ جو کہ سالانہ پڑتال کے وقت اس کے بعد جتنی جلدی ممکن ہو سکے۔ اور نیز دوسرے موقعوں پر جبکہ رجسٹرار بہادر یا پریزیڈنٹ یا کمیٹی اپنی تحریک پر یا کم از کم دس ممبران کی تحریری درخواست پر طلب کریں۔ منعقد ہوا کریگا ؛۔

ایسے اجلاس میں کسی معاملہ کے تصفیہ کے لئے کل ممبران کے کم از کم $\frac{1}{5}$ حصہ کی حاضری لازمی ہوگی۔ لیکن اگر کل ممبران کی تعداد سو (۱۰۰) سے زیادہ ہو۔ تو تینتیس ممبران کی شمولیت کافی متصور ہوگی۔ ہر ایک ممبر کو پندرہ یوم پیشتر اجلاس عام کے مقام۔ تاریخ اور وقت کے متعلق اطلاع دی جائیگی ؛۔

(۲۳) اجلاس عام میں مفصلہ ذیل کارروائیاں ہوا کرینگی :۔

(۱) ممبران انتظامیہ کمیٹی بشمولیت صدر و ایک یا زائد از ایک نائب صدر کا انتخاب۔ تعطل اور علیحدگی۔ اگر پریزیڈنٹ یا کمیٹی کا ممبر نامزدہ گورنمنٹ ہو تو وہ اپنے عہدے پر قائم رہیگا۔ اور اس کا انتخاب اجلاس عام میں کیا جانا ضروری نہ ہوگا ؛۔

(۲) بنک کے روپیہ رکھنے کے لئے خزانچی کا انتخاب ؛۔

(۳) حسابات کے سالانہ نقشہ واصلات و واجبات۔ رپورٹ محاسب نوٹ ہائے معائنہ صاحب رجسٹرار بہادر و انسپکٹر پر غور و خوض ؛۔

(۴) بموجب قانون (ایکٹ) مشتہرہ ضوابط و قواعد منافعہ جات

کا تصفیہ +

(۵) ممبران کے داخل و اخراج اور انتقال حصص کی منظوری +

(۶) تابع منظوری صاحب رجسٹرار سال آئندہ کے لئے اُس غایت حد کا مقرر کرنا۔ جس حد تک تمسکات کی فروخت کی جا سکیگی۔ یا قرضہ جات و امانت ہائے لی جا سکینگی +

(۷) ممبران کی انتہائی حد قرضہ کی تعین جس سے بدون منظوری صاحب رجسٹرار تجاوز نہیں کیا جائیگا +

(۸) تابع منظوری صاحب رجسٹرار بہادر قواعد کی ترمیم +

(۹) غایت حد کی تعین جس تک دوران ایک سال میں کسی ممبر کو قرضہ دیا جا سکے +

(۲۴) ترمیم قواعد صرف ایسے اجلاس میں ہی بکثرت رائے عمل میں آئیگی۔ جس میں کل ممبران کا ½ حصہ حاضر ہو۔ تمام دیگر معاملات اجلاس عام میں بکثرت رائے فیصل ہونگے۔ بصورت مساوی الآرا صدر جلسہ ایک فیصلہ کن رائے دینے کے مجاز ہونگے +

(۲۵) بدون لحاظ تعداد حصص ہر ایک ممبر اور سرکاری ممبر کی ایک رائے ہوگی۔ بجز مستورات کسی کو بذریعہ نمائندہ رائے دینے کی اجازت نہ ہوگی +

(۲۶) تمام امورات منفصلہ و مبحثہ اجلاس عام کا اندراج کتاب کارروائی میں کیا جاویگا۔ جس پر صدر جلسہ کے دستخط ثبت ہونگے +

انتظامیہ کمیٹی

(۲۷) انتظامیہ کمیٹی بشمول صدر ایک یا زائد از ایک نائب صدر اکیس سال سے زیادہ عمر کے کم از کم ۱۲ ممبران پر مشتمل ہوگی۔ ممبران کا انتخاب ایک سال کے لئے ہوگا۔ اور وہ دوبارہ منتخب ہونے کے مستحق ہونگے۔ اگر پریزیڈنٹ یا کوئی ممبر کمیٹی گورنمنٹ کی طرف سے نامزد شدہ ہو تو اس کے لئے کسی انتخاب کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور اس کے عہدہ کی کوئی میعاد مقرر نہ ہوگی +

(۲۸) کمیٹی کا کوئی ممبر اپنے عہدے سے برطرف متصوّر ہوگا اگر وہ

(۱) بنک کا ممبر نہ رہے +
(۲) دیوالیہ ہونے کی درخواست کرے - یا دیوالیہ قرار دیا جائے
(۳) فاترالعقل ہو جائے +
(۴) کسی ایسے جرم میں مجرم قرار دیا جائے جس میں بد دیانتی کا الزام لگا ہو - یا جس میں اس کو تین ماہ کی قید ہوئی ہو +
(۵) بنک کا کوئی منفعت بخش عہدہ یا اسامی حاصل کرے یا کسی قسم کا معاوضہ لے +
(۶) بنک کے طور پر قرضہ دے +

(۲۹) کمیٹی کے اجلاس بوقت ضرورت منعقد ہوا کرینگے - کسی معاملہ کے تصفیہ کے لئے کم از کم چار ممبران کی شمولیت لازمی ہوگی - صدر یا نائب صدر یا اُن کی غیر موجودگی میں یکے از دیگر ممبران صدر جلسہ ہوگا - ہر ایک ممبر کی ایک ہی رائے ہوگی - صدر جلسہ کی ایک فیصلہ کن رائے ہوگی +

(۳۰) سوائے اُن اختیارات کے جو اجلاس عام کے لئے مخصوص ہوں - کمیٹی کو بمتابعت اُن قیود و قواعد کے جو بنک نے اپنے اجلاس عام میں باقاعدہ طور پر قرار دئے ہوں - یا بنک کے قواعد میں مذکور ہوں تمام اختیارات حاصل ہونگے - اور بالخصوص اس کے اختیارات اور فرائض حسب ذیل ہونگے :-

(۱) ایسے اختیارات جن کو ضروری سمجھے اور جو اجلاس عام تجویز کرے - ایگزیکٹو کمیٹی یا بنک کے کسی افسر کو تفویض کرنا - یا ان کو سلب کرنا +
(۲) بنک کا کاروبار چلانا اور کسی شخص کو بنک کی طرف سے نمائندہ مقرر کرنا - جہاں ایسی نمائندگی کے لئے خاص اختیار کی قانوناً ضرورت ہو +
(۳) ان اصولات پر جن پر اراضی و مکانات مرہونہ بطور کفالت کے خالص سالانہ منافعہ جات کا حساب قائم کیا جائیگا - قائم کرنا +
(۴) تمسکات (ڈبنچرز) کا جاری کرنا اور منسوخ کرنا - اُن کا واپس لینا اور اُن کی فروختگی اور انفکاک کا انتظام کرنا +

(۵) کسی شخص یا اشخاص کو کسی ایسے ممبر کی زمین کی قیمت تشخیص کرنے اور اس زمین کی خالص سالانہ آمدنی کا اندازہ لگانے کے لئے مقرر کرنا۔ جس نے قرضہ کے لئے درخواست دی ہو۔

(۶) ایگزیکٹو کمیٹی کے احکام کے خلاف اپیلوں کا تصفیہ کرنا۔

(۷) ممبران میں سے ایسے رقبہ جات کے لئے مشیر مقرر کرنا۔ جہاں اسے اختیارات کو استعمال کرنے کے لئے مشورہ لینا ضروری ہو۔

(۸) زیر قیود عائد کردہ اجلاس عام یا صاحب رجسٹرار بہادر قرضہ جات حاصل کرنا۔

(۹) ان شرائط کا جن پر میعادوں کا جن کے لئے اور ان شرحہائے سود کا جن پر قرضہ جات دیئے ہوں تصفیہ کرنا ضمانت پیش کردہ کو منظور یا نا منظور کرنا۔ قرضہ جات اور منافع کی وصولی کا انتظام کرنا اور حسب ضرورت اُن کی تجدید کی منظوری دینا۔

(۱۰) ان شرائط کا جن پر اور ان میعادوں کا جن کے لئے اور ان شرح ہائے سود کا جن پر امانتیں لینی ہوں۔ فیصلہ کرنا۔ اور قرضوں اور امانتوں کی ادائیگی یا واپسی کا بندوبست کرنا۔

(۱۱) اس امر کی نگرانی کرنا کہ قرضہ جات صرف اسی منظور کردہ غرض پر صرف کئے گئے ہوں۔ جس کے واسطے وہ دئے گئے تھے۔

(۱۲) اپنے تمام کاروبار میں قانون ایکٹ ضوابط اور ان قواعد کو ملحوظ رکھنا۔

(۱۳) تمام رقومات آمدنی و خرچ اور تمام خرید کردہ و فروخت شدہ مال کا حساب رکھنا۔

(۱۴) بنک کے اثاثہ اور ذمہ واریوں کا صحیح حساب رکھنا۔

(۱۵) رجسٹر ممبران کا درست اور تا تاریخ مکمل رکھنا۔

(۱۶) نفع و نقصان کا حساب واصلات و واجبات کا نقشہ تیار کرنا۔

اور سالانہ اجلاس عام میں پیش کرنا +

(۱۷) حسابات کی پڑتال کرنا - اتفاقیہ اخراجات کا منظور کرنا - اور مجوزہ رجسٹروں کی تکمیل کے متعلق نگرانی کرنا +

(۱۸) صاحب رجسٹرار بہادر و انسپکٹر کے نوٹ ہائے معائنہ پر غور و خوض کرنا اور ضروری کارروائی کرنا +

(۱۹) تابع منظوری اجلاس عام نئے ممبران کا انتخاب کرنا - نئے حصص کا فروخت اور پرانے حصص کا منتقل کرنا +

(۲۰) بروئے قواعد نمبر ۱۲ عام اجلاس طلب کرنا +

(۲۱) اشخاص مجاز کے لئے معائنہ کتب میں سہولیت پیدا کرنا +

(۲۲) ملازمان کو مقرر - معطل یا موقوف کرنا +

(۲۳) بذریعہ کسی ممبر یا عہدیدار یا ملازم بنک یا کسی دیگر شخص کے جس کو خاص اختیار دیا گیا ہو - قانونی کارروائی منجانب یا برخلاف بنک یا کمیٹی یا عہدیداران یا ملازمان متعلقہ کاروبار دائر کرنا - پیروی کرنا - جواب دہی کرنا - راضی نامہ کرنا - ثالثان کے سپرد کرنا یا دست بردار ہونا +

(۲۴) بنک کی طرف سے کسی رجسٹری شدہ سنٹرل بنک کے پنجاب پراونشل بنک جو زیر قانون انجمن ہائے امداد باہمی رجسٹری ہوئی ہوں - کے حصص خرید کرنا - جن کا بنک کے خوش اسلوبی سے کاروبار چلانے کے لئے خرید کرنا ضروری متصور ہو +

(۲۵) عام طور پر بنک کا کاروبار چلانا +

(۳۱) تمام امورات منفصلہ و ہمشہ اجلاس کمیٹی کتاب کارروائی میں درج ہونگے - جس پر صدر جلسہ و دیگر تمام حاضر ممبران کمیٹی دستخط کرینگے +

ایگزیکٹو کمیٹی

(۳۲) کمیٹی اپنے میں سے ایک ایگزیکٹو کمیٹی مقرر کریگی +

(۱) یہ کم از کم تین ممبران پر مشتمل ہوگی - جملہ امور کے فیصلے غالب رائے سے ہوا کرینگے +

(۲) انتخاب ایک سال کے لئے ہوا کریگا +

(۳۳) ممبران کمیٹی اور ممبران ایگزیکیٹو کمیٹی کو کوئی اُجرت نہیں دی جائیگی - البتہ سفر خرچ جو اجلاس عام تجویز کرے دیا جا سکتا ہے ۔

سکرٹری

(۳۴) کمیٹی ایک سکرٹری مقرر کریگی - اور سکرٹری کمیٹی ممبر نہ ہونے کی صورت میں تنخواہ یا معاوضہ بمنظوری اجلاس عام حاصل کر سکتا ہے ۔

(۳۵) سکرٹری کے اختیار و فرائض حسب ذیل ہونگے :-

(۱) مقررہ کاغذات و رجسٹروں کو درست اور تا تاریخ مکمل رکھنا ۔
(۲) مقروضان سے باقاعدہ ضمانت نامے اور رہن نامے تحریر کرانا ۔
(۳) منجانب بنک دستخط اور خط وکتابت کرنا ۔
(۴) اجلاس ہائے عام اور کمیٹی کا طلب کرنا اور شامل ہونا ۔
(۵) ایسے تمام اجلاسوں کی کارروائی ضبط تحریر میں لانا - اور اس پر ضروری دستخط کرانا ۔
(۶) سالانہ نقشہ جات مرتب کرنا ۔
(۷) بروئے دفعہ ۲۶ ایکٹ کتابوں کے اندراجات کی نقلوں کی تصدیق کرنا ۔
(۸) درخواست ہائے قرضہ کا بترتیب رسیدگی - درست اور مکمل اندراج رکھنا ۔

(۳۶) مندرجۂ ذیل رجسٹر اور کاغذات رکھے جائینگے :-

(۱) رجسٹر ممبران جس میں ہر ایک ممبر کا نام - پیشہ - پتہ اور تعداد حصص خرید کردہ - تاریخ آغاز ممبری (اور بصورت نابالغی) اس کی موجودہ عمر - تاریخ اختتام ممبری اور قائمقام نامزدہ بروئے قاعدہ نمبر ۹ درج ہونگے ۔
(۲) روکڑ بہی جس میں کاروباری ایام کی یومیہ آمدنی - خرچ اور بقایا درج ہونگے ۔

(۳) کھاتہ بہی جس میں ہر ایک ممبر امانت دار اور قرضخواہ اور متفرق واتفاقیہ آمدنی کا حساب درج ہوگا ٭

(۴) رجسٹر (قسط بندی) جس میں ہر فصل یا اس سے کم عرصہ پر واپسی قرضہ جات کی اقساط درج ہونگی ٭

(۵) کتاب کارروائی جس میں اجلاس عام اور اجلاس کمیٹی کی کارروائی اور افسران معائنہ کنندگان کے نوٹ درج ہونگے ٭

(۶) رجسٹر جس میں مقروضان یا اُن کے ضامنان کی مرہونہ جائداد کی قیمت اور آمدنی درج ہوگی ٭

(۷) رجسٹر تمسکات (ڈبنچر) مجریہ

(۸) رجسٹر حصص ٭

(۹) رجسٹر تمسکات جس میں تمام دئے ہوئے قرضہ جات درج ہونگے ٭

(۱۰) پاس بک جو ہر ممبر اور امانت دار کو دی جاویگی ٭

(۱۱) رجسٹر جس میں تمام درخواست ہائے قرضہ جات بترتیب رسیدگی درج ہونگی ٭

(۳۷) بنک کے رجسٹر اور کاغذات کو ہر ایک شخص جو اس کے سرمایہ سے تعلق رکھتا ہو۔ ملاحظہ کرسکتا ہے۔ بجز اس کے کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا حساب امانت اس شخص کی تحریری اجازت کے بغیر نہیں دیکھ سکتا۔ قواعد بنک و سالانہ چٹھا کی نقول ہر ایک ممبر کو مطالبہ کرنے پر مفت مہیا کی جائینگی ٭

خزانچی

(۳۸) تمام روپیہ جو بنک کو سنٹرل بنک ممبران اور دیگر ذرائع سے وصول ہو۔ خزانچی کی تحویل میں رہیگا۔ اور وہ کمیٹی کی ہدایت کے مطابق خرچ کرے گا۔ روکڑ بہی پر اُس کے صحت کے اندراج کے ثبوت میں اپنے دستخط کریگا۔ اور بقایا نقد عندالطلب کمیٹی یا محاسب پیش کریگا ٭

قرضہ جات اور ان کی ادائیگی

(۳۹) کسی ممبر کو جو بنک سے قرضہ برداشت کرنے کا متمنّی ہو سکرٹری کو اطلاع دینی اور ساتھ ہی تعداد حصص محولہ قاعدہ نمبر ۱۸ کی پوری قیمت ادا کرنی ہوگی۔ تب اس کی درخواست بترتیب رسیدگی رجسٹر درخواست ہائے میں درج کی جائیگی +

(۴۰) منظور شدہ انتہائی قرضہ اراضی یا مکانات مرہونہ بطور کفالت کے تخمیناً خالص منافعہ جات سالانہ (بعد منہائی معاملہ زمین کے) پندرہ گنا سے کسی صورت میں بھی زیادہ نہ ہوگی +

(۴۱) ہر ایک قرضہ رہن کی کفالت پر بمطابق فارم مجوزہ ایکٹ انتقال اراضی دفعہ ۶ ضمن ب فقرہ محفوظ کیا جائیگا۔ یعنی زراعت پیشہ اقوام بروئے قانون کے ممبر ہونے کی صورت میں رہن بلا قبضہ بدیں طریق مشروط ہوگا۔ کہ اگر راہن بموجب معاہدہ ادائیگی زر اصل و سود قاصر رہے۔ تو بنک کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ مرہونہ جائداد کو ایسی میعاد کے لئے جو ڈپٹی کمشنر بہادر کے قرین انصاف ہو۔ اور بیس سال سے زیادہ نہ ہو۔ اپنے قبضہ میں لانے کے واسطے صاحب موصوف کی خدمت میں درخواست کرے۔ تمام تمسکات زیر ایکٹ رجسٹری باقاعدہ طور پر رجسٹری ہونگے +

(۴۲) کمیٹی درخواست کنندہ ہائے قرض سے مطالبہ کریگی۔ کہ اپنی وہ تمام جائداد غیر منقولہ کو بطور زائد کفالت رہن کرے۔ اور مزید براں دو معتبر شخص ضمانتیں پیش کریں +

(۴۳) کوئی قرضہ کسی ایسی میعاد کے لئے جو زائد از بیس سال ہو نہیں دیا جائیگا +

(۴۴) مختلف اغراض کی درخواست ہائے قرضہ کو عموماً حسب ترتیب مصرع قاعدہ ۲ ترجیح دی جایا کریگی +

(۴۵) درخواست ہائے قرضہ کا معمولاً بمطابق ترتیب مندرجہ رجسٹر درخواست ہائے محولہ قاعدہ نمبر ۳۶ ضمن (۱۱) فیصلہ کیا جائیگا۔ مگر خاص صورتوں میں قرضہ جات برائے فک الرہن کو جبکہ ایسا

فک الرہن غیر معمولی طور پر منفعت بخش ہو۔ ترجیح دی جائیگی ٭

(۴۶) قرضہ جات برائے ترقی حیثیت اراضی ہر ایسے قرضہ جات کی صورت میں کمیٹی کی مقرر کردہ اقساط کے مطابق دئے جاوینگے ٭

(۴۷) مندرجہ ذیل صورتوں میں بنک کو سالم قرضہ کی چھ مہینہ کا نوٹس دے کر واپسی کا اختیار ہوگا:-

(ا) اگر مرہونہ جائداد تدیر قرقی یا جبریہ فروخت ہو٭

(ب) اگر مرہونہ جائداد کا دریا سے یا طغیانی سے بہ جانے کا احتمال ہو٭

(ج) اگر مقروض کسی فعل مصرحہ قاعدہ نمبر ۴۱ ضمن (۴) کا مرتکب ہو۔ جائداد مرہونہ کی مالیت میں کمی ہو جانے کی صورت میں بنک کو قرضہ کی متناسب جزوی وصولی کا اختیار ہوگا٭

(۴۸) مقروض کو اس کی مقرر شدہ اقساط سے پیشتر ہی اصل قرضہ کی کلی یا جزوی ادائیگی کرنے کا ہمیشہ اختیار ہوگا۔ بشرطیکہ وہ ان تمام تمسکات جن کی اس کے اس طرز عمل سے واپس لئے جانے کا نوٹس دیا جانا لازمی ہو۔ چھ ماہ کا سود ادا کرے ٭

(۴۹) قرضہ جات مخصوصہ اغراض کے لئے دئے جاوینگے۔ اور صرف معینہ اغراض پر ہی صرف کئے جاوینگے۔ بصورت دیگر کمیٹی کل قرضہ کے فوراً واپس طلب کرنے کی مجاز ہے٭

(۵۰) قرضہ جات پر سود بشرح آٹھ فی صدی سالانہ لیا جاویگا٭

اجرائے تمسکات اور ان کی واپسی

(۵۱) بنک تمسکات قیمتی ۱۰۰۰ روپیہ ۔ ۵۰۰ روپیہ ۔ ۲۵۰ روپیہ ۔ ۱۰۰ روپیہ اور ۵۰ روپیہ جاری کر سکتا ہے۔ اور اگر ضروری سمجھے تو ان کی میعادیں مختلف مقرر کر سکتا ہے۔ بنک اس اختیار کو محفوظ کریگا۔ کہ کسی تمسک کو جس وقت چاہے۔ اس کی قیمت جو بوقت اجرا تھی۔ بشرح سود تا تاریخ واپسی ادا کر کے واپس لے لے۔ ایسے تمسکات پر سود چھ فی صدی سالانہ سے زائد نہ ہوگا٭

(۵۲) گشتی تمسکات کی کل مالیت تمام قرضہ جات رہن بحق بنک سے کسی وقت بھی زیادہ نہ ہوگی۔

(۵۳) (۱) تمسکات جو بوجہ ضرر ناقابل قبول ہوں۔ حسب درخواست تمسک دار نقصان رسیدہ یا خراب شدہ کے پیش کرنے پر تبدیل کئے جائینگے۔ بشرطیکہ لازمی نشانات متعلقہ اصلیت وشناخت بالخصوص نمبر۔ رقم۔ شرح سود۔ تاریخ اور دستخط تکمیل کنندہ افسران مجاز کمیٹی قابل شناخت ہوں۔ کلیۃً تلف شدہ تمسکات کی بجائے نئے تمسکات بھی اس وقت جاری کئے جائینگے۔ جبکہ کمیٹی کی رائے میں ان کے تلف ہونیکی اصلیت بلا شک و شبہ پایۂ ثبوت تک پہنچ جائے۔

(۲) جب اس رقم کا ثبوت بہم نہ پہنچایا گیا ہو۔ یا بوجہ نقصان ضروری نشانات تمسک ناقابل شناخت ہوں۔ اور نیز ان تمام صورتوں میں جبکہ مالک سے تمسک چوری ہوگیا ہو۔ نیا تمسک صرف اس صورت میں جاری کیا جائیگا۔ جبکہ گم شدہ یا ناقابل شناخت بیان کردہ تمسک کو دعویدار نے حسب ہدایت کمیٹی مشتہر کر دیا ہو۔ اور اس کی منسوخی کا قانونی طور پر اعلان کر دیا گیا ہو۔

(۳) نیا اجرا ہمیشہ ایسی رقم کے لئے اس نمبر کے ماتحت باضابطہ لفظ "تجدید شدہ" ہوگا۔ اور متعلقہ تمسک دار کے خرچ پر ہوگا۔

(۵۴) تمام تمسکات پر پریزیڈنٹ اور دو ممبران کمیٹی دستخط کرینگے۔ جن کو اجلاس عام نامزد کریگا۔ تمسکات پر نشان لگانے کے لئے بنک ایک خاص مہر رکھیگا۔ جو پریزیڈنٹ یا کمیٹی کی تحویل میں رہیگی۔

(۵۵) کوئی تمسک دار پیشتر از اختتام میعاد تمسک کی واپسی تمسکات کا نوٹس نہیں دے سکیگا۔ مگر بنک اپنے قواعد کے مطابق ایسا نوٹس دے سکتا ہے۔ ایسے نوٹس کی میعاد کم از کم تین مہینہ ہوگی۔

(۵۶) ایسے تمسکات جن کی واپسی کا بنک نے تمسک داران کو نوٹس دے دیا ہو۔ میعاد کے ختم ہونے سے پہلے واپس کئے جانے چاہئیں

اگر تمسکات اس میعاد معینہ کے ایک مہینہ کے اندر واپس نہیں کئے جائینگے۔ تو بعد انقضائے میعاد نوٹس تمسک دار بنک سے کسی سود لینے کا حقدار نہ ہوگا۔

کاروبار

(۵۷) بنک اپنے مطالبات خلاف ممبران حسب ذیل رضائے خود بذریعہ قرقی جائداد منقولہ وغیر منقولہ پورا کرنے کا استحقاق رکھتا ہے۔

(۵۸) اگر کمیٹی یا اجلاس عام ایک یا زیادہ سلسلہ کے تمسکات کے شرح سود میں تبدیلی کرنا چاہے۔ تو کمیٹی ایسے تمسک داران کو جن پر اس تبدیلی کا اثر ہو۔ چھ مہینے کا نوٹس دے کر ایسا کر سکتی ہے۔

(۵۹) اگر کوئی مقروض اپنے مکانات کو بحق بنک رہن کر دے۔ تو اس کو ان کی پوری قیمت کا آتشزدگی کا بیمہ کرانا پڑیگا۔ اور تا ادائیگی سالم قرضہ ان کو اس طرح بیمہ شدہ رکھیگا۔

(۶۰) مقروض کو مندرجہ ذیل اخراجات ادا کرنے ہونگے :—

(۱) اخراجات متعلقہ تثمین اراضی و تعیین منافعہ جات خالص جو کہ بنک مقروض کے لئے عمل میں لاتا ہے۔

(۲) اخراجات متعلقہ فک الرہن سابقہ بشرطیکہ یہ کام بنک نے اپنے ذمہ لیا ہو۔

(۳) دیگر تمام اخراجات جو بنک نے مقروض یا دیگر دعوے داران متعلقہ حقوق رہن کے معاملہ میں صرف کئے ہوں۔

(۶۱) کمیٹی کسی قرضہ برائے فک الرہن یا ادائیگی قرضہ جات سابقہ پر یہ شرط عائد کر سکتی ہے۔ کہ مقروض کو ایسے تخم۔ آلات کشاورزی اور طریق زراعت کا جو وہ حسب ہدایت محکمہ زراعت مقرر کرے۔ استعمال کرنا ہوگا۔

(۶۲) اراضی مرہونہ کے گیرندہ کے لئے دفعہ (۴۶) کی تعزیر سے بچنے کے لئے لازم ہوگا۔ کہ موجودہ قرضہ کی ذمہ واری بذریعہ باقاعدہ رجسٹری شدہ معاہدہ کے فی الفور اپنے ذمہ لے۔

سرمایہ کا استعمال

(۶۳) بنک کا سرمایہ اس کی بینہ اغراض کی ترقی اور اغراض مندرجہ قواعد نمبر ۲۴ و نمبر ۶۶ پر لگایا جا سکتا ہے۔

(۶۴) بجز بالغ ممبر یا حلقہ انجمن کسی شخص کو قرضہ جات نہیں دیئے جائیں گے۔ قرضہ جات عموماً مندرجۂ ذیل اغراض کے لئے منظور کئے جا سکتے ہیں :-

(۱) فک الرہن۔
(۲) ترقی حیثیت اراضی واحداث و مرمت چاہ۔
(۳) خرید آلات و مشین ہائے کشاورزی۔
(۴) ادائیگی قرضہ جات دیرینہ۔
(۵) خرید اراضی۔

کوئی ممبر کسی صورت میں بھی لازماً قرضہ حاصل کرنے کا حقدار نہیں ہوگا۔ بصورت انکار قرضہ وجوہات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ کوئی قرضہ کسی قسم کی مقدمہ بازی کے لئے نہیں دیا جائیگا۔

(۶۵) آڈٹ فنڈ کے لئے ایسی رقم بطور چندہ دی جائیگی۔ جو پنجاب کواپریٹو یونین مقرر کرے۔

منافعہ جات

(۶۶) منافعہ جات کسی وقت بھی تقسیم نہیں کئے جائینگے۔

(۶۷) تمام منافعہ جات ناقابل تقسیم سرمایہ محفوظ میں رکھے جائینگے جو بنک سے باہر کسی جگہ منافعہ پر لگایا جائیگا۔ اور تمسک داران بنک کے لئے بطور کفالت پڑا رہیگا۔

تنازعات

(۶۸) جو تنازعات متعلقہ قواعد ہذا یا کاروبار بنک مابین ممبران یا سابق ممبران بنک یا ان کی معرفت دعوے داران یا مابین ممبر یا سابقہ

ممبر یا ان کی معرفت دعوے دار اور کمیٹی یا کسی عہدہ دار پیدا ہوں۔ بمتابعت ضوابط مشتہرہ لوکل گورمنٹ یا صاحب رجسٹرار بہادر کی خدمت میں پیش کئے جائینگے۔

تصفیہ حسابات

(۷۹) بنک صرف صاحب رجسٹرار بہادر کے حکم ایکٹ کے زیر دفعہ ۳۹ سے بند ہوگا۔ بنک کی ذمہ واری اور حصص کی ادائیگی کے بعد سرمایہ محفوظ کسی ایسے مقامی اور رفاہ عام کے کام پر لگایا جا سکتا ہے۔ جس کا انتخاب منتظمہ کمیٹی نے کیا ہو۔ اور صاحب رجسٹرار بہادر نے اس کو منظور فرما لیا ہو۔ بنک کی تاریخ تنسیخ کے تین ماہ کے اندر اندر اگر منتظمہ کمیٹی کسی ایسی غرض کے انتخاب میں جس کو صاحب رجسٹرار بہادر نے منظور فرما لیا ہو۔ قاصر رہے۔ تو موخر الذکر سرمایہ محفوظ کو اس کواپریٹو بنک میں جس کے ساتھ بنک ملحق تھا۔ جمع کر دیگا۔ یا رقم کو کسی کواپریٹو یا دیگر بنک میں بطور امانت رکھیگا۔ حتےٰ کہ ایک نیا کواپریٹو بنک جس کا دائرہ عمل ایسا ہی ہو۔ رجسٹری ہو جائے۔ اس حالت میں مذکورہ بالا رقم نئے بنک میں بطور سرمایہ محفوظ جمع کیجائیگی۔

تتمہ ایکٹ امداد باہمی / عبدالحق کاتب

تتمہ ج-۲

برما کی انجمن امداد باہمی قرضہ رہن الاراضیات کے قواعد

نام-رجسٹری شدہ پتہ-اور دائرہ ممبری

(۱) اس انجمن کا نام انجمن امداد باہمی قرضہ رہن الاراضیات . . . . ہوگا - یہ قانون انجمن ہائے امداد باہمی ۱۹۱۲ء کے ماتحت رجسٹری شدہ ہے- اس کا رجسٹری شدہ پتہ موضع
ڈاک خانہ تحصیل ضلع برما ہوگا-
دائرہ ممبری پر مشتمل ہوگا ۔

اغراض ومقاصد

(۲) اس انجمن کے مقاصد اور اغراض جن پر سرمایہ صرف کیا جا سکتا ہے حسب ذیل ہونگے :-

(ا) انجمن کے پاس جس قدر اراضیات زیر رہن ہوں- اُن کی ضمانت پر نیز انجمن کے دیگر اثاثہ اور تمام ممبران کی منفرداً ومشترکہ ذمہ داری کی ضمانت پر قرضہ جات حاصل کرنا ۔

(ب) ممبران کو منفعت بخش اغراض کے لئے زرعی زمین کے رہن اول کی ضمانت پر اور شخصی ضامنان کی ذمہ داری پر قرضہ جات دینا- جو سالانہ اقساط میں واجب الادا ہونگے ۔

(ج) اپنے کاروبار کو اصولات امداد باہمی کے مطابق چلانا - اور کفایت شعاری اور مدد خواتی کو ترقی دینا ۔

ممبری

(۳) انجمن کم از کم دس ممبران پر مشتمل ہوگی انجمن کے دائرۂ عمل میں سکونت رکھتے ہوں - ۱۸ برس سے کم عمر کے نہ ہوں - ان کا چال چلن اچھا ہو اور صحیح العقل ہوں ۰

(۴) امیدوار جو انجمن کی رجسٹری کے بعد شامل ہونا چاہیں ان کے شامل ہونے کی تجویز کی ایک ممبر تحریک کریگا - اور کوئی دوسرا ممبر تائید کریگا - اس کے بعد وہ تجویز کمیٹی کے اجلاس میں پیش کی جائیگی - کمیٹی اس کی درخواست کو اپنے اگلے اجلاس تک زیر غور رکھیگی - اُس اجلاس میں اگر وہ مناسب سمجھے گی - تو اس کو داخل کر لیگی - اگر امیدوار کو داخل کر لیا جائے - تو اس کو رجسٹر ممبران پر دستخط کرنے ہونگے ۰

یہ بھی شرط ہے کہ اگر تمام کمیٹی متفق الرّاے ہو کر کسی ممبری کی قابلیت رکھنے والے شخص کو اگر چاہے - تو فی الفور داخل کر سکتی ہے ۰

(۵) کسی شخص کو ممبر نہیں بنایا جائیگا - جب تک اُسے اصولات امداد باہمی اور انجمن کے طریقۂ کار سے کافی واقفیت نہ ہو ۰

(۶) ایسے ممبران جو قاعدہ نمبر ۳ کے رو سے مقرر شدہ رقبہ سے باہر چلے جائیں - وہ اس وقت تک ممبر رہ سکتے ہیں - جب تک اُنہوں نے انجمن کی تمام واجب الادا رقوم بیباق نہ کر دی ہوں - مگر ان کو کوئی نیا قرضہ نہیں مل سکیگا ۰

ممبری کا فسخ ہونا

(۷) کوئی ممبر جب وہ انجمن کی تمام ذمہ واریوں سے بری ہو چکا ہو ممبری سے مستعفی ہو سکتا ہے ۰

اخراج

(۸) اگر کوئی ممبران شرائط کے پورا کرنے سے قاصر رہے۔ جو بموجب قواعد اس پر عائد ہوتی ہیں۔یا کسی طرح سے انجمن کو دھوکا دے۔ یا کوئی ایسا کام کرے۔جس کی وجہ سے انجمن کو عدالت میں جانا پڑے۔یا انجمن کو ناجائز نقصان پہنچائے۔ تو صدر Chairman ۱۵ یوم کی اطلاع دے کر ایک اجلاس عام طلب کریگا۔اگر وہ ایسا کرنے سے قاصر رہے تو کمیٹی نگران یا انتظامیہ کمیٹی ایسا کریگی) ⁜

اس طرح طلب کیا ہؤا اجلاس عام ایسے ممبر کے اخراج کی قرار داد منظور کر سکتا ہے۔ اور یہ قرار داد اُسی وقت نفاذ پذیر ہوگی۔جب انجمن کے کل ممبران میں سے کم از کم نصف نے اس کے حق میں رائے دی ہو ⁜

ایسا ممبر جس سے حاصل کردہ قرضہ کی وصولی کے لئے انجمن کو عدالت میں جانا پڑے۔ معمولاً خارج کر دیا جائیگا ⁜

حصص

(۹) ایک حصہ کی قیمت دس روپیہ ہوگی۔ اور وہ سالم ادا کیا جائیگا ہر ایک ممبر کو کم از کم ایک حصہ لینا پڑیگا۔ ہر ایک ممبر کو قرضہ لیتے وقت یا اس سے پہلے انجمن کو اپنے منظور شدہ قرضہ کی ۲۰ فی صدی رقم سالم حصّے خریدنے کے لئے ادا کرنی پڑیگی ⁜

(۱۰) حصص اس وقت واپس دئے جا سکتے ہیں۔جبکہ وہ قرضہ جس کے لئے یہ حصص خرید کئے گئے ہوں۔ بالکل بیباق ہو جائے۔اور اگر کمیٹی چاہے۔تو حصص کسی ممبر یا سابقہ ممبر کے قرضہ کی بیباقی کے وقت مجرائی دیدے (دیکھو دفعہ ۲۰ قانون امداد باہمی ۱۹۱۲ء) ⁜

(۱۱) زمین مرہونہ نزد انجمن کے انتقال کی صورت میں جو حصص اس

زمین پر لئے ہوئے قرضے کے واسطے انتقال کرنے والے نے خرید کئے ہوئے ہوں ۔ تو وہ کمیٹی نگران کی منظوری سے زمین کے نئے قابض کے نام منتقل ہو سکتے ہیں ؛

ممبران کی ذمہ واریاں

(۱۲) ذمہ واری غیر محدود ہے ۔اور ہر ایک ممبر دوسرے ممبران کے برابر مشترکاً و منفرداً انجمن کے تمام حاصل کردہ قرضہ جات کا ذمہ وار ہے ؛

(۱۳) ایک سابقہ ممبر کی انجمن کے قرضہ جات کی ذمہ واری جو اس کے ممبری چھوڑنے کے وقت انجمن کے ذمہ تھے ۔ اُس کے ممبری چھوڑنے کی تاریخ کے دو سال بعد تک جاری رہیگی ؛

( ) متوفی ممبر کی جائداد انجمن کے قرضہ جات کی جو اس کے فوت ہونے کے وقت انجمن کے ذمہ تھے اُس کے فوت ہونے کی تاریخ کے ایک سال بعد تک ضامن رہیگی ؛

سرمایہ زیر کار

(۱۵) انجمن کا سرمایہ زیر کار حسب ذیل مدات پر مشتمل ہوگا :-

(ا) حصص ؛

(ب) سرمایہ جو تمسکات کے جاری کرنے سے حاصل ہو ۔ جن کا ذکر آگے آئیگا ؛

(ج) سرمایہ محفوظ اور دیگر سرمایہ جات جو منافعہ سے علٰحدہ کئے گئے ہوں ؛

(د) سرمایہ ادائی (سنکنگ فنڈ) ؛

(۱۶) ہر سال ماہ دسمبر میں اجلاس عام آئندہ بارہ مہینوں کے لئے ایک غایت حد بیرونی قرضہ جات کی مقرر کریگا ۔جس سے کمیٹی تجاوز نہیں کر سکیگی ۔اگر ضرورت پڑے تو یہ مقرر شدہ حد سال کے دوران میں اجلاس عام پھر تبدیل کر سکتا ہے ؛

(۱۷) اگر انجمن کسی انجمن ہائے قرضہ رہن الاراضیات کے یونین یا کسی

مرکزی بنک رہن الاراضیات یا کسی اور ادارت سے الحاق شدہ ہو۔ تو انجمن اس یونین۔ بنک یا ادارت کے قواعد کے مطابق اس سے قرضہ حاصل کرسکیگی۔

(۱۸) مندرجہ بالا قواعد کے باوجود انجمن کے بیرونی قرضہ جات کی غایت حد اور ایسے قرضہ جات پر سود ادا کرنے کی غایت حد اُن قیود کے تابع ہوگی۔ جو رجسٹرار اپنے قانونی اختیارات کے رو سے عائد کریں۔

انجمن کے تمسکات

(۱۹) انجمن غیر ادا شدہ رہنات جو اس کے پاس ہوں۔ انجمن کے دیگر اثاثہ اور ممبران کی منفرداً و مشترکہ ذمہ واری کی ضمانت پر تمسکات جاری کرسکتی ہے۔

(۲۰) تمسکات ایسی رقومات کے جاری کئے جائینگے۔ جن کا کمیٹی نگران تعین کرے۔

نوٹ:۔ تمسکات ایسی رقوم کے ہونے چاہئیں۔ جو ۱۰ کی مضروب ہوں۔ نیز چھوٹی چھوٹی رقوم کے ہوں۔ تاکہ جب سرمایہ میسر آئے۔ تو آسانی سے واپس لئے جاسکیں۔

(۲۱) تمسکات کمیٹی انتظامیہ کی تحریری اجازت سے بذریعہ تحریر ظہری منتقل کئے جاسکیں گے۔

(۲۲) تمسکات ہر سال یکم جنوری سے ۳۱ مئی تک تمسک داران سے انجمن کے ایک مہینہ پہلے اطلاع دینے پر مساوی قیمت پر قابل واپسی ہونگے۔

(۲۳) تمسک داران تمسکات کو اپنی مرضی سے اس تاریخ سے پہلے واپس نہیں کرسکیں گے۔ جو بروئے شرائط تمسکات مقرر ہو۔

(۲۴) انجمن اگر کسی وقت مناسب سمجھے۔ تو تمسک داران سے اگر وہ اس کے تمسکات بٹے پر فروخت کرنا چاہیں۔ تو خرید کرسکتی ہے جو منافع تمسکات کے بٹے پر خرید کرنے سے انجمن کو ہو۔

وہ اس کے سرمایہ محفوظ میں جمع ہوگا۔اس کا شمار انجمن کے سالانہ منافعہ میں نہ ہوگا۔

(۲۵) تمسکات پر سود دیا جاویگا۔ مگر اس کی شرح اس اقل شرح سود سے تین فی صدی کم ہوگی۔ جس پر انجمن اپنے ممبران کو قرضہ جات دے۔

(۲۶) تمسکات پر شرح سود سال بسال ادا کیا جائیگا۔

(۲۷) قاعدہ ۲۲ کے مطابق ایک ماہ قبل اطلاع کی میعاد گزرنے یا تمسک کی مقرر تاریخ کے بعد تمسکات پر کوئی سود ادا نہیں کیا جائیگا۔

(۲۸) انجمن کے جاری کردہ تمسکات کی مقدار اس کے دئے ہوئے قرضہ جات کی رقم سے متجاوز نہ ہوگی۔

(۲۹) سرمایہ ادائی میں ممبران کی جو ادائیگی ہو وہ تمام انجمن اپنے تمسکات لینے میں صرف کریگی۔

(۳۰) انجمن کے تمسکات دوپرتہ چھپے ہوئے ہونگے۔ اور ان پر نمبر شمار بھی چھپا ہوا ہوگا۔

(۳۱) اگر انجمن کسی انجمن ہائے قرضہ رہن الاراضیات کے یونین یا کسی مرکزی ادارت رہن الاراضیات سے ملحق ہو۔ تو انجمن اپنے تمسکات کو صرف ایسے یونین یا ادارت رہن الاراضیات کو ہی فروخت کریگی۔

قرضہ جات

(۳۲) درخواست ہائے قرضہ کا تصفیہ کمیٹی انتظامیہ کرے گی۔ جو درخواست دہندگان کی آمدنی۔ چال چلن اور اصولات امداد باہمی سے واقفیت پر غور کریگی۔

(۳۳) درخواست دہندہ کو رجسٹر حقیت کی مصدقہ نقل پیش کرنی ہوگی جس میں زمین کے جو بطور ضمانت رہن پیش کی جا رہی ہو۔ تمام مدارج درج ہوں۔

(۳۴) قرضہ جات صرف انہی اشخاص کو دئے جائیں گے۔ جو ممبر

ہونے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اور جس شخص کو قرضہ دیا جائے۔
اس کو ممبر بن جانا پڑیگا۔

(۳۵) کسی شخص کو قرضہ جات نہیں دئے جائینگے
(ا) اگر رقم قرضہ ۵۰۰ روپیہ سے زائد ہو۔
(ب) کسی ممبر کو نیا قرضہ نہیں دیا جائیگا۔ جب تک ممبری کی قابلیت رکھنے والے درخواست دہندگان جنہیں کوئی قرضہ نہ دیا گیا ہو قرضہ نہ لے چکیں۔

(۳۶) کوئی قرضہ اس زمین کی مستقل قیمت سے زائد نہ ہوگا۔ جو انجمن کے پاس رہن ہو۔ مستقل قیمت کی تشخیص اُس طریقہ پر ہوگی۔ جس کا ذکر آگے آئیگا۔

(۳۷) ہر ایک قرضے کا پانچواں حصہ مقروض حصص کی شکل میں ادا کریگا۔ انجمن کے باقی سرمایہ سے جو رقم دی جائیگی۔ وہ اس کے ۴/۵ حصہ سے زائد نہ ہوگی۔

(۳۸) جب قرضہ جات خرید زمین یا فک الرہن اراضی کے لئے دئے جائیں گے۔ تو رقم قرضہ بائع یا سابقہ مرتہن کو مقروض ممبر یا انتظامیہ کمیٹی یا کمیٹی نگران کے کم از کم دو ممبران کی موجودگی میں ادا کی جائیگی ممبران کمیٹی مندرجۂ ذیل امور پر اپنی رپورٹ تاریخ اور دستخط لگا کر کرینگے :-
(ا) ادائیگی کے متعلق۔
(ب) انجمن کے حق میں رہن نامہ کی تکمیل کے متعلق (یہ رہن نامہ اُن کی موجودگی میں تکمیل ہونا چاہیئے)۔
(ج) رہن نامہ کی رجسٹری کرانے کی کارروائی کے متعلق۔

شرائط قرضہ جات

(۳۹) مقروض اگر وقت پر سالانہ قسط ادا نہ کرے۔ تو انتظامیہ کمیٹی فی الفور تمام قرضہ کی واپسی بمع سود کا مطالبہ کرسکتی ہے۔

(۴۰) اگر مقروض اراضی مرہونہ کا یا کسی اور مقبوضہ زمین کا معاملہ

ادا کرنے میں قاصر رہے۔ تو اُسی وقت تمام قرضہ بمع سود واجب الادا ہو جائیگا۔

ضمانت قرضہ جات

(۸۱) قرضہ جات زرعی زمین کے رہن اول کی ضمانت پر اور مقروض کے علاوہ دو ممبران کی شخصی ضمانت پر دئے جائینگے۔ مگر شرط یہ ہے کہ دو شخصی ضامنان کی ذمہ واری کا نفاذ صرف اس وقت کیا جائیگا۔ جب زمین اور مقروض کے خلاف وصولی کی کارروائی جاری کرنے کی تاریخ سے چھ مہینے کے اندر اصل یا سود کی وصولی نہ ہو سکے۔

(۸۲) قرضہ جات ایسی زمین کی ضمانت پر نہیں دئے جائینگے۔ جو دائرہ ممبری کے اندر کسی انجمن امداد باہمی قرضہ سے پانچ میل سے زیادہ دور فاصلے پر واقع ہو۔

(۸۳) اراضی جو قرضہ جات کی ضمانت میں پیش کی جائے۔ وہ انجمن کے پاس بذریعہ رجسٹری شدہ دستاویز رہن کر دینی ہو گی۔

(۸۴) اگر انتظامیہ کمیٹی کسی مرہونہ زمین جو کسی قرضہ میں بطور ضمانت رہن کی گئی ہو۔ یہ فیصلہ کرے کہ اس کی ضمانت میں کسی وجہ سے کمی واقع ہو گئی ہے۔ تو کمیٹی مزید ضمانت رہنی طلب کر سکتی ہے۔ اور اگر مقروض ایسا کرنے سے قاصر رہے۔ تو تمام قرضہ کی فی الفور واپسی کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

گورنمنٹ کے بقایا مالگزاری کی وصولی کی خاطر زمین فروخت کر دینے کے لئے احتیاطیں

(۸۵) انجمن ہر سال یکم دسمبر سے پہلے تمام مرہونہ اراضیات کی فہرست جو اس کے پاس زیر رہن ہو تحصیل کے افسران کے پاس اس غرض کے لئے بھیجے گی۔ تاکہ مالگزاری کے بقایا رہنے کی

اطلاع گورنمنٹ کے زمین فروخت کرانے سے پہلے انجمن کو دی جاسکے۔ ایسی اطلاع آنے پر انتظامیہ کمیٹی بقایا مالگزاری کو زمین کی مقررہ تاریخ فروخت سے قبل افسران تحصیل کو ادا کر دے گی۔ پھر انتظامیہ کمیٹی ادا کردہ مالگزاری بمع پندرہ فی صدی سود سالانہ کے راہن یا ضامنان سے اصل قرضہ و سود کے علاوہ وصول کرنے کی کارروائی کریگی ÷

زمین کی قیمت کی تشخیص

(۴۶) زمین کی قیمت کی تشخیص جو قرضہ جات کی ضمانت میں پیش کی جائے۔ دو اشخاص کرینگے۔ جن میں سے ایک کمیٹی نگران کا ممبر ہوگا۔ اور دوسرا انجمن کا مقروض ممبر ہوگا ÷

(۴۷) دونو تشخیص کنندگان اس گاؤں کے باشندے نہیں ہونگے۔ جس میں وہ زمین واقع ہو ÷

(۴۸) دونو تشخیص کنندگان درخواست دہندہ کے رشتہ دار نہیں ہونگے ÷

(۴۹) تشخیص کی رپورٹ تحریری ہوگی۔ جس پر دونو تشخیص کنندگان دستخط بمع تاریخ ثبت کرینگے۔ اور نام مالک۔ تعداد و سال قطعات۔ رقبہ۔ قسم و رقبہ زمین اور مالگزاری کا اندراج بھی رپورٹ میں کرینگے ÷

(۵۰) تشخیص کنندگان یہ بھی تحریر کرینگے۔ کہ آیا اُنہوں نے اس امر کی تسلی کر لی ہے۔ کہ ملکیت کا اندراج جیسا کہ رپورٹ میں درج ہے۔ صاف اور غیر متنازعہ ہے۔ اگر زمین پر کوئی اور بار ہو۔ تو تو اس کا بھی ذکر کرینگے ÷

(۵۱) تشخیص زمین کی مستقل آمدنی کے متعلق کی جائیگی ÷

(۵۲) رپورٹ میں یہ بھی درج کیا جائیگا۔ کہ آیا تشخیص کنندگان نے زمین کا ملاحظہ کیا ہے۔ فصلوں کی مستقل آمدنی اور ان کے اندازہ کے مطابق زمین کی قیمت کیا ہے۔ اس قیمت سے مراد وہ قیمت ہے۔ جو عرصہ رہن میں حاصل ہوسکیگی اگر زمین

کو جبراً فروخت کرایا جائے۔ اور ایسے اشخاص کے نام بھی درج کئے جائیں گے۔ جن سے اُنہوں نے اس کی قیمت کے متعلق مشورہ کیا ہو۔

(۵۳) اگر زمین ایسے گاؤں میں واقع ہو۔ جہاں انجمن امداد باہمی قرضہ ہو۔ تو اس انجمن کے صدر اور دو ممبران کمیٹی کو استدعا کی جائیگی۔ کہ اگر وہ اس رپورٹ کو صحیح خیال کریں تو اس پر دستخط کر دیں۔

(۵۴) تمام ممبران کو انتظامیہ کمیٹی کے حکم پر بطور تشخیص کنندہ کام کرنا پڑیگا۔

(۵۵) تشخیص کنندگان کو کوئی فیس یا اخراجات نہیں دئے جائینگے۔ مگر جب انجمن کا سرمایہ محفوظ انجمن کے غیر واپس شدہ تمسکات کے پانچویں حصے تک پہنچ جائے۔ تو اس شرح پر فیس ادا کی جا سکتی ہے۔ جس کا تعین اجلاس عام تاریخ منظوری رجسٹرار کرے۔

ادائگی قرضہ جات وسُود

(۵۶) قرضہ جات مساوی اقساط میں ادا کئے جائیں۔ جن میں سود اور سرمایہ ادائی شامل ہونگے۔

(۵۷) ہر ایک حالت میں سالانہ اقساط بوقت قرضہ دینے کے مقرر کی جائینگی۔

(۵۸) قرضہ جات پر شرح سود ۱۵ فی صدی سالانہ ہوگی۔

(۵۹) مقروض کو ان اقساط پر جو وہ سرمایہ ادائی میں ادا کرے۔ سود اُسی شرح سے (۱۵ فی صدی) جو وہ قرضہ پر ادا کر رہا ہو۔ مجرا دیا جائیگا۔ جب مقروض کے سرمایہ ادائی کے کھاتہ میں بمع سود کے اتنی رقم جمع ہو جائے۔ جو اس کے قرضہ کے برابر ہو۔ تو سرمایہ ادائی کو قرضہ کی وصولی میں جمع کر کے قرضہ بیباق کر دیا جائیگا۔

(۶۰) مقروض اپنا سالم قرضہ یا اُس کا کچھ حصہ پیشگی بھی ادا کر سکتا

ہے۔ یہ پیشگی ادائیگی اس کے سرمایہ ادائی کے کھاتہ میں جمع کر دی جائیگی۔ مگر شرط یہ ہے کہ پیشگی ادائیگی اُنہی ایّام میں ہو سکیگی۔ جب انجمن کے تمسکات واپس ہوتے ہیں۔ نیز اسی صورت میں جب انجمن کو اس امر کی کافی وقت پہلے اطلاع دی گئی ہو۔ تاکہ وہ اس ادائیگی کی رقم کو اپنے تمسکات کے واپس لینے میں استعمال کر سکے۔ نیز یہ شرط بھی ہے۔ کہ جزاً یا کلاً پیشگی ادائیگی پر مقروض کو تمسکات کے آئندہ واپس لینے کے وقت تک کوئی سود ادا نہیں کیا جائیگا۔

(۱۹) اگر کسی مقروض نے پیشگی ادائیگی کر دی ہو۔ مگر فصل کے خراب ہو جانے یا کسی ایسی وجہ سے جو کمیٹی کافی خیال کرے پوری سالانہ قسط ادا کرنے سے قاصر رہا ہو۔ تو اس مقروض کے سرمایہ ادائی کے کھاتہ سے ایسی رقم محسوب کر کے ادائیگی قسط میں مجرا کی جا سکتی ہے۔ جو پیشگی ادائیگی کی رقم سے زائد نہ ہوگی۔

(۹۲) سالانہ اقساط اُسی طرح ادا ہوتی رہیں گی۔ جیسے کہ شروع میں مقرر کی گئی ہوں۔ حتےٰ کہ سرمایہ ادائی میں جمع شدہ رقم مع پیشگی ادائیگی کے رقم قرضہ کے برابر نہ ہو جائے۔

(۹۳) مندرجۂ ذیل صورتوں میں تمام رقم قرضہ واجب الادا ہو جائیگی۔ اور انتظامیہ کمیٹی اس کو فے الفور وصول کر سکتی ہے:—

(۱) مقروض انجمن کو وقت پر ادائیگی کرنے سے قاصر رہے۔

(ب) مقروض معاملہ زمین ادا کرنے سے قاصر رہے۔

(ج) زمین قانونی عدالت قرق کرے۔

(د) مقروض مرجائے یا دیوالیہ ہو جائے۔ یا فاتر العقل ہو جائے۔ یا انجمن سے خارج کر دیا جائے۔

اور کمیٹی نگران کی منظوری سے اگر

(س) مقروض طلب کئے جانے پر بغیر کسی معقول وجہ کے

بطور تشخیص کنندہ کے کام کرنے سے انکار کرے یا کسی اور طرح قواعد سے تجاوز کرے - یا انجمن کو دھوکا دے - یا اپنے طرز عمل سے انجمن کو عدالت میں جانے پر مجبور کرے - یا انجمن کو کوئی بیجا نقصان پہنچائے ۔

(۶۴) تمام قرضہ جات انجمن کی تنسیخ رجسٹری پر واجب الادا ہوجائینگے اور لکویڈیٹران کو فے الفور تاریخ وصولی تک ۱۵ فی صدی سالانہ سود لگا کر وصول کرسکتا ہے ۔

زمین

(۶۵) اگر کوئی باقی دار مقروض اپنی زمین انجمن کے حوالے کر دے - یا نیلام میں کم قیمت پر فروخت سے بچانے کی غرض سے بنک خرید کرے - تو اس زمین کو انجمن دو سال کے اندر فروخت کر دیگی ۔

(۶۶) مندرجہ بالا قواعد میں جن صورتوں کا ذکر کیا گیا ہے - ان کے علاوہ انجمن اور کسی طرح نہ تو زمین حاصل کرسکیگی اور نہ اپنی ملکیت میں رکھ سکیگی ۔

سرمایہ محفوظ اور تقسیم منافع

(۶۷) جب تک سرمایہ محفوظ انجمن کے قرض پر لئے ہوئے روپیہ کی وجہ کی ذمہ واری کے دسویں حصے کی رقم کے برابر نہ ہو جائیگا - اُس وقت تک تمام سالانہ منافع سرمایہ محفوظ میں جمع ہوتا رہیگا ۔

(۶۸) جب سرمایہ محفوظ انجمن کے قرض پر لئے ہوئے روپیہ کی ذمہ واری کے دسویں حصے سے کم نہ ہو تو کل سالانہ منافعہ کا کم از کم نصف سرمایہ محفوظ میں جمع کیا جائیگا - باقی سالانہ منافع ان ممبران میں ان کے سرمایہ ادائی جمع شدہ کی نسبت سے تقسیم کیا جائیگا - جو انجمن کے باقی دار نہ ہوں - اس طرح

کی تقسیم شدہ رقومات ممبران کے نام پر بطور امانت ہائے
بچت کے جمع کر لی جائیں گی۔ اور ان پر شرح سود جو ۵
فی صدی سے زائد نہ ہو دیا جائیگا اور یہ رقوم کسی ممبر کو
اس وقت قابل واپسی ہونگی۔ جب وہ اپنے قرضہ کا حساب
بیباق کر دے گا۔ وقت پر ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں
انجمن کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ منافع جات کی رقوم جو کسی
باقی دار کو واجب الادا ہوں۔ اُس کے قرضہ میں مجرا
کر لے۔

(۶۹) سرمایہ محفوظ کی اصل غرض انجمن کے ٹوٹ جانے پر اس
کے قرضہ جات کی مکمل طور پر ادائیگی کی قابلیت کو زیادہ
یقینی بنانا ہے۔

(۷۰) سرمایہ محفوظ ایک ہوگا۔ اور ناقابل تقسیم ہوگا۔ یہ تمام
انجمن کی ملکیت ہوگا۔ کوئی ممبر اُس کے کسی خاص حصہ کے
لینے کا حقدار نہ ہوگا۔ یہ بدوں اجازت رجسٹرار منسوخ نہیں
کیا جائیگا۔

(۷۱) اگر انجمن بند ہو جائے۔ اور تمام قرضہ جات کے ادا
ہو جانے کے بعد جو سرمایہ محفوظ بچ رہے۔ وہ کسی امداد
باہمی سنٹرل بنک میں جمع کر دیا جائیگا اور

(۱) اگر تین سال کے اندر کوئی اور انجمن جس کے اغراض
ومقاصد اسی انجمن کی طرح کے ہوں۔ یا جس کا دائرہ
عمل اسی انجمن کے مطابق ہو۔ قائم ہو۔ تو اس کے اپنے
سرمایہ محفوظ کے علاوہ یہ رقم اُس کو دے دی جائیگی۔

(۲) اگر تین سال کے اندر کوئی ایسی انجمن جس کا دائرہ عمل
اس انجمن کے مطابق ہو۔ یا جس کے اغراض و مقاصد
اسی انجمن کی طرح کے ہوں۔ قائم نہ ہو۔ تو یہ روپیہ
ان انجمن ہائے امداد باہمی میں اُن کے ممبران کی تعداد
کی نسبت سے اُن کے سرمایہ محفوظ میں جمع ہونے
کے لئے تقسیم کر دیا جائے گا۔ جن کا دائرہ عمل اس

انجمن کے دائرہ عمل کے اندر واقع ہو۔

قرضہ سے بچے ہوئے روپیہ کا استعمال اور اُس کی تحویل

(۷۲) انجمن کا سرمایہ محفوظ برما پراونشل کواپریٹو بنک لمیٹڈ میں بطور میعادی امانت جمع کیا جائیگا۔ یا سرکاری تمسکات کی خرید میں لگا دیا جائیگا۔

(۷۳) منافعہ جات جو ممبران کے نام جمع کیے جائیں گے۔ وہ کواپریٹو سنٹرل بنک میں بطور چلنت حساب جمع کیے جائیں گے۔

(۷۴) سرمایہ ادائی برما پراونشل کواپریٹو بنک لمیٹڈ میں بطور چلنت حساب جمع کر دیا جائیگا حتےٰ کہ انجمن کو اپنے تمسکات واپس لینے کے لئے اُس کی ضرورت پڑے۔

(۷۵) انجمن کا تمام دیگر روپیہ جو رہنی قرضہ جات میں صرف نہ ہوا ہو۔ کواپریٹو سنٹرل بنک میں جمع کر دیا جائیگا۔

کاروبار

(۷۶) انجمن کے تمام کاروبار کے متعلق اختیار اعلےٰ تمام ممبران کے ایسے اجلاس عام میں ہوگا۔ جو دوران سال میں کم از کم تین مرتبہ ماہ اپریل جولائی اور دسمبر میں اور ایسے اوقات میں جب انتظامیہ کمیٹی یا کمیٹی نگران کرانا چاہیں۔ ہوا کریگا۔

(۷۷) انجمن کا کاروبار اُن قواعد کے مطابق ہوا کریگا۔ جو کمیٹی نگران تابع منظوری رجسٹرار مقرر کرے۔

(۷۸) اجلاس عام کمیٹی نگران اور کمیٹی انتظامیہ کی تمام قراردادیں کتب ہائے کارروائی میں درج کی جائینگی۔

(۷۹) دونو کمیٹیوں کے ممبران بلا تنخواہ کام کرینگے۔

(۸۰) اگر ضرورت ہو تو سکرٹری کو کچھ قلیل رقم ادا کی جاسکتی

ہے ۔

(۸۱) کاغذ۔ قلم۔ سیاہی وغیرہ۔ ڈاک و دیگر اخراجات جو دراصل کئے جائیں۔ انجمن سے واجب الادا ہو سکتے ہیں ۔

(۸۲) انجمن کی کتب ہائے اور قانون۔ مقامی گورنمنٹ کے ضوابط جو زیر قانون بنائے گئے ہوں۔ انجمن کے قواعد۔ محاسب کی گزشتہ رپورٹ اور سالانہ چٹھے کے نقول انجمن کے رجسٹری شدہ پتہ پر تمام مناسب اوقات پر تمام ممبران کے معائنہ کے لئے بلا کسی اُجرت کے موجود رہینگی ۔

(۸۳) ہر ایک ممبر کے پاس ایک پاس بُک ہوگی۔ جس میں سکرٹری وقتاً فوقتاً اندراجات کیا کریگا ۔

(۸۴) تمام رسیدات اور دستاویزوں پر انتظامیہ کمیٹی کے تین ممبران انجمن کی طرف سے دستخط کیا کرینگے۔ اور ان تمام معاملات میں جو اجلاس عام نے ان کے سپرد کئے ہوں یا جن کے کرنے کا کمیٹی نگران یا کمیٹی انتظامیہ نے ان کو اختیار دیا ہو یہ دستخط انجمن کو پابند کر دینگے ۔

(۸۵) سالانہ چٹھا ہر سال ماہ جولائی میں تیار کیا جائیگا۔ اور ماہ جولائی کے اجلاس عام میں ممبران کے پیش کیا جائیگا اور اس کی ایک نقل رجسٹرار کے پاس بھیجدی جائیگی ۔

(۸۶) جب انجمن ہائے امداد باہمی قرضہ رہن اراضی کے یونین میں شامل ہونا چاہے۔ تو اجلاس عام کرکے یہ قرارداد منظور کی جائیگی۔ اور اس کا اندراج کتاب کارروائی میں کیا جائیگا کہ انجمن کو اگر منظور کر لیا جائے۔ تو اس یونین کی ممبر بن جائیگی یونین کے رجسٹر ممبران میں پھر صدر انجمن اور دو ممبران کمیٹی کے دستخط ہو جاتے پر انجمن پر اُن تمام قیود کا اطلاق ہو جائیگا۔ جو یونین کے قواعد کی رو سے انجمن پر عائد ہوتی ہیں ۔

اجلاسِ عام

(۸۷) اجلاس عام معمولاً صدر کے طلب کرنے پر ہوا کریگا۔ اگر ضرورت پڑے۔ تو کمیٹی نگران یا انتظامیہ کمیٹی بھی اجلاسِ عام طلب کر سکتی ہے۔

(۸۸) دس ممبران کی تحریری درخواست پر صدر ایک غیر معمولی اجلاس عام طلب کر سکتا ہے۔ ایسی درخواست میں جو امور اس غیر معمولی اجلاس عام میں پیش ہونے ہونگے۔ درج کیے جائیں گے۔ اور وہ درخواست اجلاس کیے جانے کی تاریخ سے کم از کم بیس دن پہلے صدر کے حوالہ کی جائیگی۔

(۸۹) تمام [illegible] عام اجلاسوں کی اطلاع کم از کم پندرہ یوم پہلے دی جائیگی۔

(۹۰) عام اجلاسوں میں ہر ایک ممبر کی ایک رائے ہوگی۔

(۹۱) اجلاس میں علاوہ دیگر امور کے مندرجہ ذیل پیش ہونگے:۔

(ا) کمیٹی نگراں۔ انتظامیہ کمیٹی اور انجمن کے صدر کا انتخاب۔

(ب) قواعد کی منظوری اور ان کی ترمیم و تنسیخ۔

(ج) ممبران کا اخراج۔

(د) ہر دو کمیٹیوں کے خلاف شخصی ممبران کی شکایات۔

(ھ) قرضہ جات کی غایت حد مقرر کرنا۔

(س) سالانہ پڑتال کی رپورٹ۔

(ص) چٹھہ سالانہ۔

(ط) انجمن کی کسی یونین۔ بنک یا کسی مرکزی ادارہ کو درخواست۔

(۹۲) کسی امر کے فیصل کرنے کے لئے اجلاس عام میں کم از کم نصف تعداد ممبران کا حاضر ہونا لازمی ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ اگر اجلاس عام ممبران کی درخواست پر طلب کیا گیا ہو اور

محرر - ایکمٹ ۱/۱ دریا - عبدالغنی ثابت

نصف تعداد ممبران اس میں حاضر نہ ہوئی ہو۔ تو صدر اجلاس
کو برخواست کر دے گا۔ اگر اجلاس ہر دو کمیٹیوں میں سے
کسی ایک کے مطالبہ پر طلب کیا گیا ہو تو صدر اجلاس کو
کم از کم ایک ہفتہ اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن کے لئے
ملتوی کر دے گا ایسے التوا شدہ اجلاس میں وہی امور پیش
کئے جا سکیں گے۔ اور ان کے علاوہ اور کوئی امور پیش نہیں
ہو سکیں گے + ایسے التوا شدہ اجلاس عام میں تمام قراردادیں
بجز قواعد کی ترمیم کی قراردادوں کے منظور تصور
کی جائیں گی۔ اگر موجودہ ممبران میں سے دو تہائی اس کے
حق میں رائے دیں۔ ایسی حالت میں اقل تعداد ممبران
کا جن کا حاضر ہونا لازم تھا۔ کوئی لحاظ نہیں رکھا جائیگا۔

(۹۳) تمام معاملات کا تصفیہ غالب رائے پر ہوگا۔ آرا کے برابر
ہونے کی صورت میں صدر کو فیصلہ کن رائے دینے کا
حق حاصل ہوگا۔ کسی قاعدہ کی ترمیم یا ایزادی اس وقت
تک اثر پذیر نہ ہوگی۔ جب تک رجسٹرار اس کو منظور کرکے
رجسٹری نہ کرلے +

(۹۴) صدر اور ممبران انتظامیہ کمیٹی اپنے عہدہ سے دوران سال
میں صرف اجلاس عام میں حاضر ممبران میں سے دو تہائی
کے رائے دینے پر علیٰحدہ کئے جا سکیں گے۔ مگر کمیٹی
نگران کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ کسی ممبر کو آئندہ اجلاس تک
کے لئے معطل کر دے +

کمیٹی نگراں

(۹۵)(ا) کمیٹی نگراں کم از کم چھ اور زیادہ سے زیادہ دس ممبران
پر مشتمل ہوگی۔ جو اجلاس عام میں سال بسال منتخب
ہوا کرے گی +

(ب) اگر کوئی ممبر بغیر کسی معقول وجہ کے کمیٹی کے مسلسل
تین اجلاسوں سے غیر حاضر رہے۔ تو اس کی جگہ

خالی شدہ تصور کی جائیگی ٭

(ج) کسی امر کے فیصل کرنے کے لئے کم ازکم تین ممبران کی حاضری لازم ہوگی ٭

(د) اگر کوئی جگہ خالی ہو۔ تو آئندہ انتخاب ہونے تک کمیٹی عارضی طور پر خود منتخب کرکے پُر کریگی ٭

(۳) انجمن کا صدر اس کمیٹی کا بھی صدر ہوگا ٭

(۹۶) کمیٹی نگران کے لئے لازم ہوگا۔کہ

(۱) ہر سہ ماہی کے شروع کے دس دنوں میں اجلاس کرے اور اگر صدر چاہے تو زیادہ مرتبہ بھی اجلاس کر سکتا ہے ٭

(۲) ہر اجلاس میں روکڑ بہی اور انجمن کے دیگر رجسٹران جن کو وہ مناسب سمجھے۔ معائنہ کرے۔ اور اس امر کا اطمینان کرے۔ کہ کاروبار مستعدی سے کیا جارہا ہے۔ اور قواعد کاروبار کے ضوابط۔ قانون انجمن ہائے امداد باہمی جریہ ۱۹۱۲ء اور قواعد زیر تحت قانون مذکور کے مطابق کام کیا جارہا ہے ٭

(۳) انجمن کے کام کے متعلق اجلاس عام کے زیر تحت عام طور پر نگرانی کرے ٭

(۴) تابع منظوری رجسٹرار ضابطہ کا۔ مقرر کرے۔ کمیٹیں اور انجمن عہدہ داران ان ضوابط کے مطابق عمل کرینگے ٭

(۹۷) کمیٹی نگران کو اختیار ہوگا :-

(۱) اگر اجلاس عام کسی تنخواہ دار مینجر کے ملازم رکھے جانے کا تصفیہ کرے۔ تو ایسے مینجر کو منتخب کرکے اُس کی تعیناتی کرنا اور انجمن کی طرف سے اس کے ساتھ شرائط طے کرنا ٭

(۲) آئندہ اجلاس عام ہونے تک انتظامیہ کمیٹی میں اگر کوئی جگہ جگہ خالی ہو تو اس کو عارضی طور پر پُر کرنا ٭

(۳) سکرٹری کا تقرر اور اس کی تنخواہ کا تعین کرنا ٭

کمیٹی انتظامیہ

(۹۸) انجمن کا کاروبار چلانے کے لئے ایک کمیٹی انتظامیہ مقرر کی

جائیگی - یہ کمیٹی اجلاس عام کے منتخب شدہ پانچ ممبران پر مشتمل ہوگی - مگر اگر اجلاس عام تنخواہ دار منیجر کے ملازم رکھنے کا تصفیہ کرے - تو پھر انتظامیہ کمیٹی منیجر اور چار منتخب ممبران پر مشتمل ہوگی - سوائے صدر کے کوئی منتخب شدہ ممبر ایک وقت میں ہر دو کمیٹی ہائے نگران و انتظامیہ کا ممبر نہیں ہوسکیگا ॥

(۹۹) انتظامیہ کمیٹی کے منتخب شدہ ممبران میں سے ہر ایک باری باری سے ایک سال کے خاتمہ پر کمیٹی سے دست کش ہو جائینگے ॥

(۱۰۰) کسی امر کے فیصل کرنے کے لیئے انتظامیہ کمیٹی کے کم از کم تین ممبران کا موجود ہونا لازمی ہوگا ॥

(۱۰۱) انتظامیہ کمیٹی اجلاس عام کے تابع انجمن کا تمام کاروبار چلائے گی - اور وہ ضابطہ کار کے مطابق جو کمیٹی نگران قاعدہ نمبر ۹۷ (۲) کی تحت میں مقرر کرے - اور نیز اُن ہدایات کے مطابق جو کمیٹی نگران دے عمل کیا کریگی ॥

(۱۰۲) انتظامیہ کمیٹی اپنے تمام کام کے متعلق اجلاس عام کو جواب دہی کی ذمہ وار ہوگی - اور انجمن کے رجسٹری شدہ پتہ پر تمام ضروری حساب کتاب رکھیگی ॥

عام قواعد

(۱۰۳) اگر کوئی یونین ہو تو انجمن تمام ایسی فیس یا چندہ یا دیگر ایسی رقوم جو رجسٹرار بمشورہ یونین مقرر کریں - اُس کی (۱) پڑتال اور (۲) نگرانی کے اخراجات کے لیئے ادا کرے گی ॥

(۱۰۴) یہ قواعد قانون اور اس کے تحت ضوابط کے تتمہ کے طور پر ہیں - اور انجمن کو قانون - ضوابط اور قواعد سب کی پیروی کرنی پڑے گی ॥

تتمۂ ج-۳

مسودہ قواعد امداد باہمی بنک رہن الاراضی محدود - مدراس

(۱) امداد باہمی بنک رہن الاراضی محدود ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نمبر ۔ ۔ ۔ قانون دوم مجریہ ۱۹۱۲ء (ہند) کے ماتحت مطوراً انجمن امداد باہمی کے رجسٹری شدہ ہے۔ اس کا پتہ موضع ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ڈاک خانہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تعلقہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ضلع ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہوگا۔ اس کا دائرہ عمل موضع ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہوگا۔

اغراض

(۲) اس کے اغراض ممبران کے اقتصادی مفاد کو ترقی دینا اور خصوصاً ممبران کو رہن کی ضمانت پر مندرجہ ذیل اغراض کے لئے قرضہ دینے کے لئے سرمایہ بہم پہنچانا ہے:—

(۱) فک الرہن اراضی زرعی۔

(۲) ترقی حیثیت اراضی و طریقہ ہائے کاشت۔

(۳) دیگر امور جن سے ممبران میں کفایت شعاری۔ مدد باہمی اور مدد ذاتی کا فروغ ہو۔

ممبری

(۳) ممبران کی ذمہ داری اُن کے خرید کردہ حصص کی مالیت تک محدود ہوگی۔

(۴) بنک کے ممبران صرف وہی اشخاص ہوسکیں گے۔ جو ۱۸ برس سے زائد عمر کے ہوں۔ معاہدہ کرنے کی قابلیت رکھتے

ہوں۔اور بنک کے دائرۂ عمل کے اندر زرعی زمین کے مالک ہوں
متوفی ممبران کے ورثا کو وہ نابالغ ہی کیوں نہ ہوں اگر اُن کے ذمہ
قرض ہو۔ممبر بنالیا جائیگا۔

(۵) داخلہ ممبری کی درخواست سکرٹری کو اس فارم پر دی جائیگی جو
بنک نے اس غرض کے لئے تجویز کیا ہو۔ایسی ہر ایک درخواست
ڈائرکٹروں کے بورڈ کے سامنے پیش ہوگی۔بورڈ کو اختیار ہے۔
کہ وہ درخواست کو منظور یا نامنظور کرے۔موخرالذکر صورت میں
کوئی وجوہات نہیں دی جائیں گی۔

(۶) ہر ایک ممبر کو کم از کم ایک حصہ خرید کرنا ہوگا۔اور کوئی ممبر
. . . . حصوں سے زیادہ نہیں خرید سکیگا۔ہر ایک ممبر کو
حصہ خرید کرنے کے وقت فی حصہ . . . . آنے بطور فیس
داخلہ ادا کرنا ہوگا۔مگر کسی حالت میں ایک ممبر اپنے تمام
حصص خرید کردہ پر . . . . . روپیہ سے زیادہ فیس
ادا نہیں کریگا۔

(۷) کوئی ممبر اپنے خرید کردہ حصص میں سے کسی حصے کو تاریخ
خرید کے دس سال کے اندر واپس لینے کا حقدار نہیں ہوگا۔
مگر اس عرصہ کے بعد کوئی ممبر اپنے حصص کو بعد منظوری بورڈ
ڈائرکٹران واپس لے سکتا ہے۔مگر شرط یہ ہے۔کہ

(۱) وہ واپسی کی کم از کم چھ مہینہ قبل اطلاع دے۔

(۲) کہ کل رقم حصص جس کے واپس ہونے کی اجازت دی
جائے۔وہ بنک کے کل ادا شدہ سرمایہ حصص کی مقدار
سے جو گزشتہ ۳۰ جون کو تھی۔دس فی صدی سے
زیادہ نہ ہو۔

(۳) اس سے بنک کو کوئی قرضہ جات واجب الادا نہ
ہوں۔

(۴) بنک کو کوئی ایسے قرضہ جات واجب الادا نہ ہوں۔جن
کا وہ ضامن ہؤا ہو۔

جب کوئی ممبر اس قاعدہ کے ماتحت خارج ہو۔تو اس کو

کل اداشدہ حصہ کی رقم بمع ایسے مقسوم (ڈیویڈنڈ) کے جو کہ تقسیم کیا گیا ہو واپس کی جائیگی۔اس غایت رقم حصص کا شمار کرنے کے لئے جو کسی ایک سال میں اس قاعدہ کے ماتحت واپس کی جا سکتی ہے۔ایسی تمام رقوم حصص شمار میں لائی جائینگی جو درستی حساب یا اورکسی طرح ادا کی گئی ہوں مگر اس میں وہ رقوم شامل نہ ہونگی۔جو قواعد ۸-۹ (ج) اور ۱۳ کے ماتحت ادا کی گئی ہوں ؛

(۸) اگرکسی ممبر میں وہ قابلیت نہ رہے۔جو بنک کے داخلہ کے لئے ضروری ہے۔ تو بورڈ ڈائرکٹران اس کا نام فہرست ممبری سے خارج کردے گی۔ اور اس کو اس کے اداشدہ حصص کی رقم بمع مقسوم (ڈیویڈنڈ) جو تقسیم کیا گیا ہو۔بعد وضع ایسی رقم کے جو اس سے بحیثیت اصل مقروض یا ضامن کے واجب الادا ہوں۔مناسب وقت کے اندر واپس کردی جائیگی ؛

(۹)(۱) اگر کوئی ممبر مرجائے۔ تو اس کی ممبری خود بخود فسخ ہو جائیگی ؛

(۲) (ا) ہر ایک ممبر اپنے حصہ یا بنک میں حقوق کے لئے بصورت اپنی فوتیدگی کسی شخص کو بطور وارث کے نامزد کرسکتا ہے۔بنک اس شخص کے فوت ہو جانے پر اس نامزدگی پر عملدرآمد کرے گا۔ بشرطیکہ :—

(i) نامزدگی پر متوفی نے دو گواہوں کی موجودگی میں دستخط کئے ہوں۔اور اس پر ان گواہوں کی تصدیق بھی ثبت ہو ؛

(ii) نامزدگی بنک کی کتب ہاے میں بھی درج ہو۔جو اس غرض کے لئے رکھی ہوئی ہو اور

(iii) نامزد شدہ شخص کو بورڈ ڈائرکٹران قاعدہ ۵

کے مطابق بطور ممبر داخل کرے۔

(ب) اگر متوفی نے اپنے حصّہ یا بنک میں حقوق کے لئے کسی شخص کو نامزد نہ کیا ہوا ہو۔ تو متوفی کا جائز وارث یا قانونی نمائندہ یا کوئی ایسا شخص جس کو یہ جائز وارث یا قانونی نمائندہ ایک مہینہ کے اندر نامزد کرے۔ اُس کا جانشین ہونے کا حقدار ہوگا۔ بشرطیکہ ایسے جائز وارث یا قانونی نمائندہ یا اُن کے نامزد شدہ شخص کو بورڈ ڈائرکٹران قاعدہ نمبر ۵ کے ماتحت ممبر بنا لیں۔

(ج) اگر اس قاعدہ کے فقرہ نمبر (ا) و (ب) کے ماتحت کوئی شخص بنک کے متوفی ممبر کے حصّہ یا حق کا جانشین بننے کا حقدار نہ ہو تو بنک متوفی کے نامزد شدہ شخص یا اُس کے جائز وارث یا قانونی نمائندہ کو ایسی رقم ادا کر دیگا۔ جو بنک کے قواعد کے مطابق متوفی کے بوقت اُس کے فوت ہونے کے اُس کے حصّہ یا بنک میں حق کے حساب کی رو سے نکلیگی۔

(۱۰) (۱) ایک سابقہ ممبر اپنی تنسیخ ممبری کی تاریخ کے دو سال بعد تک بنک کے قرضہ جات کا جو اس تاریخ تھے۔ قاعدہ نمبر ۳ کی شرائط کے مطابق ذمہ وار ہوگا۔

(۲) قاعدہ نمبر ۳ کی شرائط کے مطابق متوفی ممبر کی جائداد اُس کی تاریخ فوتیدگی کے ایک سال بعد تک بنک کے قرضہ جات کی جو اس تاریخ تھے۔ ذمہ وار ہوگی۔

(۱۱) کسی ممبر کو اختیار نہ ہوگا۔ کہ بدوں پیشتر منظوری بورڈ ڈائرکٹران اپنے حصہ یا حصص کو کسی دوسرے ممبر یا کسی شخص کے پاس منتقل کرے۔ یا اُن پر کسی کا حق قائم کرے۔

(۱۲) بورڈ ڈائرکٹران کی منظوری سے ممبر ہر وقت اپنے حصص

کی تعداد میں اضافہ کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ کل تعداد حصص
. . . . حصص کی غایت تعداد حد سے جو قاعدہ ۶ میں
مقرر کر دی گئی ہے متجاوز نہ ہو۔

(۱۳) اگر کوئی ممبر بنک کو دھوکا دے۔ یا اگر اس کا عام طرز عمل ایسا ہو۔ جس سے بنک کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کا اخراج ضروری سمجھا جائے۔ تو اجلاس عام اس کو خارج کر سکتا ہے۔ خارج شدہ ممبر کو بعد وضع ایسی رقوم جو اس سے واجب الادا ہوں۔ تمام رقوم ادا کر دی جائیں گی۔ اگر کسی ممبر سے روپیہ وصول کرنے کی خاطر بنک کو عدالت میں جانا پڑے۔ تو اس ممبر کو اسی بنا پر بنک سے خارج کر دیا جائے گا۔ خارج شدہ ممبران قاعدہ نمبر ۳ کے مطابق تاریخ اخراج کے دو سال بعد تک بنک کے قرضہ جات کے جو اس تاریخ تک تھے ذمہ دار رہیں گے۔

(۱۴) بنک معمولاً سرمایہ مندرجۂ ذیل مدات سے حاصل کریگا:۔
(۱) سرمایہ حصص۔
(۲) امانت ہائے۔
(۳) تمسکات (ڈبنچر)۔
(۴) داخلہ یا دیگر فیس ہائے۔

حصص

(۱۵) بنک کا سرمایہ حصص فی الحال . . . . روپیہ ہوگا جو دس دس روپیہ کے . . . . حصوں پر مشتمل ہوگا۔ حصہ کے ملنے پر اس کی پوری قیمت ادا کی جائے گی۔

امانتیں

(۱۶) بورڈ ڈائرکٹران اپنی حسب خواہش ممبران یا دیگر اشخاص

سے امانتیں حاصل کر سکتی ہے۔ اور امانت ہائے کی شرائط
طے کرنا انہی کے اختیار ہوگا مگر شرط یہ ہے۔ کہ
امانت ہائے پر شرح سود کسی حالت میں ½ ۶ فی صدی
سالانہ سے زائد نہ ہوگی۔ اور کوئی امانت تین سال سے
کم عرصہ کے لئے نہ لی جائیگی *

تمسکات

(۱۷) بورڈ ڈائرکٹران ۱۰۰۰ روپیہ ۵۰۰ روپیہ ۲۵۰ روپیہ
۱۰۰ روپیہ اور ۵۰ روپیہ کے تمسکات جاری کر سکتی ہے۔
اور اگر ضرورت ہو۔ تو ان کی میعادیں مختلف ہوسکتی ہیں۔
ان پر شرح سود ۷ فی صدی سالانہ سے زائد نہیں دیا جائیگا
مگر جو تمسکات گورنمنٹ خرید کرے۔ اُن پر شرح سود ½ ۶
فی صدی سالانہ یا اس سے بھی کم جو گورنمنٹ مقرر کرے۔ ہوگا
بورڈ ڈائرکٹران کو تمسک دار کو تین مہینہ قبل اطلاع دے کر
ہر وقت تمسک واپس لے لینے کا اختیار ہوگا۔ جن تمسک
داران سے تمسک واپس لئے جائیں گے۔ اُن کے تمسک
کی قیمت اجرا اور واپسی کی تاریخ تک کا تمام سود ادا
کر دیا جائیگا *

(۱۸) بورڈ ڈائرکٹران ایک ٹرسٹی Trustee مقرر کرے گی جو
فی الحال رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی یا اُن کا کوئی
منتخب شدہ شخص ہوگا۔ جس کا فرض یہ دیکھنا ہوگا۔
کہ بنک تمسک داران سے اپنا اقرار پورا کرتا ہے۔ اس
غرض کے لئے بنک ان رہنان کے تمام حقوق جن کی ضمانت
پر تمسکات جاری کئے گئے ہوں۔ ٹرسٹی کو منتقل کر دیگا۔
ٹرسٹی کو اختیار ہوگا کہ بنک کو حکم دے کہ وہ امپیریل
بنک یا کسی دیگر بنک میں جس کو رجسٹرار انجمن ہائے امداد
باہمی منظور کریں۔ اُس کے نام پر حساب کھول دیں۔ جس
میں رہنوں سے جو وصولی ممبران سے ہو۔ سب جمع کی جائیگی

خواہ وہ واپسی قرضہ سے ہو۔ یا اگر فروخت کا اختیار دیا گیا ہو تو اس فروخت سے ہو۔ ان کے علاوہ اس کو متدرجہ ذیل اختیارات بھی حاصل ہونگے :۔

(۱) کسی شغل Investment یا امانت میں جو قانون انجمن ہائے امداد باہمی کے دفعہ ۳۲ ضمن ۱ فقرہ ا و ب و ج کے روسے جائز قرار دئے گئے ہوں۔ یا ایسے تمسکات میں جن کی منظوری رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی نے دی ہو۔ اپنے نام پر روپیہ لگانا یا بنک کو لگانے کا حکم دینا۔ نیز اُسے اپنی مرضی پر اُس لگائے ہوئے روپیہ میں کمی بیشی کرنا ۔۔

(۲) بنک کو چند ایک یا تمام تمسکات کے واپس لینے کا حکم دینا ۔۔

(۳) تمسکات کی میعاد ختم ہونے سے پہلے اُن کے واپس لینے کا طریقہ مقرر کرنا۔ اور

(۴) تمسک داران کو وقت پر روپیہ ادا نہ ہونے کی صورت میں بنک کے خلاف یا ایسے راہنان کے خلاف کارروائی کرنا۔ جن کے رہن نامے اس کے نام منتقل ہوئے ہوں ۔۔

رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی کی منظوری سے ایک ٹرسٹی کی بجائے دوسرا تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح جو نیا ٹرسٹی مقرر ہو۔ اس کو سابقہ ٹرسٹی کے تمام حقوق اور اختیارات حاصل ہونگے ۔۔

لفظ "رجسٹرار" جو ان قواعد یا بنک کے دیگر قواعد میں استعمال کیا جائے۔ اس سے مراد احاطہ مدراس کے بڑے رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی سے ہے۔ اور اس میں انجمن ہائے امداد باہمی کے اسسٹنٹ رجسٹرار شامل نہیں ۔۔

(۱۹) تمسکات جو درحقیقت چل رہے ہوں۔ اُن کی کل قیمت کسی وقت بھی اُن رہن ناموں اور بنک کے دیگر اثاثہ سے جو ٹرسٹی

کے سپرد کیے گئے ہوں۔ اور اس کے پاس ہوں۔ متجاوز نہ ہوگی ۔

(۲۰) (۱) تمسکات جو اس قدر خراب ہوگئے ہوں۔ کہ چلنے کے قابل نہ رہے ہوں۔ مگر ان کے اصل ہونے اور پہچانے جانے کے نشانات بالخصوص۔ نمبر۔ رقم شرح سود۔ تاریخ۔ اور بورڈ ڈائرکٹران کے با اختیار افسر کے دستخط مسدود نہ ہو چکے ہوں۔ تو تمسک دار کی درخواست پر ایسے خراب شدہ تمسک کو واپس لے کر نیا تمسک جاری کر دیا جائیگا۔ نئے تمسکات بالکل خراب شدہ تمسکات کی بجائے بھی جاری کر دئے جائیں گے۔ بشرطیکہ بورڈ ڈائرکٹران کو ان کے بالکل خراب ہو جانے میں کوئی شک و شبہ نہ رہے ۔

(۲) جب کوئی ایسا ثبوت پیش نہ کیا جائے۔ یا جب خراب ہونے کی صورت میں ضروری نشانات نہ پہچانے جا سکیں۔ نیز ان تمام صورتوں میں جب تمسکات تمسک داران سے چرا لئے گئے ہوں۔ یا اُن سے گم ہوگئے ہوں نئے تمسکات صرف اسی صورت میں جاری کئے جائینگے۔ جب خراب شدہ یا گم شدہ تمسکات کی مشتہری اس طریقہ پر کر دی جائے جیسی کہ بورڈ ڈائرکٹران تجویز کرے۔ اور جب ایسے تمسکات کا بیکار ہونا قانوناً قرار دیا جائے ۔

(۳) نئے تمسکات تمسک دار متعلقہ کے خرچ پر اُسی نمبر اور رقم کے جاری کئے جائیں گے۔ مگر اُن پر لفظ "تجدید شدہ" تحریر کر دیا جائیگا ۔

(۲۱) تمسکات پر بورڈ کے کم از کم تین ممبران جن میں ایک صدر ضرور ہوگا۔ تحریر کر کے دستخط کرینگے۔ بنک تمسکات کے لئے ایک خاص مُہر استعمال کرے گا۔ یہ مُہر صدر حفاظت سے اپنے پاس رکھیگا ۔

(۲۲) کوئی تمسک دار اس کی میعاد ختم ہونے سے پہلے اس کو واپس

نہیں کر سکتا ۔

(۲۳) ایسے ڈبنچر جن کی واپسی کے متعلق بورڈ ڈائرکٹران نے تمسک داران کو اطلاع دے دی ہو۔ وہ اطلاع کی میعاد ختم ہونے سے پہلے واپس کر دئے جائیں گے۔ اگر اس میعاد کے ختم ہونے پر واپس نہ کئے جائیں۔ تو تمسک دار اس میعاد کے بعد بنک سے اُن پر سود لینے کا حقدار نہ ہوگا ۔

(۲۴) قاعدہ ۱۷ کی شرائط کے باوجود رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی کی مندرجہ ذیل امور کے متعلق پیشتر منظوری حاصل کر لینی لازمی ہوگی :-

(۱) نئے تمسکات جاری کرنا ۔

(۲) ایک قسم کے تمسکات کو دوسری قسم کے تمسکات میں تبدیل کرنا جن کی شرح سود مختلف ہو۔

(۳) قرضہ جات کی وصولیوں کی جمع شدہ رقم کو پھر نئے قرضہ جات پر چڑھانا۔ ایسے قرضوں کے دینے کے لئے ٹرسٹی کی منظوری لینا بھی لازم ہوگا ۔

غایت حد قرضہ

(۲۵) بنک کے قرضہ جات خواہ وہ امانت ہائے کی شکل میں ہوں یا تمسکات یا دیگر کسی ذریعہ سے ممبران یا دیگر اشخاص سے حاصل کئے گئے ہوں۔ کسی وقت بھی ادا شدہ حصص اور سرمایہ محفوظ کے مجموعہ کے آٹھ گنا سے زیادہ نہ ہونگے ۔

انتظام

(۲۶) بنک کا انتظام بورڈ ڈائرکٹران کے ہاتھ میں ہوگا۔ مگر وہ ایسی قرار دادوں کے تابع ہوگا۔ جو اجلاس عام وقتاً فوقتاً منظور کرے ۔ بورڈ ڈائرکٹران میں زیادہ سے زیادہ . . . . ممبر ہونگے ۔

(۲۷) بورڈ ڈائرکٹران کے ممبران کا انتخاب تین سال کے لئے

اجلاس عام ممبران سے کرے گا۔ بورڈ ڈائرکٹران کے ممبر اپنی میعاد ختم ہونے کے بعد اس وقت تک کام کرتے رہیں گے۔ جب تک کہ نیا بورڈ منتخب نہ ہو جائے۔ بورڈ ڈائرکٹران کے ممبروں کا دوبارہ انتخاب بھی ہو سکتا ہے۔ اجلاس عام کے بورڈ ممبران کے انتخاب کر لینے کے بعد بورڈ کے ممبران اپنے میں سے ایک صدر۔ ایک سکرٹری اور ایک خزانچی منتخب کریں گے سوائے اُن صورتوں کے جن کا قاعدہ ۳۱ میں ذکر کیا گیا ہے۔ اگر بورڈ ممبران میں کوئی جگہ خالی ہو جائے۔ تو باقی میعاد کے لئے بورڈ خود ہی وہ جگہ پُر کر لے گی۔ اجلاس عام کی قرار داد سے بورڈ کے ممبر یا ممبران ہر وقت علیحدہ کئے جا سکتے ہیں۔

(۲۸) بنک کا کاروبار چلانے کے لئے بورڈ ڈائرکٹران کا اجلاس ہر پندرہ روز میں ایک مرتبہ یا اگر ضرورت پڑے تو زیادہ مرتبہ ہوا کرے گا۔ بورڈ کا کوئی فیصلہ اس وقت تک نفاذ پذیر نہ ہوگا۔ جب تک کہ اس کے حق میں کم از کم . . . . . . ممبران نے رائے نہ دی ہو۔ بورڈ ڈائرکٹران کے روبرو تمام معاملات کا تصفیہ غالب رائے سے ہوگا۔ جب آرا برابر تقسیم ہو جائیں۔ تو صدر کی رائے فیصلہ کن ہوگی۔ یعنی اس کو ایک اور رائے دینے کا حق حاصل ہوگا۔ بورڈ کا کوئی ممبر اس جلسہ میں موجود نہ ہوگا۔ جب کوئی امر جس کے ساتھ اس کا اپنا تعلق ہو۔ بورڈ میں پیش ہو۔

(۲۹) اگر کوئی بورڈ کا ممبر مسلسل بورڈ کے چار اجلاسوں سے غیر حاضر رہے۔ تو وہ بورڈ ڈائرکٹران کا ممبر نہیں رہے گا۔ لیکن اگر بورڈ چاہے۔ تو اس کو پھر رکھ سکتی ہے۔

(۳۰) تابع ایسی قرار دادوں کے جو بورڈ ڈائرکٹران وقتاً فوقتاً منظور کرے۔ مندرجۂ ذیل عہدہ داران کے اختیار حسب ذیل ہوں گے:-

(۱) صدر کو بنک کے تمام معاملات پر عام اختیار حاصل ہوگا

اس کو عملہ کے مقرر کرنے۔ اُن پر جرمانہ کرنے۔ اُن کو معطل اور ان کے برخواست کرنے کا اختیار ہوگا۔ مگر موخرالذکر دو صورتیں تابع منظوری بورڈ ڈائرکٹران ہونگی ✤

(ب) سکرٹری تابع اختیار صدر بنک کے تمام کاروبار چلانے کا ذمہ وار ہوگا ✤

(ج) سکرٹری بنک کی طرف سے مقدمات کی پیروی کرے گا اور بنک کے تمام تمسکات صدر کے نام پر ہونگے۔ بنک کے تمام معاہدہ جات پر بجز ان کے جن پر قرضہ جات حاصل کئے گئے ہوں صدر سکرٹری دستخط کریگا ✤

(د) بنک کی تمام جائداد خزانچی کی تحویل میں رہے گی۔ ممبران یا دیگر ذرائع سے جو روپیہ وصول ہو وہ اس کے پاس رہیگا۔ اور وہ بورڈ کی ہدایات کے مطابق اس میں سے خرچ کرے گا۔ وہ روکڑ بہی پر دستخط اس کی صحت کی تصدیق کرنے کی غرض سے کریگا۔ اور جو نقد اس کے پاس ہو۔ وہ بورڈ یا آڈیٹر کے دریافت کرنے پر اُن کے پیش کرے گا ✤

(۳۱) بورڈ ڈائرکٹران کا کوئی ممبر اگر بنک سے حاصل کردہ قرضہ وقت پر ادا نہ کرے۔ تو وہ بورڈ کے ممبر رہنے کے ناقابل تصور کیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ تین ماہ یا اس سے کم عرصہ کے لئے نادہند رہا ہو۔ تو اس کی نادہندگی کی معقول وجہ بتانے پر اجلاس عام اس کو دوبارہ بورڈ میں رکھ سکتا ہے اگر بورڈ کا کوئی ممبر تین مہینہ سے زائد عرصہ کے لئے نادہند رہے۔ تو وہ کسی حالت میں بھی بورڈ کا ممبر نہیں رہیگا ✤

(۳۲) تمام روپیہ جو بنک کو ادا کیا جائے۔ اُس کی رسید دی جائیگی ممبران یا دیگر اشخاص کے روپیہ ادا کرنے کی صورت میں رسیدات یا تمسکات پر سوائے ڈپچروں کے صدر یا سکرٹری یا خزانچی جس کو بورڈ ڈائرکٹران نے اس غرض کے لئے تعینات کیا ہو دستخط کیا کریگا ✤

(۳۳) بورڈ ڈائرکٹران کا فرض ہوگا۔ کہ قانون کے ماتحت ضوابط کے دفعہ ۔ کے رو سے جو رجسٹر مقرر کئے گئے ہوں ۔ وہ درست حالت میں رکھے اور رجسٹرار کے نوٹ پرتال اور نوٹ معائنہ موصول ہونے کی تاریخ سے ایک مہینہ کے اندر اجلاس عام میں پیش کرے ۔ اور رجسٹرار سے خط و کتابت کرے اور بنک کے متعلق تمام کاروبار کو چلائے ۔

(۳۴) بورڈ ڈائرکٹران کو اختیار ہوگا کہ وقتاً فوقتاً عملہ کی تنخواہوں کا تعین کرے ۔ اور بنک کے انتظام کے متعلق تمام اخراجات جو اجلاس عام کے شروع سال کے منظور کردہ میزانیہ کے اندر ہو کرے ۔ سیکرٹری معمولی اخراجات ۔ یا ہی وغیرہ کر سکیگا بشرطیکہ وہ . . . . روپیہ سے کسی ایک حالت میں تجاوز نہ کرے ۔

(۳۵) بورڈ کا اختیار ہوگا ۔ کہ عملہ کے متعلق ایسی ضمانت ہا ے کی مقدار کا تعین کرے جو وہ پیش کریں ۔

(۳۶) بورڈ ڈائرکٹران کو اختیار ہوگا ۔ کہ وہ قانون ۔ ضوابط اور ان کے قواعد کے ماتحت بنک کا کاروبار چلانے کے لئے مزید قواعد مرتب کرے ۔ ایسے مزید قواعد بنک کی کتاب کارروائی میں درج کئے جائیں گے ۔ اور رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی کے پاس برائے منظوری بھیجے جائیں گے ۔

(۳۷) قاعدہ نمبر ۳۵ کی شرائط کے سوائے بورڈ ڈائرکٹران کے ممبران بلا تنخواہ کام کریں گے ۔

اجلاس عام

(۳۸) بنک کے انتظام کے متعلق اختیار اعلےٰ اجلاس عام کو ہوگا جو سال میں کم از کم ایک مرتبہ ہوا کرے گا ۔ دیگر امور کے علاوہ حسب ذیل اجلاس عام میں پیش ہونگے :۔

(۱) بورڈ ڈائرکٹران کے ممبران کا انتخاب اور علیحدگی ۔

(۲) سالانہ رپورٹ جو رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی کو بھیجی

جاتی ہوگی ٭

(۳) رجسٹرار کا سالانہ پڑتال پر حکم ٭

(۴) کسی موجودہ قاعدہ کی منسوخی یا ترمیم یا نئے قاعدہ کا مرتب کرنا ٭

(۵) کسی ممبر کا اخراج ٭

(۶) ایسی شکایات پر غور جو کوئی شخص ممبر کسی بورڈ ڈائرکٹران کے ممبر کے خلاف کرے ٭

(۷) اور ایسے نقشہ جات جو مقامی گورنمنٹ مقرر کرے ٭

(۳۹) اجلاس عام ایک کا کاروبار چلانے کے لئے بورڈ ڈائرکٹران حسب ضرورت طلب کرے گی۔ یا بورڈ ڈائرکٹران پندرہ یا زائد ممبران کی درخواست پر یا رجسٹرار کے حکم پر طلب کرے گی ٭

(۴۰) اجلاس عام میں حاضر ہونا ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا۔ اجلاس عام میں کسی معاملہ کے فیصلہ کرنے کے لئے کم از کم . . ممبران یا کل تعداد ممبران کا ایک ج۔ کتہائی کا موجود ہونا لازم ہوگا ٭

(۴۱) صدر جب موجود ہو۔ تو اجلاس عام کی صدارت کرے گا۔ اُس کی غیر حاضری میں ممبران اپنے میں سے ایک میر مجلس منتخب کرینگے۔ جو جلسہ کی صدارت کریگا۔ تمام معاملات کا تصفیہ غالب رائے سے ہوگا۔ جب آرا مساوی ہوں تو میر مجلس کو فیصلہ کن یا دوسری رائے دینے کا حق حاصل ہوگا ٭

(۴۲) اجلاس عام کے منعقد کرنے کی اطلاع کم از کم . . . . ۹ روز پیشتر ممبران کو دی جائیگی ٭

(۴۳) قواعد کی کوئی ترمیم۔ تبدیلی یا تنسیخ یا کوئی نیا قاعدہ اجلاس عام کے سوا نہیں بنایا جائے گا۔ اور جب تک رجسٹرار منظور نہ کرلیں۔ وہ نفاذ پذیر نہ ہونگے ٭

ختم ایکٹ اردو بائی ۔ عبدالحق ٦/٢٧

قرضہ جات

(۴۴) قرضہ جات صرف ممبران کو دئے جائیں گے لیکن کوئی ممبر قرضہ بطور حق کے نہیں لے سکیگا۔ درخواست ہائے قرضہ کا فیصلہ بورڈ ڈائرکٹران کریگی ۔

(۴۵) تمام درخواست ہائے سکرٹری کو مجوزہ فارم میں دی جائینگی وہ بورڈ ڈائرکٹران کے پیش کردے گا۔ جس کو اُن کے منظور کرنے یا بغیر وجہ بتلانے نامنظور کرنے کا اختیار حاصل ہوگا ۔

(۴۶) قرضہ جات مندرجہ ذیل اغراض کے لئے دئے جا سکتے ہیں :-

(۱) فک الرہن اراضیات ۔

(۲) ترقی حیثیت اراضی یا طریقہ ہائے کاشت ۔

(۴۷) کسی ممبر کے ذمہ کسی وقت بھی اصل قرضہ ۱۰۰۰ روپیہ سے زائد نہیں ہوسکیگا۔ خواہ وہ ایک مرتبہ برداشت کیا گیا ہو۔ یا ایک سے زائد مرتبہ ۔اس غایت حد کے اندر ممبران ہر حصہ پر ۰ ۰ ۰ ۰ روپیہ قرضہ لے سکیں گے۔ نیز قرضہ کی رقم اس زمین مرہونہ کی عرصہ رہن کی کل آمدنی کے تین چوتھائی سے متجاوز نہ ہوگی ۔

(۴۸) قرضہ جات پر شرح سود فے الحال ۹ فی صدی سالانہ ہوگا پہلے سال کا شمار تاریخ لینے قرضہ سے دوسرے سال کی اُسی تاریخ تک ہوگا ۔

(۴۹) قرضہ جات زمین قابل انفکاک یا جس کی اس قرضہ سے ترقی حیثیت کرنا مقصود ہو۔ رہن کی ضمانت پر دئے جائیں گے. اور رقم قرضہ ایسی زمین کی قیمت کے ۵۰ فی صدی سے زائد نہ ہوگی ۔ رہن بلا قبضہ ہوگا مگر شرط یہ ہوگی کہ اگر راہن اپنے معاہدہ کے مطابق ادائیگی اصل و سود نہ کرے گا تو بنک کو اختیار حاصل ہوگا کہ ایسی میعاد کے لئے جو بورڈ ڈائرکٹران

مناسب سمجھے۔ اور جو بیس سال سے زائد نہ ہو۔ اس زمین پر قبضہ کرے۔ تمام معاہدہ جات قانون رجسٹری کے ماتحت رجسٹری کرائے جائیں گے ۔

(۵۰) بورڈ ڈائرکٹران کو اختیار ہوگا۔ کہ زمین مرہونہ زیر قاعدہ ۴۹ کے علاوہ کسی درخواست دہندہ کو اپنی دیگر تمام جائداد غیر منقولہ یا اُس کا کچھ حصّہ بطور مزید ضمانت پیش کرنے کے لئے حکم دے۔ یا اُسے دو شخصی ضامنان جو بنک کے ممبر ہوں پیش کرنے کے لئے حکم دے ۔

(۵۱) زمین جو قاعدہ ۴۹ کے ماتحت رہن کی جائیگی۔ اس پر بجز رہن یا رہنان جو فک کرانے مقصود ہوں کے کوئی اور بار نہیں ہوگا۔ نیز اس زمین پر پیشتر بلا منظوری ڈائرکٹران بعد میں بھی کوئی بار نہیں ڈالا جائیگا۔ یعنی سوائے بنک کے اور کہیں اس زمین پر زر مزید نہیں لیا جائیگا نہ ہی اُس کی فروخت یا ہبہ ہوسکیگا ۔

(۵۲) جب کوئی ممبر رہن نامہ تحریر کردے۔ تو بورڈ ممبران ایسے تمام اشخاص کے اس رہن نامہ کی تحریر میں شامل کرنے پر اصرار کرسکتی ہے۔ جن کا اس زمین سے تعلق ہو۔ خواہ وہ ممبر بنک ہوں یا نہ ۔

(۵۳) ہر درخواست قرضہ کے ساتھ زمین جو رہن کرنا مقصود ہو اس کے متعلق تمام دستاویزات و کاغذات حقیت شامل ہونگے بورڈ اپنے دو ممبران کو ایسی زمین کا معائنہ کرنے کے لئے مقرر کرے گی۔ ایسے مقرر شدہ ممبران زمین کی صحیح بازاری قیمت کا اندازہ تحریر کرینگے۔ اور تمام ایسے اشخاص کی فہرست جن کا اس زمین سے تعلق ہو۔ مع اُن کے تعلق کی تفصیل کے ارسال کرینگے۔ ہر ایک درخواست دہندہ ان ممبران کے اخراجات سفر ادا کرے گا۔ ان اخراجات کا شمار اُس معیار پر کیا جائے گا۔ جو اجلاس عام کی منظوری سے بورڈ ڈائرکٹران نے منظور کیا ہو ۔

بورڈ ڈائرکٹران کے ممبر جو رہن کئے جانے والی اراضی کے معائنہ کے لئے مقرر کئے گئے ہوں وہ اپنی رپورٹ تخمینہ اور تشخیص کردہ قیمت کی صحت کے ذمہ وار ہونگے +

بورڈ ڈائرکٹران کا اختیار ہوگا کہ وہ ایسی رپورٹ - تخمینہ یا تشخیص قیمت کو نامنظور کرے +

(۵۴) کوئی قرضہ بیس سال سے زائد عرصہ کے لئے نہیں دیا جائے گا +

(۵۵) اگر بورڈ ڈائرکٹران کی یہ رائے ہو۔ کہ کسی مقروض نے روپیہ منظور شدہ غرض کے علاوہ کسی اور غرض پر صرف کیا ہے - تو وہ بغیر اس قرضہ کی میعاد گزرنے کی انتظار کئے کے اس کے بمع سُود فے الفور وصول کرنے کی کارروائی کرے گی +

(۵۶) بورڈ ڈائرکٹران کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ مندرجہ ذیل صورتوں میں بلا لحاظ اُن شرائط کے جن پر قرضہ دیا گیا ہو قرضہ واپس لے لیں :—

(۱) اگر زمین جو بطور ضمانت رہن لی گئی ہو۔ کے دریا یا طوفان میں بہ جانے یا ریت سے دب جانے کا اندیشہ ہو +

(۲) اگر مقروض اس طور پر عمل کرے۔ جس کا ذکر قاعدہ ۱۳ میں کیا گیا ہے یا بنک کو کسی طرح کا نقصان پہنچائے +

(۳) اگر زمین مرہونہ بنک کی قیمت کم ہو جائے۔ یا اگر مقروض بورڈ ڈائرکٹران کے حسب اطمینان مزید ضمانت پیش کرکے - یا قرضہ کا کچھ حصّہ ادا کرنے سے قاصر رہے +

(۴) اگر بنک کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے بورڈ ڈائرکٹران کسی قرضہ کا واپس لینا مناسب خیال کرے +

جب بورڈ ڈائرکٹران کسی مقروض سے بروے فقرہ نمبر ۳ قرضے کا کچھ حصّہ طلب کریں۔ تو اس طرح پر اصل رقم ادا شدہ پر سود کی کمی کردی جائیگی۔ اور قاعدہ ۵ کا اس پر

اطلاق نہیں ہوگا۔

(۵۷) مقروض کو اختیار ہوگا کہ وہ جس وقت چاہے۔ کل قرضہ یا اس کا کچھ حصہ میعاد گزرنے سے پہلے ادا کردے۔ مگر اس صورت میں اس کو تاریخ ادائیگی کے وقت تک کی کل رقم قرضہ پر سود دینے کے علاوہ پیشگی ادا کردہ رقم پر تین مہینہ کا مزید سود ادا کرنا ہوگا۔ مگر اگر یہ تاریخ ادائیگی مقررہ تاریخ ادائیگی سے تین مہینہ کے اندر ہو۔ تو پھر اس صورت میں پیشگی ادا کردہ رقم پر صرف مقررہ تاریخ ادائیگی تک سود ادا کرنا ہوگا۔

(۵۸) قاعدہ نمبر ۵۴ کے رو سے مقررہ غایت حد کے بورڈ ڈائرکٹران ہر ایک قرضہ کی میعاد کا تعین کرے گی۔ ہر ایک ممبر بنک سے حاصل کردہ قرضہ کو برابر اقساط میں مع سود تا تاریخ ادا کرے گا۔ یا اصل میں سود شامل کرکے مساوی سالانہ اقساط میں ادا کرے گا۔ اگر مقروض کوئی قسط وقت پر ادا نہ کرے۔ تو تمام کا تمام قرضہ واجب الادا ہوجائے گا۔ اور اگر یہ بقایا تین مہینہ سے زائد عرصہ تک رہے۔ تو بورڈ ڈائرکٹران اس کا حساب بند کردے گی۔ اقساط زائدالاقرار پر قاعدہ ۴۸ کے رو سے مقررہ سود ۹ فی صدی کی بجائے ½۱۲ فی صدی وصول کیا جائے گا۔

(۵۹) اگر کسی ممبر یا سابقہ ممبر کی کوئی رقم ادا شدہ حصص۔ امانت ہائے یا دیگر کسی حساب میں بنک سے واجب الوصول ہو۔ تو بنک کو ایسے ممبر سے واجب الوصول رقوم کے وصولی کرنے میں اس رقم پر فائق حق ہوگا بنک کو اختیار ہوگا۔ کہ ادا شدہ حصص۔ امانت ہائے دیگر رقوم کو ایسے ممبر سے واجب الوصول رقوم کی ادائیگی میں محسوب کرے۔

(۶۰) جب کوئی ممبر جس سے بنک کو کچھ واجب الوصول ہو ادائیگی کرے۔ تو ادا شدہ رقم مندرجہ ذیل ترتیب میں مختلف کھاتہ جات میں جمع کی جائیگی:۔

(اول) فیس - جرمانے - رجسٹری ڈاک - یا دیگر متفرق اخراجات جو اس سے واجب الوصول ہوں کے کھاتہ جات میں ۔

(دوم) سود کے کھاتہ میں - اور

(سوم) اصل کے کھاتہ میں

(۶۱) جب بورڈ ڈائرکٹران قاعدہ ۵۵ کے ماتحت قرضہ کے بیجا صرف ہونے کی وجہ سے اس کو منسوخ کرے - تو حساب قرضہ بلا لحاظ اس میعاد کے جس کے لئے قرضہ دیا گیا ہو - بند کر دیا جائیگا - جب کوئی حساب قاعدہ ۵۶ یا ۵۸ کے ماتحت بند کر دیا جائے - تو بورڈ ڈائرکٹران اس امر کی اطلاع اس مقروض کو دے گی - نیز حساب کے بند کئے جانے کی تاریخ تک کے تمام سود بمع قرضہ واجب الادا سے بھی اُسے مطلع کرے گی - اس کل رقم پر حساب بند ہونے کی تاریخ سے لے کر تا تاریخ ادائیگی $12\frac{1}{2}$ فی صدی سالانہ کے حساب سے سود وصول کیا جائیگا - اور اس کی فے الفور وصولی کی تدابیر اختیار کی جائینگی ۔

(۶۲) جب کوئی شخص جو قاعدہ ۸ یا ۱۴ کے ماتحت ضامن ہوا ہو - مرجائے - یا ممبری سے علیحدہ ہو جائے - اور بدیں وجہ اس کا نام رجسٹر ممبران سے خارج ہو جائے - تو بورڈ ڈائرکٹران مقروض کو نیا ضامن پیش کرنے کا حکم دے گی - اگر بورڈ ڈائرکٹران کی مقرر کردہ میعاد کے اندر نیا ضامن پیش نہ کیا جائے - یا قرضہ ادا نہ کیا جائے - تو قاعدہ ۶۱ کی شرائط کے مطابق حساب بند کرنے کی کارروائی شروع کی جائیگی - ایسے حسابات کی صورت میں بھی حساب بند ہونے کی تاریخ سے لے کر تا تاریخ ادائیگی $12\frac{1}{2}$ فی صدی سالانہ کے حساب سے سود وصول کیا جائیگا ۔

(۶۳) اگر کوئی ممبر کسی وقت ممبر رہنے کے ناقابل ہو جائے - اور اس وجہ سے اس کا نام قاعدہ ۸ کے مطابق رجسٹر ممبران

سے خارج کر دینا پڑے۔ یا اگر کوئی ممبر قاعدہ ۱۳ کے ماتحت خارج ہو جائے۔ یا اگر کوئی ممبر مر جائے۔ یا اگر اُس کا جائز وارث یا قانونی نمائندہ بنک کا ممبر بن کر قرضہ سابقہ شرائط کے مطابق ادا کرنے کی پابندی اپنے سر نہ لے۔ تو ممبر متعلقہ کا حساب اگر ہو۔ تو بلا لحاظ اس میعاد کے جس کے لئے قرضہ دیا گیا ہو۔ فی الفور بند کر دیا جائیگا۔ اور اس سے اصل بمع سود تا تاریخ حساب بند ہونے کے وصول کرنے کی کارروائی کی جائے گی۔ حساب بند ہونے کی تاریخ سے لے کر تا تاریخ ادائیگی کل واجب الوصول رقم پر سود $12\frac{1}{2}$ فی صدی سالانہ کے حساب سے وصول کیا جائیگا +

منافعہ جات

(۶۴) بنک کا خالص منافعہ جو رجسٹرار ہر سال نکالیں۔ مندرجہ ذیل طریق پر تقسیم ہوگا:—

(۱) کم از کم ۲۵ فی صدی سرمایہ محفوظ میں منتقل ہوگا +

(۲) بقایا منافعہ میں سے ہر حصہ ادا شدہ پر ممبران کو اُن کے ادا شدہ حصص کی رقوم کی نسبت سے نیز اُس عرصہ کی نسبت سے جتنا کہ سال کے دوران میں یہ ادا شدہ حصص ان کے نام پر رہے ہوں۔ ۸ فی صدی کی غایت حد کے اندر مقسوم (ڈیویڈنڈ) ادا کیا جائے گا +

(۳) بقایا منافعہ سرمایہ محفوظ میں جمع کر دیا جائیگا +

نوٹ:۔ تمام غیر تقسیم شدہ اور ناقابل تقسیم منافعہ جات سرمایہ محفوظ میں جمع کر دئے جائیں گے +

(۶۵) (۱) سرمایہ محفوظ تمامتر بنک کی ملکیت ہوگا۔ اور غیر شدنی نقصانات کے پورا کرنے کے لئے استعمال ہوگا۔ کوئی ممبر اس کے کسی خاص حصہ کے لینے کا حقدار نہیں ہوگا

اس میں سے کوئی رقم بلا منظوری رجسٹرار استعمال نہیں کی جائے گی۔

(۲) بنک کے بند ہو جانے پر سرمایہ محفوظ اور دیگر سرمایہ جات جو ان قواعد کے ماتحت جمع کئے گئے ہوں۔ مندرجہ ذیل مدات میں استعمال ہو سکتے ہیں:۔

(ا) بنک کے ایسے قرضہ جات کے ادا کرنے کے لئے جو ممبران بنک کی تمام ذمہ واریوں کے عاید کرنے کے باوجود ادا ہو جانے سے رہ جائیں۔

(ب) ادا شدہ سرمایہ حصص کے واپس کرنے کے لئے۔

(ج) ادا شدہ سرمایہ حصص پر ۸ فی صدی کی غایت حد کے اندر ایسے عرصہ کے لئے مقسوم ادا کرنے کے لئے جس کا پہلے ادا نہ کیا گیا ہو۔

(۳) ان منافعہ جات میں سے اگر کوئی رقم ضمن (۲) کے ماتحت ادائیگی کرنے کے باوجود بھی اگر باقی رہ جائے تو وہ کسی ایسے مقامی رفاہ عام کے کام پر خرچ ہو سکے گی۔ جو اجلاس عام تجویز کرے۔ اور جس کی منظوری رجسٹرار دیدے۔ اگر بنک کے بند ہو جانے کے تین ماہ کے اندر اجلاس عام کوئی ایسی تجویز کرنے سے قاصر رہے جس کی رجسٹرار منظوری دیدے۔ تو موخرالذکر کو اختیار ہو گا۔ کہ وہ مندرجہ بالا منافعہ جات کی رقم کو اس نواح کی انجمن ہائے امداد باہمی کی امداد میں صرف کر دے۔ یا اسے سود پر کسی امداد باہمی بنک میں رکھ دے حتیٰ کہ کوئی نیا بنک امداد باہمی جس کا دائرہ عمل وہی ہو۔ رجسٹری نہ ہو جائے۔ اس صورت میں یہ تمام رقم اس بنک کے سرمایہ محفوظ میں منتقل ہو جائے گی۔

متفرق

(۷۶) بورڈ ہر سال اس طریقہ پر جیسا کہ رجسٹرار تجویز کرے۔ مندرجہ ذیل کاغذات تیار کرے گی:۔
(ا) سال کے آمدنی و خرچ کا نقشہ
(ب) نقشہ نفع و نقصان
(ج) سالانہ چٹھا
(د) ایسے دیگر نقشہ جات جو رجسٹرار تجویز کریں
یہ نقشہ جات ۳۰ جون تک تیار کئے جائیں گے۔ اور ان کی نقول رجسٹرار کی خدمت میں اُس میعاد کے اندر بھیجی جائینگی جو وہ مقرر کرے۔ جب رجسٹرار ان نقشہ جات کی پڑتال کرکے اپنا سرٹیفکیٹ پڑتال دیدے۔ تو یہ نقشہ جات پھر اس کی ہدایات کے مطابق شائع کئے جائیں گے
(۷۷) بنک کے کاروبار کے متعلق جب کوئی جھگڑا بنک کے ممبران یا سابقہ ممبران یا وہ اشخاص جو ممبران یا سابقہ ممبران کی معرفت دعوے دار ہوں۔ یا ممبر یا سابقہ ممبر یا اشخاص جو اس طرح ممبری یا سابقہ ممبری کے دعوے دار ہوں۔ اور بورڈ ڈائرکٹران کے درمیان ہو۔ تو اس کے متعلق تصفیہ کے لئے فریقین میں سے کوئی رجسٹرار کو تحریری درخواست بھیج سکتا ہے۔ اسی طرح اس قرضے کے متعلق جو بنک کو واجب الادا ہو اگر کوئی جھگڑا ممبر یا سابقہ ممبر یا اشخاص جو ممبر یا سابقہ ممبر کی معرفت دعوے دار ہوں کے درمیان پیدا ہو۔ تو فریقین میں سے کوئی رجسٹرار کو تحریری درخواست بھیج سکتا ہے۔ ایسی درخواست کے پہنچنے پر رجسٹرار کو اختیار ہے کہ خواہ اس جھگڑے کا خود تصفیہ کرے۔ یا ثالث کو مقرر کرکے۔ اس کے سپرد کرے۔ یا کئی ثالثان کے سپرد کرے۔ جن میں سے ایک وہ خود مقرر کرے گا۔ اور ایک ایک

اور فریقین سے مقرر کرائے گا - رجسٹرار - یا ثالث - یا ثالثان کا فیصلہ جیسی کہ صورت ہو قطعی ہوگا - اور اس کا مندرجۂ ذیل طریقوں سے نفاذ کرایا جائیگا :-

(۱) رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی کی معرفت ضلع کے کلکٹر کو درخواست دینے سے کہ فیصلہ کے رو سے رقم واجب الوصول بطور بقایا مالگزاری کے وصول کی جائے ۔

(ب) عدالت دیوانی جس کا احاطۂ اختیار وہاں ہو ۔ کو درخواست دینے پر - کہ فیصلہ کا اسی طرح اجرا کیا جائے جیسے کہ یہ اس عدالت کی اپنی ڈگری ہو ۔

(۷۸) اگر قانون انجمن ہائے امداد باہمی II مجریہ ۱۹۱۲ء یا بنک کے قواعد کے دفعات یا معانی - یا بورڈ ڈائرکٹران یا اجلاس عام کی کارروائی کے جائز یا اثر پذیر ہونے کے متعلق کوئی شبہات پیدا ہو جائیں ۔ تو بورڈ ڈائرکٹران اس معاملہ کے متعلق رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی سے مشورہ کرے گی - اور اس کے مشورے کے مطابق عمل کرے گی - جو قطعی ہوگا ۔

تتمہ ج - ۴

مسودہ قواعد امداد باہمی بنک رہن الاراضی محدود - احاطۂ بمبئی

۱ - تمہیدی

۱ - اس انجمن کا نام امداد باہمی بنک رہن الاراضی .... محدود - ہوگا - اور اس کا رجسٹری شدہ پتہ ..... یہ ہے - اگر پتہ میں کوئی تبدیلی ہو - تو رجسٹرار چودہ یوم کے اندر اُس کی مشتہری کسی مقامی اخبار میں کردینگے +

۲ - رجسٹری کے بعد ممبران کے پہلے اجلاس کو وہی اختیارات حاصل ہونگے - جو ذیل میں سالانہ اجلاس عام کو دئے گئے ہیں +

۲ - سرمایہ

۳ - انجمن کی غرض ممبران کے اقتصادی مفاد کو ترقی دینا اور بالخصوص ممبران کو زرعی زمین کے رہن کی ضمانت پر مندرجہ ذیل اغراض کے سرمایہ بہم پُہنچانا ہے :-

(۱) ترقی حیثیت اراضی و طریقہ ہائے کاشت +

(۲) زراعتی کارخانوں یا کلوں کو خرید کرنا اور ان کو لگانا +

(۳) فک الرہن اراضیات اور ادائیگی پرانے قرضہ جات +

(۴) خرید زمین جو ترقی حیثیت اراضی کا موجب ہو - یا قوم کے مفاد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اُس سے بہتر زراعت ممکن ہو - یا جس سے بنجر - غیر آباد یا جنگل کی زمین زیر کاشت لائی جا سکے +

۴ - سرمایہ مندرجہ طریقوں سے حاصل کیا جا سکتا ہے :-

(ا) حصص فروخت کرنے سے +
(ب) امانت ہائے حاصل کرنے سے +
(ج) قرضہ جات برداشت کرنے سے +
(د) لمبی میعاد کے تمسکات جاری کرنے سے +
(ر) فیس داخلہ سے +

(۵) سرمایہ جو حصص کی فروخت سے حاصل ہو روپیہ سے متجاوز نہ ہوگا۔ ہر ایک حصّہ کی قیمت ۵۰ روپیہ ہوگی۔اور وہ سب کا سب درخواست ممبری کے ساتھ واجب الادا ہوگا +

(۶) تمسکات۔قرضہ جات اور امانت ہائے کبھی بھی ادا شدہ سرمایہ حصص جمع سرمایہ محفوظ کے بیس گنا سے زیادہ نہ ہونگے +

(۷) جو انجمن کا روپیہ زیر استعمال نہ ہو۔تو قانون کے دفعہ ۳۲ (۱) کے مطابق لگایا جائے گا۔یا بمد امانت رکھا جائے گا +

۳۔ممبری

(۸) ہر ایک ممبر کے لئے ضروری ہے:۔
(۱) کہ وہ زراعتی زمین کا .... میں مالک ہو +
(۲) اس کی ممبری کی تحریری درخواست بورڈ ڈائرکٹران کی خالص غالب رائے سے منظور ہوئی ہو +
(۳) اس نے ۵ روپیہ فیس داخلہ ادا کر دی ہو +
(۴) اس نے کم از کم ایک حصّہ خرید کیا ہو۔اور اس کی کل قیمت درخواست ممبری کے ساتھ ادا کر دی ہو +

ممبران جنہوں نے ابتدا میں درخواست پر دستخط کئے ہوں۔وہ قاعدہ ۸ (۲) کی شرط سے مستثنٰی ہونگے +

(۹) ہر ایک ممبر کو اختیار ہے۔کہ وہ بورڈ ڈائرکٹران کی منظوری سے جس وقت چاہے۔انجمن سے خارج ہو سکتا ہے۔مگر یہ منظوری نہیں دیجائے گی۔اگر وہ انجمن کا مقروض ہو۔یا کسی مقروض کا ضامن ہو +

(۱۰)۔(۱) ممبر اجلاس عام کی منظوری سے خارج کیا جا سکتا ہے۔اگر وہ

(۱) نادہند ہو +
(۲) غلط بیانی سے انجمن کو دھوکا دے +
(۳) دیوالیہ ہو جائے۔ یا قانوناً ناقابل قرار دے دیا جائے +
(۴) فوجداری مقدمہ میں سزایاب ہو جائے +
(۵) کوئی ایسا فعل کرے۔ جس سے انجمن کی ساکھ کو نقصان پہنچے +
(۲) خارج کئے جانے پر ممبر کے تمام حصص ضبط کئے جا سکتے ہیں +
(۱۱) ممبری حسب ذیل صورتوں میں فسخ ہو جائے گی۔
(۱) وفات پر +
(۲) جب بورڈ ڈائرکٹران استعفٰے منظور کرے +
(۳) اخراج پر +
(۴) جب تمام حصص ملکیہ ضبط ہو جائیں۔ یا منتقل ہو جائیں +

۴۔ حصص

(۱۲) ہر ایک ممبر کو بنک سے حاصل شدہ قرضہ کی ہر ایک ہزار کی رقم یا اُس کی کسر کے لئے ایک حصہ خرید کرنا ہوگا +
(۱۳) حصص کے لئے درخواست تحریری دی جائے گی۔ اور اس کا تصفیہ بورڈ ڈائرکٹران کرے گی +
(۱۴) ممبران کی ذمہ واری حصص کی غیر ادا شدہ رقم سے جس کا وہ خود یا اُس کی جائداد ذمہ وار ہو۔ زیادہ نہ ہوگی +
(۱۵) کوئی ممبر اپنے حصہ یا حصص ایک سال کے بعد دیگر ممبر کے پاس ڈائرکٹران کی منظوری سے منتقل کر سکتا ہے۔ انتقال اس وقت تک مکمل نہ ہوگا۔ جب تک اس کا اندراج رجسٹر انتقال حصص میں نہ ہو جائے۔ اور وہ فیس جو بورڈ ڈائرکٹران مقرر کرے ادا نہ ہو جائے +
(۱۶) ہر ایک خرید شدہ کے سرٹیفکٹ پر امتیازی نمبر لگایا جائیگا +
(۱۷) انجمن کا ہر ایک ممبر اپنے ہاتھ کی تحریر سے جو انجمن کے پاس

رہے گی۔کسی شخص کو نامزد کر سکتا ہے۔(مگر ایسا شخص انجمن کا ملازم یا عہدہ دار نہیں ہوگا۔جس کو اُس کے بنک میں تمام حقوق یا اُن کا کچھ حصّہ اس کی فوتیدگی پر منتقل ہونا چاہئے۔ ایسی نامزدگی کے اندراج یا بعد میں تبدیلی یا تنسیخ کے لئے چار آنے بطور فیس لئے جائینگے +

(۱۸) کسی ممبر کے فوت ہو جانے پر جو رقم حصص یا مقسوم کی اُسکو انجمن سے واجب الادا ہوگی۔ وہ بعد وضع ایسی رقوم کے جو انجمن کو اس سے واجب الوصول ہوں۔اس کے نامزد شدہ وارث کو ادا ہوگی۔بصورت نامزد شدہ شخص نہ ہونے کے کمیٹی یہ رقم کسی اُس شخص کو دے گی۔جس کو وہ اُس رقم کے لینے کا جائز حقدار یا متوفّی ممبر کا قانونی وارث خیال کرے۔بشرطیکہ وہ انجمن کو ضمانت نامہ حسب ضابطہ تحریر کر دے۔ایسا وارث متوفّی کی امانت ہائے کو اُن کی میعاد ختم ہو جانے پر ہی واپس لے سکتا ہے +

۵۔اجلاس عام

(۱۹)۔اجلاس عام سالانہ ماہ اپریل میں ہؤا کرے گا +

(۲۰) اجلاس عام کے فرائض حسب ذیل ہیں +

(۱) سال آئندہ کے لئے صدر کا انتخاب کرنا۔جس کا فرض ہوگا۔کہ اجلاس عام اور بورڈ ڈائرکٹران کے اجلاس کی صدارت کرے عام طور پر ہر انجمن کے انتظام کی نگرانی کرے۔اور حسب ضرورت سیکرٹری کی معرفت اجلاس عام یا کمیٹی طلب کرے +

(۲) آئندہ سال کے لئے حساب کی پڑتال کے لئے اشخاص کو اور اُن کی اجرت مقرر کرنا +

(۳) آئندہ سال کے لئے بورڈ ڈائرکٹران کا انتخاب کرنا۔جن میں انجمن کا پریذیڈنٹ بھی شامل ہوگا۔اور سیکرٹری یا اگر ضرورت ہو۔ تو کوئی عہدہ دار اور اُن کے مشاہرہ کا مقرر کرنا +

(۴) غایت حد مقرر کرنا۔ جس کے اندر بورڈ ڈائرکٹران قاعدہ۔۶ کے ماتحت سرمایہ حاصل کرے گی +

(۵) بورڈ ڈائرکٹران سے گزشتہ سال کا سالانہ چٹھا حاصل کرنا اور منافعہ کی تقسیم کی منظوری دینا +

(۶) کسی چٹھی یا صاحب رجسٹرار کے نوٹ پڑتال کرنا۔ یا دیگر پیش کردہ معاملہ پر غور کرنا +

(۲۱) صدر۔ یا بورڈ ڈائرکٹران کی غالب تعداد۔ رجسٹرار۔ یا پندرہ معمولی ممبران کے طلب کرنے پر خاص اجلاس عام کیا جا سکتا ہے۔ صدر کا فرض ہوگا۔ کہ ایسے مطالبہ کے پہنچنے سے ایک مہینہ کے اندر اندر اجلاس عام طلب کرے گا +

(۲۲) سالانہ اجلاس عام کے لئے اطلاع ۱۴ یوم قبل اور خاص اجلاس عام کے لئے ۷ یوم قبل دیجائے گی۔ اطلاع میں تاریخ۔ وقت جائے انعقاد اور امور فیصل طلب درج ہونگے +

(۲۳) اجلاس عام کے حاضر ممبران کی ⅔ کی غالب رائے کی اجازت سے ایسی تجویز اجلاس عام میں پیش کی جا سکتی ہے۔ جس کا اجلاس عام کے انعقاد کی اطلاع میں تذکرہ نہ ہو۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ ایسی تجویز کسی ممبر کے اخراج یا کسی قاعدہ کی ترمیم کے متعلق نہ ہوگی +

(۲۴) پریزیڈنٹ کو اپنی معمولی رائے کے علاوہ فیصلہ کن رائے دینے کا حق حاصل ہوگا +

(۲۵) ہر ایک ممبر کی ایک رائے ہوگی۔ کوئی ممبر اپنی جگہ رائے دینے کے لئے تحریراً کسی اور کو اپنا عیوضی مقرر کر سکتا ہے +

(۲۶) کم از کم کل تعداد ممبران کا ⅖ حصہ یا پندرہ ممبران (ان میں سے جو تعداد کم ہو) کی موجودگی اجلاس عام میں کسی معاملہ کے فیصل کرنے کے لئے لازمی ہوگی۔ اگر یہ تعداد موجود نہ ہو۔ تو اجلاس کم از کم سات دن کے لئے ملتوی کر دیا جائیگا۔ ملتوی شدہ جلسہ میں تمام کار و بار جو سابقہ اجلاس میں پیش ہوتا تھا فیصل ہوگا۔ خواہ تعداد ممبران کافی ہو یا نہ +

۶۔ بورڈ ڈائرکٹران

(۲۷) بورڈ ڈائرکٹران کم از کم ۷- اور زیادہ سے زیادہ ۹ ممبران پر مشتمل ہوگی۔ کسی معاملہ کے فیصل کرنے کے لئے کم از کم ۳ ممبران کی حاضری لازمی ہوگی۔ اس کی صدارت انجمن کا صدر کرے گا۔ جو قاعدہ ۲۰ (۱) کے ماتحت منتخب ہوا ہو۔ اور اُسے فیصلہ کن رائے دینے کا حق حاصل ہوگا۔ اجلاس عام وقتاً فوقتاً ڈائرکٹران کی اجرت کا تعین کرے گا۔ جو بورڈ ڈائرکٹران کے اجلاس میں حاضر آئیں +

(۲۸) قواعد اور اجلاس عام کی منظور کردہ قراردادوں کے تابع بورڈ ڈائرکٹران کو انجمن کے کار و بار چلانے کا پورا اختیار حاصل ہوگا اس کا اجلاس کام چلانے کی خاطر کم از کم مہینہ میں ایک مرتبہ ہؤا کرے گا +

(۲۹) بورڈ میں اگر کوئی جگہ فوتیدگی یا کسی اور وجہ سے خالی ہو۔ تو تابع منظوری اجلاس عام بورڈ اس کو خود پُر کرلے گی +

(۳۰) سیکرٹری کمیٹی کی کتاب کارروائی رکھے گا۔ جس میں حاضر ممبران کے نام اور ہر اجلاس میں امور فیصلہ شدہ کا اندراج کیا جائیگا۔ تمام ممبران اس رجسٹر کا معائنہ کرسکیں گے +

(۳۱) کسی ممبر کو اُس معاملہ میں رائے دینے کا حق نہیں ہوگا۔ جس میں اُس کا ذاتی طور پر تعلق ہو +

(۳۲) بورڈ ڈائرکٹران کے اختیارات حسب ذیل ہونگے :-

(۱) قواعد ۲۰ (۲) اور (۳) کے ماتحت انجمن کے تمام تنخواہ دار ملازمین کا تقرر۔ معطلی۔ سزا دینا۔ یا برخواست کرنا +

(۲) شکایات کا سُننا اور اُن پر غور کرنا +

(۳) درخواست ہائے قرضہ پر غور کرنا +

(۴) جن اغراض پر قرضہ جات صرف ہوئے ہوں۔ اُن کی نگرانی کرنا +

(۵) حسابات کا معائنہ اور نگرانی کرنا ✦
(۶) سالانہ چٹھا طیار کرنا ✦
(۷) بقایا رہ جانے کی صورت میں ان کے متعلق تحقیقات کرنا۔ اور کارروائی مناسب کرنا۔ اور حسب ضرورت التوا کرنا ✦
(۸) قرضہ جات اور امانت ہائے حاصل کرنا ✦
(۹) مقدمات دائر کرنا۔ اُن کی پیروی کرنا۔ یا مصالحت کرنا ✦
(۱۰) اراضیات کی قیمت تشخیص کرنے کے موٹے موٹے اصولوں کے متعلق قواعد مرتب کرنا ✦
(۱۱) ممبر کی جو قرضہ کے لئے درخواست دے زمین کی تشخیص قیمت کرنے کے لئے کسی شخص یا اشخاص کا مقرر کرنا۔ اور ایسی اراضی کی خالص آمدنی کا اندازہ لگانا ✦
(۱۲) جن رقبوں کے لئے ضرورت ہو۔ ممبران سے اُس کو اپنے اختیارات کو عمل میں لانے پر مشورہ دینے کے لئے کونسلر مقرر کرنا ✦
(۱۳) تابع منظوری اجلاس عام اور حسب قواعد وقتاً فوقتاً تمسکات جاری کرنا۔ انہیں منسوخ کرنا۔ حسب ضرورت واپس لینا۔ اور ان کی فروخت اور ادائیگی کرنا ✦
(۱۴) اگر ضرورت ہو۔ تو ایک انتظامیہ کمیٹی مقرر کرنا۔ اور اس کو اختیارات تفویض کرنا ✦

(۳۳) بورڈ ڈائرکٹران کے فیصلہ کی اپیل اجلاس عام کے پاس نہیں ہو سکے گی۔ بجز اُس صورت کے جب کسی خاص شعبۂ کاروبار کے لئے اپیل سننے کا اختیار اجلاس عام نے خاص قرار داد سے اپنے لئے محفوظ کر لیا ہو ✦

(۳۴) قاعدہ ۲۰ (۲) کے ماتحت جو ڈائرکٹر مقرر ہوں۔ اُن کا فرض ہوگا۔ کہ انجمن کے حساب اور دستاویزوں کی سہ ماہی پڑتال کریں۔ اور بورڈ ڈائرکٹران کا فرض ہوگا۔ کہ تمام ضروری کتب اور کاغذات پڑتال کے لئے اُن کے پیش کرے ✦

۷۔ سیکرٹری

(۳۵) سیکرٹری بورڈ ڈائرکٹران کے تابع ہوگا۔ اور اُس کے فرائض حسب ذیل ہونگے :۔
(۱) انجمن کی خط و کتابت کرنا۔ اور تمام کتب ہائے حسابات اور رجسٹروں کو مکمّل رکھنا +
(۲) درخواست ہائے قرضہ۔ واپسی امانت ہائے وغیرہ وصول کرنا۔ اور ان کو بورڈ ڈائرکٹران کے پیش کرنا۔ اور رسیدات اور ووچر مرتّب کرنا
(۳) انجمن کی طرف سے روپیہ حاصل کرنا۔ اور بورڈ ڈائرکٹران کے احکام کے مطابق اُسے خرچ کرنا +
(۴) تمام کام کرنا۔ جو بورڈ ڈائرکٹران اُس کے سپرد کرے +

۸۔ قرضہ جات اور اُنکی ادائیگی

(۳۶) اگر کوئی ممبر انجمن سے قرضہ لینا چاہے۔ تو وہ اس امر کی اطلاع سیکرٹری کو دے گا۔ اور ساتھ ہی اُس تعداد حصص کی پوری رقم داخل کرے گا۔ جو اجلاس عام وقتاً فوقتاً مقرّر کرے۔ پھر درخواست رجسٹر درخواست ہائے میں ترتیب وار درج کی جائے گی۔ بشرطیکہ :۔
(الف) ایسے ممبران کی درخواستیں۔ جو زراعتی انجمن ہائے کے ممبر بھی ہوں۔ پہلے اس انجمن یا اُن کے سنٹرل بنک کے پاس بذریعہ سفارش بھیجی جائے گی +
(ب) درخواستہائے کے متعلق تحقیقات نہ صرف زمین جو بطور ضمانت پیش کی جائے۔ کی تشخیص قیمت پر مشتمل ہوگی۔ بلکہ اس میں غرض قرضہ کی معقولیت یا غیر مقبولیت اور درخواست دہندہ کی ادائیگی کرنے کی قابلیت کے متعلق بھی دریافت کی جاتے گی +

(۳۷) قرضہ زیادہ سے زیادہ اُس زمین کی تشخیص شدہ قیمت کے ایک تہائی ہوگا۔جو بطور ضمانت رہن کے لئے پیش کی جائے +

(۳۸) بورڈ ڈائرکٹران کے ممبران کے ذمہ کل رقم قرضہ کسی وقت بھی انجمن کے کام سرمایہ کے دسویں حصہ سے زیادہ نہ ہوگی +

(۳۹) (ا) بورڈ ڈائرکٹران قرضہ کی ادائیگی کے لئے اقساط مقرر کریگی۔ اور حسب ضرورت التوا کر سکتی ہے۔جو ایک سال سے زاید عرصہ کے لئے نہ ہوگا۔جو درخواست ہائے وقت مقررہ سے ایک سال سے زاید التوا کے لئے ہوں۔وہ برائے تصفیہ اجلاس عام کے پیش ہونگی۔مقرّرہ تاریخ ادائیگی کے چودہ دن کے اندر اندر جو اقساط ادا نہ ہونگی۔اُن پر تعزیری سود ۹ فیصدی کے حساب سے وصول کیا جائیگا۔ قرضہ جات اور ادائیگی پاس بک میں درج ہوگی۔اور ہر ایک ممبر کو دی جائے گی +

(ب) جب قرضہ گیرندہ ممبران کسی زراعتی انجمن قرضہ کے ممبر بھی ہوں۔تو اُن کے حاصل کردہ رقم قرضہ کی اطلاع متعلقہ انجمن ہائے کو اور اُن سنٹرل بنکوں کو جن سے وہ ملحق ہوں دی جائے گی +

(۴۰) ہر ایک قرضہ رہن باقبضہ کی ضمانت پر دیا جائے گا۔ اور رہن نامہ مجوزہ فارم پر لکھا جاوے گا۔جائداد مرہونہ مقروض کو عرصہ رہن کے لئے ٹھیکہ پر دیجائے گی۔اور وہ اس کی مال گزاری اور مقامی ٹیکس ادا کرنے کے علاوہ سالانہ قسط کے برابر رقم بطور ٹھیکہ کے انجمن کو دے گا۔اگر مقروض وقت پر ادائیگی نہیں کرے گا۔تو اسے اس جائداد سے بیدخل کر دیا جائیگا۔ وہ یا پھر کسی اور کو ٹھیکہ پر دیدی جائے گی۔ یا باقی عرصہ رہن کے لئے جس طرح بورڈ مناسب سمجھے اس کے ساتھ سلوک کرے +

(۴۱) بورڈ کو اختیار ہے۔کہ اگر وہ چاہے۔تو کسی درخواست دہندہ قرضہ کو اپنی تمام جائداد غیر منقولہ بطور مزید ضمانت رہن

کرنے کے لئے یا دو معتبر شخصی ضامنان پیش کرنے کے لئے حکم دے +

(۴۲) کوئی قرضہ جات تیّس سال سے زاید عرصہ کے لئے نہ دئے جائیں گے +

(۴۳) درخواستہائے قرضہ پر اس ترتیب سے غور کیا جائے گا۔ جس طرح کہ ان کا اندراج رجسٹر درخواست ہائے میں ہو۔ جو زیر قاعدہ ۔۲ (۴) بنایا گیا ہو۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ ان قرضہ جات کو ہمیشہ ترجیح دی جائے گی۔ جو ترقی حیثیت اراضی کے لئے ہوں۔ اور جب ترقی حیثیت اراضی زیادہ مفید معلوم ہو +

(۴۴) ترقی حیثیت اراضی کے لئے قرضہ جات اقساط میں دئے جائینگے جن کا ہر قرضہ کی صورت میں کمیٹی علیحدہ علیحدہ تعین کرے گی +

(۴۵) انجمن کو چھ ماہ قبل اطلاع دے کر قرضہ جات واپس لے لینے کا مندرجہ ذیل صورتوں میں اختیار حاصل ہے :-

(الف) اگر اراضی کا انتظام یا فروخت جبراً کرنی پڑے +

(ب) اگر اراضی کے دریا یا طغیانی سے بہ جانے کا احتمال ہو +

(ج) اگر مقروض قاعدہ نمبر ۱۰ کے مطابق عمل پیرا ہو +

(د) اگر اراضی مرہونہ کی قیمت گر جائے۔ تو انجمن تمام قرضہ یا اس کے کچھ حصہ کو واپس طلب کر سکتی ہے +

(۴۶) مقروض کو اختیار حاصل ہوگا۔ کہ وہ انجمن کو قرضہ کی کل رقم یا اُس کا کچھ حصہ اقساط مقررہ سے پیشگی ادا کر دے۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ تمام ایسے تمسکات کا چھ مہینہ کا سود بھی ادا کرے گا۔ جن کو اُس کی پیشگی ادائیگی کرنے کی وجہ سے واپس لینا پڑے +

(۴۷) قرضہ جات مخصوص اغراض کے لئے دئے جائیں گے۔ اور وہ انہی اغراض پر صرف ہونگے۔ اگر کوئی قرضہ اس طرح صرف نہ ہو۔ تو بورڈ اس سب کو فی الفور واپس لے لیگی +

(۴۸) قرضہ جات پر سود قرضہ جات حاصل کردہ سے ۱ یا ۱½ فی صدی زیادہ ہوگا +

۹۔ تمسکات کا اجرا اور ان کی واپسی

(۴۹) (۱) انجمن ۱۰۰۰ روپیہ ۔ ۵۰۰ روپیہ ۔ ۲۵۰ روپیہ ۔ ۱۰۰ روپیہ اور ۵۰ روپیہ کی رقوم کے تمسکات جاری کر سکے گی ×

(۲) انجمن کو اختیار حاصل ہوگا۔ کہ کسی تمسک کو چھ مہینہ قبل اطلاع دے کر واپس لے لے ۔ اور اس کی وہ قیمت جس پر جاری کیا گیا ہو ۔ بمعہ سود تا تاریخ واپسی ادا کر دے ×

(۳) تمسکات سلسلہ وار جاری کئے جا سکتے ہیں ۔ مگر ہر ایک سلسلہ کے تمسکات کا سود اور شرائط ادائیگی ایک ہی ہوں گی ×

(۵۰) تمسکات مجریہ کی قیمت اور اُن کے سود کا بنک کے اثاثہ اور دیگر کاروبار سے وصول ہونے کا اوّل حق ہوگا ×

(۵۱) تمسکات جو در اصل چل رہے ہوں ۔ اُن کی تعداد کسی صورت میں اُن اراضیات کی قیمت کے ۳۳⅓ فیصدی سے زاید نہ ہوگی ۔ جو انجمن کے پاس رہن ہوں ×

(۵۲) (۱) تمسکات جو خراب ہو جانے کی وجہ سے چلنے کے قابل نہ رہے ہوں ۔ مگر اُن کے اصل ہونے اور پہچانے جانے کے نشانات بالخصوص نمبر ۔ رقم ۔ شرح سود ۔ تاریخ اور بورڈ ڈائرکٹران کے یا اغلبا افسر کے دستخط مسدود نہ ہو چکے ہوں ۔ تو تمسک دار کی درخواست پر ایسے خراب شدہ تمسک کو واپس لے کر نیا تمسک جاری کر دیا جائے گا۔ نئے تمسکات بالکل خراب شدہ تمسکات کی بجائے بھی جاری کئے جائیں گے ۔ بشرطیکہ بورڈ ڈائرکٹران کو اُن کے بالکل خراب ہو جانے میں کوئی شک و شبہ نہ رہے ×

(۲) جب کوئی ایسا ثبوت پیش نہ کیا جائے یا جب خراب ہونے کی صورت میں ضروری نشانات نہ پہچانے جا سکیں ۔ نیز ان تمام صورتوں میں جب تمسک داران سے چرائے گئے

ہوں - یا اُن سے گم ہو گئے ہوں - نئے تمسکات صرف اُسی صورت میں تمسک داران - کے خرچ پر جاری کئے جائیں گے - جب خراب تمسکات کی مشتہری کر دی گئی ہو - اور ان کا بیکار ہونا قانوناً اُن قواعد کے مطابق قرار دیا گیا ہو - جو گورنمنٹ نے اپنے تمسکات کے گم ہونے کی صورتوں کے لئے مرتب کئے ہوں *

(۳) نئے تمسک ہمیشہ اسی رقم کے اور اُسی نمبر پر لفظ تجدید شدہ کی ایزادی کے ساتھ - اسٹامپ اور دیگر اخراجات کے وصول کرنے پر جاری کئے جائینگے *

(۵۳) تمسکات پر پریذیڈنٹ اور بورڈ ڈائرکٹران کے دو ممبر جن کو اجلاس عام نے نامزد کیا ہو - تحریر کر کے دستخط کرینگے *

انجمن کے پاس ایک خاص مُہر ان تمسکات پر لگانے کے لئے ہوگی - جس کو بورڈ کا پریذیڈنٹ حفاظت سے اپنی تحویل میں رکھیگا *

(۵۴) تمسک داران کو اختیار نہیں ہوگا - کہ قبل انقضائے میعاد تمسک انجمن کو واپس کریں - مگر انجمن اپنے قواعد کے مطابق تمسک داران کو ان کی قبل از وقت ادائیگی کے لئے حکم دے سکتی ہے *

(۵۵) ایسے تمسک جن کے واپس کرنے کی اِطلاع انجمن نے تمسک داران کو دی ہو - وہ میعاد مقررہ کے اندر اندر اُن کو واپس کر دینگے - اور اگر تمسکات واپسی کی تاریخ واجب سے ایک مہینہ کے اندر تمسک داران واپس نہیں کرینگے - تو وہ اس میعاد گزرنے کے بعد کوئی سود بنک سے لینے کے حقدار نہ ہونگے *

(۵۶) کسی ڈبنچر کا انجمن کے پاس لا کر اُس کے سپرد ہونا - اور سود کے پرچوں کا پیش ہونا اور انجمن کے سپرد ہونا - اور اُس شخص کی رسید جو انجمن کے پاس لائے - پیش کرے - یا سپرد کرے - اصل اور اس کے سود دئے جانے کا کافی و شافی ثبوت ہوگا - انجمن پیش کنندہ کے حق - یا لانے والے - پیش کرنے والے اور سپرد کرنے والے اشخاص کے حقوق کی چھان بین نہیں کرے گی - اور وہ اس امر کا خیال نہیں کرے گی - کہ آیا تمسک کی رقم سے کسی پر اثر پڑتا ہے یا نہیں یا کسی کے حقوق براہ راست یا بالواسطہ اُس رقم - تمسک یا پرچہ سود

سے وابستہ ہیں یا نہیں ۔

(۵۷) تمسک بیع و خرید ہو سکیں گے ۔

۱۰۔ سرمایہ ادائی

(۵۸) انجمن پہلے تمسکات جاری کرنے کی تاریخ ہی سے سرمایہ ادائی قائم کرے گی۔ تاکہ اُس سے تمسکات کو واپس لینے کے لئے سرمایہ بہم پہونچ سکے۔ انجمن کے ہر مالی سال کے ختم ہونے پر تمسکات کی کل رقم پر جو اس وقت واجب الادا ہو۔ ایک فیصدی کے حساب سے رقم شمار کرکے اس سرمایہ میں جمع کی جایا کرے گی ۔

(۵۹) جو رقم سرمایہ ادائی میں ہو۔ نیز وہ سود جو اس سرمایہ کے کہیں لگانے سے حاصل ہوا ہو۔ بلا توقف ایسے تمسکات میں لگا دیا جائے گا۔ جس کا انڈین ٹرسٹ ایکٹ Indian Trust Act مجریہ ۱۸۸۲ء کے دفعہ ۲۰ میں تذکرہ ہے۔ ایسے تمسکات دو یا زیادہ اشخاص کے نام پر مشترکہ طور سے ہونگے۔ ان اشخاص میں سے ایک کو رجسٹرار نامزد کرے گا ۔

۱۱۔ کاروبار

(۶۰) انجمن کو اختیار حاصل ہے۔ کہ اپنی واجب الوصول رقوم ممبران سے اُن کی مادی جائداد یا اُن کی جائداد منقولہ قرق کراکر پوری کرلے ۔

(۶۱) اگر بورڈ اور اجلاس عام کسی وقت کسی ایک سلسلہ کے تمسکات کو کسی دُوسرے سلسلہ میں منتقل کرنا چاہیں جس کا شرح سود مختلف ہو۔ تو بورڈ کو حق حاصل ہے۔ کہ وہ تمسک داران کو جو اس سے اثر پذیر ہونگے۔ چھ مہینہ قبل اس امر کی اطلاع دے ۔

(۶۲) مقروض کو مندرجہ ذیل اخراجات ادا کرنے ہونگے :۔

(۱) وہ اخراجات جو انجمن اس کی خاطر زمین کی قیمت تشخیص کرانے پر صرف کرے ۔

(۲) وہ اخراجات جو انجمن کو سابقہ مرتہن سے زمین فک کرانے

میں کرنے پڑیں - یہ اسی صورت میں ہو سکتے ہیں - جب انجمن فک الرہن خود کرائے +

(۳) ایسے تمام اخراجات جو انجمن کو مقروض سے یا دیگر دعویداران سے جو اُس کے حق کے متعلق جھگڑا کریں - تصفیہ کرنے میں برداشت کرنے پڑیں +

(۶۳) امانت ہائے میعادی اُن قیود کے تابع جو قاعدہ ۶ میں مقرر کر دی گئی ہیں - ہر وقت لی جا سکتی ہیں +

(۶۴) جب کسی میعادی امانت کی میعاد ختم ہو جائے - تو اُس پر سود چلت حساب کی امانت کی شرح سے تا تاریخ واپسی امانت دیا جائیگا حتےٰ اکہ بورڈ ڈائرکٹران امانت دار کی درخواست کرنے پر پھر اس امانت کو کسی خاص میعاد تک رکھنا منظور کرے +

۱۲ - منافعہ جات

(۶۵) قاعدہ ۵۸ کے مطابق سرمایہ ادائی میں رقم جمع کر دینے کے بعد سالانہ اجلاس عام منافعہ کی تقسیم کرے گا - سرمایہ ادائی میں جمع کرنے اور ۱۰ فیصدی سرمایہ محفوظ میں جمع کرنے اور عہدہ داران کو اگر کوئی بونس دینا ہو - تو اُس کے دیدینے کے بعد جو منافعہ باقی رہے - حصّوں پر بطور مقسوم کے ادا کیا جا سکتا ہے +

(۶۶) مقسوم اُس شرح سود سے زیادہ نہ ہوگا - جو ممبران سے قرضہ جات پر وصول کی جاتی ہو +

۱۳ - سرمایہ محفوظ

(۶۷) قانون کے دفعہ ۳۵ کی مقرر کردہ رقوم کے علاوہ جو رقوم حصص کی ضبطی - جرمانے اور عطیہ جات سے حاصل ہو - وہ بھی سرمایہ محفوظ میں جمع کر دی جائیں گی +

(۶۸) سرمایہ محفوظ اور اُس پر جو آمد ہو وہ انڈین ٹرسٹ ایکٹ کے دفعہ ۲۰ میں متذکرہ تمسکات میں لگا دیا جائے گا +

(۶۹) اگر بنک کے دوران سال کے خالص کار و بار سے کوئی خسارہ ہو۔ تو رجسٹرار کی پیشتر منظوری سے اُس کو سرمایہ محفوظ سے پورا کیا جا سکتا ہے۔ مگر اس رقم کو سرمایہ محفوظ میں آئندہ سال یا سالہائے کے منافعہ سے ادا کر دیا جائیگا +

۱۴۔ حساب کتاب

(۷۰) اُس حساب کتاب کے علاوہ جو رجسٹرار ضوابط انجمن ہائے امداد باہمی بمبئ ۱۹۱۷ء کے ضابطہ نمبر ۱۳ کے مطابق مقرر کرے۔ انجمن کو مندرجہ ذیل رجسٹر بھی رکھنے گی :-

(۱) رجسٹر جس میں ہر فصل یا تھوڑے وقفہ پر جو اقساط واپسی ادائیگی قرضہ مقرر ہوں۔ درج ہونگی +

(۲) رجسٹر جس میں زمین ملکیہ ممبران کی قیمت اور آمدنی درج ہوگی +

(۳) رجسٹر تمسکات مجریہ +

(۴) رجسٹر جس میں تمام درخواست ہائے وصول ہونے کی ترتیب سے درج کی جائیں +

(۷۱) ہر ایک ممبر جہاں تک اُس کا اپنا تعلق ہے۔ انجمن کے کسی رجسٹر یا حساب و کتاب کو اوقات کار و بار میں دیکھ سکتا ہے +

(۷۲) ہر سال ۳۰۔ اپریل سے پہلے بورڈ ڈائرکٹران گذشتہ سال کا نقشہ آمدنی خرچ۔ واصلات و واجبات و نفع نقصان تیار کرے گی۔ ان نقشہ جات کی نقل گورنمنٹ آڈیٹر کے پاس بھیجی جاے گی +

۱۵۔ متفرق

(۷۳) مقامی گورنمنٹ کے ضوابط کے تابع قواعد ترمیم ہو سکتے ہیں بشرطیکہ ایسی ترمیم کی اطلاع تاریخ جلسہ سے کم از کم دس یوم قبل رجسٹرار اور ممبران کو دی جائے۔ قانون کے دفعہ ۱۱ (۳) کے ماتحت رجسٹری ہو جانے بعد ایسی ترمیم ہائے نفاذ پذیر ہونگی +

(۷۴) تمام دستاویزات پر جن سے انجمن کا کوئی حق قائم ہو۔ یا اُس پر

کوئی ذمہ داری عائد ہو۔ صدر اور سیکرٹری یا دو ممبران بورڈ کے دستخط ہوں گے۔ اور اُن پر انجمن کی معمولی مُہر ثبت کی جائے گی ۔

وصولی کی رسیدات اور چکوں پر وہ عہدہ دار دستخط کرے گا۔ جس کو بورڈ ڈائرکٹران نے ایسا کرنے کا اختیار دیا ہو ۔

(۷۵) اس انجمن کا بطور ممبر کے بمبئی سنٹرل کو اپریٹو انسٹیٹیوٹ سے الحاق کیا جائے گا ۔

قواعد مجلس رہن اراضی میسور

۱۔ اس مجلس کا نام مجلس رہن اراضی میسور ہوگا *

۲۔ اس مجلس کا دفتر بنگلور میں ہوگا *

۳۔ اس مجلس کی غرض ممبران کو قرضہ دینا ہوگا *

۴۔ ممبرانِ مجلس کی ذمہ واری حصص کی قیمت تک محدود ہوگی۔ جو اُن کے مجلس میں ہوں *

۵۔ مجلس کے ۲۰۰۰۰ حصص ہونگے۔ ایک حصّہ کی قیمت ۵۰ روپیہ ہوگی *

۶۔ اس مجلس کا ممبر ہزہائنس مہاراجہ میسور کی رعایا کا ہر فرد ہو سکتا ہے۔ جو قانوناً معاہدہ کرنے کی قابلیت رکھتا۔ اور رجسٹری شدہ انجمن ہائے امداد باہمی بھی شامل ہو سکتا ہو *

۷۔ مجلس کے ہر ایک ممبر کو کم از کم ایک حصّہ لینا ہوگا۔ مگر کوئی ممبر ۱۰۰ حصص سے زیادہ نہیں لے سکے گا *

۸۔ حصص بلا منظوری مجلس نہ تو واپس ہو سکتے ہیں۔ اور نہ منتقل ہو سکتے ہیں *

۹۔ مجلس کے سرمایہ میں۔ سرمایہ حصص۔ قرضہ جات۔ امانتیں۔ عطیہ جات اور متفرق مدات شامل ہونگی۔ مگر مجلس کے واجبات کسی وقت بھی پچاس لاکھ سے زاید نہ ہونگے *

۱۰۔ مجلس معمولاً ۱۰۰۰ روپیہ سے کم اور ۵۰۰۰ روپیہ سے زیادہ کے قرضہ جات نہیں دے گی۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ جب قرضہ کسی انجمن امداد باہمی کو اُسکے ممبران کی ضروریات کے لئے دیا جائے۔ تو وہ ۲۰۰۰۰ سے زیادہ نہ ہوگا *

۱۱۔ قاعدہ ۱۵ کے مطابق تھوڑی میعاد کے قرضہ جات کے علاوہ مجلس

کے باقی قرضہ جات پر شرح سود ۷ فیصدی سے زیادہ نہ ہوگی ⁜

۱۲۔ مجلس کے قرضہ جات ۳۰ مساوی سالانہ اقساط میں واجب الادا ہونگے۔ مگر یہ قواعد کسی ممبر کو اپنے تمام قرضہ یا بجز قرضہ نقدی یا رہن کی شکل میں ادا کر دینے کے مانع نہیں ہونگے ⁜

۱۳۔ قرضہ جات اور سود مساوی اقساط میں واجب الادا ہونگے ⁜

۱۴۔ مجلس کے اخراجات کے لئے مجلس کے دئے ہوئے قرضہ جات پر ½ فی صدی سالانہ چندہ لگایا جا سکتا ہے ⁜

۱۵۔ مجلس قرضہ جات صرف جائداد غیر منقولہ کے رہن پر دے سکے گی۔ مگر تھوڑی میعاد کے قرضہ جات جو کام چلانے کے لئے۔ لئے جائیں۔ وہ منقول ضمانت پر دئے جا سکتے ہیں ⁜

۱۶۔ قرضہ جات جو مجلس دے۔ وہ اُس زمین کی قیمت کے ۶۰ فیصدی سے زیادہ نہ ہونگے۔ جو اُن قرضہ جات کی ضمانت میں مجلس کے پاس رہن کر دی گئی ہو ⁜

۱۷ جائداد کی قیمت کی تشخیص جو قرضہ جات کی ضمانت میں پیش کی جائیں۔ ان قواعد کے مطابق کی جائے گی۔ جو مجلس اس غرض کے لئے بعد میں مرتب کرے ⁜

۱۸۔ مجلس جو قرضہ جات دے۔ اگر اُن کی سالانہ اقساط اور دیگر واجب اخراجات وقت پر ادا ہوتے رہیں۔ تو وہ واپس طلب نہیں کئے جا سکیں گے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ اگر قرضہ اس غرض کے علاوہ جس کے لئے دیا گیا تھا کسی اور غرض پر صرف ہوا ہو۔ یا وہ جائداد جس کی ضمانت پر قرضہ دیا گیا ہو۔ قیمت میں گر جائے۔ تو بلا لحاظ ان شرائط کے جن پر دیا گیا ہو۔ تمام قرضہ واپس طلب کر لیا جائے گا ⁜

۱۹۔ قرضہ جات مندرجۂ ذیل صورتوں میں بھی واپس طلب کئے جا سکتے ہیں :-

(۱) اگر قرضہ دئے جانے کے بعد یہ معلوم ہو۔ کہ جائداد یا اس پر واجب الادا رقوم یا اُس کی حقیقت کے متعلق اطلاع غلط دی گئی تھی ⁜

(۲) اگر مقروض مجلس سے نکل جائے ⁜

(۳) اگر مقروض ایک سال سے زاید عرصہ تک کسی واجب الادا رقم کا باقیدار رہے ✣

(۴) اگر کسی وجہ سے مقروض مجلس کا ممبر نہ رہے ✣

۲۰- اگر کسی ایسی حالت میں جس کا تذکرہ اوپر نہ کیا گیا ہو۔ بورڈ انتظامیہ یہ فیصلہ کرے۔ کہ قرضہ خطرہ میں ہے۔ تو رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی کی منظوری سے وہ قرضہ واپس طلب کر لیا جائیگا ✣

۲۱- جب کوئی قرضہ بورڈ انتظامیہ کے واپس طلب کئے جانے پر چھ مہینہ کے اندر واپس نہ کیا جائے۔ تو ڈائرکٹران اُن اختیارات کے ماتحت جو انہیں قواعد ۱۸ اور ۱۹ میں دئے گئے ہیں۔ اس رہن کے منسوخ کر دینے کا حکم دینگے۔ اور انہیں چھوٹی میعاد کے قرضوں کی طرح بذریعہ قرقی اس کے وصول کرنے کا اختیار ہوگا۔ اُن احکام کا اثر اور نفاذ اسی طریقہ پر ہوگا۔ جس طرح عدالت دیوانی کے احکام کا ہوتا ہے ✣

۲۲- مجلس تمسکات رہن جن پر ۶ فیصدی سالانہ سے سود زائد نہ ہو۔ جاری کر کے قرضہ جات حاصل کر سکتی ہے۔ یہ تمسکات تیس سال کے اندر جس طرح مجلس تصفیہ کرے۔ قابل واپسی ہونگے ✣

۲۳- تمسکات رہن بلا پیشتر منظوری حکومت جاری نہیں کئے جائیں گے اور ان کا فارم معاہدہ اور شرائط وہ ہونگے۔ جو مجلس حکومت کی پیشتر منظوری سے مرتب کرے گی ✣

۲۴- مجلس قرعہ اندازی سے تمسکات رہن کے واپس لینے کا انتخاب کریگی جنکی مقدار اپنی مالی حالت کو مدِّ نظر رکھ کر تجویز کرے گی۔ اور اگر مجلس مناسب سمجھے۔ تو بجائے قرعہ اندازی کے منتخب کرنیکے وہ اپنے تمسکات کو خود خرید سکتی ہے ✣

۲۵- مجلس کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ کسی سلسلہ کے تمسکات رہن کی شرح سود کم کر دے۔ مگر اس صورت میں ایسے تمسک داران کو اُن کی پوری قیمت پر واپس کر دینے کا اختیار حاصل ہوگا ✣

۲۶- مجلس کا انتظام مندرجہ ذیل کے ہاتھ میں ہوگا:-

(۱) بورڈ انتظامیہ ✣

(۲) بورڈ نگران ✣

(۳) مجلس کے ممبران کا اجلاس عام ٭

۲۷- بورڈ انتظامیہ اور بورڈ نگران کے ممبر مجلس کے ممبر بھی ہونگے - مگر ہزہائینس مہاراجہ میسور کی حکومت کو اختیار ہوگا - کہ بورڈ نگران کے لئے دو ممبران اور بورڈ انتظامیہ میں ایک ممبر نامزد کرے خواہ وہ مجلس کا ممبر ہو یا نہ ٭

۲۸- بورڈ انتظامیہ کے سات ممبر ہونگے - جن میں سے چھ کو ممبران منتخب کرینگے - اور ایک کو حکومت میسور نامزد کرے گی ٭

۲۹- بورڈ نگران کے سات ممبر ہونگے - جن میں سے پانچ کو اجلاس عام منتخب کرے گا - اور دو کو حکومت میسور نامزد کرے گی ٭

۳۰- بورڈ انتظامیہ مجلس کا انتظام کرے گی - اور اس کا کاروبار چلائیگی - معاہدہ جات - بیانات وغیرہ طیار کرے گی اور جاری کرے گی - اور تمام قانونی کارروائیوں میں انجمن کی طرف سے پیروی کرے گی - عملہ از قسم منیم - خزانچی - کلرک - مقامی ایجنٹ وغیرہ کی تقرری - نگہداشت اور برخواستگی کا اختیار بھی بورڈ انتظامیہ کو حاصل ہوگا ٭

۳۱- بورڈ نگران بورڈ انتظامیہ کے کام کی نگرانی اور نگہداشت کریگی - وہ بالخصوص :-

(۱) اپنے دو ممبران کے ذریعہ سے سال میں کم از کم دو مرتبہ مجلس کے حساب کی پڑتال کرائے گی - یہ دو ممبران وہی ہونگے - جن کے پاس بورڈ انتظامیہ کا حساب آتا ہو - اور وہ اُس کو منظور کرتے ہوں ٭

(۲) اجلاس عام کے روبرو حسابات کے نقشے پیش کرے گی ٭

(۳) ان قواعد کی تعمیل کرنے کے لئے ہدایات تجویز کرے گی ٭

(۴) تشخیص قیمت زمین کے متعلق اصولات طے کرے گی ٭

(۵) بورڈ انتظامیہ کو تمسکات رہن جاری کرنے کا اختیار دے گی ٭

(۶) بورڈ انتظامیہ کے فیصلہ جات کے خلاف اپیلوں کا تصفیہ کریگی ٭

۳۲- مجلس کے کاروبار کی نگرانی رجسٹرار انجمن ہائے امداد باہمی کرے گا ٭

۳۳- رجسٹرار کو اختیار ہے :-

(۱) کہ اجلاس عام طلب کرے ٭

(۲) اجلاس عام - بورڈ انتظامیہ اور بورڈ نگران کے جلسہ ہائے میں

موجود ہو +

(۳) جس وقت چاہے۔ بنک کی کتب ہائے اور نقد بقایا کا معائنہ کرے +

۳۴- مجلس کے حسابات کی پڑتال سال میں کم از کم دو مرتبہ کسی مستند آڈیٹر یا حکومت میسور کا کوئی مقرر کردہ افسر کرے گا +

۳۵- باقی تمام معاملات - جو مجلس کے انتظام - کاروبار یا ایسا معاوضہ جو بورڈ انتظامیہ یا بورڈ نگران - یا مقامی ایجنٹ - یا آڈیٹر کو دیا جائیگا - کے متعلق ہوں - وہ اُن ضوابط کے مطابق طے ہونگے - جو مجلس مرتب کرے گی - ضوابط کے لئے حکومت میسور کی منظوری لینی لازمی ہوگی +

۳۶- مجلس ایک سرمایہ محفوظ قائم کرے گی - جو مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوگا :-

(۱) ہر سال کے خالص منافعہ کے دس فیصدی رقم +

(۲) اس سرمایہ پر جو سود کی آمد ہو +

(۳) وہ رقوم جن کا دعویدار کوئی نہ ہو +

(۴) آمدنی جو منتخب کردہ یا میعاد ختم شدہ تمسکات رہن سے ہو +

۳۷- سوائے اُن شرائط کے جو بوضاحت ان قواعد میں درج ہیں - مجلس قانون انجمن ہائے امداد باہمی میسور کے تابع کام کرے گی +

تتمہ د-(۱)

قانون ۱۳-۱۴-جارج پنجم

ایکٹ قرضہ جات زرعی ۱۹۲۳ء

قانون بغرض اضافہ سہولیت قرضہ و عطائے قرضہ جات برائے اغراض زراعت و بغرض ترمیم قانون ترقی حیثیت اراضی مجریہ ۱۸۶۴ء و اغراض متعلقہ *

(مورخہ ۲۱-جولائی ۱۹۲۳ء)

۱- بمشورہ و منشائے امرا دینی و دنیوی و ملکی نمائندگان عوام مشمولہ پارلیمنٹ ہذا و بربنائے اُن اختیارات شاہ والا جاہ حسب ذیل قانون کا اجرا فرماتے ہیں:-

(۱) قانون ہذا کے اجرا کے بعد عرصہ پانچ سال کے اندر کسی وقت اور تابع اُن قیود کے اور اس حد کے جو افسران خزانہ مقرر کریں-کمشنران قرضہ منفعت عامہ بموجب ایکٹ قرضہ منفعت عامہ مرمہ بموجب دفعہ ہذا کسی منظور شدہ انجمن کو ایسی رقوم بطور قرضہ دے سکتے ہیں جنکی مجلس کو رہن پر قرضہ جات دینے کی ضرورت ہو-جن پر دفعہ ہذا کا اطلاق ہو سکتا ہو-(ایسے رہن ہائے آیندہ منظوری یافتہ رہن ہائے کے نام سے مذکور ہونگی-) اور نیز ایسی رقوم کو پورا کرنے کے لئے بھی قرضہ دے سکتے ہیں جو ایسے رہن ہائے کی کفالت پر تاریخ منظوری قانون ہذا سے پہلے برداشت کی ہوں-جو بوقت ادائیگی رقم "منظوری یافتہ رہن" کی صورت میں تھے. یا ان کی شرائط میں اب ایسا تغیر کر دیا گیا ہے کہ منظوری یافتہ رہن کی صورت میں ہو گیا ہو-اور نیز منظوری یافتہ رہن کی کفالت پر وہ براہ راست مقروضوں کو قرضہ دے سکتا

ہے۔ نیز اُس کو اختیار ہوگا۔ کہ کسی وقت منظوری یافتہ رہن کو بحق دیگر منتقل کر سکے +

(۲)۔ رہن اس وقت منظوری یافتہ رہن متصور ہوگا۔ جب وہ مندرجہ ذیل شرائط سے مطابقت رکھتے :۔

(الف) مقروض ایسا شخص ہو۔ جو یہ اقرار کرے۔ کہ اراضی مرہونہ کو $\frac{4}{1917}$ ۵ و $\frac{6}{1921}$ ۲۷ کے درمیانی عرصہ میں خرید کرے گا۔ یا ایسے شخص کا وارث موصی الیہ یا شخصی نمائندہ ہو +

(ب) اراضی مرہونہ تمام یا اس کا بیشتر حصّہ زرعی ہو +

(ج) زر رہن۔ مالیت اراضی مشخصہ بہ تشفّی کمشنران و بتاریخ عطائے قرضہ یا بتاریخ انتقال یا منجانب کمشنران کے ۵۷ روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ یا اس رقم سے جو تواریخ مذکورہ بالا پر اس سالانہ قیمت اراضی کے ۳۰ گنا سے زیادہ نہ ہو۔ جو بموجب ایکٹ انکم ٹیکس کے شیڈیول الف کے مطابق تشخیص کی جائے +

(د) زرِ رہن پر سود کی شرح اس سے زیادہ نہ ہو۔ جو افسران خزانہ تعیّن کریں +

(ر) زرِ رہن مع سود عرصہ ۶۰ سال کے اندر۔ زر اصل کے مساوی سالانہ یا ششماہی اقساط میں معہ سود بر بقایا قرضہ واجب الادا ہوگا۔ اور یا اصل معہ سود کی مساوی سالانہ یا ششماہی اقساط میں واجب الادا ہوگا +

(س) اراضی مرہونہ از قسم اراضی فری ہولڈ (Free hold) یا کاپی ہولڈ (Copy hold) جس پر علاوہ بار قرضہ ترقی حیثیت اراضی یا ایسے بار کے جس کو کسی ایکٹ پارلیمنٹ نے حق مرجح دیا ہو۔ کوئی ایسا بار نہ ہو۔ جو اس رہن کے بار سے فائق اور قابلِ ترجیح ہو +

(۳)۔ کمشنران کسی منظور شدہ مجلس کو رہن ہائے "منظوری یافتہ" کی کفالت پر جو مجلس نے بمعہ یا بلا کسی دیگر کفالت کے حاصل کئے ہوں۔ قرضہ دے سکتے ہیں۔ جس کی حد اس سے زیادہ نہ ہوگی۔ جس کی کفالت انجمن کے پاس ایسے رہن ہائے کی صورت میں موجود ہو۔ اور یہ قرضہ ۶۰

سال کے عرصہ کے اندر ابتداسے تاریخ قرضہ سے واجب الادا ہوگی لیکن کمشنران و انجمن باہمی معاہدہ سے عرصہ مذکور کے اندر کوئی اور تاریخ کو مقرر کر سکتے ہیں +

(۴)۔ کوئی منظور شدہ مجلس جو منظوری یافتہ رہن کی کفالت پر قرضہ کسی کو دے۔ تو ایسی فیصدی سالانہ شرحِ مقرر کر سکتی ہے۔ جو اس سود پر انکم ٹیکس کی ادائیگی کے بعد ایک خالص رقم سود مجلس کے پاس باقی رہنے دے +

۲۔ (۱) صاحب وزیر زراعت و ماہی گیری جو بعد ازیں لفظ "وزیر" سے مذکور ہونگے۔ اس قسم کی تجاویز عمل میں لائیں گے۔ جنسے انجمن ہائے قرضہ زرعی کے قیام اور توسیع میں ترقی ہو۔ بالفاظ دیگر ایسی انجمن ہاے۔ جو صاحب وزیر کی منظور کردہ وزیر قانون اندسٹریل و پراویڈنٹ سوسائٹیز ایکٹ ۱۸۹۳ء رجسٹر شدہ ہوں جن کی غرض یا اغراض میں سے ایک غرض یہ ہو۔ کہ انجمن کے ممبران کو ایسی زرعی اغراض کے لئے۔ جن کو صاحب وزیر مناسب خیال فرماویں۔ قرضہ دینا ہو جو ایسے عرصہ کے اندر واجب الادا ہو۔ جس کی میعاد زاید از پانچ سال نہ ہو +

(۲) صاحب وزیر قانون ہذا کی منظوری کے عرصہ تین سال کے اند یا ایسے مزید عرصہ کے اندر جس کو افسران خزانہ معین فرماویں اور تابع قواعد مرتبہ افسران خزانہ کسی انجمن کو رقوم بطور قرضہ عطا کر سکتے ہیں۔ لیکن بدیں قید کے کل رقم قرضہ عطا شدہ کی مقدار اس رقم سے بڑھ نہ جائے۔ جو ہر ایک پونڈ کے ایسے حصہ جس میں سے پانچ شلنگ ادا کئے ہوں۔ ایک پونڈ سے متجاوز نہ ہو جائے +

(۳) برائے اغراض دفعہ ہذا حسب ہدایت افسران ایک کھاتہ کھولا جائیگا۔ جس کو "کھاتہ قرضہ جاتِ زرعی" کہا جائے گا۔ اور اس کھاتہ میں حسب ذیل رقوم جمع کی جاویں گی +

(الف) ایسی رقوم جو وقتاً فوقتاً پارلیمنٹ منظور کرلے۔ جس سے صاحب وزیر (جن کے اخراجات کا کھاتہ قرضہ جات

میں سے دفعہ ہذا کے ماتحت دیا جاتا منظور کیا گیا ہو۔) کے رقوماتِ قرضہ جات عطا کردہ و دیگر مصارف ادا کئے جائیں +

(ب) تمام وہ رقوم جو صاحب وزیر کو قرضہ جات ادا کردہ زیر دفعہ ہذا کی بمعہ ادائیگی موصول ہوں +

(۴) صاحب وزیر کے زیر دفعہ ہذا کے عطا کردہ قرضہ جات و اخراجات اس روپیہ سے دئے جائیں گے۔جو کھاتہ قرضہ جات زرعی میں موجود ہوں +

(۵) صاحب وزیر ہر سال ۱۲ ستمبر کو یا اُس سے پہلے ایک نقشہ حسابات تیار کرکے کمپٹرولر و آڈیٹر جنرل کی خدمت میں مرسل فرمادینگے جس سے واضح ہو کہ باقی سال مختتمہ ۳۱۔ مارچ گزشتہ میں کھاتہ قرضہ جات زرعی میں کس قدر رقوم وصول ہوئیں۔ اور کس قدر کھاتہ مذکورہ سے برآمد ہوئیں۔ اور صاحب کمپٹرولر اور صاحب آڈیٹر جنرل بعد تصدیق رپورٹ کرینگے۔ اور یہ نقشہ اور رپورٹ بحضور پارلیمنٹ اگر اس کا اجلاس ہو رہا ہو۔ تو ۳۱۔ جنوری آئندہ کو یا اس سے قبل اور اگر اجلاس پارلیمنٹ نہ ہو رہا ہو۔ تو شروع اجلاس سے ایک ہفتہ کے اندر پیش کیا جاوے گا +

نیز صاحب وزیر اپنی کارگزاری زیر دفعہ ہذا کی ایک سالانہ رپورٹ مرتب کرکے پارلیمنٹ کے دار العوام و دارالامرا کے روبرو پیش کیا کرینگے +

(۶) کھاتہ قرضہ جات زرعی کی رقوم داخلہ و مخرجہ و تمام امور متعلقہ کھاتہ و نقد موجودہ کھاتہ حسب ہدایت افسران خزانہ داخل و منضبط کئے جائیں گے +

(۷) شرائط مندرجہ حصہ اوّل۔ شیڈیول متعلقہ ایکٹ ہذا ہر اس انجمن قرضہ جات زرعی پر مؤثر ہوگا۔ اسی طرح کہ گویا یہ قانون انڈسٹریل و پراویڈنٹ سوسائٹیز ایکٹ ۱۸۹۳ء کا ایک جزو ہے۔ اور اگر کوئی قرضہ کسی انجمن کو زیر دفعہ ہذا عطا کیا گیا ہو۔ تو جب تک ایسے قرضہ کا کوئی حصہ واجب الادا ہے۔ تو شیڈیول مذکورہ کا حصہ دوم بھی اس انجمن پر نافذ العمل ہوگا +

۴- (۱) باوجود شرائط مندرجہ ایکٹ ترقی اراضیات ۱۸۶۴ء جو قرضہ جات زیر قانون مذکور پر شرح سود کو کسی طرح محدود کرتے ہوں۔ اُن پر شرح سود وہ ہوگی۔ جو صاحب وزیر وقتاً فوقتاً مقرر کرینگے +

(۲) دفعہ ہذا کے مذکورہ شرائط کسی موجود الوقت ایکٹ پارلیمنٹ پر بھی اطلاق پذیر ہونگے - جس کی روسے کوئی کمپنی مجاز کی گئی ہو جو ترقی حیثیت اراضی کرے یا ایسی ترقیات عمل میں لانے کے لئے قرضہ جات دیدے +

(۳) جب کبھی درخواست گذرے - کہ کسی اراضی پر مکان مزارعہ جو اس اراضی کو یا اس کے جزو کو کاشت کرتا ہے - تعمیر کیا گیا ہے یا ایسے مکان میں کوئی ترقی تعمیر کی گئی ہے - اور اس قرضہ کا بار اراضی مذکور پر رکھ کر قرضہ دیا جائے - تو صاحب موصوف یہ اطمینان کرکے - کہ ایسی تعمیر یا ترقی تعمیر کاشت اراضی کے لئے ضرور درکار تھی - ایسے بار کی منظوری دے سکتے ہیں - اگرچہ یہ واضح نہ بھی کیا گیا ہو - کہ اس تعمیر سے سالانہ منافعہ اراضی کی مقدار اب بقدر بار مجوزہ زیادہ ہو جائے گی +

(۴) ترقیات کی فہرست مشمولہ دفعہ نمبر ۹ - ایکٹ ترقی حیثیت اراضیات ۱۸۶۴ء کی اُس قدر توسیع کردی گئی ہے - جو اراضیات تابع ایکٹ ہائے سیٹلڈ لینڈ Settled Land Act مجریہ ۱۸۸۲ء لغایت ۱۹۲۲ء میں ہو سکتی ہیں - یا ایکٹ ہائے مذکورہ کی رُو سے ترقیات ان اراضیات میں ہو سکتی ہیں - لیکن ایسی ترقیات جن کا ذکر لا آف پراپرٹی ایکٹ ۱۹۲۲ء کی دفعہ ۶۵ کے ضمن نمبر ۱ میں کیا گیا ہے - زیر ایکٹ ہذا ترقیات صرف ایسی صورت میں شمار ہونگی جب زیر ایکٹ ہذا صاحب وزیر کے پاس درخواست گذاری جاوے +

(۵) ایکٹ ترقی اراضیات ۱۸۶۴ء اس حد تک غیر مؤثر قرار دیا جاتا ہے - جہاں ایکٹ مذکور میں قطعی ممانعت کی گئی ہے - کہ کورٹ آف چانسری کے حکم کے بغیر کوئی عارضی ترقیات یا کوئی حکم دیگر جس کی

روسے ترقیات اراضی عمل میں لانے کی اجازت عطا کی گئی ہو۔
بحالاتِ دیگر یعنی جہاں مالک اراضی وارث بازگشت کے طور پر
مالک ہو یا مستاجر تاحین حیات ہو۔اور جہاں مالک اراضی یا اسکا
خاوند وارث یا وارثان آیندہ یا مابعد کے مستاجر تاحین وحیات
یا مستاجرانِ تاحین وحیات کا فیار یا فیاروں کا والد ہو۔ اور
موصوفہ مابعد ہونے والے مستاجر تاحین حیات یا فیار (Fiar)
یا ایسے وارثان مابعد ہونے والے مستاجران تاحین حیات
یا فیاروں زمین سے ایک یا زیادہ .بوقتِ ترقی اراضی نابالغ یا
نابالغان ہوں +

۴۔تمام قواعد و احکام مرتبہ صاحب وزیر یا افسرانِ خزانہ برائے اغراض قانون
ہذا مرتب ہونے کے بعد ہر ممکن عجلت کے ساتھ پارلیمنٹ کے دارالعوام کے
روبرو پیش کئے جائیں گے +

۵۔ایکٹ ہذا سکاٹ لینڈ پر بھی اطلاق پذیر ہوگا۔مگر بہ تغیرات ذیل :-
(الف) بجائے صاحب وزیر زراعت و ماہی گیری سکاٹ لینڈ کا بورڈ
آف ایگریکلچر۔بجائے کھاتہ قرضہ جات زرعی کے کھاتہ زرعی
قرضہ جات سکاٹ لینڈ درج کیا جائے گا + اراضی فری ہولڈ
(Free hold) یا کاپی ہولڈ (Copy hold) سے مراد ایسی اراضی
ہوگی۔جس کی ملکیت و قبضہ بطور فی سمپل Fee simple) ہو۔رہن
سے مراد کفالت قابل وراثت۔تملیک میں موصی الیہ بھی شامل ہوگا۔
بار میں ایسے بار یا کفالتیں شامل نہ ہونگی۔جو خود حقیقت سے
وابستہ ہوں +

(ب) سیٹلڈ لینڈ ایکٹ (Settled Land Act) ۱۸۸۲ء لغایت ۱۹۲۲ء
متعلق ترقیات اراضی تابع تمام قیود کے سکاٹ لینڈ پر بھی مؤثر
ہونگے۔جہاں تک ایکٹ ہذا کی دفعہ نمبر ۳ کے ضمن نافذ العمل
کرنے کے لئے ضروری ہو +

۶۔قانون ہذا کو قانون زرعی قرضہ جات ۱۹۲۳ء (Agricultural Credits Act)
نامزد کیا جائے گا +

شیڈیول

حصّہ اوّل

کوائف متعلقہ انجمن ہائے قرضہ جات زرعی جن پر ایکٹ ہذا موثر ہے۔

(۱) کوئی انجمن برائے اغراض انڈسٹریل اینڈ پراویڈنٹ سوسائیٹیز ایکٹ ۱۸۹۳ء (جو بعد ازاں ایکٹ ۱۸۹۳ء کے نام سے مذکور ہوگا) لین دین قرضہ کا کام کرتی ہوئی متصور نہیں ہوگی +

(۲) ایکٹ ۱۸۹۳ء کے دفعہ ۴ جو قرار دیتی ہے۔کہ کوئی ممبر علاوہ انجمن رجسٹری شدہ ۲۰۰ پونڈ سے زیادہ کے حقوق انجمن کے حصص میں نہیں رکھیگا۔ انجمن ہائے زیر ایکٹ ہذا پر مؤثر نہ ہوگی۔ اور ایکٹ ۱۸۹۳ء کا دوسرا شیڈیول حسب منشائے ایکٹ ہذا تبدیل شدہ متصور ہوگا +

(۳) انجمن زیر ایکٹ ساہوکاران ۱۹۰۰ء ضرورت رجسٹری سے مستثنٰی ہوگی +

حصّہ دوئم

(۱) رجسٹرار کسی انجمن کی رجسٹری زیر ایکٹ ۱۸۹۳ء صاحب وزیر کی درخواست پر منسوخ کر سکتا ہے +

(۲) قواعد انجمن ایسے قواعد پر مشتمل ہونگی۔ جو صاحب وزیر اغراض ایکٹ ہذا کے مطابق ضروری سمجھے۔ اور ایسے قواعد بدون منظوری صاحب وزیر تبدیل نہیں کئے جاسکیں گے +

(۳) انجمن کی کتب وغیرہ صاحب وزیر کے مقرر کردہ افسران کے روبرو برائے پڑتال پیش کی جائیں گی +

(۴) صاحب وزیر کی استدعا پر صاحب رجسٹرار زیر دفعہ نمبر ۱۸۔ ایکٹ ۱۸۹۳ء ایک آڈیٹر یا تشخیص کنندہ برائے پڑتال رجسٹرات و رپورٹ مقرر کرینگے۔ اور ایکٹ مذکور کی دفعہ نمبر ۵۰ کے مطابق کوئی معائنہ کنندہ۔ انجمن کے حالات کی پڑتال کرکے رپورٹ کرنے کے لئے مقرر فرما سکتے ہیں +

(۵) ممبران کو قرضہ بدوں کفالت جائدادِ شخصی یا مادی دیا جا سکتا ہے۔جس قدر کہ انجمن مناسب خیال کرے۔لیکن بدیں قید کے کسی ایک ممبر کے سالم قرضہ کی حد مالیت حصص جو اس وقت فی الواقعہ جاری شدہ ہونے کے ½ سے زیادہ نہ ہو جائے۔یا اس ممبر نے ایک پونڈ کی مالیت کے جس قدر حصص خریدے ہوں اور فی پونڈ پانچ شلنگ اپنے حصہ میں سے ادا کر دئے ہوں۔ ایسے ہر فی پونڈ پر پانچ پونڈ سے زیادہ قرضہ نہ ہو جاوے +

(۶) بدوں منظوری صاحب وزیر کوئی انجمن نہ اعانتیں حاصل کریگی۔ اور نہ ہی قرضہ برداشت کرے گی +

(۷) ہر ایک پونڈ کے حصہ خرید کردہ پر بدوں منظوری صاحب وزیر پانچ شلنگ سے زیادہ رقم کسی حصہ دار سے وصول نہ کی جائیگی۔ ماسوا اس صورت کے جب انجمن کا حساب ختم کیا جا رہا ہو یا انجمن کو توڑا جا رہا ہو +

(۸) انجمن ایسے قواعد مرتب کرکے جن کو صاحب وزیر مناسب خیال فرمادیں۔ منافعہ انجمن کو ممبران کے درمیان بذریعہ مقسوم یا بونس تقسیم کرنے کے عمل کو محدود یا معیّن کرنے کا انتظام کرے گی۔ انجمن صاحب وزیر کی منظوری سے اپنے حصوں پر منافع کے بطور ڈیویڈنڈ (مقسوم) یا بونس تقسیم کئے جانے کے متعلق قیود یا پابندیئیں اپنے قواعد میں رکھے گی +

تتمہ د - (۲)

قانون نمبر ۲ مجریہ سنہ ۱۹۲۳ء برائے انضباط زرعی انجمن ہائے امداد باہمی در مملکت مصر

بعد معائنہ قوانین ملّی و تجارتی و ضابطہ ہائے دیوانی و تعزیری و بغرض و خواہش ارتقا و انضباط ترکیب و عمل زرعی انجمن ہائے امداد باہمی در مملکت مصر و باستدعائے وزرائے خزانہ معدلت و زراعت و بمشاورت مجلس وزراء ما بدولت خدیو مصر فرمان صادر کرتے ہیں۔ بدیں طور کہ :-

باب اوّل

امور عامہ

(۱) برائے اغراض قوانین سابقہ و قانون حال زرعی انجمن ہائے امداد باہمی ملک مصر کی تعریف یہ ہوگی - یعنی انجمن ہائے کاشتکاران مصری جو اس غرض سے ترکیب دی گئی ہوں - کہ ممبران انجمن کے زرعی مفاد کی حفاظت امداد باہمی سے کرے +

(۲) ایسی انجمن ہائے کے اغراض میں خرید و فروخت - پیدائش و ساخت بیمہ و قرضہ جہاں تک ان کا تعلق زراعت سے ہو بھی - شامل ہو سکتی ہیں اور بالخصوص :-

(الف) کھاتہ مشترکہ میں سے کھاد - تخم - مویشیان و پیدا وار زراعت کی خرید - مشینوں اور آلات زرعی کی خرید یا کرایہ پر لینا اس غرض سے کہ پھر ممبران کے ہاتھ کرایہ پر دی جاویں یا فروخت کی جاویں +

(ب) پیدا وار اراضی یا کسی دیگر زرعی صناعت کے لئے مشترکہ انتظام کرنا +

(ج) پیدا وار کاشتکاری یا دیگر صناعت ممبران کا تھوک فروشی یا خوردہ فروشی کے طریق پر انتظام کرنا +

(د) ذرایعہ آبپاشی کی احداثی - بدر رو کے انتظام - انہار کی صفائی یا بغرض مفاد ممبران ترقی اراضی کی تجاویز کو ہاتھ میں لینا +

(س) بچت ممبران کو بطور امانت رکھنا - اور خالص زرعی اغراض کے لئے اُن کو قرضہ جات دینا +

(۳) ایسی انجمن ہائے زرعی مفاد عامہ کے تحفظ اور ترقی میں بھی امداد دے سکتی ہیں - لیکن بخلاف اس کے وہ مُلکی یا مذہبی سوالات سے کوئی تعلق نہ رکھیں گی - نہ ہی کسی سیاسی فریق کو بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی امداد یا تقویت دے سکیں گی - ورنہ وہ منسُوخ کئے جانے کی مستوجب ہونگی +

(۴) یہ انجمنیں اپنے عمل کی اس طرح توسیع نہ کر سکیں گی - جس سے غیر ممبران کی نفع رسانی مقصود ہو - اِلّا ایسے ضمنی طریق پر جو قواعد کی حدود کے اندر ہو - اور جس سے زیادہ تر ممبران انجمن کا مفاد مدنظر ہو +

(۵) لفظ کاشتکار سے جو دفعہ نمبر۱ میں وارد ہؤا ہے - تمام وہ اشخاص شامل ہیں - جو اراضی زرعی پر بطور مالکان - مزارعان یا دیگر طریق پر کام کرتے ہیں - اور نیز وہ لوگ جو کاشت اراضی میں یا کسی دیگر کام متعلقہ زراعت میں بطور پیشہ یا شغل معاش مصروف ہوں +

(۶) زرعی انجمن ہائے امداد باہمی مجریہ کو بموجب قانون ہذا مستند جماعتیں قرار دیا جاتا ہے - وہ جائداد بذریعہ حصہ - وصیت یا وقف حاصل کرنے کی اہلیت رکھتی ہیں - اور تابع اختیارات عدالتہائے ملکی ہیں +

(۷) نام "زرعی انجمن ہائے امداد باہمی" ایسی انجمن ہائے کے لئے مخصوص ہے۔ جو زیر قانون ہذا منظور شدہ ہوں +

(۸) ہر ایک "زرعی انجمن امداد باہمی" اپنا ایک الگ نام تجویز کرے گی۔ جس سے اُس کی اغراض کا اظہار ہو اور واضح ہو کہ :-

(الف) اس کے عمل کا مقصد اولیٰ کیا ہے +

(ب) قصبہ یا گاؤں جہاں اس کا صدر مقام واقع ہے +

کسی انجمن کے نام میں کسی خاص شخص کا نام شامل نہیں کیا جا سکے گا +

(۹) انجمن کا نام حسب صراحت مندرجہ دفعہ بالا معہ نمبر رجسٹر انجمن ہائے امداد باہمی جس پر انجمن کا اندراج ہو چکا ہے۔ انجمن کے تمام رجسٹرات۔ معاہدات و خط و کتابت پر تحریر کیا جائیگا +

(۱۰) انجمن کا صدر مقام وہ قصبہ یا گاؤں مقرر کیا جائے گا۔ جہاں وہ انجمن عمل کرتی ہو۔ اپنی یا اپنے ممبران کی پیداوار کے جمع یا تقسیم کرنے کی غرض کے علاوہ انجمن اپنی شاخہائے قائم نہیں کر سکتی۔ ما سوائے منظوری صاحب وزیر زراعت کسی گاؤں میں جس کی آبادی پانچ ہزار نفوس سے کم ہو۔ ایک ہی مقصد کے لئے ایک سے زاید انجمن قائم نہیں کی جاسکے گی +

(۱۱) انجمن لا محدود تعداد ممبران پر مشتمل ہوگی۔ جن کی تعداد دس سے کم نہ ہو +

اس کا سرمایہ تبدیل ہوسکیگا اور مستقل سرمایہ مستقل چندوں سے یا حصص کے ذریعہ قائم کیا جا سکتا ہے +

(۱۲) سوائے اس صورت کے جبکہ انجمن کے دستور العمل یا قواعد میں تخصیص کی گئی ہو۔ ممبران کی ذمہ واری اُن کے منفرد چندوں یا حصص تک محدود ہوگی۔ لیکن ایسی انجمنوں کی جن کا مقصد اُولیٰ زرعی قرضہ جات کا لین دین ہو۔ ذمہ واری غیر محدود ہوگی۔ غیر محدود ذمہ واری کی انجمن بلا سرمایہ بھی قائم کی جاسکتی ہیں۔ لیکن وہ ہر موقعہ پر اپنے نام کے ساتھ الفاظ "غیر محدود ذمہ واری" کا اضافہ کر دیا کریگی +

باب دوسرا

انجمن ہائے کی ترکیب و رجسٹری

(۱۳) وہ اشخاص جنھوں نے ملکر انجمن کو قائم کیا ہے۔ وہ کمیٹی بانیاں کے نام سے موسوم ہوگی۔ اور یہ کمیٹی دس اشخاص سے کم پر مشتمل نہ ہوگی +

(۱۴) یہ کمیٹی بانیان تمام اخراجات و مصارف قیام انجمن کے مشترکاً ذمہ وار ہونگے۔ اگر انجمن کسی وجوہات کی بنا پر قائم نہ ہو سکے۔ تو چندہ دہندگان یا حصہ داران انجمن کے خلاف اس کمیٹی کے کوئی حقوق نہ ہونگے۔ اگر انجمن قائم ہو جائے۔ تو انجمن اس کمیٹی بانیان کو ابتدائے اخراجات قیام انجمن ادا کر دے گی۔ اور یہ رقم انجمن کے سال اوّل کے کھاتہ میں نفع نقصان میں داخل کر دی جائے گی +

(۱۵) کمیٹی بانیاں کے ممبران بنائے انجمن کی دستاویز اوّل پر ثبت شدہ دستخطوں کی تحریر و صحت و نیز اس دستاویز اوّل پر مندرجہ چندوں و عطیات کی مبینہ مالیت کی نسبت مشترکاً ذمہ وار ہونگے +

(۱۶) بنائے انجمن کی دستاویزِ اوّل اور مسودہ قواعد کا تیار کرنا اور انجمن کے رجسٹری کرانے کا بندوبست کرنا اس کمیٹی بانیان کا فرض ہوگا +

(۱۷) بنائے انجمن کی دستاویز اوّل حسب ذیل کوائف کو ظاہر کرے گی:-

(الف) اس کی تیاری کی تاریخ و مقام +

(ب) کمیٹی بانیان کے اور اگر کوئی اور اشخاص دستخط کنندگانِ دستاویز ہوں۔ تو اُن کے اسما و مقام و سکونت +

(ج) انجمن کا نام +

(د) انجمن کا صدر مقام +

(ہ) انجمن کے اغراض و مقاصد +

(و) انجمن کی میعادِ قیام

(ز) رقوم چندہ کی میزان۔ حصص خرید شدہ کی مقررہ قیمت خواہ وہ موعودہ ہو یا ادا شدہ قیمت اور چندے یا عطیات اگر کوئی

ہوں تو اُن کی مالیت

دستاویز بنائے انجمن اور مسودہ بائی لاز کے دو پرت تیار کئے جائینگے اور ان پر ممبران کمیٹی بانیاں کے مصدقہ دستخط یا مواہیر ثبت ہونگے +

(۱۸) بنائے انجمن کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ کم از کم ۵۰ پونڈ کی رقم پہلے ادا شدہ ہو + انجمن ہائے سرمایہ دار کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ یہ رقم کے کل سرمایہ یا خرید شدہ حصص سرمایہ کے ۲۰ فیصدی سے کم نہ ہو۔ یہ رقم مقامی خزانۂ سرکاری یا صاحب وزیر زراعت کے منظور شدہ کسی بنک میں جس کو اس رقم کے جمع کرنے کا اختیار دیا گیا ہو۔ جمع کی جائے گی +

(۱۹) یہ رقم وہاں ہی جمع رہے گی۔ جب تک کہ انجمن کی رجسٹری نہ ہو جائے +۔ صاحب وزیر زراعت بمشاورت صاحب وزیر خزانہ قواعد مرتب فرمائیں گے۔ اور ان قواعد کے بموجب عملہ حسب ذیل مقرر کریں گے +

(الف) ایک عملہ انجمن ہائے کی رجسٹری اور پڑتال کرنے کے لئے +

(ب) ایک انجمن مشیران جو صاحب وزیر اور محکمہ کے ملازمان کو تمام معاملات متعلق قیام وعمل انجمن ہائے اور تحریک امداد باہمی کی ترقی و تقویت کے لئے ضروری ہو تو عملہ رجسٹری کو مختلف صوبوں پر منقسم کیا جا سکتا ہے۔ ہر صوبہ کے صدر مقام پر بموجب قواعد مرتبہ صاحب وزیر۔ اس صوبہ کی انجمنوں کے نمائندگان کی ایک کونسل مرتب کی جائے گی۔ جس کا فرض ہوگا۔ کہ اپنے مفاد مشترکہ کی حفاظت کریں۔ اور انجمن ہائے متعلقہ کو مشورہ دیا کریں۔ حاکم صوبہ اس کونسل کے صدر ہونگے۔ اور محکمہ امداد باہمی کا ایک انسپکٹر صاحب صدر کا نائب ہوگا +

(۲۰) بنائے انجمن کی دستاویز اوّل اور بائی لاز کی ایک نقل کمیٹی بانیاں محکمہ کے دفتر میں داخل کرینگے۔ محکمہ کے فرائض صرف اس امر تک محدود ہونگے۔ کہ آیا یہ دستاویزات مطابق قانون ہیں۔ اگر وہ مطابق قانون ہوں۔ اور اگر بنائے انجمن کی دستاویز سے یہ ظاہر نہ ہوتا ہو کہ اس پر دستخط کمیٹی انجمن کے علاوہ اور اشخاص کے نہیں تو لازمی ہے کہ انجمن کو منظور کر لیا جاوے۔ اور ایک اعلان حسب منشائے

دفعہ نمبر ۲۳ شائع کر دیا جائے - اور ایک سند کمیٹی بانیان کے پاس بھیج دی جائے اس امر کے ثبوت کے طور پر کہ انجمن کی رجسٹری اور اعلان ہو گیا ہے +

(۲۱) انجمن کی رجسٹری - رجسٹری محکمہ میں ایک الگ نمبر شمار کے ساتھ خلاصہ قواعد کے اندراج پر مشتمل ہے - جس سے حسب ذیل امور واضح ہوں :-

(ا) انجمن کا نام اور صدر مقام +

(ب) " کے اغراض و مقاصد +

(ج) " کی مدتِ میعاد +

(د) موعودہ یا ادا شدہ سرمایہ یا یہ امر کہ انجمن غیر محدود ذمہ داری کی انجمن ہے +

(ر) حصص کی مقررہ شدہ قیمت - اگر کوئی چندے اور عطیات ہوں - تو اُن کی مالیت +

(س) ممبران کمیٹی بانیان کے اسمائے مقام و سکونت +

(ص) شرائط مقررہ بروئے بائی لاز برائے داخلہ - اخراج و استعفٰے ممبران +

(ط) تعداد و اختیارات کمیٹی منتظمہ اور اگر دستاویز بنائے انجمن اور بائی لاز میں اس کمیٹی کے ممبران کے نام درج ہوں - تو پہلی کمیٹی منتظمہ کے ممبران کے اسماء +

(ع) دیگر ایسی اطلاعات جو محکمہ اندراج کے لئے مناسب سمجھے - دستاویز بنائے انجمن اور بائی لاز کا ایک ایک پرت محکمہ میں رہے گا +

(۲۲) اگر بدانست محکمہ دستاویز بنائے انجمن یا قواعد مطابق قانون نہ ہوں تو یہ دستاویزات کمیٹی بانیان کو برائے ترمیم واپس کیجائینگی - اگر یہ دستاویز مطابق قانون سمجھی جائیں - یا ان میں مناسب ترمیم کر دی گئی ہو - لیکن دستاویز بنائے انجمن سے ظاہر ہوتا ہو - کہ علاوہ بانیان کوئی دیگر اشخاص کے بھی اس پر دستخط ہیں - تو محکمہ کمیٹی بانیان کو حکم دیگا - کہ تمام دستخط کنندگان کا اجلاس میں قواعد منظور کرنے

کے لئے طلب کیا جائے۔ اور انجمن کی رجسٹری نہ کی جائے گی۔ جب تک کہ ایسی منظوری حاصل نہ کی جائے۔ اور ایسی منظوری کی ایک نقل محکمہ میں ارسال کرنی ہوگی۔ اور اس امر کا اظہار اعلان میں شائع کیا جائے گا۔ جو آئندہ آنے والی دفعہ میں مذکور ہے ✢

(۲۳) دفعہ نمبر ۲۰ میں مذکورہ اعلان انجمن ہائے امداد باہمی کے اس رسالہ میں کیا جائے گا۔ جو زیر ادارت صاحب وزیر زراعت شائع ہوگا۔ یا جب تک وہ رسالہ شائع ہونا شروع نہ ہو۔ تو یہ اعلان گزٹ سرکاری میں کیا جایا کریگا۔ یہ اعلان ان تمام امور کا جا بجا تصور ہوگا۔ جو معمولی قانون کے مطابق عمل میں لانے ضروری ہوتے ہیں۔ جب کوئی دوسری کمیٹی مرتب کی جاتی ہے۔ یہ اعلان اُن تمام تفصیلات کی اشاعت پر مشتمل ہوگا۔ جو رجسٹر انجمن ہائے میں مندرج ہوں۔ اور اس میں یہ بھی تحریر ہوگا۔ کہ رجسٹر کے کس نمبر پر اس انجمن کا اندراج کیا گیا ہے۔ اس تاریخ اشاعت سے انجمن قائم شدہ متصور ہوگی ✢

(۲۴) قواعد کی ترمیمات بھی حسب دفعات مندرجہ بالا رجسٹری ہونگی۔ اور شائع کی جائینگی۔ یہ ترمیمات بھی تاریخ اشاعت سے نافذ العمل ہونگی ✢

(۲۵) زرعی انجمن ہائے امداد باہمی کی دستاویزات بنانے انجمن یا ترمیم قواعد پر ہر قسم کی رسوم و اسٹامپ خواہ متناسب با مقدار سرمایہ یا دیگر طور پر واجب الادا ہوں۔ مستثنیٰ ہونگی۔ ان دستاویزات سے متعلق تمام قانونی کارروائیاں یا اشاعت بلا کسی اجرت کے انجام دئے جائیں گے ✢

باب تیسرا

ممبران کے حقوق و فرائض

(۲۶) وہ اشخاص ممبران ہو سکتے ہیں جو
(الف) بموجب تقویم گریگری اپنی عمر کا اٹھارواں سال پورے کر چکے ہوں۔نابالغان کے جو ۱۸ سے کم عمر کے ہوں۔ نمایندہ ان کے سرپرست ہو سکتے ہیں +
(ب) حسب صراحت دفعہ نمبر۵ کاشت کار ہوں +
(ج) مصری قوم سے ہوں +
(د) اس قصبہ یا گاؤں میں جہاں انجمن عمل کر رہی ہو سکونت پذیر ہوں۔یا بطور مالک۔مزارع یا دیگر حیثیت قابضِ اراضی ہوں +
(ہ) قیمت خرید حصص۔فیس داخلہ یا دیگر رقوم کی ادائیگی یا دستخطِ قبولیت کے متعلق بائی لاز ہذا پر اظہار پابندی کیا ہو۔داخلہ کے وقت زاید از ایک حصہ کی خرید کی شرائط عاید نہیں کی جا سکتی +
(۲۷) حسب ذیل اشخاص ممبران نہیں ہو سکتے۔جو
(الف) دیوالیہ قرار دئے جا چکے ہوں +
(ب) حقوق شہریت سے محروم کئے جا چکے ہوں ۔الّا اس صورت میں کہ ان کے ولی ان کی نمائندگی کریں +
(۲۸) ممبری کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔
(الف) ممبر کے مستعفی یا فوت ہو جانے پر +
(ب) خارج از ممبری ہو جانے پر +
انجمن کسی ممبر کو خارج کر سکتی ہے۔اگر وہ
(۱) شرائط مندرجہ دفعہ نمبر۲۶ کے ایفاء کرنے سے قاصر رہے یا دفعہ نمبر۲۷ میں مندرجہ نقائص اس میں ہو گئے ہوں +
(۲) انجمن کے واجبات ادا کرنے سے قاصر رہے +

(۳) ایسے فعل کا مرتکب ہو جو اغلب ہے۔ کہ انجمن کو شدید اخلاقی یا مالی نقصان پہنچانے کا موجب ہوگا +

(۲۹)۔ ماسوائے ان حالات کے جن کا ذکر دفعہ میں ہؤا۔ اخراج ممبر تابع منظوری اجلاس عام زیر دفعہ نمبر ۴۵ ہوگا۔ مستعفی یا خارج شدہ ممبر اور اس کے قرض خواہان اور کسی متوفی ممبر کے قرض خواہان کے وارثان اس ممبر کے حصہ رسدی رقم کی وصولی کے حقدار ہونگے۔ لیکن اس طور پر کہ مالی سال مختتمہ کے اخیر اجلاس عام نے جو سالانہ چٹھا منظور کیا ہو۔ یہ رقم انجمن کے واجبات ادا کر دینے کے بعد سرمایہ۔ ادا شدہ اور اثاثہ انجمن کی نسبت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ دعویداران میں حصہ رسدی تقسیم ہوگا۔ اشخاص دعویداران کو ادا کیا جائے گا۔ انجمن کے اثاثہ کی مالیت لگاتے وقت سرمایہ محفوظ قرضہ جات جن کے لئے کوئی کفالت نہیں لی گئی۔ یا قرضہ جات زاید المیعاد کو شمار میں نہیں لایا جائے گا۔ مداخل انجمن کی تشخیص بموجب قواعد بالا لگانے سے اگر یہ اثاثہ سرمایہ حصص سے کم مالیت کے ہوں۔ تو کسی دعویدار کو کچھ ادا نہ کیا جائے گا +

(۳۰) مستعفی یا خارج شدہ ممبر اور متوفی ممبر کے وارثان تاریخ علیحدگی یا وفات سے بعد دو سال تک ان معاہدات کے متعلق جو تاریخ علیحدگی یا وفات تک انجمن کی جانب سے عمل میں لائے گئے ہوں۔ اور تا حدو ذمہ داری معینہ بروئے قواعد قرضخواہان انجمن کے روبرو بدستور ذمہ وار رہیں گے +

(۳۱) کوئی ممبر کل سرمایہ انجمن سے ⅕ سے زاید کے حصص کا مالک نہیں ہو سکتا۔ اور یہ رقم کسی صورت میں ۲۰۰ پونڈ سے زاید نہیں ہوسکتی ایک حصہ کی قیمت ایک پونڈ سے کم اور چار پونڈ سے متجاوز نہیں ہو سکتی حصص اشخاص کی ذاتی ملکیت اور ناقابل تقسیم ہونگے اور یہ بحکم عدالت ماسوائے وصولی قرضہ بحق انجمن کے قابل قرقی نہیں ہونگے بدوں منظوری انتظامیہ کمیٹی یہ حصص منتقل نہیں کئے جا سکتے +

(۳۲) کوئی ممبر جو بپابندی وقت اپنے حصص کا روپیہ ادا نہیں کرتا۔ کمیٹی

انتظامیہ اس کو ایک ماہ کا نوٹس بذریعہ ڈاک رجسٹری شدہ اس پتہ پر جو درخواست ممبری میں اُسنے دیا ہو۔ارسال کرکے خارج از ممبری کرسکتی ہے۔کوئی خارج شدہ ممبر حکم اخراج کی اپیل اجلاس عام کے پیش کرسکتا ہے +

(۳۳) اگر قواعد میں یہ شرط ہو۔کہ نئے ممبران کے داخلہ پر حصص خریدے جائیں گے۔تو غیر محدود تعداد تک حصص جاری کئے جا سکتے ہیں لیکن انجمن نئے حصص کی قیمت سابقہ حصص کی قیمت سے کم یا زیادہ مقرر نہیں کرسکتی +

باب چوتھا

انجمن کا انتظام

(۳۴) انجمن کے کاروبار کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد ہوگا۔جس کا انتخاب مطابق قواعد ہذا انجمن کے اجلاس عام میں کیا جائیگا۔یہ کمیٹی اپنا ایک پریزیڈنٹ انتخاب کرے گی۔جو انجمن کا نمائندہ ہوگا اس کمیٹی کے ممبران کی خدمات بلا اُجرت ہونگی +

(۳۵) کاروبار انجمن کے سرانجام میں جو ذمہ واریاں وہ منجانب انجمن قبول کرتے ہیں۔بشرطیکہ وہ امور اُن کے احاطۂ اختیارات کے اندر ہوں۔اس کے لئے وہ ذاتی طور پر ذمہ وار نہ متصور ہونگے۔تاہم وہ اپنے فرائض کی انجام دہی کے ذمہ وار ہیں۔اور عام طور پر ان تمام ذمہ واریوں کا ایفا جو بروئے قانون ہذا و بائی لاز ہذا ان پر عاید کی گئی ہیں۔پابند ہونگے۔وہ بالخصوص امور ذیل کے ذمہ وار ہونگے :-

(الف) ممبران کی ادا شدہ رقوم کا فی الواقع موجود ہونا +

(ب) سالانہ چٹھا میں جو رقم منافعہ قابل تقسیم دکھائی گئی ہے۔فی الواقعہ موجود ہے +

(ج) رجسٹرات جو بموجب قانون رکھنے کی ہدایت ہے۔ فی الواقعہ موجود ہیں۔ اور باقاعدہ رکھے گئے ہیں ÷

(د) اجلاس عام کے احکام کی تعمیل کرنا ÷

اگر وہ کوئی ایسا کام کریں۔ جو امور مندرجہ قواعد بزمرہ اغراض انجمن میں داخل نہیں۔ تو وہ انجمن اور نیز دیگر اشخاص کے روبرو ذاتی طور پر اس کام کے لئے ذمہ وار ہونگے ÷

(۳۶) تمام امور انتظامیہ میں کمیٹی منتظمہ اجلاس عام کے تابع و ماتحت ہوگی۔

(۳۷) ہر ایک انجمن کا کم از کم ایک آڈیٹر (پڑتال کنندہ حسابات) ہوگا۔ جو اس امر کا نگران ہوگا۔ کہ قواعد کی پیروی اور انتظامِ امور باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔ یہ آڈیٹران اجلاس عام میں زمرہ ممبران یا غیر ممبران سے انتخاب ہونگے۔ مگر یہ انتخاب تابع منظوری صاحب وزیر خزانہ ہوگا ÷

(۳۸) بائی لاز کی رو سے قرار دیا جا سکتا ہے۔ کہ اجلاس عام اپنے ممبران میں سے ایک کمیٹی نگران نامزد کرے۔ اس جماعت کا یہ نگرانی کرنا فرض ہوگا۔ کہ انجمن کا کاروبار باقاعدہ کیا جا رہا ہے۔ اور نیز یہ ممبران کے مفاد کی حفاظت کرے گی ÷

(۳۹) تمام عدالتی کارروائیاں جو بغرض حفاظت انجمن بخلاف کمیٹی منتظمہ یا اس کے کسی ممبر کے خلاف جاری کی جائیں بمنظوری اجلاس عام شروع کی جائیگی۔ اور منجانب انجمن آڈیٹران یا کمیٹی نگران سپرد کار ہونگی۔ ہر ایک ممبر کا حق ہوگا۔ کسی کمیٹی منتظمہ یا اُس کے کسی ایک ممبر کے کسی فعل کی رپورٹ آڈیٹران یا کمیٹی نگران کے پاس کریں۔ جو اس رپورٹ کنندہ کی رائے خلاف قانون یا قواعد یا مفادِ انجمن کے لئے مضر ہو۔ وصولی رپورٹ پر آڈیٹران اگر اس معاملہ کو شدید یا ضروری خیال کریں۔ تو ایک غیر معمولی اجلاس عام طلب کر سکتے ہیں اور اگر کل تعداد ممبران کے ایک تہائی ممبران کوئی شکایت کریں۔ تو ایسا اجلاس طلب کرنا لازمی ہوگا۔ لیکن اگر وہ طلب کرنے سے انکار کریں۔ تو یہ گروہ ممبران برائے راست بحیثیتِ ذاتی اور بغرضِ حفظِ مفادِ انجمن۔ عدالت میں چارہ جوئی کر سکتے ہیں ÷

(۴۰) علاوہ رجسٹرات مندرجہ دفعہ نمبر ۱۱ - اور ملکی ضابطہ تجارت Native Code of Commerce Extract کے تابع ہر ایک انجمن حسب ذیل رجسٹرات موجود رکھے گی ÷

(الف) رجسٹر ممبران جس میں ممبران کے نام - پیشہ - مقام و سکونت - تاریخ ہائے داخلہ - استعفیٰ - وفات یا اخراج ہر ایک ممبر کا درج ہو - اور نیز یہ تفصیل کہ ہر ایک ممبر نے کیا رقوم داخل یا برآمد کی ہیں ÷

(ب) رجسٹر حصص - جس میں حصص کی کل میزان - ان کا نمبر شمار - ان کی تقسیم درمیانِ ممبران - اُن کی منسوخی یا منتقلی وقتاً فوقتاً درج ہو ÷

(ج) اجلاس ہائے کمیٹی انتظامیہ اور اجلاس عام کی کتاب کارروائی ما۔

(۴۱) روز نامچہ اور رجسٹر مال مذکورہ دفعہ بالا پر ضروری ہے - کہ استعمال اور شروع کرنے سے پہلے ہر ایک صفحہ پر محکمہ امداد باہمی کی طرف سے - اور یا کسی دیگر ایسے افسر صوبہ کی طرف سے جسے محکمہ مجاز کرے - نمبر شمار صفحہ اور مہر ثبت کرائی جائے - اس کام کے لئے کوئی اجرت نہ لی جائے گی - ہر ایک کار و بار سال کے خاتمہ پر تمام کتب و رجسٹرات کے آخری صفحہ مستعملہ پر محکمہ یا کسی موصوفہ بالا افسر مجاز کی مہر ثبت کرائی جائے گی - ہر شخص مفت رجسٹر ممبران و رجسٹر حصص کا معائنہ کر سکتا ہے - اور اجرت ادا کر کے اُن کی نقول یا ان کے استخراجات (Free hold) کی نقل حاصل کر سکتا ہے ÷

(۴۲) انجمن ہر کاروباری سال کے خاتمہ پر محکمہ امداد باہمی میں حسب ذیل ارسال کرے گی :-

(الف) سالانہ چٹھا اور نفع نقصان انجمن کے حسابات بمعہ رپورٹ ہائے کمیٹی انتظامیہ و آڈیٹران اور کارروائی اجلاس عام جس نے یہ چٹھا اور حسابات نفع نقصان منظور کئے ہوں - کی ایک ایک نقل ÷

(ب) ایک نقشہ جس سے واضح ہو - کہ ممبران میں کیا تبدیلیاں دوران سال میں واقع ہوئی ہیں - کون سے نئے داخلے - اور کون سی نئی

ممبریاں بذریعہ استعفیٰ اخراج یا موت ختم ہوئی ہیں۔ انجمن اندر میعاد پندرہ یوم تمام غیر معمولی اجلاس ہائے عام کی رپورٹ کتاب کارروائی سے نقل کر کے بھیجا کریگی۔ اور ہر دوسری قسم کی اطلاعات متعلق کار و بار انجمن محکمہ کو مہیا کیا کرے گی۔ جو وقتاً فوقتاً طلب کریں۔ محکمہ کا مقرر کردہ انسپکٹر مجاز ہوگا۔کہ جس وقت چاہے انجمن کے رجسٹرات و کل کاغذات متعلق حسابات انجمن کی پڑتال کریں۔ اور نیز تمام دفاتر۔گودام کارخانہ جات اور فیکٹریاں کا معائنہ کریں +

لامحدود ذمہ واری کی انجمن علاوہ ازیں ہر سال کے خاتمہ پر محکمہ کو ایک فہرست ممبران بھی بھیجا کریگی۔جس سے ممبران کے نام پتہ تاریخہائے و اختتام ممبری درج ہو۔ نقول۔ فہرست ہائے نقشہ جات مندرجہ دفعہ ہذا صدر و آڈیٹران کی جانب سے باقاعدہ طور پر مصدقہ ہونگے +

باب پانچواں

اجلاس ہائے عام و حسابات

(۴۳) ممبران انجمن کا اجلاس عام سال میں کم از کم ایک بار۔سالانہ کار و بار کے خاتمہ کے تین ماہ کے اندر کمیٹی انتظامیہ یا آڈیٹران کی رپورٹ کو منظور کرنے کی غرض سے اور نیز اگر ضروری ہو۔تو بموجب باقی لاز کمیٹی انتظامیہ یا آڈیٹران کے انتخاب کی غرض سے منعقد کیا جائیگا +

(۴۴) ما سوائے اس صورت کے جس کا مذکور دفعہ نمبر ۴۵ میں کیا گیا ہے اجلاس عام باقاعدہ تصور ہوگا۔اگر اس میں ممبرانِ انجمن کی نصف تعداد اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو۔ اگر اس قدر تعداد پہلی طلبی پر موجود نہ ہو۔ تو اس تاریخ کے تیس یوم کے اندر دوسری بار اجلاس طلب کیا جائیگا۔اور دوسرا اجلاس بلا لحاظ تعداد ممبران

اصالتاً یا وکالتاً حاضر آمدہ۔ باقاعدہ اجلاس عام منصوّر ہوگا۔ تمام فیصلہ جات کثرت رائے سے قرار پائیں گے۔ بصورت اختلاف اگر ہر دو جانب رائے برابر ہوں۔ تو صدر کی رائے فیصلہ کن ہوگی ہر ایک ممبر کی ایک ہی ووٹ ہوگی۔ خواہ وہ کتنے ہی حصص کا مالک ہو۔ غیر حاضر ممبران اپنے نمائندہ دوسرے ممبران میں سے کسی مقرّر کر سکتے ہیں۔ لیکن کوئی ممبر ایک سے زاید اشخاص کی نمائندگی نہیں کر سکتا۔ ممبران مجلس انتظامیہ کارروائی منظوری حسابات میں یا دیگر امور جو ان کی ذمّہ واری کے متعلّق زیر بحث ہوں رائے نہ دے سکیں گے +

(۴۵) امور ذیل کے فیصلہ کے واسطے ضروری ہوگا۔ کہ پہلی بار طلب شدہ اجلاس میں تین چوتھائی تعدادِ ممبران موجود ہوں۔ اور تعداد حاضرین (اصالتاً یا وکالتاً) میں سے نصف ممبران رائے دیویں :۔

(الف) تاریخ مقرّرہ قواعد سے قبل انجمن کو بند کرنے کے لئے یا تاریخ مذکورہ کو توسیع میعاد کے لئے +

(ب) انجمن کو کسی دوسری انجمن کے ساتھ شامل کرنے کے لئے +

(ج) کسی ممبر کے اخراج کے لئے +

(د) اغراضِ انجمن یا قواعد کی ترمیم کے لئے +

لیکن اگر اجلاس میں ممبران کی ضروری تعداد حاضر نہ آئے یا اگر تعداد آرا اس مقدار میں نہ ہوں۔ جو ضروری ہیں۔ تو یہ اجلاس ممبران موجودہ اجلاس کی کثرت رائے سے ایک مشروط قرار داد منظور کر سکتا ہے۔ مگر اس صورت میں ایک نیا اجلاس طلب کیا جانا ضروری ہوگا لیکن نوٹس طلبی میں مذکورہ بالا منظور شدہ قرار داد درج کی جائے گی۔ دوسرے اجلاس طلبیدہ میں ایک تہائی ممبران کی موجودگی میں مشروط قرارداد اگر پھر منظور ہو جائے۔ تو وہ قطعی اور فیصلہ شدہ تصوّر ہوگی +

(۴۶) مجلسِ انتظامیہ کاروباری سال کے خاتمہ پر انجمن کے حسابات کا ایک نقشہ مشتمل بہ سالانہ چٹھا و حساب نفع نقصان سال گزشتہ مرتب کریگی۔ یہ سالانہ چٹھا و حساب نفع نقصان اجلاس عام جس میں یہ برائے منظوری پیش کئے جائیں گے۔ تاریخ انعقاد سے کم از کم

پندرہ روز قبل بوجہ جلسہ کا غذاتِ متعلقہ آڈیٹران کے روبرو برائے پڑتال پیش کئے جائینگے - یہ سالانہ چٹھا و حساب نفع نقصان مع رپورٹ مرتبہ آڈیٹران صدر دفتر انجمن میں انعقاد اجلاس عام (جو برائے منظوری طلب کیا جائے) سے کم از کم ایک ہفتہ قبل موجود رکھے جائینگے تاکہ ہر ایک ممبر انجمن ان کو معائنہ کر سکے گا +

(۴۷) بعد منہائی اخراجات و ادائیگی واجبات - اگر کچھ رقم بچ رہے - تو وہ خالص منافعہ متصور ہوگی - اور اس طرح تقسیم کی جائیگی - پہلے ایک رقم جو خالص منافعہ کے پچیس فیصدی سے کم نہ ہو - سرمایہ محفوظ میں ڈالی جائے گی - اور اگر انجمن اس نوع کی ہو جسکا کوئی سرمایہ نہیں اور ذمہ داری غیر محدود ہو - تو خالص منافعہ کم از کم پچہتر ۷۵ فیصدی سرمایہ محفوظ میں رکھی جا سکتی ہے - اگر سرمایہ حصص ادا شدہ کی نصف کے برابر سرمایہ محفوظ جمع ہو چکا ہوا ہو - اس کے بعد ایک رقم خالص منافعہ کے چھ فیصدی سے زیادہ نہ ہو - حصہ داروں کو سود معینہ قواعد ادا کرنے کے لئے نکالی جائے گی - یہ سود حصص کی قیمت مقرر شدہ پر بمنہائی رقم جو تا حال ادا نہیں کیا گیا شمار کر کے دیا جائے گا - ان ادائگیوں کے بعد بھی اگر رقم بچ رہے - تو وہ ممبران میں بطور بونس تقسیم ہوگی - لیکن اسی تناسب سے جس قدر اُس نے انجمن سے کاروبار کیا ہو +

(۴۸) علاوہ رقوم مندرجہ دفعہ بالا رقوم ذیل بھی سرمایہ محفوظ میں جمع ہونگی :-

(الف) تمام رقوم داخلہ ممبران جو مقرر ہوں +

(ب) عطیات جو کسی خاص غرض سے مخصوص ہوں +

(ج) حصہ ہائے سود و بونس جو اندر میعاد کسی نے وصول نہ کی ہوں +

(۴۹) اگر سرمایہ حصص پچیس ۲۵ فیصدی سے کم ہو جائے - تو اس کو سال آئندہ کے سالانہ چٹھا میں رقوم سود یا بونس سے تقسیم کرنے سے پہلے پورا کر لیا جائے گا - اگر سرمایہ حصص ادا شدہ سے

سرمایہ محفوظ کی مقدار دوگنا ہو جائے۔ تو وہ رقوم جو سرمایہ محفوظ میں جمع ہونے والی تھیں۔ ایک خاص سرمایہ محفوظ میں جمع کی جائے گی۔ اور یہ "خاص سرمایہ محفوظ" جو جمع ہو سرکاری قرضہ کے تمسکات کی خرید میں لگایا جائیگا ÷

(۵۰) صاحب وزیر زراعت باتفاق صاحب وزیر خزانہ قواعد مرتب فرمائیں گے۔ جن کی رو سے ممبران کی داد و ستد اور انجمن کی برداشت قرضہ کا تعین ہوگا ÷

باب چھٹا

انجمن کا اختتام اور بندش

(۵۱) انجمن کا اختتام ہو جاتا ہے :-

(الف) اگر توسیع میعاد نہ کی گئی ہو۔ تو جب وہ میعاد ختم ہو جائے۔ جس میعاد کے لئے انجمن قائم کی گئی تھی ÷

(ب) جس غرض کے لئے انجمن قائم کی گئی تھی۔ پوری ہو جائے یا حالات جو بعد میں رونماء ہوئے۔ اس غرض کے ایفا کو ناممکن کر دیں ÷

(ج) جب انجمن کا روپیہ کلاً یا جزوًا اس طرح نقصان میں آگیا ہو۔ کہ کار و بار کا چلانا ناممکن ہوگیا ہو۔ اور ما سوائے خسارہ کے نہ چلایا جا سکتا ہو۔ جب تک کہ اجلاس عام اس خسارہ کو نئے حصص کی خرید سے پورا کرنے کا فیصلہ نہ کر دے ÷

(د) اگر تعداد ممبران دس سے کم رہ جائے ÷

(ر) اگر انجمن کسی دیگر انجمن امداد باہمی میں مدغم ہو جائے ÷

(س) اگر بمنشائے دفعہ نمبر ۴۵۔ اجلاس عام اس مطلب کی قرار داد منظور کرے ÷

(۵۲) انجمن کسی حکم عدالت سے بند ہو سکتی ہے۔
(الف) اگر دفعہ نمبر ۳ کے ضمن (ب) کی خلاف ورزی ہو +
(ب) اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ کاروبار انجمن میں دائمی و مستقل بدنظمی یا امداد باہمی کے بنیادی اصولوں کے متواتر خلاف ورزیوں یا قانون یا بائی لاز کے مقررہ قواعد کی عدود شکنی یا ممبران کی باہمی مقدمہ بازی یا کسی دیگر اہم وجوہات کے باعث باقاعدہ کاروبار چلانا نہ ممکن ہو گیا ہے +
(ج) اگر اپنے واجبات کی ادائیگی میں قاصر رہنے سے یہ ثابت ہو جائے۔ کہ انجمن بحالت دیوالیہ ہے +

(۵۳) بحالت مذکورہ نمبر ۵۱۔ انجمن کے بند کرنے کے لئے اجلاس عام کا رزولیوشن ضروری ہوگا۔ اور اگر ریزولیوشن قانونی کو اجلاس عام منظور نہ کرے۔ تو ممبران عدالت میں چارہ جوئی کر سکتے ہیں۔ اور بندش مندرجہ دفعہ نمبر ۵۲ کا حکم عدالت براہ راست دے سکتی ہے +

(۵۴) انجمن کو بند کرنے کا حکم حاصل کرنے کے لئے منصب دعوے جملہ حالات میں صاحب وزیر زراعت بوساطت ڈائرکٹر محکمہ رجسٹری و نگرانی حاصل ہوگا۔ یہ منصب دعوے ممبران انجمن کو بھی تابع شرائط مذکورہ دفعہ نمبر ۳۹ ضمن (ب) حاصل ہوگا۔ بحالت مذکورہ دفعہ نمبر ۵۲ ضمن (الف) وزارت امن عامہ کو بھی یہ حق حاصل ہوگا۔ بحالت مذکورہ دفعہ نمبر ۵۲ ضمن (ج) یہ منصب دعوے قرضخواہان انجمن کو حاصل ہوگا +

(۵۵) کاروبار انجمن کو بند کرنے کے متعلق جملہ امور کے اختیار سماعت اس عدالت ابتدائیہ کو حاصل ہونگے۔ جس علاقہ میں انجمن کا صدر مقام واقعہ ہو۔ الا اس صورت میں کہ انجمن کا سالانہ چٹھا ڈیڑھ سو (۱۵۰) پونڈ سے کم ہو۔ ایسا حکم بندش مقام مذکور کی ایسی عدالت صادر کر سکے گی۔ جس کو سرسری انفصال مقدمات کے اختیارات حاصل ہوں +

(۵۶) اگر برضائے خود انجمن بند کی گئی ہو۔ تو اجلاس عام ایک یا ایک سے زاید لیکویڈیٹر و باقتضائے ضرورت ان کے اختیارات و

معاوضہ خدمت کا تعین کرسکتا ہے۔ یہ تصفیہ جات بمنشائے دفعہ نمبر ۴۵ کیئے جائیں گے۔ و بخدمت محکمہ امداد باہمی برائے اشاعت ایسے اخبار میں بھیجے جائیں گے۔ جو اشاعت قواعد کے لئے منتخب شدہ ہوں۔ جب کبھی اسمائے لیکویڈیٹران میں تغیّر و تبدّل کا موقعہ پیش آئے۔ تو یہی طریقہ عمل میں لایا جائے گا +

(۵۷) لیکویڈیٹران کا فرض ہوگا۔ کہ بلا تاخیر تمام رقوم و واجبات بذمہ و بحق انجمن کی وصولی کریں۔ تقرریہ لیکویڈیٹران کی اشاعت پر اختیارات مجلس انتظامیہ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ لیکن اگر اس کی امداد طلب کی جائے۔ تو لیکویڈیٹران کو امداد دینا فرض ہوگا۔ لیکویڈیٹران کا فرض یہ ہوگا۔ کہ جب انجمن کے کاروبار کے ختم کرنے کے درپے ہوں۔ وہ کوئی نیا کاروبار شروع نہیں کر سکیں گے۔ لیکویڈیشن کے حسابات باضابطہ طور پر وہ رجسٹرات انجمن میں درج کیا کریں گے +

(۵۸) جب لیکویڈیشن کا کام ختم ہو جائے۔ تو لیکویڈیٹران آخری حساب مرتّب کرکے برائے منظوری آڈیٹران کی خدمت میں بھیجدینگے۔ یہ حساب بمعہ رپورٹ آڈیٹران بخدمت محکمہ امداد باہمی مرسل ہوگا۔ تاکہ کسی ایسے اخبار میں جو برائے اشاعت قواعد منتخب شدہ ہو۔ شائع کردیا جائے +

(۵۹) صرف لیکویڈیٹران کی اشاعت سے تیس یوم کے اندر ممبران کو حق ہوگا۔ کہ عدالت مذکورہ دفعہ نمبر ۵۵ میں اس حساب کے متعلق عذرات پیش کریں۔ یہ جملہ عذرات بیک وقت سماعت ہونگے۔ اور پھر ایک ہی حکم کی رو سے جو تمام ممبران پر موثر ہوگا فیصلہ ہونگے۔ اس حکم کی۔ بعدِ صدور۔ لیکویڈیٹران۔ محکمۂ امداد باہمی میں اطلاع دینگے۔ تاکہ اس کے ضروری اقتباسات شائع کیئے جائیں +

(۶۰) اگر کوئی عذرات داخل عدالت نہ ہوں یا جب عذرات مدخلہ پر قطعی حکم عدالت صادر ہو چکا ہو۔ تو لیکویڈیٹران اس رقم کی جو لیکویڈیشن سے بچ رہی ہو تقسیم شروع کردینگے۔ اس تقسیم میں

ممبران کو اُن کے حصص خرید کردہ کی مقررہ قیمت سے زیادہ رقم ادا نہ کی جائیگی۔ اس کے بعد جو کچھ بچ رہے وزارت زراعت کو دیدی جائیگی۔ تاکہ صوبہ کی ان دیگر انجمن ہائے امداد باہمی جو بروئے قواعد یا بروئے قرار داد منظور کردہ اجلاس عام جنہیں کاروبار بند کرنے کی تجویز ہوئی تھی۔ اس کے مستحقین نامزد کی گئی ہوں۔ تقسیم کردیجائے اور اگر ایسا عمل نہ ہو سکے تو ترقی زراعت کے ایسے امور پر صرف کی جائے۔ جو وزارتِ موصوف مناسب خیال فرماویں جب یہ تقسیم رقوم ہو چکے۔ تو تقسیم کی تفصیلات بمعہ رجسٹرات انجمن لیکویڈیٹران محکمہ امداد باہمی میں داخل دفتر کرنے کے لئے بھیج دینگے *

(۶۱) مجلس انتظامیہ کی کارروائیوں کے خلاف تمام عدالتی چارہ جوئیاں اشاعت اسمائے لیکویڈیٹران کی تاریخ سے تین سال کے اندر رجوع ہو جانی چاہئیں۔ کارروائی لیکویڈیشن کے متعلق لیکویڈیٹران کے خلاف یا ممبران کے خلاف تمام عدالتی کارروائیاں حسابات لیکویڈیشن کی اشاعت یا حسابات کے متعلق عدالت کے قطعی حکم کی اشاعت سے تین سال کے اندر رجوع ہونی چاہئیں *

(۶۲) جب کاروبار بحکم عدالت بمنشائے دفعہ نمبر ۲ ہ بند کیا جائے۔ تو ایسا حکم دینے والی عدالت ہی لیکویڈیٹر کا تقرر کرے گی۔ اور عدالت مذکورہ کسی وقت اس تقرر کو منسوخ کر سکتی ہے۔ عدالت ہی اختیارات لیکویڈیٹر کا تعین کرے گی۔ لیکویڈیٹران زیر نگرانی و تصرف عدالت مذکور کے یا افسر مجاز کردۂ عدالت کے ہونگے *

باب ساتواں

تعزیرات

(۶۳) ان شدید تعزیرات میں تصرف کئے بغیر۔ جو مجموعہ تعزیرات میں معین ہیں۔ اشخاص ذیل اس جرمانہ کے مستوجب ہونگے جس کی

مقدار یک صد پونڈ سے متجاوز نہ ہوگی *

(الف) ہر وہ شخص جو انجمن کا بانی - ممبر منتظم - ڈائرکٹر - آڈیٹر - ممبر کمیٹی نگران یا لیکویڈیٹر ہو کر کسی نقشہ حسابات یا رپورٹ مرسلہ بخدمت محکمہ امداد باہمی یا بخدمت اجلاس عام یا عدالت میں دیدہ دانستہ انجمن کی حالت کے متعلق غلط واقعات یا حساب درج کرے یا حالت اصلی کے متعلق کلاً یا جزواً دانستہ واقعات کے اندراج میں اخفا کرے یا ترک کرے *

(ب) کوئی ممبر منتظم یا ڈائرکٹر جو کہ سالانہ چٹھا کے بغیر یا اعداد بیلنس شیٹ کے خلاف یا قریباً مرتب کردہ سالانہ چٹھا کے بموجب عمداً ممبران میں کوئی بونس جو فے الواقعہ منافعہ انجمن سے حاصل ہوتا ہو - تقسیم کرے *

(ج) کوئی ممبر کمیٹی انتظامیہ جو مقررہ مالیت حصص سے کم یا زیادہ قیمت پر حصص جاری کرے *

(د) کوئی ممبر کمیٹی انتظامیہ یا ڈائرکٹر جو پیشگی یا قرضہ جات دے - یا امانتوں - بیموں یا کٹوتی کے متعلق ایسے افعال کا مرتکب ہو - جو احکام وزارت مذکورہ نمبر ۵۰ باب پنجم کے مخالف ہوں کوئی لیکویڈیٹر جس نے تمام اثاثہ انجمن ممبران انجمن میں بخلاف ورزی دفعہ نمبر ۶۰ تقسیم کر دئے ہوں *

(۶۴) جب انجمن کا کاروبار بحکم عدالت بوجہ دیوالیہ ہونے کے بند کیا گیا ہو - تو ممبران مجلس انتظامیہ - ڈائرکٹران اگر مجموعہ ملکی تعزیرات کی دفعات نمبر ۸۵ و نمبر ۸۹ کے مجرم ثابت ہوں - تو اس سزا کے مستوجب ہونگے - جو مجموعہ مذکور کی دفعہ نمبر ۲۸۶ میں مقرر ہے *

(۶۵) کسی انجمن یا دیگر کاروبار کا کوئی ممبر جماعت انتظامیہ یا ڈائرکٹر جو اپنے تجارتی خط و کتابت (بتجارتی نشان) یا ٹریڈ مارک یا دیگر اطلاعنامجات - اشاعت یا عوام کی اطلاع کے کسی طریقہ میں

اس انجمن یا کار و بار (جس کا وہ ڈائرکٹر یا کارکن ہے)
کے لئے عنوان "زرعی انجمن امداد باہمی" کا استحقاق ظاہر
کریں۔ تو اس پر جرمانہ ہو سکتا ہے۔ جس کی مقدار دس پونڈ
سے متجاوز نہ ہوگی +

باب آٹھواں

(۶۶) موجودہ زرعی انجمن ہائے امداد باہمی جو قانون ہذا کے تحت
آنا چاہیں۔ اُن کو چاہیئے۔ کہ اشاعت و نفاذ قانون ہذا سے
چھ ماہ کے اندر اپنے بائی لاز کو اس طرح ترمیم کریں۔ کہ
قانون ہذا کا منشاء پورا ہو سکے۔ اور رجسٹری کی تمام ضروریات
مقررہ ہذا کو پورا کریں +

(۶۷) مابدولت کے وزرائے خزانہ عدالت و زراعت کے سپرد
کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقۂ اختیار میں قانون ہذا کا
اجرا کریں۔ گزٹ سرکاری میں اشاعت کی تاریخ سے قانون
ہذا نافذ و مؤثر ہو۔ مابدولت کے صاحب وزیر زراعت کو
بالخصوص ہدایت ہے۔ کہ قانون ہذا کے اجرا کے لئے ضروری
احکام و ہدایات جاری کریں +

ہماری قصر منتزا سے بتاریخ ۵ ۲۳ جاری کیا گیا۔

فواد

دفعہ نمبر ۱۔ اس دفعہ اور دفعہ نمبر ۲ میں غیر ضروی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حلقۂ عمل اس سختی سے امور زرعی تک محدود کر دیا جائے۔ ہندوستان کا تجربہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ دیہاتی پیشہ ور بھی اگر شامل کر لئے جائیں۔ تو مفید ثابت ہوگا اور پیشہ ور اور کاشتکار اپنی نجی اور معاشی ضروریات کے لئے قرضہ لے سکیں۔ تو کوئی ہرج نہیں۔ بلکہ نا مناسب تو یہ ہوگا۔ کہ ان امور کے لئے ان کو پھر ساہوکار کی محتاجی کرنی پڑے گی

دفعہ نمبر ۲۔ (ضمن ر) ہندوستان میں غیر ممبران کی امانتیں بھی رکھ لی جاتی ہیں۔ مصر میں بھی اگر مستند انجمن کی امانتیں رکھنے کی اجازت ہو جائے۔ تو کوئی اندیشہ کی بات نہیں +

دفعہ نمبر ۷۔ نیز ملاحظہ ہو۔ دفعہ نمبر ۵۔ اس طرح اگر ہر ایک انجمن کو عنوان "امداد باہمی" کے استعمال کر لینے کی اجازت ہے بشرطیکہ لفظ "زرعی" ساتھ شامل نہ ہو۔ اس طرح غیر حقیقی "امداد باہمی" انجمنوں کی گنجائش رہ جاتی ہے۔ جو یہ نام استعمال کر کے انجمن ہائے زرعی امداد باہمی کے مقابلہ میں آ سکتی ہیں +

دفعہ نمبر ۸۔ آخری جملہ نہایت عمدہ ہے۔ انجمن کے نام میں شخصی نام کا اضافہ پسندیدہ نہیں ہوتا۔ وہ اشخاص بھی اپنے نام کا ایسا استعمال شاذ و نادر ہی مناسب خیال کرتے ہیں +

دفعہ نمبر ۹ - میں آخری جملہ کو معقول تصور کرتا ہوں - پنجاب کے کارکنان امداد باہمی کی رائے پنجاب میں زیادہ تر میرے مخالف ہے - بالمقابل انجمنیں خواہ مخواہ زیادہ اخراجات اور دھڑا بندی کا موجب ہوتی ہیں ✦

دفعہ نمبر ۱۲ - کیوں کسی تجارتی انجمن کو خواہ مخواہ محدود ذمہ واری اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے - کہ اہل دیہات تو غیر محدود ذمہ واری رکھ کر اپنی ساکھ کو بڑھا لیتے ہیں - اسی طرح یہ بھی ممکن ہے - کہ کوئی انجمن قرضہ جس میں ایسے اشخاص بھی شامل ہوں جو علاوہ زراعت کوئی اور پیشہ بھی رکھنے ہوں - محدود ذمہ واری کو ترجیح دیں - نہ ہی کسی انجمن کو یہ یقینی طور پر معلوم ہو سکتا ہے - کہ کسی خاص سال میں اس کا مقصد اعلےٰ کیا ہوگا - اگر ایک سال تجارت ہو تو دوسرے سال قرضہ کے کاروبار کا پلہ بھاری رہنا ممکنات سے ہے ✦

دفعہ نمبر ۱۸ - نہایت عمدہ خیال ہے - پنجاب پیروی کرے تو فائدہ میں رہے گا - اگر تمام درخواست دہندگان رجسٹری سے تقاضا کیا جائے - کہ سنٹرل بنک میں ایک حصہ کی قیمت جمع کرا دیں - تو مطلب پورا ہو سکتا ہے ✦

دفعہ نمبر ۱۹ - محکمہ معائنہ و پڑتال پر سارا دار و مدار ہے - مگر ہندوستان میں جہاں تک ابتدائی انجمنوں یا یونینوں کا تعلق ہے - مقامی افسران کی امداد سود مند ثابت نہیں ہوئی - محکمہ امداد باہمی کا کوئی افسر بجائے صدر مقرر ہو - تو مقامی گورنر سے زیادہ مفید ثابت ہوگا ✦

دفعہ نمبر ۲۰ - ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ اگر کسی انجمن کی درخواست رجسٹری صحیح ہو - تو رجسٹری لازمی طور پر ہو جاتی ہے - یہ فرانسیسی خیال ہے - اسی خیال کے طفیل فرانس اور بلجیم میں کئی انجمنیں ایسی ہیں - جو رجسٹری کے فوائد سے تو مستفید ہیں لیکن عمل میں امداد باہمی کے صحیح مسلک سے دور ہیں -

میری رائے میں رجسٹرار کو اختیار ہونا چاہیئے۔کہ باظہار وجوہات عام امور کو مد نظر رکھتے ہوئے بھی کسی درخواست رجسٹری کو مسترد کر سکے ✤

دفعہ نمبر ۲۵۔ہندوستان کے مقروض توجّہ کریں۔کہ تمام سلطنتیں کاشتکاروں میں تحریک امداد باہمی اور کفایت شعاری کو مروّج کرنا چاہتی ہیں۔ایسی مستثنیات کوئی انوکھی نہیں۔اور نہ ہی قابل اعتراض ہیں ✤

دفعہ نمبر ۳۳۔دوسرا جملہ دلچسپ ہے۔اور اصول عمدہ ہے۔پرانے ممبران اگر خود غرض نہیں۔تو نئے ممبران کو اصلی قیمت پر داخل کرنے پر آمادہ ہونگے ✤

دفعہ نمبر ۳۷ لغایت ۳۸۔آڈیٹروں اور کمیٹی نگران کے درمیان سنسر ہوتا ہے۔فرانسیسی ترجمہ میں سنسر کا تقرر لازمی اور جماعت نگران کا تقرّر اختیاری رکھا گیا ہے۔مجھے معلوم ہوُا ہے کہ عربی ترجمہ میں ہردو کے تقرّر کا اختیار ہے صرف بڑی بڑی انجمنوں کو ان ہردو کی ضرورت ہوگی ✤

دفعہ نمبر ۴۱ لغایت ۴۲۔ہندوستان کی نسبت نگرانی بسا اوقات سخت رکھی گئی ہے۔یہ مشتبہ معلوم ہوتا ہے۔کہ اس قسم کے سیکرٹریان دستیاب ہو سکیں۔جو یہ تمام کام کر سکیں اور اگر ہوں بھی تو انسپکٹروں کا ضرورت سے زیادہ وقت ایسے ضابطہ کے نقشہ جات مرتّب کرنے میں ہی صرف ہو جائیگا ✤

دفعہ نمبر ۴۴۔مجھے یقین ہے۔کہ ہندوستان میں اس اصول کو مسترد کر دینے میں ہم حق بجانب ہیں۔لیکن یورپ میں یہ بات عام طور پر پائی جاتی ہے۔سوال یہ ہے۔کہ کیا ممبران جو عموماً ناخواندہ اور کاغذات جو اُن کو بھیجے جائیں پڑھ سکنے کے ناقابل ہوتے ہیں۔اصالتاً حاضر ہونے چاہئیں یا نہیں۔اور کہ ان کی اصالتاً حاضری کو لازمی قرار دیا جائے یا نہ۔میری رائے میں اگر وہ اصالتاً حاضر نہ ہوں۔تو انجمن امداد باہمی طریق پر کاربند نہیں۔اور اس کو بند کر دینا چاہیئے ✤

دفعہ نمبر ۴۵ - دوسری طرف قواعد کی ہر چھوٹی سے چھوٹی ترمیم کے لئے تین چوتھائی ممبران کی حاضری ضروری کرنا کچھ سخت معلوم ہوتا ہے - در اصل اس قدر تعداد ممبران شاذ و نادر ہی حاضر ہوتی ہے - اور چونکہ بجائے دستخط یا نشان انگوٹھا کے مہر بھی ثبت ہو سکتی ہے - اس لئے جعل سازی کا زیادہ اندیشہ ہے +

دفعہ نمبر ۴۷ - گمان غالب ہے کہ مصری انجمنیں ابتک اور آئندہ بھی تجارتی انجمنیں ہی رہیں گی - اگر کسی تجارتی انجمن کو غیر محدود ذمہ واری کی انجمن رہنے کا حق حاصل ہوا - ملاحظہ ہو دفعہ نمبر ۱۲ پر نوٹ) تو سرمایہ محفوظ میں ۷۵ فیصدی منافعہ جمع کرنا بہت زیادہ ہوگا - حصص پر تقسیم منافعہ کو چھ فیصدی تک محدود کرنا قابل تعریف ہے +

دفعہ نمبر ۵۱ - تعداد ممبران اگر نو رہ جائے تو انجمن کو بند کرنا لازمی ہے بلکہ وہ خود بخود بند ہو جائے گی - ہندوستان میں رجسٹرار کو بند کرنے یا کرانے کے اختیارات حاصل ہیں +

دفعہ نمبر ۵۲ - یہ فرانسیسی طرزِ عمل ہے - جس کا نتیجہ یہ ہے - کہ آج فرانس اور بلجیم میں بہت سی انجمنیں ایسی ہیں - جن کی ہستی محض اُن کے رجسٹرات تک محدود ہے - افسران محکمہ امداد باہمی عدالتوں میں مصروف رہینگی - ہندوستان میں رجسٹرار بند کرنیکا حکم دیدیتا ہے - اور انجمن اگر چاہے تو اپیل کر سکتی ہے - یہ طریق زیادہ آسان ہے - اور بے انصافی بھی نہیں ہونے پاتی +

دفعہ نمبر ۶۰ - تحریک امداد باہمی کے لئے بہت مفید ہے +

دفعہ نمبر ۶۲ - تاخیر اور مشکلات بہت ہونگی +

دفعہ نمبر ۶۳ - عمدہ بات ہے - ہندوستان بھی اس کا اختیار کیا جانا مناسب ہے +

دفعہ نمبر ۶۵ - انجمن زرعی امداد باہمی نام رکھنے کے بجائے عیار لوگ اس سے ملتا ہوا نام تجویز کرینگے اور اس سزا سے بچ نکلینگے - مثلاً "انجمن امداد باہمی کاشتکاران" ضرورت تو اس کی تھی - کہ الفاظ "امداد باہمی" کو محفوظ کر دیا جاتا +

دفعہ نمبر ۶۶ - پرانی انجمنوں میں سے کسی نے بھی اب تک ایسا نہیں کیا +

آبادی	Colonisation
اپیل	Appeal
اجارہ دار	Monopolist
اجتماعی	Socialistic
آجر	Producer
ادارت	Institution
ادارے	Institutions
استبدادی	Conservatives
استدلال	Rationalism
انضباط	Descipline
اعانت رقمی	Grant-in-aid
اقتصادیات	Economics
اقتصادی	Economic
امین	Trustee
انجمن حصولِ اراضی	Land Holding Society
اندرونی مشن	Inner Mission
انعام - بونس	Bonus
انفرادیت	Individualism
اوٹریکٹ	Utrecht
اینڈ ہوون	Eindhoven
بٹہ	Discount
بین الاقوامی کالج	International College
بلدیہ	Municipality
بنک اراضی	Land Bank
بنک رہن	Mortgage Bank
بورس	Bourse
بونس	Bonus
پانچ فدن کا قانون	Five Feddan Law
پراویڈنٹ فنڈ	Provident Fund
پراپیگنڈا	Propaganda
پیش کنندہ	Bearer
تتمہ	Appendix
تجربہ خانہ	Laboratory
تشخیص	Assessment
تعزیری سود	Penal Interest
تمسکات	Debentures ; Bonds
ٹیکس	Tax
ثالثی	Arbitration
ثانوی مدارس تعلیم بالغان	Folk High Schools
ثانوی تعلیم	Secondary Education
جاگیری نظام	Feudal System
جٹ لینڈ	Jutland
جرنیلی بنک رہن	General Mortgage Bank

English	Urdu
Traditions	روایات
Credit	ساکھ
Balance Sheet	سالانہ چٹھا
Annuity	سالیانہ
Securities	سرکاری تمسکات
Disposition Fund	سرمایہ انتقال
Reserve Fund	سرمایہ محفوظ
Second Reserve	سرمایہ محفوظ ثانی
(Sweeden, Norway, Denmark,) Scandinavia	سکنڈے نیویا
Subscribed Capital	سرمایہ موعودہ
Sinking Fund	سرمایہ ادائی
Syndicate	سنڈیکیٹ
Exchange Rate	شرح مبادلہ
Consumer	صارف
County (District)	ضلع
Policy	طرز عمل
Procedure	طریقۂ کار
Mixed Court	عدالت مخلوط
Intensive Cultivation	عمیق کاشت
Uncontrolled	غیر منضبط
Feddan	فدن
Free State	فری سٹیٹ
Frank	فرینک (فرانسیسی سکہ)
Fund	فنڈ
Funen	فونن

English	Urdu
Current Account	چلت حساب
Small holders	چھوٹے زمیندار
Cheque	چک
Bearer	حامل
Shares	حصص
Share	حصہ
Deferred Shares	حصص ممتاز
Solvency	خوش معاملگی
Asylums	خیرات خانے
Vote	رائے
Constitution	دستور
Milk Testing Association	دودھ پرکھنے والی مجلس
Debenture	ڈبنچر
Bad Debt	ڈوبا ہوا قرضہ
Dairy	ڈیری
Liability	ذمہ واری
Unlimited Liability	ذمہ واری غیر محدود
Limited Liability	ذمہ واری محدود
Pedigree Register	رجسٹر شجرہ نسب
Herd Book	رجسٹر گلہ
Mortgage	رہن
Journal of Economics	رسالہ اقتصادیات
Trust Fund	رقوم اوقاف

Foreman	فورمین
Copt (Egyptian Christian)	کاپٹ
Kasse	کاسی
Intensive Cultivation	کاشت عمیق
Extensive Cultivation	کاشت وسیع
Credit Foncier	کریڈٹ فانسئے
Crown	کرون
Trustee Security	کفالت مستند
Loan Committee	کمیٹی قرضہ جات
Commission	کمیشن
Supervising Council	کونسل نگراں
Guarantee	گارنٹی
Gruntvig (Bishop)	گرنٹوگ
Grundbuch	گرونڈ بوخ
Guild	گلڈ
Herd Book	گلہ رجسٹر
Government	گورنمنٹ
Controlled Credit	قرضہ منضبط
Instalment	قسط
Economic holding	قطعہ معاشی
Rent	لگان
Louvain	لووین
License	لائسنس
Land Schaften	لینڈ شیفٹن
Expert	ماہر
Federal Bank	متفقہ بنک
Associations	مجالس
Association	مجلس
National Debt Board	محکمہ مالیات
Delegats	مختار
Folk High School	مدارس تعلیم بالغان ثانوی
Equated instalments	مساوی کردہ اقساط
Trustee Security	مستند کفالت
Joint Stock Banks	مشترکہ سرمایہ کے بنک
Socialism	معاشرت
Deferred Shares	ممتاز حصص
Co-operator	ممد باہمی
Co-operators	ممدان باہمی
Controlled	منضبط
Approved Securities	مصدقہ تمسکات
Budget	میزانیہ
Local Fund	مقامی سرمایہ
Economic Holding	معاشی قطعہ
Organisation	نظام
Feudal System	نظام جاگیری
Rebate	واپسی
Ministry of the Interior	وزارت امور داخلہ
Ministry of Agriculture	وزارت زراعت
Secretary of State	وزیر سلطنت
Vote	ووٹ
Hypotek	ہپوٹیک

ب

پ

ذ

ر

ق

مفید عام پریس لاہور میں باہتمام لالہ موتی رام منیجر چھپا